

U-0242

الناس فخذوه فانتموا
وما الرسول ما نهىكم

المعلم

الترجمة

صحيح مسلم

مطبع
وزيد صدراهور

فہرست کتاب مستطاب المرحوم اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۹۵۷	کتاب زکوٰۃ کے بیان میں -	۹۹۹	بوجہ ڈھوکہ مزدوری صدقہ کرنا اور صدقہ کی بنائی کرنے کی نہی کا بیان
۹۵۸	فائدہ تحقیق دسق اور صاع اور رطل کی	۱۰۰۰	دودھ کا جائز مانگے دینے کے بیان میں -
۹۶۳	باب صدقہ فطر کے بیان میں -	۱۰۰۲	باب سخی اور بخیل کی مثال کے بیان میں
۹۶۴	زکوٰۃ لینے والا لون گوارا یعنی رکھنے کا بیان	۱۰۰۳	صدقہ دینے والے کو فربا ہے۔ اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے -
۹۶۴	زکوٰۃ ندینے کی سختی عذاب کی	۱۰۰۳	خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب
۹۸۰	باب سخاوت کی فضیلت میں -	۱۰۰۴	مناحب وہ اپنی شوہر کی اجازت سے خواہ مشا اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو
۹۸۲	باب اہل و عیال کے خرچ کے بیان میں -	۱۰۰۵	صدقہ دیوے -
۹۸۳	باب پہلے اپنی ذات پر پھر اپنے گھر والوں پر فراغت والوں پر خرچہ کرنے کا بیان -	۱۰۰۶	صدقہ سے اور چیز ملنے کا بیان -
۹۸۴	باب فضیلت میں خرچ اور صدقہ کے	۱۰۰۸	باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن رکھنے کی کراہت میں -
۹۸۶	اقربا اور زوج اور اولاد اور ما باپ کو اگرچہ مشرکین ہوں -	۱۰۰۹	تہوڑی صدقہ کی فضیلت اور اُسکو اختیار نہ جاننے کا بیان -
۹۸۸	میت کے اعیال ثواب کا بیان	۱۰۱۰	صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت -
۹۹۴	ہر نیکی صدقہ ہے -		افضل صدقہ کس کا ہے -
	ایک کچھ اور یا ایک نیک کام کی بات ہی صدقہ ہے اور دو نیک سے آڑ کرنے والا ہے -		بیان کہ ادھر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے -

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۱۱	سوال کرنے کی برائی۔	۱۰۶۵	ہر شہر میں زمین کی رویت معتبر ہے
۱۰۱۲	جب کو سوال جائز ہے اور سکا بیان	۱۰۶۶	جانہ کے چوٹے بڑے ہونی کا اعتبار نہیں
۱۰۱۳	بے مانگے جو چیز آجائے اس کا لینا کب ہے	۱۰۶۷	عید کے دو مہینہ ناقص نہیں ہوتے
۱۰۱۴	حرم دنیا کی مذمت	۱۰۶۸	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے
۱۰۱۵	قناعت کی فضیلت	۱۰۶۹	سحر کی فضیلت
۱۰۱۶	دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے	۱۰۷۰	روزہ تمام ہونے کا وقت
۱۰۱۷	بیان میں۔	۱۰۷۱	صوم وصال کی ممانعت
۱۰۱۸	صبر و قناعت کی فضیلت	۱۰۷۲	روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے۔
۱۰۱۹	باب دل پر چانے والوں کا اور	۱۰۷۳	روزے میں جنگ اگر صبح ہو جاوے تو
۱۰۲۰	خارج کا بیان۔	۱۰۷۴	روزہ صحیح ہے اس کا بیان
۱۰۲۱	باب زکوٰۃ حرام ہونے کا رسول امیر	۱۰۷۵	روزہ میں جماع کی حرمت
۱۰۲۲	امیر علیہ وسلم اور آپ کے اولاد پر اور وہ نبی	۱۰۷۶	مسافر کے صوم اور افطار کا بیان۔
۱۰۲۳	ماشم اور بنی عبد المطلب میں۔	۱۰۷۷	حاجی کو عرفات میں افطار کرنا
۱۰۲۴	باب مدیہ حلال ہونے کا رسول امیر	۱۰۷۸	صوم عاشور کا بیان
۱۰۲۵	امیر علیہ وسلم کے لیے اور بنی ماشم اور	۱۰۷۹	عید میں روزہ حرام ہے
۱۰۲۶	بنی عبد المطلب کے لیے اگرچہ مدیہ دینے	۱۰۸۰	ایام تشریق میں روزہ حرام ہے۔
۱۰۲۷	والا اس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو۔	۱۰۸۱	اکیلو جمعہ کو روزہ رکھنے کی گراہت
۱۰۲۸	باب صدقہ لانیوالے کو عادینے کا	۱۰۸۲	دعلی الذین کا لیطیقونہ کا نسخ
۱۰۲۹	باب زکوٰۃ لینیوالے کو رضی رکھنے کا	۱۰۸۳	ایک رمضان کی قضا دوسرے رمضان
۱۰۳۰	جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے	۱۰۸۴	تک جائز ہے۔
۱۰۳۱	روزہ کی کتاب	۱۰۸۵	میت کی طرف سے روزہ رکھنے کا بیان
۱۰۳۲	روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں۔	۱۰۸۶	جب صائم کو کوئی کہانے کو بلاوے تو کہنا

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۱۴	روزے کی فضیلت کا بیان	۱۱۴۷	شکار حرام ہونا محرم کے لیے
۱۱۱۷	جہاد میں روزے کی فضیلت	۱۱۷۴	جن جانوروں کا مارنا محرم کو درست ہے
"	نیت کا بیان نفل روزے میں		ادوں کا بیان
۱۱۱۸	روزے میں بہو لے سے کہنا یا پینا	۱۱۷۷	محرم کو عذر کی وجہ سے سر نہ ڈالنا جائز ہے
۱۱۱۹	سوا رمضان کے اور روزوں کا بیان	۱۱۷۹	محرم کو عذر کی وجہ سے پچھنی لگانا جائز ہے
۱۱۲۲	صوم دہر کی مخالفت اور صوم داؤدی کی فضیلت -	۱۱۸۰	محرم کو آنکھوں کا علاج جائز ہے
۱۱۳۱	مراہ میں تین روزوں کا استحباب	۱۱۸۱	محرم کو بدن اور سر نہ دھونا جائز ہے -
۱۱۳۴	شعبان کے روزوں کا بیان	۱۱۸۲	محرم مر جائے تو کیا کرین
۱۱۳۵	محرم کے روزے کا بیان	۱۱۸۴	محرم بیماری میں احرام کھولنے کی شرط کر سکتا ہے -
۱۱۳۶	ستہ شوال کا بیان -	۱۱۸۶	حائضہ اور نفسا کا احرام
"	شب قدر کی فضیلت	"	بقیہ کیفیت حج رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۴۳	کتاب اعتکاف کی	۱۱۸۸	احرام کی قسموں کا بیان -
۱۱۴۷	رمضان کے اخیر میں بدین بادہ کو بخش دینا کا بیان	۱۲۰۰	حج کے مہینوں کے نام
۱۱۴۸	عشرہ ذیحجہ کے روزوں کا بیان	۱۲۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان
"	کتاب الحج	۱۲۵۵	احرام میں پیریت کرنا کہ جو دوسرے کی
۱۱۴۹	محرم کو کون سا لباس پہننا چاہیے		کی وہی میری نیت ہے -
۱۱۵۲	حج کے مہینوں کا بیان -	۱۲۵۸	تمتع کا جواز
۱۱۵۷	لبیک کا بیان -		تمتع میں قربانی واجب ہے -
۱۱۵۹	کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۳	قرآن میں احرام نہ کھولے جب تک حج
۱۱۶۱	مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے	۱۲۶۶	تمام نہ ہو -
"	احرام باندھنا اونٹ کے اوٹھتے وقت		حاجی راہ میں معذور ہو جائے تو وہ کیا کرے
۱۱۶۳	احرام سے پہلے خوشبو لگانا -	۱۲۶۷	

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۲۵۰	احرام کہوٹے	۱۳۰۷	سعی دوبارہ نہیں ہوتی۔
۱۲۵۱	افراد اور قرآن کا بیان	۱۳۰۸	حاجی لبیک کب موقوف کرے
۱۲۵۲	طواف قدوم اور سعی کا بیان	۱۳۱۱	لبیک اور تکبیر جب مناسبت سے عوفات کو جاوے۔
۱۲۵۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہوتے ہوئے کسی کے قول پر عمل ذکر کرنا چاہیے۔	۱۳۱۲	عوفات کو مزدلفہ لوٹنے کا بیان
۱۲۵۴	عمرے والے کا احرام سے سوی پہلی نہیں کہلاتا۔	۱۳۱۶	مزدلفہ میں نماز صبح کی سویرے پڑھنا
۱۲۵۵	حج کے مہینوں میں عمرہ کا جائز ہونا	۱۳۱۷	ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے رونا نہ کر دینا۔
۱۲۵۶	قربانی کا اشعار اور تقلید	۱۳۲۱	حجرہ عقبہ کی کنگریوں کا بیان
۱۲۵۷	احلال کے باب میں ابن عباس کا فتویٰ	۱۳۲۳	حجرہ عقبہ کی رمی سوار ہو کر کرنا
۱۲۵۸	بال کترنا ہی جائز ہے اور طوق و جبینہ	۱۳۲۴	کنگری مٹکے برابر ہونا۔
۱۲۵۹	تمتع اور قرآن کا جائز ہونا	۱۳۲۵	کون سعادت رمی مستحب ہے
۱۲۶۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے	۱۳۲۶	کنگریوں کے عدد کا بیان
۱۲۶۱	رمضان میں عمرے کی فضیلت	۱۳۲۷	حلق قصر سے افضل ہے
۱۲۶۲	مکہ میں کہاں سے داخل ہو۔	۱۳۲۸	پہلے رمی کرے پھر قربانی پر حلق
۱۲۶۳	ذی طوی میں اترنے کا بیان	۱۳۳۰	رمی سے پہلے ذکر کر دے یا حلق تو درست ہو جاوے گا
۱۲۶۴	رمل کا مستحب ہونا طواف میں	۱۳۳۱	طواف نامہ دوم الحوکر کرے
۱۲۶۵	رکن یامی کا بوشیہ طواف میں	۱۳۳۲	محسب میں اترنے کا بیان
۱۲۶۶	حجر اسود کے بوسہ کا بیان	۱۳۳۳	ایام تشریق شیب کو منا میں رہے۔
۱۳۰۱	سوار رمی پر طواف کرنا	۱۳۳۴	حج میں پانی پلانے کی فضیلت
۱۳۰۲	سعی کا رکن ہونا۔	۱۳۳۵	انہوں کی کہاں وغیرہ صدقہ دینا

غلام اپنی مزدوری میں سے باجارت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بھی یہی نقل کیا ہے اور
 شافعی اور جہور علم کا مذہب مکاتب کو لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور
 ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ اوسپر ایک درہم بھی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس
 اسکو ملک کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دو سو بھوکا کر دیدے تو تو آزاد ہے **عن ابی ثور** قَالَ بَعَثَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ فِي سِتَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَآلِهِ
 عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمَا يَنْقِمُ ابْنُ جَعْفَرٍ
 إِلَيْكَ أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَكَفَّاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَطْلُبُونَ خَالِدًا أَقْبَلَ الْخَبِيرَ أَدْرَأَعَهُ
 وَاعْتَادَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَفُجِعَ عَلَى وَثِيلَتِهَا مَعَهَا أَنْتُمْ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ
 أَنَّ عَتَمَ الرَّحْبَلِيِّ صِنُوَ أَبِيهِ تَرْجِمُهُ أَبُو بَرْزَةَ كَمَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ فَكَرَزَتْ وَصَلَتْ
 كَرْنَةً كَوَيْحًا وَأَرَانَهُمْ نَعْمَ كَمَا كَرَاهِي جَعِيلٌ أَوْ خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ أَوْ عَبَّاسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَيْ جَبَّانٌ صَاحِبُونَ نَعْمَ زَكَاةُ نُهَيْنَ دِي تَوَاطُ سَنَ فَرَمَايَا كَبْنُ جَعِيلٍ تَوَاسَ كَابِدَالِيَا سَبَّ كَدَّهَ مَحْتَاجُ تَهَا
 اسنے اسکو امیر کر دیا اور خالد پر قم زیادتی کرتے ہو سلیقہ کہ اوس نے تو زہر میں اور ہتھیرا تک اس کی راہ میں
 دیدیے ہیں (یعنی پھر زکوۃ کیون نہ لگیا) اور ہر عباس سوائی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہر آپ نے فرمایا
 اے عمر چاہو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہوں نے خالد سے زکوۃ مانگی اس حنیال سے
 کہ شاید وہ تجارت کو لیے ہیں اور زکوۃ اس میں واجب ہو اور حضرت نے فرمایا کہ وہ توجہ دے لیے ہیں اور ابھی مال
 حل نہیں ہوا اور یا میرا وہ ہے کہ حنیال دس نے مال سارا اس کی راہ میں کر دیا ہے زکوۃ واجب کیون نہ ادا
 کرے گا اور بعضوں نے اس حدیث پر استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جہور کا مذہب
 یہی ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد و ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب
 نہیں اور جناب مولانا سولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیۃ اسکی شرح میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کو مال میں زکوۃ واجب
 کرے وار نہ نہیں ہوئی اور وہ جو ابو داؤد اور دارقطنی اور بزاز نے جابر بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکہ فرماتے تھے کہ ہم زکوۃ دیتے رہیں اون مالوں کی جو بچہ کر کے لیے رکھیں

مخبر ہوا کہ قول ابو یوسف اور شافعی کا کہ مال میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

تو ہکو ابن حجر نے مختصر میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں چہالت ہو اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے مروی روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہو اور بکری میں صدقہ ہے اور بز میں صدقہ ہے اور بز زائی نقطہ وار سے ضعیف ہو حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق ضعیف ہیں اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچھ معائنہ نہیں (یہ کہنا بھی ضعیف ہونے سے خالی نہیں) اور ایسی روایتوں سے محبت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہوں اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک میں جو یہ حدیث آئی ہے تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بز میں صدقہ ہے اور بز بے نقطہ کی رائے گہوں کے معنوں میں ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ دارقطنی نے اسکو نقطہ وار زائے روایت کیا ہے مگر طرق اوس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسو کہ محلی شیح منہاج میں ہے مگر جب اوس میں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ رائے ہو یا نہ نقطہ وار سے تو استدلال کے قابل نہ ہو اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر اوس کے ضعیف کر رہے ہیں اور ابو ہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں نہ کوہ و جب ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہیں اسلیو کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک نے قہ محدثین اسلام کا ہے اس کے جواب کا انکار کر رہے ہیں اجماع اس کے جواب پر یکسو ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسو بھی نووی کی کلام میں یہی فائدہ کے ابتدا میں گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب ہو یہ استدلال بھی صحیح نہیں اسلیو کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کر زکوۃ نہیں قیترے یہی ہو سکتا ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب وہ ایسا سخی اور دل اللہ ہے کہ سب مال پنا خدا کی راہ میں دے چکا ہے تو زکوۃ کیوں رکھیں گا غرض اس سے اموال تجارت میں زکوۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی موجود نہیں اور اصل ہشیا میں بابت ہو جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہ ہو اور اجماع کا محبت ہونا اس کے دیکھنا خود اختلاف ہو کہ حصول المال اصل اور یا شفا والفقول میں مذکور ہے تمام ہوا کلام مولانا صدیق حسن صاحب کا مفسر حکم کہنا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اسلیو کہ اب نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ شکر اس کا کہ فرہین اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب بہر خالی نہیں مگر امام کو جبرا
 وصول کرنا نہیں پہنچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق ملائم نہ آئے **باب** ذِکْرُ الْفِطْرِ بِابِ صَدَقَةِ فِطْرِ
 بِلَانِ مِّنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ مَكَّةَ الْفِطْرِ مِنْ
 دَمَاقٍ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر بمصنان کے بعد لوگوں کو
 ہر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر میں کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت ہر جو مسلمان ہو **ف**
 صدقہ فطر جمہور سلف و خلف اگر نزدیک فرض ہے اس حدیث کو ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراقر
 اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہو واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا
 ہے کہ واجب ہر فرض نہیں اس لیے کہ اون کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور
 قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب تک کہ فطر ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض
 دو جب کہ انا قال النودی نے فرمایا اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اور کار مسنان کے
 بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو چکی تاریخ میں مسنان کے اور رات شروع
 ہو غنیہ الفطر کی حب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے وجوب ہوتا ہے۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ
 تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَنِيعًا وَكَبِيرًا ترجمہ ابن عمر نے کہا مقرر کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر غلام اور آزاد ہر چھوٹے
 اور بڑے پر **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ دَمَاقٍ عَلَى
 الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ
 نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُسْتِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** تَابِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ اللَّهَ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعَيْنِ تَمْرٍ أَوْ صَاعَيْنِ شَعِيرٍ
 قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ نامف نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جوہر کا ابن
 عمر نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کیا کہ دو مد گیہوں کے قیمت میں اس کو برابر ہونے میں **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر اڑکے کی طرف سے ہی دینا چاہیے جس پر اس کے اوپر کی حدیث میں ہو چکا اور ان روایتوں پر ثابت ہوا کہ جس شخص کو دالون پر اسکا وجوب ہو ویسے ہی گاؤں والوں پر اور جب تک یوں پر اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علماء کا اور عطاء اور زہری اور ربیعہ اور سیث کا قول ہے کہ سوائے غنہ والوں کے اور دالون پر نہیں واجب ہوتا اور ان روایتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اس پر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لینا روا ہے اس پر صدقہ واجب نہیں اور امام مالک اور ان کے اصحاب میں اختلاف ہے اور ان روایتوں سے یہی ثابت ہوا کہ زکوٰۃ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ غنہ پر کی طرف سے دیوے جیسے عورت کو نفقہ دینا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت میں کہ جو مسلمان ہو اس کے کافر تکل گئے غرض سیک کا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باب اگر کافر ہو تو اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علماء کا اور کو فیون اور سحاو اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے ہی دینا واجب ہے اور یہی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع واجب ہے پر اگر لوگ یوں کے اور انگو ر خشک کر ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہے اور اگر گیہوں اور انگو ر ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہے واجب ہے اور ابو حنیفہ اور امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتے ہیں کہ او سمن ایک صاع انگو ر کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح میں گیہوں کہ کہتے ہیں اور صاع کا بیان اس کے اوپر کے باب میں ہو چکا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ تَمَرٍ أَوْ صَاعًا مِّنَ الشَّعِيرِ أَوْ عَنِيْدٍ أَوْ دَجَلٍ أَوْ مَرَاَقٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِّنْ تَمَرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کارمنا کے بعد ہر ایک مسلمان پر آڑا دو سو یا غلام مرد و بیوا عورت چھوٹا ہر یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمَرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَفْطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَلْبِيبٍ ترجمہ ابو سعید خدری

تو کچھ صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ایک صاع طعام کا (یعنی گھیون
 کا) یا ایک صاع حب یا کھجور یا انکھور کا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا**
نُخْرِجُ أَفَّاكَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْوَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ
كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ
زَبِيبٍ فَلَمْ تَزَلْ تُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حُلَاثًا أَوْ مُعْتَمِرًا نَكَلِمُ النَّاسَ عَلَى النَّبَرِ
فَكَانَ فِيهَا كَلِمَةٌ مِنَ النَّاسِ أَنْ قَالَ ابْنُ أَبِي أَدَى أَيْ مُذَكِّرٍ مِنْ ذِكْوَتِهَا مِنْ سَمَاءِ السَّمَاءِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ مُذَكَّرٍ
أَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ لَبَدًا مَعِيشَةً مَرْجُمَةً أَبُو سَعِيدٍ كَتَبَ
 میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ایک
 صاع گھیون یا ایک صاع پنیر یا حب یا کھجور یا انکھور نکالتے تھے ہر حب حضرت معویہ ج کو یا عمر کے کو یا
 تو لوگوں میں منبر پر وعظ کیا اور اس میں لکھا کہ میں جانتا ہوں کہ دو مد (یعنی نصف صاع) شام کے سحر
 گھیون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنی قیمت میں) اسو لوگوں نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے
 کہا میں تو وہی نکالی جاؤں گا جب نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ) اتنا ہی اتنا ہی
 کا اور نفرت ہی رہے اور قیاس سے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ ذِكْوَةَ الْفِطْرِ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ
أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ تَزَلْ تُخْرِجُهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ
مُعَاوِيَةُ قَدْرَ ابْنِ مُزَيْنٍ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ
أَخْرِجُهُ كَذَلِكَ تَرْجُمَةً مِمَّنْ اسْتَعْمَلُوا فِيهَا مِنْ الْأَمْوَالِ كَذَلِكَ نَحْنُ نَحْنُ ابْنُ
سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ ذِكْوَةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالْجَمْرِ وَالشَّعِيرِ تَرْجُمَةً
 ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ**
أَنْ مَعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ يَضَعُ الصَّاعَ مِنَ الْخِطَّةِ عَدَلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَيْ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ
وَقَالَ لَا أَخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أَخْرِجُ فَوَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ تَرْجُمَةً أَبُو سَعِيدٍ
 کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گھیون کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے کہا

کیا اور کہا کہ میں تو وہی دون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیتا تھا ایک صاع کھجور یا کھجور
 یا جو یا پیر **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذِكْرِ الْفِطْرِ أَنْ يُكُونَتْ فِطْرَتُهُ**
خُذُوحِ النَّاسِ فِي الْفِطْرِ مَرَّجَمَ عَبْدِ اللَّهِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا
 کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے **ف** اور ہر کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع
 حنظلہ صدقہ فطر میں دینا ان کے آگے کافی ہے سب بخیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مجبوراً اس
 کے خلاف میں پڑا اور فرماتے ہیں کہ یہ قول صحابی ہے اور ابوسعید وغیرہ نے جو مدت تک آن حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم بخیر دست میں ہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کو زمانہ کا جو معمول تھا اسکو سند
 لائے پھر حضرت معاویہ کے قول کو کیوں کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات
 پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ
 حب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول ادا نہیں ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دون کو دیکھنا
 چاہیے تو دونوں سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث میں تو اتنی جگہ ہے اور قیاس ہی
 چاہتا ہے کہ کھجور کے برابر گیہوں بھی رہی اور سب وقت ہی ہے کہ عید گاہ جانے سے پہلے
 ادا کر دیا جاوے صحابہ حدیث میں آپ کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَمَرَ بِالْخُرْجِ زَكَاةَ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرْجِ النَّاسِ إِلَى الْفِطْرِ مَرَّجَمَ عَبْدِ اللَّهِ
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے تو لوگوں کے نماز کے جانے سے
 پہلے **بَابُ مَا مَنَعَ الزَّكَاةَ وَكَوْنُهُ زَيْنَةً عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ يَقُولُ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ فِيهِ لَافِئَةٌ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا
كَانَ يَوْمُ الْعِيَةِ صَلَّيَتْ لَهُ مَفَاحِ مِرْثَا مَا حُمِيَ عَيْنُهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيَكُونُ بِهَا جَنْبُهُ
وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلُّهَا رَدَّتْ أُعْيِدَتْ لَهُ يَوْمَ كَانَ مَقْدَرُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتَّى يُقْبَضَ بِيَدِ الْعَبَادِ فَيُرَى سَيْلُهُ إِنَّمَا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا يَسِلُّ
قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا مَتَى يَوْمٌ وَرَدَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْعِيَةِ يُبْطِلُ لَهَا بِعَاقِ قَرِيرٍ أَوْ مَرَمَاكَ أَنْتَ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا فَيُصَلِّدُ أَحَدًا أَتَاهَا بِأَخْفَافِهَا
وَتَعْنُهُ بِأَفْوَاهِهَا كَمَا مَرَّ عَلَيْهِ وَأُلْهِهَا رُغْلُهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَرُهُ خَمْسِينَ

اَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قَبْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ
 فَالْبَقَرَةُ وَالْعَنَمُ مَا لَ وَلاَ صَاحِبٍ بِغَيْرِ وَلاَ غَنَمٍ لَّا يُوَدِّعُنِي مِنْهَا حَقًّا اَوْ اِذَا كَانَ بِعِزِّمُ الْعِلْمِ
 لِيْلَهُمْ لَقَا بِقَاعٍ فَرَدُّدٍ لَا يَفْقَهُ مِنْهَا شَيْئًا لَّيْسَ فِيهَا عِصْيَانٌ لَّوْلاَ جَلْبَانٌ لَّوْلاَ عِصْيَانٌ لَّيْسَ فِيهَا
 وَقَطَاةٌ يَأْكُلْنَ مِنْهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا اُذْ لَمَّ اَزْدٌ عَلَيْهَا اُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِثْقَلُ ذَرَّةٍ مِنْ
 اَلْفِ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قَبْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ
 فَالْحَيْلُ قَالَ الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ لِرَجُلٍ وَزُرُوْهُ لِرَجُلٍ سِتْرٌ زُرُوْهُ لِرَجُلٍ اَحَدٌ فَاَمَّا الْاُخْرَى هِيَ لَهُ وَزُرُوْهُ
 رَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَغَدْرًا وَزُوْدًا عَلَى اَهْلٍ اِلَّا سَلَامٌ فَيُحْيِي لَهُ وَزُوْدًا فَاَمَّا الْاُخْرَى هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٍ
 رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُوْرِهَا وَرَقَابَتِهَا فَيُحْيِي لَهُ سِتْرٌ زُوْدًا فَاَمَّا الْاُخْرَى هِيَ لَهُ اَجْرٌ
 فَرَجُلٍ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ
 بِالرَّزْءِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ اَرْوَاتِهَا وَاَوْكُلَ اِلَيْهَا
 حَسَنَاتٌ وَلاَ تَقْصُرْ طَوْلُهَا فَاَسْتَنْتِ شَرْفًا اَوْ شَرَفَيْنِ لَّا كُتِبَ اللهُ لَهُ عَدَدُ اَنْتَارِهَا وَاَوْكُلَ اِلَيْهَا
 حَسَنَاتٌ وَلاَ مَرِيضًا صَاحِبُهَا عَلَى نَفْسٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلاَ يَرْنِي اَنْ يَسْقِيَهَا اِلَّا كُتِبَ اللهُ لَهُ عَدَدُ
 مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قَبْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَاَلْعُمُ قَالَ مَا اَنْزَلَ عَلَى رَسُوْلٍ فِي الْحُمُرِ مَوْئِلًا اِلَّا هَذِهِ الْاَنِيَّةُ
 الْفَاذَةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ
 کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جانبداری سونے کا مالک ایسا نہیں کہ مذکورہ اس کی نذرینا
 ہو کہ مذکورہ قیامت کو دن ایسا ہوگا کہ اس کی جانبداری سونے کو تختے بنائے جانے لگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
 میں گرم کیے جانے لگے اس کا اتنا اور کروٹیں اس سے دینی جانبداری اور اس کی بیٹھ اور جب وہ ٹہنڈی ہو جائے
 لگے پھر گرم کیے جانے لگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اس کو بھی عذاب ہو گا یہاں تک کہ فیصلہ ہو اور بندوں
 کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف اور اس سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پیر اور مٹوں کا
 کیا حال ہو گا آپ فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا اور اس کو حق میں سے ایک یہی ہے
 کہ دودھ دو ہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا سہل تھا کہ تیسری یا چوتھی دن اونٹوں کو پانی پلائے
 لئے جاتے تھے) وہ ان میں سے ہر ایک اونٹوں کے انکو دودھ دو کر پلاتے تھے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے
 مگر آپ نے اونٹوں کا ایک حق اس کو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ انکو دودھ دو کر پلائے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فریب ہو کر آدین گئے کہ ان میں سے کوئی کچھ بھی باقی نہ رہے گا اور اسکو اپنے کہون سے روندینگے اور مونہہ سر کاٹیں گے پھر جب ان میں کا پہلا جانور روندنا چلا جاوے گا پھر پہلا آجور گا یوں ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہو گا یہاں تک کہ فیصلہ ہو جاوے بندوں کا پھر اوس کی کچھ راہ نکل جنت یا دوزخ کی طرف پھر عرض کی اے رسول اللہ کے اندر گئے بکری کا کیا حال ہو گا آپ فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اوس کی زکوۃ لیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ اونٹ لٹا یا جاوے گا ایک پٹھر صاف زمین پر اور ان گائے بکروں میں سب آدین کی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسے ہون گے کہ کوئی اون میں سینکڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینک کی نہ سینکڑی ٹوٹی اور اگر اوسکو ماریں گی اپنے سینگوں سے اور روندینگے اپنے کہوڑ جب انکو دوسرے گندہ جاوے گی پھلی پھر اوسے گی یہی عذاب ہو گا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پھر یہاں تک کہ فیصلہ ہو جاوے بندوں کا پھر اوس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کی طرف پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گھوڑے آپ نے فرمایا گھوڑے تین طرح ہیں ایک اپنے مالک پر بار ہر یعنی وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب مانچو والا ہر تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال دالے گھوڑے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لیے کہ لوگوں کو دکھاوے اور لوگوں میں بڑا کرے اور مسلمانوں سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق میں وبال ہے اور وہ جو عیب ڈالنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ میں باندھا ہے (یعنی جہاد کر لیے) اور اوسکی سواری میں اللہ کا حق نہیں پہنچتا اور نہ اوسکو گھانسن چاری میں کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب ڈالنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی مدد اور حمایت کر لیے کسی چڑا گاہ یا باغ میں پھر اوس نے جو کہا یا اس چڑا گاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق نیکیاں اوس کے مالک کے لیے لکھی گئیں اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا اور جب اپنی نبی سی توڑ کر ایک دھیلے پر چڑھتا ہے تو اوس کے قدموں اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گھوڑا اس میں سے پانی پی لیتا ہے لگرجہ مالک کو بلائے کا ارادہ ہی نہ تھا تب بھی اوس کے لیے اوسکو قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اوس پر پڑے ہیں یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جاوے تو کیا کچھ ثواب نہ پاوے گا) پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدھے کا حال فرمائیے آپ نے

فرمایا کہ ہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہیں اور ترا بجز اس آیت کو جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن
 لیعمل الخیرات تک میں جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھو گا لینے قیامت کے دن اور جس نخوڑے برابر بدی
 کی وہ بھی اسے دیکھو گا **ف** اس حدیث کی کوئی فائدہ معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا صبر گناہ سے ہے
 دوسری یہ کہ جہنم خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجہ ہونا زکوۃ کا گائے
 بیل میں اور یہ روایت اس کے وجہ کی روایتوں سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے ہی حدیث
 - جنتیہ نے لکھوڑوں میں ہی زکوۃ واجب ہے اور مذہب ان کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نہ ہوں تو
 ان اور اگر زکوۃ ملے ہوئے ہوں یا صحت مادہ ہوں تو ان میں زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار
 ہے ہر گھوڑے کو بدلے ایک دینا دے چاہے انکی قیمت جڑ کر چالیسواں حصہ قیمت کا ادا کرے اور
 امام مالک اور شافعی اور جہا ہر علم کہ نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ نہیں اگلی حدیث کے موافق کہ آپؐ فرمایا
 مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوۃ اور جو حق اس حدیث میں مذکور ہے اس کے اسکی خبر گیری مراد ہے
 اور کسی دوست کو مال دینا یا بچو شین سے۔ سب مجاہد لکھوڑے کی کہ مرد عابد زائد گوشہ نشین جلد کفن سے ہزار
 درجہ اسکا گھوڑا افضل ہے چوتھی استدلال کیا ہے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اجتہاد و انہیں آپ جو حکم فرماتے تھے وہی سے فرماتے تھے اسلیلو کہ ہون کے بارے میں آپؐ فرمایا کہ
 مجھ پر کچھ وحی نہیں ہوئی مگر جہوہ کا نہ بہت ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر کہ ہون کے بارے میں آپ کا
 اجتہاد بھی نہیں ہے اگر ان میں زکوۃ فرض کی جاوے **عن زید بن اسلم** یطمان الا سناد بمعنی حدیث
 حفص بن غصن **عن زید بن اسلم** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب كَنْزٍ
 وَلَا يُؤَدِّي زَكَاةَ الْاُخْمَى عَلَيْهِ فِي كَرْجَتِهِ ثُمَّ يَفْعَلُ مَفَالِحَ نَزَكَىٰ وَيُعَاجِزُهَا وَجَبَتْهُ وَظَهَرَ تَرَكُمُهُ بِد
 وَكَذَلِكَ فِيهِ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَلَا كِحْدًا وَقَالَ يَكُوِي بِهَا جَنَابًا وَجَبَتْهُ وَظَهَرَ تَرَكُمُهُ بِد
 بن اسلم نے اسی اسناد میں روایت بیان کی کہ اس میں کچھ لفظوں کا فرق ہے مطلب یہی ہے
عن زید بن اسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب كَنْزٍ
 وَلَا يُؤَدِّي زَكَاةَ الْاُخْمَى عَلَيْهِ فِي كَرْجَتِهِ ثُمَّ يَفْعَلُ مَفَالِحَ نَزَكَىٰ وَيُعَاجِزُهَا وَجَبَتْهُ وَظَهَرَ تَرَكُمُهُ بِد
 حَتَّىٰ يَخْرُجَ كَمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُهَا خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَىٰ سَيِّئَةً يَأْتِيهَا
 إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا إِلَى الشَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبٍ يَلِي لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا وَلَا يَطْلِيهَا بِطَاعٍ فَدُرٌّ كَاؤِفَرٍ
 مَا كَانَتْ تَسْتَبْرَأُ عَلَيْهِ كَلِمًا مَصْنُوعَةً عَلَيْهِ أَخْرَجَهَا دُفَّتْ عَلَيْهِ أُولَئِكَ حَتَّىٰ يَكْمَلَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ

فَيَوْمَ كَانَ مَقْدَارُ الْخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِنَّمَا إِلَى الْجَنَّةِ وَمِنَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
 سَاحِجٍ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ نَكْرًا الْأَبْصَارُ لَهَا بِقَاعٌ قَرْقَرٌ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَطْوُهُ بِأَخْلَافِهَا وَ
 يُنْطَلِقُ بِفَرْدِهَا لَيْسَ فِيهَا عِصْمٌ وَلَا جُلُودٌ كُلُّ مَضَى عَلَيْهِ أُخْرِجَ رُدَّتْ عَلَيْهِ وَأُولَئِكَ
 حَتَّى يَكْمُرَ اللَّهُ بِبَنِي عَادٍ فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُ الْخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعْدُونَ ثُمَّ يَرَى
 سَبِيلَهُ إِنَّمَا إِلَى الْجَنَّةِ وَمِنَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ وَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ الْبَقَى أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
 بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
 أَسْأَلُ الْخَيْرَ فِي يَوْمٍ الْفَيْتَمَةُ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَبَنَى لِحْجُلٍ لِحْجُلٍ سِتْنٌ وَلِحْجُلٍ وَزَرْقَانَا الْبَنَى
 هُوَ لَهُ أَحْبَرُ فَالْحُجْلُ يَخْذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعْلَاهَا لَهُ فَلَا تُنْتَبِ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
 اللَّهُ لَهُ أَحْبَرًا وَكُورَهَا هَافٍ مَرَجَ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَحْبَرًا وَلَوْ
 سَقَاها مِنْ نَجْدٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ طَعْرَةٍ تَغِيَّبُهَا فِي بَطُونِهَا أَحْبَرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَحْبَرُ فِي أَهْلِهَا
 وَادَّوَاهُهَا وَكُوَارِثَتِهَا ثُمَّ كَانَتْ أَوْشَرُ فَمِنْ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَطَّوْهَا أَحْبَرًا وَمِنَّا الْبَنَى هِيَ لَهُ
 سِتْرٌ فَالْحُجْلُ يَخْذُهَا تَكْرُمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْتَبِ حَتَّى تَطْوُرَهَا وَبَطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَلَيْسَ بِهَا دَامًا إِلَّا
 هِيَ عَلَيْهِ وَزَرْقَانَا الْبَنَى يَخْذُهَا أَشْرًا وَبَطَرًا وَبَدَنًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَإِنَّ الْبَنَى هِيَ عَلَيْهِ
 وَزَرْقَانَا الْبَنَى بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَيْهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْعَاثِمَةُ
 مَنْ يَتِمَّلُ مِتَّ قَالَ ذَرْفَةُ خَلِيفَةُ الْبَنَى وَمَنْ يَتِمَّلُ مِتَّ قَالَ ذَرْفَةُ كَرِيفَةُ مَرَحْمَةُ الْبَنَى بِرَبِّهِ كَمَا تَتِمَّلُ
 السَّعْلُ عَلَيْهِ سَلَمٌ كَوْنِي صَاحِبُ كَنْزٍ (بَيْتُ خَزَانَةٍ) وَالْأَيُّهَا الْبَنَى هِيَ جَزْكَوَةٌ نَدِيَّتَا سَوَكُ كَرَمٌ كَمَا جَاوَسَ كَا
 وَهْ خَزَانَةُ السَّكَا جَنَمُ كِي أَكْ مِينِ أَوْرَادِ كِي مَخْتَعَتِي بَنَى جَادِينَ كِي بِهَرِ بَدَنِي جَادِينَ كِي اس سَدُو كَرِيفَةُ
 أَوْرَادِهَا أَوْرَادِهَا كِي فَصِيلَةُ كِي لَعْنَةُ قَالِي أَتِي بَدُونِ كَا أَتِي بَدُونِ كَا أَتِي بَدُونِ كَا أَتِي بَدُونِ كَا
 نَهْرُ رِبْسٍ هِيَ بِهَرِ بَدَنِي كِي رَاهُ مَكْلَعَتِي كِي جَانِي كِي يَادُ وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا
 سَوَدُ لَهَا يَابَاوَسَ كَا أَيْكُ ثَمِيرُ زَمِينِ الْبَنَى أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا
 كِي وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا
 (بِهِ صَحِيحٌ هُوَ أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا
 أَكْبَرُ أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا وَنَحْ كُو أَوْرَادِهَا

الَّذِينَ

اپنے بندوں کا اپنے بڑے دن میں جیسا اندازہ پچاس ہزار برس پہلے اس کی راہ نکلتے جنت میں جا
 کی یا دوزخ میں اور جو بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ لٹا یا جاوے گا ایک پٹیر برابر زمین میں اس
 وہ آوین گی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا میں تہین اور اسکو روندین گی اپنے کھروں سے اور کو پٹے گی
 اپنے سینکڑوں سے کہ ان میں کوئی سینکڑی ہوئی اور بے سنگ دلی نہ ہوگی جب اسکو پچھلی
 جڑز جاوے گی اگلی پہر جاوے گی یہی عذاب ہوتا ہے میکا میں اسکو فضیلہ کرے اپنی بندوں کا بے دن میں
 جیسا اندازہ پچاس ہزار برس پہلے تمہاری گنتی کے حساب سے پہر اس کی راہ نکالی جاوے گی جنت کی طرف یا
 دوزخ کی طرف سہیل نے کہا اور میں تہین جاننا کہ بل کا یہی ذکر آپ فرمایا نہیں یہ عرض کی اور گھوڑے
 اے رسول اللہ کے آپ فرمایا گھوڑوں کی پیشانی بہتری یا فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں بہتری بندہ ہی ہے
 سہیل نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان میں بہتری ہے قیامت کے دن تک (میں)
 تھکاؤ کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد میں ہے (پھر فرمایا گھوڑے میں قسم میں ایک تو
 آدمی کے لیے ثواب ہو دوسرا مردہ ہے (اسکو علی بن کا) تیسرا وبال و عذاب ہو سو جو ثواب ہو وہ انشور
 کا جس نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں اور طیار رکھا اس کے واسطے دوسرا (پنے جہاد کو) سو وہ توجہ غائب کرتا
 ہے اپنے پیٹ میں اللہ اسکو مالک کر لیے ثواب لکھتا ہے (میں) اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے اور
 اگر اسکو کسی چپہر لگا دین چرایا توجہ کچھ اس نے کہا یا اللہ نے اسکو ثواب میں لکھا یا جس نے اس نے
 پانی پلایا اس کے ہر قطرہ پر جو اس نے پیٹ میں اٹھایا ایک ثواب ہو یہاں تک کہ اسکی پیشانی اور لید
 میں ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیل پر کو دو گیا تو ہر قدم پر جو اس نے دھرا ایک ثواب لکھا گیا اور جو مالک
 ہا پر وہ ہے وہ اسکا گھوڑا ہے جس نے اسان کرنے کو اور اپنی خبی کے لیے باندھا اور اسکی سواری کا حق
 نہ ہولا (میں) دوسرا کونا گز دیا کبھی کبھی عزرا کو چڑھایا (اللہ) اس کے پیٹ کا (میں) دانے
 چارے بانی مصلح کی خبر رکھے اسکی تکلیف اور آرام میں اور جو وبال و عذاب ہو وہ اسکا گھوڑا ہے
 جس کے اترانے اور سرکشی اور شرارت کر لیے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے باندھا سو وہ اسکو وبال
 ہے پہر عرض کی کہ گدھے کا حال فرمائیے اے رسول کے فرمایا اللہ نے مجھ پر اسکو لیے کوئی حکم نہیں اتنا
 مگر یہ آیت جامع ہے مثل فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْلَ خَيْلٍ لِّمَالٍ كَيْفَ يُحْمَلُ لِمَالٍ كَيْفَ يُحْمَلُ لِمَالٍ كَيْفَ يُحْمَلُ لِمَالٍ
 ترجمہ سہیل سو دوسری سند کو یہی روایت آئی ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِطَلْحَةَ الْأَسْنَادِ وَقَالَ بَدَأَ

عَفْصًا عَضْبًا وَقَالَ فَيَكُونِي بِهَا كَجَبُّ سَوْطٍ وَلَا وَلَمْ يَذْكُرْ حَبِيبَةَ تَرْجُمَهُ سَبِيلَ سَبِيلِ
 سند سہی روایت الی اور اوسین عضبا کا لفظ ہے اور پیشانی کے دانے کا ذکر نہیں **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** رَدِّ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةَ فِي بَيْتِهِ وَ
 سَأَقِ الْحَدِيثَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ تَرْجُمَهُ ابْنِ هُرَيْرَةَ سَوِي سَوِي رَوَى هُرَيْرٌ جَوَاسِبُ
 اپنے باب سے روایت کی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ بَيْتٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُ
 مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِعَاجٍ قَرَقَرٌ سَكَنَ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَخَفَافُهَا وَلَا صَاحِبِ بَيْتٍ لَا يَفْعَلُ
 فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِعَاجٍ قَرَقَرٌ سَكَنَ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا
 وَتَطَوُّهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ
 وَتَطَوُّهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ
 وَتَطَوُّهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهَ إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَفْرَعُ يَتْبَعُهُ فَايَحًا نَاهُ
 كَاذِبًا أَتَاهُ قَوْمَتُهُ فَيُؤَادِيهِ خَدُّكَ كَنَزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَإِنِ أَعْنَتْهُ عَقْبُكَ فَإِذَا رَأَى أَنَّكَ
 بُدِّلَ مِنْهُ سَلَكَ يَدَكَ فِيهِ تَبْقَضُهَا فَضَمَّ الْفَعْلُ قَالَ أَبُو الزُّبَيْنِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ
 هَذَا الْقَوْلُ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلُ قَوْلِ عُبَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْنِ سَمِعْتُ
 عُبَيْدَ بْنَ جَحْشٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا حَقُّ الْبَيْتِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَانَةُ
 دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فُكْلِهَا وَمِنْهُنَّ وَحْمَلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ **تَرْجُمَهُ** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کو دن آوے گا اور وہ اونٹ
 ہی بہت سہرت ہو کر آوین گے اور مالک انکا ایک پیڑ زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوپر اپنے پیروں
 اور کہروں سے کودیں گے اور جو گائے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کو دن آوین گی بہت سی
 بہت اور سکو بٹھا کر ایک پیڑ زمین میں اپنے سینگوں سے کوچنیں گے اور پیروں سے روندینگے اور جو بکری
 والا اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کو دن بہت سہرت ہو کر آوین گی اور اسکو ایک پیڑ زمین میں
 ہٹا کر اپنے سینگوں سے کوچنے کی اور اپنے کہروں سے روندینگے اور لہن میں بے سنگ کی کوئی نہ ہوگی
 اور نہ کوئی سنگ ڈوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گناہ و دامن کر رہے جس کی زہر کی تیزی سے اس کو خود بال جہ جاتے ہیں اور اپنی دم پر اتنا کھڑا ہوتا ہے کہ سوار کے ستر تک اس کا مونہ پہنچ جاتا ہے اور اس کو چھپے گئے کا مونہ کھوکھریاں اس کے پاس آئے گا تو مالک اس سے جہاگے گا اور وہ بچارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے پہاڑ کھاتا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے رشادید یہ نہ اس کے طرف سے ہوگی (پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ مجھے نہیں چھوڑتا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا اور وہ اسے ایسا چبا کر گلا ہے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تھے پھر عینے جابر سے پوچھا تو وہ یہی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا میں نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اس کو بائیں پر دوہ لینا کہ اس میں جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقیر دن کو کچھ دودھ مل جاتا ہے اور اس کا دل مانگے کو دینا (یعنی پانی بلانے کا) اور اس کو زکوٰۃ لفظ لینے کے لیے مانگے دینا اور اس کو اس کی راہ میں سوار سی دینا (یعنی جہاد میں) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ بِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَفْعَدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَقَاعٌ قَدْ قَرَّ نَظْوُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَنَخْجُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا دُؤْمٌ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ خَلْفِهَا وَاعَارُهَا دَلْوُهَا وَمِنْعَتُهَا وَحَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلُهَا عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبٍ مِلٍّ لَا يُؤَدِّي زَكَاةً إِلَّا أَفْعَدَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شُجَاعًا أَفْرَعُ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَقِرُّ مِنْهُ يُقَالُ هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَجْعَلُ بِهِ كَذَا كَرَأَى أَنَّهُ لَا يَبْدُ مِنْهُ أَنْ خَلَّ يَدُكَ فِيهِ فَعَلَّ يَقْضُمُهَا كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ** ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور بگاڑے والا اور بکری والا اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ قیامت کو دن نہایا جاوے گا ایک پیڑ زمین پر اور کہہ دالا جائے گا اس کو اپنے کہہ دن سے روندے گا اور سینگوں والا اپنے سینگوں کو کچھے گا اور سدن کوئی جاوے گا بے سینگ کا نہ ہو گا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے حق انکا آپ فرمایا۔ زکوٰۃ لفظ کے لیے دینا اور اس کی ذل کو مانگے دینا اور اس کو دودھ پینے کے لیے مانگو دینا اور پانی جب لاویرن اس کو دوہ لینا (اونٹوں کو جو تھے پانچویں دن بائیں پلانے کو لاتے ہیں اور دامن فقر جمع ہوتے ہیں ہر دامن دوزخ میں ہی جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقر کو یہی دودھ مل جاتا ہے) اور اس کی راہ میں انکو سوار سی اور بوجہ لا دینے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ مال اس کا قیامت کو دن ایک اٹھو گنا

ہے اس طرف کہ کوئی امر نہیں مین مال کو نہ دے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاه عام کی ہو سب مین بدل
 خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکر یہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوا کے لغنائی اور تقاضا کے شیطانی
 مین اسرا نہ بجا کرے اور اس روایت کو اور جو دو امتین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
 تاکید کلام کے لیے بھی کہا نہ درست ہو اور احادیث صحیحہ مین ایسی تین بہت آئین مین اور اہل سنت کا
 ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث کو ثابت ہوا جس کا معنی نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبارؓ
 جو لوگ کبیرہ گناہوں مین آلودہ ہوئے مین اور توحید پر مہرے مین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاویں
 گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہوں کی سزا بانے کو دوزخ مین مقیم و معذب رہیں اور خراج نہ ہی اسکا انکا
 کیا ہے اور نہ ماورجوری معلوم ہوا کہ تمام کبار مین زیادہ بھیجائی کی بات ہے **عَنْ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ**
لَيْلَةً مِنَ الْكَلْبَاءِ إِذْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ
فَلَمَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَبَعَثْتُ أَمِيثِي فِي خِلِ الْقَمِيمِ فَأَلْفَتَتْ خِرَانِي
فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً
فَقَالَ إِنَّ الْمَكْرُوبِينَ هُمْ الْمُقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَانْفَخَ فِيهِ
بُيُوتَهُ وَشِئَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رُودَافًا وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ
الْجَلِيسُ هُمْ هُنَا قَالَ فَاجْعَلْ سَبِي فِي قَاعِ حَوْلَهُ حِجَارَةً فَقَالَ لِي أَجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ
قَالَ فَاذْهَبْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ فَلَبِثْتُ عِنْدَ مَا طَالَ اللَّيْلُ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ
وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَلَسَ لَمْ أَصِدْقُ فَقُلْتُ يَا كَيْتُ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
مَنْ لِي حُكْمٌ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ عَرَضَ
لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِيرُ أُمَّتِكَ أَنَّهُ مِنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ فُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ
قَالَ فُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ سَرَقَ الْحُمْرُ مَرَّجَمَ الْبُؤْسَةِ هَذَا مِثْلُ الْكَلْبِ
 رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلے چلے جاتے مین کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہے تو مین سمجھا
 کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکلا چھوڑتے) تو مین یہ بھیکر جاننے کے
 سایہ مین چلنے لگا تاکہ حضرت انکو نہ دیکھیں تو آپ نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

جبریل علیہ السلام

عزم کی ابو ذر امجد کو آپ پر سے فدا کر کے آپ کو بوز آؤ پہر آپ کے ساتھ میں چلا تھوڑی دیر اور آپ فرمایا
جو لوگ دنیا میں بہت مال والی ہیں وہ کم درجہ والی ہیں قیامت کو دن مگر جسے اللہ تعالیٰ مال دیرے اور وہ پھونک
پراؤر اودو دینو اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور کسے اس مال سے بہت خوبیاں پہر انہوں نے کہا میں
آپ کے ساتھ تھوڑی دیر ٹھہرنا پہر آپ فرمایا یہاں بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین میں بیٹھا دیا کہ گردا گرد کے
کے بہتر تھے اور مجھ سے فرمایا تم ہمیں بیٹھے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں اور آپ چلے گئے اور تہہ ہون میں بیٹھا تک
کہ میں آپ کو نہ دیکھتا تھا اور وہاں بہت دیر تک ٹھہرے رہی پہر میں نے سنا کہ آپ کہتے آتے تھے کہ اگر چوری
کرے اور زنا کرے پہر آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کر دے
اے سچاں اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زور رہتا تھا رضی اللہ عنہم اکون تھا اون
کے تہہ ہون میں میں نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپ کو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے کہ وہ
میرے آگے آئے ان تہہ ہون میں اور میں نے بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہو گا وہ جنت میں مینے کہا اے جبریل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہوں
نے کہا تمہیں نے پہر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہوں نے کہا ہاں میں نے پہر تیسری بار
کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہوں نے کہا ہاں اگرچہ وہ شراب ہی پیے **ف** انہوں نے کہا
میں سے شراب کی سخت خدمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن میں جبریل کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
بڑا امان تھا اور چوری اور زنا سے بڑا بکر تھا جب اس کو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کر دے
عَنْ الْأَخْبِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ كَتَبْنَا أَنَا وَفَخْلَفٌ فِيهَا مَلَائِكَةً فَدَنِي إِذْ
جَاءَ دَجَلٌ أَحْسَنُ الثِّيَابِ أَحْسَنُ الْجَسَدِ أَحْسَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ كَيْتَرِ الْكَافِرِينَ
يَرْضَعُ يَحْمِي عَلَيْكَ فَوَارِحَةً فَيُؤَمِّعُ عَلَى حَكْمَةٍ تَذِي أَحَدَهُمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ
نَفْسٍ كَتَفِيهِ وَيُؤَمِّعُ عَلَى نَفْسٍ كَتَفِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَكْمَةٍ تَذِيهِ يَنْزِلُ لَكَ
قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ دُوسُومَهُمَا نَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَمَ إِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ نَادَوْا وَاسْتَبَعُوا
حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَادِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ جُولَاءَ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ إِنَّ
هُوَ كَذِبٌ لَا يَقُولُونَ شَيْئًا إِنَّ خَلِيلَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَأَحْبَبْتُهُ
فَقَالَ اتَّوَلَّى أَحَدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَى مَنْ الشَّمْسِ وَأَنَا أَطْنُ أَنَّهُ يَجْعَلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ

اَرَ اَكْفَا قَالَ مَا يَسْئُرُنِي اَنْتَ مِفْلَكٌ دَهْيَا اَنْفَقَهُ كَلَّكَ اَلَا تَاْلَا شَرَّهٗ دَا نَابِيْ ثُمَّ هُوَ لَا يَجْعَلُوْنَ
 الدُّنْيَا لَا يَفْقَهُوْنَ فَيُتِيَا نَاكَ فُلْتُ مَا لَكَ وَلَا خَوَاتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْدُوْهُمْ وَتُصَيِّبُهُمْ
 قَالَ لَا وَدَيْتُكَ لَا اَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيَهُمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْحَقَّ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ
 احسب نے کہا میں پرہیزمین آیا اور ایک علقہ میں بیٹھا تھا کہ اوس میں قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آٹھ
 موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری
 دو مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی آگ میں تپایا جاوے گا اور اوسکی چپاتی کی نوک پر رکھا
 جاوے گا یہاں تک کہ شانے کی ٹہری سے پہوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چپاتیوں
 کی نوک سے پہوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ملتا ہوا آ رہا ہوتا رہے گا کہ ہر آدمی نے بھر بھر کالیے لوگوں نے
 اپنے سر اور میں نے اون میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پہرہ پہرے اور میں ان کے
 پیچھے ہوا کیونکہ انہوں نے طالب حدیث ہیں یہاں تک کہ ایک کہنے کے پاس بیٹھ گئے اور میں نے کہا کہ میرا
 تو یہی خیال کرتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہیں بکھواریعنے
 دین کی اور سیر دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھک کر بلایا اور میں گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو
 دیکھتو ہو میں نے اپنا اوپر کی دھوپ کو خیال کیا اور یہیجہا کہ شاید آپ مجھ پر کسی اپنے کام کو دہان بھیجا
 جاتے ہیں اور میں نے عرض کی کہ ہاں دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس صبح پاڑ کے
 برابر سونا ہو اور اگر ہو ہی تو میں جس طرح کروں مگر تین یا چار (میں نے جھکا اور ذکر ہوا کہ قرص کے لیے رکھو)
 پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے پھر میں نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بیایوں قریش کے ساتھ
 کیا حال ہے کہ تم ان کے پاس کسی حاجت کے لیے نہیں جاتے اور نہ اون کے لیے لیتے ہو انہوں نے کہا مجھ
 قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ میں اون سے دنیا مانگوں گا نہ وہیں میں کچھ پوچھوں گا (اس لیے
 کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں) یہاں تک کہ طعن کا میں اللہ سے اور اس کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** احادیث میں تعلیم ہے زندہ اور بے غبنی کی دنیا سے
 اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعانِ زکوٰۃ کو اور جہود کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن میں اِنَّ الَّذِیْنَ کُنْزُوْنَ
 الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مَعِیْنَ اَتٰی ہے اور اسی طرح احادیث میں مذکور جس مال کی زکوٰۃ نہ دیاوے اور حبِ زکوٰۃ
 دیکھے پھر نہ کنز نہ خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر المومنین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی کہہ چوڑے وہ سب کفر ہے غرض ان کا مذہب مہمور ہی ہے مگر صحیح دینی ہے
 مہمور کا مذہب مذکور ہوا **عَنْ** الْأَخْبَرِ بْنِ فُلَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي مَدِينَةِ ابُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِيرُ الْخَالِزِينَ
 بِكَرٍّ فِي طَهُورِهِمْ مِنْ جَنْبِهِمْ دَبْرٌ مِنْ قِبَلِ أَقْفَانِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَخَيُّ فَقَعَدَ
 قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا هَلْكَ ابُو ذَرٍّ قَالَ فَقَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شِئْتُمْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ
 قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا بَقِيَ
 فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لَدَيْنَكَ فَادْعُهُ
 ترجمہ احف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں میں قریش کے بیٹھا ہوا تھا اور ابو ذر آئے اور فرمانے لگے
 بشارت دو کفر جمع کرنے والوں کو ایسے دافع سے جو ادن کے پیٹ پر لگائے جا دیں گے اور ان کے گردنوں
 سے نکل جا دیں گے اور ان کی گردنوں میں لگائے جا دیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آ دیں گے پھر وہ کفار
 ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ ابو ذر ہیں اور میں ان کی طرف کھڑا ہوا
 اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے سنا کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں وہ ہی کہہ رہا تھا
 جو سنائیں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر میں نے کہا آپ کیا فرمانے ہیں اس عطائیں (یعنی جو
 مال غنیمت سے امر اسلاموں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اس میں مدخر ہے پھر جب
 یہ ہتھارے دین کی قیمت ہو جاوے تب چوڑو بنا رہے دینے والے تم سے مدد بہت فی الدین جا میں لینا
بَابُ الْحَدِيثِ عَلَى التَّفَقُّهِ وَتَبَشِيرِ النَّفَرِ بِالْخَلْفِ باب سخاوت کی فضیلت میں **عَنْ** ابْنِ
 هُرَيْرَةَ يُكَلِّمُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ اتَّقُ أَتَقُ عَلَيْكَ وَقَالَ
 نَبِيُّ اللَّهِ مَلَكِي وَقَالَ ابْنُ نَسِيرٍ مَلَكُنْ يَخْلُوكَ لَا يَنْصَحُ شَيْئًا لَكَ الْبَيْتُ وَالنَّجَارُ ترجمہ ابو ہریرہ
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خراج کر کہ میں یہی تیرے
 اور چہرچ کروں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ بہر اہم ہے رات دن کے خراج کرنے
 سے کچھ کم نہیں ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیے ثابت
 ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور توڑتا ہے اور دونوں ہاتھ اس کو قرآن سے ثابت ہیں کہ
 فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بِيَدَايَ مَسْبُوطَتَانِ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے
 جنہیں درودوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایرہ ہے ورنہ قدرت کا نتیجہ محال

پس تاویل ان کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جیسے اور مستنزل کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام عظیم
رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ میں جو فقہ اکبر مشہور ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِنْفِقُوا عَلَیْکُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلَاہِ**
لَا یَغِیْضُ حَاجَاتُکُمْ اِلَیَّکُمْ وَالتَّحَارُّمُ اَرَابَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مِنْ خَلْقِ السَّمَوَاتِ بَابَاتُہٗ لَکُمْ یَغِیْضُ مَلَاہِ
یَمِیْنِہٖ قَالَ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَلَائِکَہِ وَیَحْمِلُہٗ الْاَمْشَکُ الْقَبْضُ بِرُکْعٍ وَیَغِیْضُ تَرْجَمَہٗ اَبُو ہریرہ نے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں
اور فرمایا کہ اللہ کا سیدنا ماتہ بھرا ہوا ہے کم نہیں ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تو کرو
کہ کیا کچھ خرچ کیا ہو گا جب سراسمان اور زمین کو بنا یا تو اب تک وہ بھی کم نہیں اجاڑا اس کے سیدنا ماتہ
میں ہے اور عرض اسکا بانی ہے اور اس کے دوسرے ماتہ میں ہوتا ہے اور جب کو چاہتا ہے بلند کرتا
ہے جبکہ چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** احمدیث میں تصریح ہے کہ اس تعالیٰ شانہ کے دو ماتہ ہیں
اور تاویل ماتہ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اہل کلمات صالحین ان پر بغیر تاویل
ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ
بیان فرماتے یہ نہایت گھڑا رد نیل سے تشریف فرما ہوتے اور اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان
کی اس کے دقت سے جائز نہیں اور یہی محال ہے کہ صحابہ کے کان میں لفظ بید کا جبکی اردو ماتہ ہے
پڑتا اور ان کے عقیدہ دن کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت
میں اس لفظ سے ممانعت رکھتی ہوتی وہ باؤٹ نہ کرتے اور ملت صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم
ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بتقلید فلاسفہ مسلمانوں میں پھیلی ہے پس ہومن کامل کو حضور سے کہ ان
سب صفات پر جسیر کتاب رسالت میں وارد ہوئے ہیں ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے
سپر ذکر ہے یہی طریقہ ہے اہل کلمات صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان
اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت میں جو لفظ فیض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک کثافات
اور بے کے ساتھ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنی اس کے موت کر ہے جیسے ترجمہ میں مذکور ہوئے
دوسری فا اور بے کے ساتھ اسکو معنی حسان اور عطا اور رزق واسع کے ہیں اور بلندی اور پستی

سے مروکھا دگی اور تنگ رنق کی ہے **بَاب** فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَكَانَ مِنْهُمْ
 ضِعْفُهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ **بَاب** اِذَا كَانَ عَمَلُ الرَّجُلِ فِي خُرُوجِهِ كَيْفَ يَنْفِقُ عَلَيْهِ عَمَلُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دَيْنًا يَنْفِقُهُ الرَّجُلُ دَيْنًا أَوْ يَنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدَيْنًا
 يَنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَائِيَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَيْنًا يَنْفِقُهُ عَلَى أَهْلِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ
 أَبُو قَلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَآلِي الرَّجُلِ عَظَمُ أَجْرًا مِمَّنْ يَنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ
 صَغِيرًا كَعَمَلِهِمْ أَوْ يَنْفِقُهُمْ اللَّهُ بِهِ وَيُنْفِقُهُ حَرَجُهُ ثُمَّ بَانَ لِي كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا بہتر اثر فی جہاد آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے راہِ سلیم کہ بعضی انہیں
 سے ایسے ہیں کہ ان کا نفقہ فرض ہے صبرِ بوی صغیر اولاد اور اس طرح وہ اثر فی جہاد اپنے جانور پر
 خرچ کرتا ہے اس کی راہ میں (یعنی جہاد میں) اور وہ اثر فی جہاد خرچ کرتا ہے اپنے رفیقو غیر اس کی
 راہ میں اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کھا ابو قلابہ نے کہا اس سے بڑے بڑے کس کا ثواب ہے
 جو اپنے چوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اسد پاک اس کے سب سے اور بے پرواہ کر دے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات
 مستحبہ میں جب وجبات سے فاضل ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَيْنًا أَوْ يَنْفِقُهُ فِي رَقَبَةٍ وَدَيْنًا أَوْ يَصَدَّقَ عَلَى مَسْكِينٍ فِي دَيْنًا أَوْ يَنْفِقُهُ عَلَى أَهْلِكَ
 أَفْضَلُ مَا أَجَدَ الَّذِي يَنْفِقُهُ عَلَى أَهْلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ایک اثر فی جہاد میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی یا کسی غلام کے آزاد ہونے
 میں دی اور ایک مسکین کو دی اور ایک بچہ گھر والوں پر خرچ کرے تو ثواب کرو سے بڑی وہی اثر فی
 ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ **عَنْ** خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَدَامَا
 فَهَرَسْنَا لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ أَعْطَيْتِ الرَّقِيقَ قَوْلَهُمْ قَالَ لَا نَأْكُلُ نَأْكُلُ نَأْكُلُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرْنَا أَنْتُمْ عَنْ مَن يَكْفِيكَ قَوْلُهُ **ترجمہ**
 خثیمہ نے کہا ہم عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تم نے
 غلاموں کو خرچ دیدیا اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا دیدیا راہِ سلیم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کو خرچ دیتا ہے اس کا خرچ روک رکھو **بَاب**

کہ ابتداً فی الفقہ بالنفس ثم اھلہ ثم القایہ باب پہلے اپنے ذات پر پہر اپنے گہر والوں پر پہر
 قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّكَ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُمَرَ عَبْدًا
 لَهُ عَمْرُو بْنُ قَبْلَاحٍ فَلِكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْكَ مَا لَمْ تَغْنِيْكَ قَالَ لَا قَالَ
 مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاَشْتَرَاكَ تُعَلِّمُ رَّبُّكَ اللَّهُ الْعَدُوَّ يَمَانٍ مِائَتَ دِرْهَمٍ فَاَتَاكَ بِهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَبَدُكَ بِغُفْرَتِيْ عَلَيْكَ اَنَّا نَفْعِلُ شَيْئًا
 فَاِذَا هَلَاكَ نَفْسُكَ عَنْ أَهْلِكَ فَمَنْ يَدْفَعُ قُدْرَتِيْكَ فَإِنْ فَضَّلَ عَنِّيْ فَقَدْ أَبَتِكَ فَمَنْ يَدْفَعُ قُدْرَتِيْ فَهَكَذَا
 وَهَكَذَا يَقُولُ قَبِيْرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَهَكَذَا يَمِيْنُكَ وَهَكَذَا مَلَاكَ تَرْجُمَةٌ جَابِرٌ لَمْ يَكُنْ مَحْضَرًا
 ایک غلام آدھو کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنی کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس
 کی خبر پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اس کے سوا اس نے
 کہا نہیں تب آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجھ سے تو میں نے اسکو آٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم
 حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو پھر
 گہر والوں پر پہر بچے تو اپنے ناطے والوں پر پہر بچے تو ادھر ادھر اور ہر طرف اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور پیچھے
 اور بائیں و دائیں نے فرمایا اس حدیث میں کبھی غافلے ہیں ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب
 دوسرے حسبِ دو خرچ آن پڑیں تو اس میں سے جسکی تاکید زیادہ ہو اسکو مقدم رکھ کر تیسرے یہ
 کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواعِ خیر میں خرچ کرے نہ ایک نوع خاص میں جو کھیتی معلوم
 ہوا کہ بیع مدبر کی رو سے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور
 یہی مذہب ہوا امام شافعی کا کہ بیع مدبر وہ ہے اور امام مالک والوں کے اصحاب کا مذہب ہو کہ مدبر وہ
 نہیں مگر حیکہ مالک پر فرض ہوا یہ حدیث صاف اخیر محبت ہو **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّكَ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَحْضَرًا
 يَقَالَ لَهُ اَبُو مَرْثَدَةَ كُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ **عَنْ** رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ مَحْضَرًا اَعْتَقَ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَحْضَرًا
 حَدَّثَنَا اللَّيْثُ تَرْجُمَةٌ جَابِرٌ يَدْرُسُ سِدْرًا كَرِيْمًا وَهِيَ رَوَايَتُ مَرْثَدَةَ
 اتنی بات زیادہ ہے کہ اس مالک کا نام ابو مذکور تھا اور غلام کا یعقوب **بَابُ** فَضْلِ التَّقْوَى
 وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْاَقْرَبِيْنَ وَالزَّكَاةِ وَالْاَوْدَادِ وَالْاَلَدِيْنَ فَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِيْنَ **بَابُ**
 فضیلت میں خیر اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ما باپ کے اگرچہ مشرک ہوں

فَاتَّخَذَهُ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْأَلَانِكَ تَجِدِي الصَّدَقَةَ مَعَهُمَا عَلَى اَنْ يَجْعَلَا عَلَى اَتْنَامِ
 فِي حُجُورِهِمَا فَاتَّخَذَهُ مِنْ نَحْنٍ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَتَاكَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الزَّيْنَبُ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا مَا أَحْبَبَانِ أَحَبُّ الْقَرَابَةِ وَأَحَبُّ الصَّدَقَةِ مَرْحُومَةُ زَيْنَبُ عَبْدِ اللَّهِ كُنِي بِي
 نِي كَهِارِ سَوَالِ امْرَأَةِ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگر چہ اپنے زبیر سے ہو نہ ہو
 نے کہا پھر میں عبد اللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جا کر حضرت سی پوچھو کہ اگر میں تم کو دیدن اور
 صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسی کو دونوں عبد اللہ نے مجھ سے کہا کہ تم ہی جا کر حضرت سی پوچھو پھر
 میں آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا ہی کام ہی تھا جو میرا تھا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عیب تھا اور بلال مکے تو میں نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتے ہیں کہ اگر اپنے شوہر دن کو صدقہ دین تو ادا
 ہو جاوے گا یا نہیں یا ان تینوں کو دین جبکو وہ پالتے ہیں اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں زینب
 نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اپنے فرمایا وہ کون ہیں تو بلال نے
 عرض کیا کہ ایک عورت ہوا انصار کی اور زینب میں آپ نے فرمایا کون سی زینب میں انہوں نے کہا عبد اللہ
 کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپ نے کہ انکو اس میں دو تھاب ہو ایک تھاب تو قربت والوں سے سلوک
 کمزور کا دوسرا صدقہ کن زینب امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لَهَا اَبَاهِمَا فَذَكَرْتُ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَأَلَتْ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَرَأَ ابْنُ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنِ وَكُونِي خَلِيَّةً لِكُلِّ سَائِرِ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ يَنْحُو حَدِيثُ ابْنِ الْأَعْمَشِ
 مَرْحُومَةُ زَيْنَبُ دوسری سند وہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ میں سعد بن حنی
 اور حضرت زبیر سے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگر چہ اپنے زبیر میں سے ہو کن زینب بنت اُم سلمہ
 عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي أَحَبُّ فِرْعَانِي اِلَى سَلَمَةَ اَنْفُوقُ عَلَيْكَ حَرَّ لَسْتُ
 بِتَارِكٍ تَحِيَّ هَذَا وَهَذَا اِنَّهَا هُمُ بَنِي فَقَالَ تَعْمَلُ لِي بِهِمْ أَحَبُّ مَا اَنْفَقْتُ عَلَيْكُمْ حَبِي

نزیب ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا بھجے ابی سلمہ کر بیٹوں پر
 خرچ کرنے سے نواب ہو اور میں انکو چھوڑنے والی نہیں کہ اوسر او سر پریشان ہر جاوین اسلم کہ وہ سیر
 بیٹے میں آپ نے فرمایا میں کہ جو تم ان پر خرچ کرتی ہو اوس میں نواب ہو **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
 هَذَا الْأَسْنَادِ بِمِثْلِهِ تَرْجُمَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ نَعْمَ سَنَدٌ سَوِيٌّ هِيَ كِي مِثْلُ رَوَايَتِي كِي هِيَ -

ف نزیب کی ان سب روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النووی) **عَنْ** أَبِي
 مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَفْقَرُ إِلَى النَّفَقَةِ عَلَى أَهْلِي
 وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ تَرْجُمَهُ ابْنُ مَسْرُودٍ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ
 نَعْمٍ فَرَمَا يَجُوزُ خَرَجُ كَرْتِ مَسْلَمَانِ أَتَى كَرْمًا وَابْنُ مَسْرُودٍ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هِيَ أَوْسَرُ كِي يَبِي **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْأَسْنَادِ تَرْجُمَهُ شُعْبَةُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُعْطِيَ قَدِ مَتَّ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ

أَفَاحِلُهَا قَالَ نَعَمْ تَرْجُمَهُ اسْمَاءُ ابْنُ بَكْرِ كِي صَاحِبُ رَاوِي نَعَمْ عَرْضُ كِي كِي اے رسول اللہ کے میری مان
 آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرک ہے) کیا میں اس سے
 سلوک اور احسان کروں آپ نے فرمایا مان **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِ مَتَّ عَلَيَّ
 أَوْ هِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِ مَتَّ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ أَفَاحِلُهَا قَالَتْ نَعَمْ صَلِّ أُمَّلِ تَرْجُمَهُ
 اسمانے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرک ہے جس زمانہ میں کہ آپ نے قریش سے صلح کی تھی پھر
 کیا میں اس سے احسان کروں آپ نے فرمایا مان احسان کرو ابی مان سے **بَابُ** وَصُولِ ثَوَابِ
 الصَّدَقَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي اِيصالِ ثواب کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
 نَجْلًا اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُعْطِيَ قَدِ مَتَّ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ
 دَاظَنُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ أَفَلَا أُجْزِئُ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ تَرْجُمَهُ حضرت
 عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھوں نے پوچھا نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان فوراً مر گئی اور وصیت کرنے پائی اگر بولے تو صدقہ دینے کو اگر میر
 صدقہ تو ان سے ثواب ہو آپ نے فرمایا مان **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا سب سے

فَاحِلُهَا قَالَتْ نَعَمْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ النَّوَرِ
 بِالْأَجْوَرِ يَصْلُونَ كَمَا نَصَلُوا وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَصِدُّونَ بِفَضْلِ أَمْرِ الْأَمْرِ
 قَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ تَصَدُّقُونَ إِنَّ بُلَّ شَيْعَةِ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ
 وَكُلُّ تَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَعْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ
 الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَادِيثِكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ أَتَى أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَ
 يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْكَ فِيهَا وَدُرٌّ فَكَذَلِكَ إِذَا
 وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ ترجمہ بنی الاسودیل سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ! مال دالے سب ثواب لوٹ لے گئے ہر
 لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں
 اپنے زائد مالوں سے آپ نے فرمایا تمہاری لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر شے اللہ
 ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا
 صدقہ ہے اور بری بات سرفروگنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے
 عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنی اپنی بی بی سے
 صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیون نہیں دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف
 محسوس ہو تو وبال ہو کہ نہیں سبط جب حلال میں صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ نَبِيِّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَكَذَلِكَ مَا نَبِيٌّ مِمَّنْ فَسَدَ كَسَابُ اللَّهِ وَحَدَّ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَغَزَلَ حَجْرًا عَنِ طَرِيقِ النَّارِ
 أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنِ طَرِيقِ النَّارِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ ذَلِكَ
 السَّيِّئَاتِ وَالثَّلَاثُ مَا نَبِيٌّ السَّلَامُ فَإِنَّهُ يَكْتَفِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ خَرَجَ نَفْسُهُ مِنَ النَّارِ قَالَ
 أَبُو قُحَبَةَ وَرُبَّمَا قَالَتْ يُمَسِّنِي تَرْجُمُهُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ امِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَاتِي مِثْلَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَمَا يَوْمَ الْأُمَى كَيْ يَمِيزَ بَيْنَ سَوَاسِثِهِمْ وَجَبَّ مِثْلُ سَوَاسِثِهِمْ بَرَاءَتِي كِي أَوْسَمَ
 كِي حَمْدِي أَوْ لَوْلَا لَوْلَا اللَّهُ كَمَا أَوْسَمَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَمَا أَوْسَمَ لَوْ كُنَ كِي رَاهِ سَعْدًا يَأْكُو كِي
 كَانَا يَأْتِي رَاهِ سَعْدًا يَأْكُو كِي يَأْكُو كِي يَأْكُو كِي يَأْكُو كِي يَأْكُو كِي يَأْكُو كِي يَأْكُو كِي

انہی کے برابر وہ اس دن چل رہا ہے اور سہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابوبکر نے اپنی روایت
 میں کہی کھا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي زَيْدٌ بِهَذَا الْأِسْنَادِ
 مُشْكَلُهُ عَلَيْهِ قَالَ أَوْ أَمْرٌ يُعْرَفُ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُشْعِي يَوْمَئِذٍ مَرْجَمَ حَضْرَتِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 نے یہی روایت کی دوسری اسناد اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ **أَقَامَ مَرْجُوفٌ** کہا بیٹے داؤ
 عطف کی جگہ اؤ کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ يُخْبِرُ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُشْعِي يَوْمَئِذٍ
 مَرْجَمَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ امِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَوِي رُوِيَ ابْنُ دُؤَيْبٍ دُوسری سند
 ابی ایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو فقیر پہنچا جائے کہ نیکو تھا ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں
عَنْ ابْنِ بَرَّةَ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ
 صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَتَّخِذُ بِمِدْيَةٍ فَيَنْتَعِ نَفْسَهُ وَيَصَدَّقُ قَالَ قِيلَ
 أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعْزِلُ الْحَاجَةَ الْمَلْهُوفَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
 قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَرْغُوفِ أَوْ بِالْخَيْلِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُنْسِكُ عَنِ الشَّيْءِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
 مَرْجَمَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ داؤ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ فرمایا کہ اپنے ماتھے سے محنت کر کے
 کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ ہی دے پھر عرض کی پہلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ فر
 فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و نفوس کھر رہے ہوں کہ پھر عرض کی پہلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ
 نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھاؤ پھر عرض کی پہلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہو
 کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ قطع مراد ہے نہ صدقہ وجہ **عَنْ**
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُصَدِّقٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْأِسْنَادِ مَرْجَمَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُعْبَةَ دُوسری سند
 سے وہی روایت کی **عَنْ** ابْنِ بَرَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَدَّ
 أَحَادِيثُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
 كَلْيَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ يُعْدِلُ بَيْنَ الْأَشْتَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعْطَى الرَّجُلُ وَدَائِمَةٌ
 فَيَعْمَلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْتَمِ لَهَا عَلَيْهَا مَتَاعٌ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

يَكُنْ مِنْ بَيْنِ الْمَرْجُوعِ وَالْجَاهِلِ وَكَثْرَةُ التَّسَاكُوتِ فِي رَدِّ الْيَدَيْنِ بِرَأْدِ وَكَيْفَ التَّجَلُّلِ تَرْجُمُهُ ابوسوسه
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے
 کا صدقہ لیکر بیہوش ہو گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھ کر
 گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگیں ہوگی اور پناہ بجز نیکی اوس کی مردوں کے کم ہونے
 سے اور عورتوں کے زیادہ ہونے سے اور ابنِ براء کی روایت میں یہ ہے کہ دیکھو گا قوف
 اس حدیث میں خبر ہے بڑی بڑی لڑائیوں کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کہ مردوں میں
 کام آوین گے عورتیں یہ جاہلین کی کہ اپنے سودا سلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ
 پا دین گی اور یہ حال وہی وجاہل ملعون کے بعد ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام رونق افروز دنیا ہوں
 اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آمار سے البصار امت مرحومہ کو پرانوار کرے گا اور سونے کی قید
 اس لیے لگائی کہ جب سونے والے کوئی نہ ہو گا تو چاندی تانبے مینے روپیہ پیسے کو کون پرچہ عن
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
 حَتَّى يَكُنْ الْمَالُ دَفِيفٌ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةٍ مَا لَهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى
 تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرُوحًا ذَاتَ نَهَارٍ تَرْجُمُهُ ابوسوسه رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جب تک کہ مال بہت نہ ہو جاوے اور یہ نہ نکلے یہاں تک
 آدمی اپنی زکوٰۃ بیکر نکلے اور کسی کو نپاوے گا جو اسکو قبول کرے یہاں تک کہ زمین عرب کی چراگاہ
 اور نہرین ہو جاوے ف نیز قلت مردوں کے زمین میں کوئی زرعت نہ کرے اور زمین خیر بڑھاوے
 کہ جانوروں کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ ہو اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کو سبب ہو۔
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُنْ دَفِيفٌ الْمَالُ
 فَفَيْضٌ حَتَّى يَخْرُجَ دَفِيفٌ الْمَالُ مِنْ يَدَيْكَ مِنْهُ صَدَقَةٌ وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَا أَرَبَ
 فِي فَيْدِ تَرْجُمُهُ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جب تک مال
 بہت ہو کر نہ نکلے اور یہاں تک کثرت ہو کہ مال والا سوچ کر اسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو
 بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيَةُ الْاَرَضِ اَفْلَاكَ كَبِدِهَا امثالُ الْاَسْطُورَانِ

مِنَ الدَّهَبِ الْبَيْضَةِ فَيَجْعَلُ الْقَائِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْتَلْتُ وَيَجْعَلُ الْقَائِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا
 قَلَعْتُ وَجَعَلَ زَيْدٌ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعُ يَدَ فَيُقْتَلُ يَدُهُ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُ بِهِ مِنْهُ شَيْئًا
 ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو قے کر دی
 گی جیسے بٹے کہنے ہوتے ہیں سونے سے اور چاندنی اور خونی آوے گا اور کہو گا کہ ایک لیے مین خن کیا
 بہا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہو گا کہ اسی کے لیے مین اپنے ناتے والوں کا حق کاٹ لیا اور
 چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا پہر سب کو سب سے چور دینگے اور کوئی اس
 مین سے کچھ نہ لے گا **ف** احمد بن حنبل نے خبر ہے کہ قیامت کو فریبن مین اپنے خزانے ادکل دے
 گی اور ہر شخص اس کی بُرائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لے گا۔
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ
 أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِمِيزَانٍ وَإِنْ
 كَانَتْ مِثْقَالَ فَنْدَرَبُو فِي كِفِّ الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَى
 أَحَدُكُمْ فَلَوْ كَأَرْفَصَيْكُمَا تَرَجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ فِي رِوَايَتِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو یعنی حلال کو پہر
 جب کوئی پاک مال سو صدقہ دیتا ہے تو حرمین اپنے داہنے کے ہاتھ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور
 ہی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہیں) اور وہ حرمین کی تھیلی مین بڑبڑاتی رہتی ہے
 یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے پیٹھ کے کو پاتا ہے یا اونٹ کے
 بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھ مین اور اس مین چیزوں کو لیتا ہے اور
 پاتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیفیت اور سپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اس کے
 دہم مین آوے اس سے اس تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات کو منظرہ جانے ہی تصدیق انبیا ہے اور
 سوا اس کے اور جو میگویان مفتلدا ان فلاسفہ ملاعنہ کے مین لغو و بامعنا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْصِدُ أَحَدٌ بِمَنْعَةٍ مِنْ
 كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللَّهُ بِمِيزَانٍ كَمَا يُرَى أَحَدُكُمْ فَلَوْ كَأَرْفَصَيْكُمَا تَرَجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ فِي رِوَايَتِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ تَرَجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي مِثْلِ رِوَايَتِي

الْمَسْكِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَعِدَّ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ شِمْتٍ فَلْيَفْعَلْ
 ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہو جو کر سکے تم میں سے کہ بچہ آگ سے
 اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو یہی کر گذرے **ف** میں اسکو بھی نصیحت جائے اور خوشی سے بجالا
 کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے **عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيِّئٌ كَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِلَيْتٍ وَبَيْتٍ تَرْجَمَانِ
فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدْ دَمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدْ دَمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَقْدَارُ
مَا تَقْوَاهُ النَّارُ لَوْ بَشِقِّ شِقْمَةٍ كَرَادَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَنْ وَبْنِ مُرَّةَ عَنْ خُثَيْمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ
فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَقَالَ لَا نَحْوُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خُثَيْمَةَ مِثْلَهُ
 عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنی ہوگی
 اس طرح کہ اللہ کے ور اس کے سچے بین کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی وہ اپنی طرف دیکھے گا تو
 اس کے اگلے چھ عمل نظر آویں گے اور بائیں دیکھے گا تو وہی نظر آویں گے اور آگے دیکھے گا تو چہرہ نہ سوجھے
 گا سو اوڑنخ کے جو اس کے مونہہ کے سامنے ہوگی سو بچہ آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر بھی ہو اور
 دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہے ہو **ف** اس سے معلوم
 ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سب نجات کا اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس
 کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی سبب یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہو صدقہ کی اور
 تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عالمگے اور نہ لینے والا اس سے شرف **عَنْ عَبْدِ**
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَاسْتَلَحَ ثُمَّ
قَالَ اتَّقُوا النَّارَ كَمَا تَعْرِضُونَ وَاسْتَلَحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَانُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ شِقْمَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَمْ يَنْدَ كَرَامُوهَا ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَ ترجمہ عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
 کا اور مونہہ پھیر لیا اور بہت مونہہ پھیرا اور فرمایا بچہ آگ سے دوزخ سے پھر مونہہ پھیرا اور بہت مونہہ پھیرا بہت تک
 کی گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچہ آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو
 اور یہی نجات دے تو اچھی کوئی بات کہے ہو اور ابوکریب کی روایت میں گویا کہ لفظ نہیں ہے -

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ صبیہوں کو کمال خوف و خطر
 دوزخ کا ہوا دے اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی سامنے دوزخ کمزوری ہو یہ بھی کچھ بعید نہیں اس لیے کہ دوزخ
 اور جنت دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اسکا دیکھنا محال نہیں ہم نے اسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں
 نے بار بار دوزخ اور جنت کی بیداری میں سیر کی ہے **عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَلَا تَكُ
مَرَاتٍ لَّمْ قَالَ أَتَقُولُ النَّارَ وَلَوْ بَشَرٌ تَمُوتُ فَإِنْ كَرِهَ جِدُّ وَافِيٍّ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ مَرَجَمَةٌ عَدِيٌّ
 کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور تین بار مونہ پھیرا اور فرمایا
 کچھ غم آگ سے اگرچہ ایک کجور کا ٹکڑا دیکھ ہو اور اگر وہ یہی نہ ملے تو اچھی بات کہہ کر **عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَدْرِ**
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُدِّ رِثْمٍ
فَالَ فُلَانُ قَوْمٌ حَفَاةٌ عَمَّا كَانُوا فِي النَّارِ أَوْ الْعِبَادِ مُتَقَلِّدِي الشَّيْءِ عَامَّةٌ مِنْ مَضَرٍ
بَلْ كُنَّا مِنْ مَضَرٍ فَمَعَدَّ رَحْبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَ مَا يَمُومُ مِنْ
الْفَاتَةِ فَدَخَلَ لَمْ يَخْرُجْ قَامَ بِلَاكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَادَنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا أَتَى خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى الْآخِرَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ الْفِتْرِ فِي الْخَيْرِ اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مِنْ دُهِمٍ مِنْ ثَوْبٍ مِنْ صَاعٍ بُرَّةٍ مِنْ صَاعٍ ثَمَرَةٍ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بَشَرٌ تَمُوتُ
قَالَ فُلَانُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصْرَةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تُعْبَذُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَنْتُ قَالَ ثُمَّ تَبَاعَ النَّاسُ
حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ رَحْبَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ
كَأَنَّهُ مَذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ شَيْئًا حَسَنَةً
فَالَهُ أَجْرُهَا وَاجْرُ مِنْ عَمَلٍ بِهَا بَعْدَكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ هَمِّ شَيْءٍ وَمَنْ سَنَّ فِي
الْإِسْلَامِ شَيْئًا سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ
مِنْ أَجْرِ هَمِّ شَيْءٍ مَرَجَمَةٌ مَنْدَرِبَن جَبْرِ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس تھے دن کے شروع میں سو کچھ لوگ آئے ٹنگی پر تنگے بدن لگے مین چمڑے کے کفنیاں ڈالی
 ہوئی یا چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئی اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی اکثر فلکے سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اور ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر اور آپ اللہ رکھنے پر باہر آئے
 (یعنی پریشان ہو گئے) سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی! اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان
 کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! اللہ سے جس نے تم کو بنایا کیا جان
 سے دیکھو اس لیے پڑھی کہ معلوم ہو کہ ساری نبی آدم آپس میں بہن بھائی ہیں (اِنَّ اللہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقیْبًا
 تک پھر سورہ حشر کی آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے اور غم نہ کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لیے
 کیا بیچ رکھا ہے جو کل کام آوے (پھر توصدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسبناشرفی کسی نے دیکھ کسی نے
 کچھ کسی نے ایک گیسو کی کینو ایک صاع کھجور دینا شروع کیے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ایک ملکہ آپہی
 کھجور کا ہو (جب ہی لاؤ) پھر انصار میں سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہاتھ تھکا جا رہا تھا بلکہ تھک گیا
 تھا (واہ شاباش جوان مروا اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانوں کو) پھر لوگوں نے تار باندھ دیا یہاں تک
 کہ میں نے دو ڈھیر دیکھے کہ انے اور کپڑے کے اور یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چمک چمکاتا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پر فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (جس شخص اسلام میں آکر نیک بات (یعنی کتاب و سنت کی بات) جاری
 کی اس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہو اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں (اوسکی دیکھا دیکھی) اور ان کا
 بھی ثواب ہو اور بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹو اور جس نے اسلام میں آکر بری چال ڈالی (یعنی
 جس سے کتاب و سنت نے روکا ہے) اس کے اور پورا اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو
 اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا بار کچھ گھٹو **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی
 لوگوں کی ہمدردی دیکھ کر ہوئی اور غریبوں کی پرورش اور لوگوں کا خرچ کرنا بے دریغ اسکی راہ میں
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانوں کی شفقت اپنی بنیادوں پر دیکھ کر اور ایسے
 مقام میں ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جنگ و مذاق حدیث نہیں ہے
 اپنی احداث بدعات پر استدلال کرنے میں اور کہنے میں کہ یہ روایت مختص ہے کل بدعت ضلالت کی اور
 مراد اس سے محدثات باطلہ ہیں اور بدعت مذمومہ اور غرض ان کہتے یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے
 موافق ہوں انکو اس کلیت سے خارج کر کے جاری رکھیں حالانکہ یہ استدلال اور تقریر ان کے محض باطل
 ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہاں حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہیں کیا جو یہ حدیث احداث کر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ كَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ
 حَاجَةٌ فَلَمَّا كَفَّرَ عَنْهُمْ حَدَّثَهُمْ تَرْجِمَهُ جَرِيْدَةُ كَمَا جَاءَ فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا جَاءَ فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاءَ فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ الْحَمْلِ بِأَجْرَةِ يَتَصَدَّقُ بِهِ وَاللَّهِ الشَّدِيدُ عَنِ تَنْقِصِ الْمَصْدَقِ بِقَبْلِ
 بوجہ دہو کر مزدوری صدقہ کرنا اور برائی کرنے کی نہی کا بیان **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِبَعْضِ صَاعٍ قَالَ
 جَاءَ إِنْشَاءً بِشَيْءٍ أَكْثَرُ مِنْهُ فَقَالَ الْمَنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا أَوْ مَا
 فَعَلَ هَذَا الْآخِرُ الْآرِيَاءُ فَذَلَّتْ الَّذِينَ يَلِدُونَ الْمُطَّوْعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَةِ فَاجِدِ
 وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ وَلَمْ يَكْلَفُوا شَيْئًا لِمَطَّوْعِيهِمْ تَرْجِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 نے کہا سچو حکم ہو اصدقہ کا اور ہم بوجہ دہو یا کرتے تھے اور صدقہ دیا ابو عقیل نے آدھا صاع دینے دو
 سیرا اور ایک شخص نے کچھ اس کے زیادہ دیا اور منافق کہنے لگے اس کو اس کے صدقہ کی کچھ پرواہ
 نہیں ہے اور اس دوسرے نے (یعنی ابو عقیل نے) تو صرف دکھانے ہی کو صدقہ دیا ہے پھر یہ آیت
 اور تری کہ جو لوگ طعن کرتے ہیں جو غنی سے صدقہ دینے والے مومنوں کو اور اون لوگوں کو جو نہیں
 پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری اور بشر کی روایت میں مطوعین کا لفظ نہیں ہے **ف** اس حدیث
 میں صحابہ کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا
 مزدوری کے اور کچھ ان کے پاس نہ تھا جب ہی فرمانبرداری اور سخاوت میں سرگرم تھے اور مزدوری
 کھر کے صدقہ دیا کرتے تھے اسے اون سے رہنی ہو **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ
 سَعِيدٍ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ حُلَّ طَهْرٍ نَا تَرْجِمَهُ شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 رِوَايَتِ بْنِ يَسَعٍ كَمَا جَاءَ فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاءَ فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دینے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَكْلَعُ بِيَدِ الْأَجَلِ يَكْلَعُ أَهْلُ بَيْتِهِ
 نَاقَةً تَعْدُو بَعِيسٍ وَتَرُوحُ بَعِيسٍ الْأَجَلُ الْعَظِيمُ تَرْجِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 صلوات اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک جو کسی گھر والوں کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح
 اور شام ایک گھڑا بہرہ دودھ دیتی ہے تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے **ف** یہ ثواب ہے پیچھے کا اور

صدقہ کی

بوجہ

منجو عرب میں کہتے ہیں دو دوا لے جاؤ زکوٰۃ روز دینا کہ پر دودھ پیکر سپردین بابا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پر
 نہ پھرے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَفِيَ فَنَكَرَ**
خِصْلًا وَقَالَ مَنْ مَسَحَ مِثْقَالَ نَمِيَّةٍ عَدَّتْ بِصَدَقَتِهِ زَادًا حَتَّى يَصْدَقَ فَتَصْبُوْهَا وَعَنْهُ قِصْلًا مَرَحِمِهِ
 ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ فرمائی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے
 مینجے دیا اس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو صبح کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام
 کا شام کے دودھ پینے سے **بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْجَبِيلِ** باب مجنی اور بنجیل کے مثال میں **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُجْتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنَ لَدُنْ قَدِيحٍمَا إِلَى تَرَاتِيحِهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ وَ
قَالَ الْآخِرُ فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ فِي سَبْعَةٍ عَلَيْهِ أَوْ مِلَّةٌ وَإِذَا أَرَادَ الْجَبِيلُ
أَنْ يُنْفِقَ قَدَسَتْ عَلَيْهِ أَخَذَتْ كُلَّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى يُنْفِقَ بَكَانَهُ وَتَعَفَّوْا إِنَّهُ قَالَ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يُوسِعُهَا وَلَا تَشْتَعِمُ مَرَحِمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
 سلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی زبان راوی سے
 غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بنجیل کی اور صدقہ دینے والے کی (مانند اس شخص کی ہے کہ اس کے
 اوپر دو کرتے ہوں یا دو زین ہوں راوی کو شک ہو مگر دو زین میں صبح ہے (اور دن و دنوں کی چپاقتی
 سے گھلے تک پہر جینچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ
 دینا چاہے تو وہ زہ کشادہ ہو جاوے اور اس کے سارے بدن پر پہیل جاوے (یعنی ہی طرح صدقہ
 دینے والے کا دل کشادہ ہو جاتا ہے اور جی کہول بخدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور بنجیل خرچ
 کرنا چاہے تو وہ زہ او سپرنگ ہو جاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر پکس جاوے یہاں تک کہ ڈانپ
 لیوے اس کے پورون تکٹے اور مثا دیوے اس کے قدموں کی نشان کو جو زمین پر ہوں اور ابو ہریرہ
 کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا **ف** یہ فقرہ ایہاں تک کہ ڈانپ لیوے اس کے
 پورون کو اور مثا دیوے اس کے قدموں کی نشان کو (یعنی کے نشان میں ہے کہ اسکی زہ اتنی کشادہ
 ہو جاتی ہے مگر یہ راوی غلطی ہوئی کہ اس نے بنجیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اسکو سب کا فقرہ کہ وہ
 اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بنجیل کی شان میں ہے یہی اگلی روایت میں اس طرح

مذکور ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الخیل والنصیق کمثل رجل ینزل علیہما جنتان من حديد قد اضطرت ایدیہما الی قدیمہما وترقیہما فجعل النصیق کما تصدق بصدقہ انبسطت عنہ حتی نقضی انا مکہ وتغفوا لک وجعل الخیل کما هم بصدقہ فلصت و اخذت کل حلقۃ مکاتھا قال فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا صبیحہ فی جنبہ فلکوا نایتہ یوسیعھا ولا تواسیع ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیوں کی سی ہے کہ اون دونوں پر دوزخ میں جہنم سے کی کہ اون دونوں کا تہہ انکی چپا تیوں میں بند ہے جہنم اور ان کے گلون میں بہرہ صدقہ دینے والا جب اسادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ او سکی کٹا ہو جاوے یہاں تک کہ اسکو پر دن کو ڈھانپے (اور اوس کے ماتہ بھی کھل جاوے) اسکو کٹا وہ ہو گیا اور اس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اوسکو بھی مٹا دے (یعنی سخی کے عیب سخاوت سے دھنپ جاتے ہیں) لگنا معاف ہو جاتے ہیں اور وہ زرہ گویا زمین پر لگتی ہے کہ اوس کے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور خیل کا حال ایسا ہے کہ جب اسادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ او سکی تنگ ہو جاتی ہے اور ہر طبقہ اس کا اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے اور کہہ مارا دی نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ماتہ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھو تو کہتے کہ وہ کٹا وہ کرنا چاہتے تھے اور زرہ کٹا وہ ہوتی تھی **ف** احمدیث وثابت ہما کرتا پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے بھی باب بنایا ہے کہ گریبان کڑنے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہو کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الخیل والنصیق کمثل رجل ینزل علیہما جنتان من حديد اذا هم النصیق بصدقہ انبسطت عنہ حتی نقضی انا مکہ واذا هم الخیل بصدقہ فلصت و نقلت علیہ فانضمت یکا اہ الی ترقیہہ وانقبضت کل حلقۃ مکاتھا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یجحد ان یوسیعھا کلا یتطیع ترجمہ

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ
 كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا أَكْتَسَبَ لَهَا يَمَانُ أَنْفَقَتْ وَلِلْمَرْءِ مِنْ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْفَقَ
 مِنْ أَوْجُوهِهِمْ قَبِيلاً ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
 عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہو گا واسطے عورت کو اچھا اور واسطے
 خاوند کے مثل اس کی بسبب کہانے اس کے اور واسطے عورت کو بسبب خرچ کرنے اس کے
 کے۔ اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سو اس بات کو کہ کم کیا جاوے اچھا ورنہ کے سے کوئی چیز **عَنْ**
 الْأَعْمَشِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ تَرْجُمَةِ عُمَرَ بْنِ الْعَدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْلَى أَبِي الْحَكَمِ
 قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَى بَشْتِي
 قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ لِيَكُنْ بَيْنَهُمَا بَيْعَانِ ترجمہ عمر بن عبد العزیز جو غلام آزاد وہین ابی الحکم کے انہوں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ دوں تو آپ نے فرمایا ہاں اور
 ثواب اوس کا تم دونوں کو ہی آوے گا **و** ابی الحکم کے معنی گوشت، کھانا رکھنے والا یہ صحابہ
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اذن کا عبد اللہ تھا یا خلف باجوہ ریث اور انہوں نے
 ایام جاہلیت میں قبل اسلام کے اذن جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو تبوں کے اور چڑیا
 جاتے تھے اور یہ جنین میں شہید ہو لطیفہ سبحان اللہ جاریہ کا کیا حال تھا کہ قبل اسلام ہی
 ایک فطری تقویٰ رکھتے تھے ایک زمانہ کے مسلمان میں کہ سیکڑوں بکرے سفیع سدو کے مضمین
 کو جانے میں اور ڈکا رکھ ہی نہیں لیتے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ مَوْلَى أَبِي الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ أَمَرَنِي مُوَلَايَ أَنْ أَقْدِمَ لِحَمَلِهَا فِي مَسْكِنٍ فَأَطَعْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مُوَلَايَ فَقَضَى
 فَأَنْدَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَّكَ كَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاكَ فَقَالَ لِمَ صَدَقْتَ
 فَقَالَ يُعْطَى طَعَامِي بِخَيْرٍ أَنْ أُمَرَكَ قَالَ أَهْ حَبْرُ بَيْتِكَ مَا ترجمہ عمر بن عبد العزیز جو غلام آزاد وہین
 ابی الحکم کے انہوں نے کہا مجھے حکم دیا یہ مالک نے کہ گوشت سکھاؤں اور ایک فقیر آپ کو
 میں نے اسے کھانے کے موافق دیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے ذکر کیا سبحان اللہ آپ امان تھے قیوم اور بیرون اور مظلوموں
 کے آپ نے انکو بلایا اور کھایا اسکو کہو انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا کھانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ کو فرمایا ثواب تم دونوں کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے
 نئے یا شوہر نے کہہ دیا ہو کہ اس سائل کو یہ دید و با عادت ہو مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور ف
 کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونوں قسم میں سے کسی قسم
 اذن نہ ہو تو اس کے مال میں دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہیں اور عیر سے
 جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہیں گئے اسی خیال سے دید یا بعد معلوم ہوا کہ
 وہ راضی نہ تھے اس لیے عیر کو اجبر ہوا کہ انہوں نے مولی کی رضا مندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب
 دونوں کو ہے اسے مراد یہ ہے کہ دونوں الگ الگ ثواب ہونے پر کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ
 ہے عیا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی مقبر سے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُمُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدًا إِلَّا يَذْنِبُ وَلَا تَذْنِبُ فِي بَيْتِهِ دَهْوُ شَاهِدًا
 إِلَّا لِلَّهِ نَعَامُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
 کی اور کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کو فرمایا کوئی عورت روزہ انفل نہ کہے اور
 شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر
 ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بد رجہ ادلی اس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے
 معلوم نہ ہو چکی ہو کس کو آنے دینا چاہیے) اور جو خرج کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اس کے حکم
 (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس میں سے بھی اس کے مرد کو آنا ثواب ہے (یعنے مرد
 کو کمانے کا عورت کو دینے کا **ف** ایسے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر
 نہ ہو تو آنا ناجائز ہے، حاجب وہ حاضر ہو یعنی گھر میں ہو یا شہر میں اور اس کی مرضی بھی معلوم
 ہو تو مضائقہ نہیں اور روزہ سننے جبکہ دن معین نہیں جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان
 کے اور یہ بھی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہیں تھوہی یعنی جب تک شوہر اجازت نہ دے تو اس
 روزہ حرام ہے اور سب اسکایہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے
 اور عورت کو ضرور ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و مائل کے اور روزہ کے سبب اسکا خیر
 میں خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اس کے حکم کے جائز نہیں کہ سچان احد اس خیر عیت عذر اور ملت بیضا

میں ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہو واہ واہ واہ) **باب** فَعَلَّ مِنْهُمْ إِلَى الصَّدَقَةِ
 عَنْ هَامِزٍ إِلَى صَدَقَةٍ سے اور چیز ملانے کا بیان **عَنْ** أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ مِنْ تَأْلِيمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَيَاةِ
 يَأْتِيَهُ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ
 مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ
 وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ خُرُوجَةٍ فَقَالَ
 أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلُّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ
 مِنْهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی کیا ایجاب کرے
 دو پیسہ یا دو روپیہ یا دو اشرفی اپنے مال سے اللہ کی راہ میں بکار جاوے گا جنت میں کہ اسے بندہ
 اللہ کے یہاں آتیرے یہ بیان خیر و خوبی ہے پہر جو نماز کا عاشق ہو وہ نماز کو روا کرے بکار جاوے گا اور جو جہاد کا
 عاشق ہو جہاد کو روا کرے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کو روا کرے اور جو روزہ کا وہ روزہ کو روا کرے اور جو بکشتہ موضع کی کہ اس
 رسول اللہ جو رب و ازون بکار جاوے گا اس کو کیا کام کرنا ضرور ہو کہ کوئی ایسا گلو جو سب کمزور سے بکار جاوے گا اس کو فرمایا کہ مان
 اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں ہو **ف** یوں تو ہر مومن سب قسم کی
 نیکیاں بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق و ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے پہلے
 کو جہاد کا سمجھتا ہے تو وہ اسے نیکی والوں میں گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کہ توڑ دی رو فیض
 کی جو طعن کرتے ہیں ابو بکر صدیق پر یعنی یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور
 خوبی پر ہو گا اور جنت میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہوں گے کہ آپ ادھر سے آئیں تو ہم کو فخر
 ہووے پہر جو جنت والوں کے باعث افتخار کو برجا جانے وہ آفت نار میں پڑ کر خوار ہو اور ریا کی
 معنی سیر و سودہ اور خشک کر دینے والا چونکہ روزہ دار پہر کے پیاسے بہتے ہیں اس لیے وہ دروازہ
 ان کے لیے خاص ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُوَلِّسُ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ **ترجمہ** زہری سے یہی
 سننے مروی ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ اللَّهُ حَذَنَةُ الْجَنَّةِ كُلَّ حَذَنَةٍ بِابٍ أَيْ قُلْ هَلُمَّ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تَوْبِي عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ترجمہ روایت ہے ابو بکر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اس کی راہ میں ہلاتے ہیں اوس کو سب خزانچی جنت کی ہر دروازہ
 کے اور کھتر ہیں کہ اسے فلانے آؤ تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص ج تو بہر
 کوئی فراہمی نہیں آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ نہ کل نہیں آپ نے فرمایا میں اس پر کہتا ہوں کہ تم ہی ان
 میں ہو (یعنی سب دروازوں سے جنت کو بکارسے جاؤ) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ
 فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَدًّا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ
 أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا أَجْتَمَعْنَ فِي امْرَأَةٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کون تم میں سے آج روزہ دار ہو ابو بکر نے کہا میں آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا
 ابو بکر نے کہا میں آپ فرمایا کس سے کس نے آج کہا نا کھلایا ابو بکر نے کہا بکر آپ فرمایا کون آج مریض کی عیادت لگایا تھا ابو بکر نے کہا میں
 تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص میں جب جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں
 جاتا ہے **ف** احمد بن حنبل نے بعض جلیل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہیں وہ معصی ہے اصل
 ہے **بَابُ** الْحَمْدُ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَدِّهِ اَلْاِحْصَاءُ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گنگر
 رکھنے کی کراہت میں **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْفَقِيْ اَوْ اَنْفِضِيْ اَوْ اَنْفِضِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ ترجمہ
 اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر کہہ ورنہ اللہ ہی تجھے گن کر دے گا (یعنی کم دے گا)۔
ف راوی کو شک ہے کہ انفق کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْفِجِيْ اَوْ اَنْفِضِيْ اَوْ اَنْفِضِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ
 اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُؤْعَى فَيُؤْعَى عَلَيْكَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہو کہ نہ
 سنیت رکھ نہ نہیں تو اسے تجھ پر سنیت رکھو گا (یعنی نہ بگا) **عَنْ** اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اس کی عبادت کے ساتھ بڑا ہوتا ہے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اور سکا مسجد میں لگا رہے
جو تھے وہ دو شخص کہ محبت کریں آپس میں اس کے واسطے اسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہوں
پانچویں جو مرد ایسا متقی ہو کہ اسے کوئی عورت حسب نسب والی مالدار زمانا کے لیے بلاوے اور وہ
کے میں اس سے ڈرتا ہوں (اور زمانا سے باز رہے چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ دہنے کو خبر نہ
ہو کہ بائین ہاتھ نے کیا خرچ کیا (اور یہ نصیحت ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دہنا
کیا خرچ کرتا ہے) ساتویں جو اس کے اکیلے میں یاد کرے اور اس کی آفتاب تک پھین (یعنی اس
کی محبت یا خوف سے) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِلُ حَدِيثُ عَبْدِكَ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلِّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور
اس میں یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اس کا مسجد میں لگا ہو حسب تکبیر لوٹ کر بخاوی
بَابُ بَيَارَاتِ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ الصَّحِيحِ النَّجِيهِ افضل صدقہ کس کا ہے **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَا سَأَلَ
اللَّهُ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ حَيٌّ نَجِيهٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى
وَلَا تُهْمِلُ حَقَّ اِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اسے
رسول اللہ کے افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو
تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محمد جی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے
اور یہاں تک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب طاب خلق میں آجاوے تو کہنے لگے یہ فلاں
کا ہے یہ مال فلاں کو دے اور وہ تو خود اب فلاں کا ہو چکا (یعنی تیرے مرتے ہی وارث لوگ
لے لیں گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلائی کی دکان وادی کی فاتحہ میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَسْأَلُ
اِلَى الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجَدًا قَالَ اَمَّا وَاَبْنِيكَ لَتَنْبَأَنَّ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ حَيٌّ نَجِيهٌ تَخْشَى
الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُهْمِلُ حَقَّ اِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ

لَعَلَّكَ تَرْجُمَهُ دہی ہے جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہوا قسم ہے میرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ قسم اُس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہو گئی تھا اور قصداً نہیں تھی قصداً ایسی قسم کہنا مانع ہے **عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَحَدِيثِ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَيْ الصَّدَقَاتِ أَفْضَلُ تَرْجُمَهُ دہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے **بَابُ** بَيَانِ أَنَّ أَلَيْدَ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ أَلَيْدِ الشُّفَلَاءِ وَأَنَّ أَلَيْدَ الشُّفَلَاءِ خَيْرٌ مِنَ أَلَيْدِ الْعُلَيَّا** اس باب میں یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس بیان میں کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ بچھڑنے والا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَهْوُ عَلَى لَيْسَ بِهِ وَهُوَ يَدُ كَدِ الصَّدَقَةِ وَالشَّعْفُ عَنِ الْمَسْكِينِ أَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ أَلَيْدِ الشُّفَلَاءِ وَالْأَلَيْدُ الْمُنْفَعَةُ وَالشُّفَلَاءُ السَّائِلَةُ** ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْخَيْئُ الصَّدَقَةِ عَنْ طُعْمِ غَنِيِّ وَأَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ أَلَيْدِ الشُّفَلَاءِ أَيْدٍ أَيْ مِنْ تَعُولٍ** ترجمہ حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی ہے (یعنی یہ نہیں کہ سب مال بنا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا ہاں نفقہ اپنے ذمہ ہے (جس پر لوٹنی غلام نوکر جو کہ) **عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهٖ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمَّا خِفْرَةُ حُلْوَةٍ فَمِنْ أَهْلِهَا يُطْبِئُ نَفْسٍ بَوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهَا بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَأَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ**

مِنَ الْبَيْدِ الشُّغْلَى ترجمہ حکیم نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا میں
 نے پہر مانگا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا کہ یہ مال ہر اہر امیٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا
 لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے (اوس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے
 نفس کو ذلیل کر کے لیا دینے سوال کر کے) اوس برکت نہیں ہوتی اور اسکا حال ایسا ہوتا
 ہے کہ کہا نا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھ سے **عَنْ ابْنِ اُمَامَةَ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكَ تَبْدُلُ الْفَضْلَ
 حَتَّى تَلْكَ وَأَنْ تُنْسِكَ نَفْسُ لَكَ وَلَا تُلْذِمُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَابْدَأْ الْعُلْيَا
 حَتَّى تَمِنَ الْبَيْدَ الشُّغْلَى ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اے بیٹے آدم کے توجہ چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خیر کچھ تارہ یہ بہتر ہے تیرے
 لیے اور اگر اوس کو بھی روک رکھو جیسے ضرورت کو موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق میں اور
 تجھ پر ملامت نہیں ضروری خرچ کے موافق رکھنے میں اور صدق پہلے اسکو دے جب کا خرچ تیرے
 ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے **بَابُ التَّهْنِئَةِ عَنِ الْمُسْئَلَةِ** سوال کرنے
 کی برائی **عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ** اَيُّكُمْ وَاحِدٌ يَثُ الْاَحَدِيَّتَا كَانَ
 وَعُمَرُ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ عَمْرٍا كَانَ يَخِفُّ النَّاسُ فِي اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِخَيْرٍ يُفْقِهَهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَتَمَّا اَنَا خَادِي فَمَرَّ عَلَيَّ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ فَبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَ
 مَنَ اعْطَيْتُهُ عَنْ مُسْئَلَةٍ وَشَرَكَةٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ترجمہ حضرت معادہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو تم حدیث کی روایت ہو مگر وہ حدیثیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 زمانہ میں تھیں اسلیو کہ حضرت عمر لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس کی بہلائی چاہتا ہے اسکو دین کی
 سمجھ دیتا ہے اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میں تو فقط خدا پرستی
 ہوں پہر جسکو میں دل کی خوشی سے دون (یعنی بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اس میں ہر
 کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اسکو ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہا تا ہے اور پیت نہیں بہتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ میں ماکہ بیہود رضاری کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگوں میں کثرت سی پھیلی اس لیے آپؐ پر حکم کیا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ کی روایات کیطرت رجوع کر دو کہ وہ زمانہ رابطہ و ضبط کا تھا اور غیر قوموں سے اختلاط نہ تھا اور بعد اوں کے پہر کتب حدیث مدون ہو گئی اور علم میں جیسے الوجہ محفوظ ہو گیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْفِقُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَكُنْ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْئَلَةً مِثْلِي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِكٌ فَيُكَارَكُ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال میں ہٹ نہ لیا کرو و سلیم کہ اس کی قسم مجھ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اس کے سوال کو سبب ہو میرے پاس سے چیز خارج ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہوگی **عَنْ** عُمَرَوِ بْنِ دِينَكَارٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ مُنْبَاهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَصَنَعَاءُ فَأُطْعِمُنِي مِنْ جَوْزِهِ فِي دَارِهِ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ میں ان کے گھر گیا صنعا میں اور مجھ انہوں نے اپنے احاطہ کے جوڑ کھلائے اور ان کو بہائی نے روایت کی کہ میں نے سماعویہ بن ابی سفیان سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر روایت بیان کی مثل اس کی جو اوپر گزری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يُخَاطَبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ بِهِ خَيْرٌ أَلْفَيْتُهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا فَاسِقٌ وَيُعْطَى اللَّهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑھتے تھے اور روایت کی کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالیٰ بہلائی جا رہا ہے اس کو دین میں سچہ دیتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دین میں سچہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہیں کہ اس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں درست ہو جاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہو کہ اپنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی باوجود علو مرتبت اور رفیع منزلت کے بائیں ہی والے ہیں پھر بد ہر شخص یہ کہ ہر ہر پر یہ نادان لوگ جو اولیا انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اولاد

جور و اکتو میں محض ہے دین اور جاہل میں **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لیس کے یہی یہاں الطواف الذی یطوف علی الناس فتروہ اللقمۃ واللقمۃ تان والتمک تان قالوا فما لیس کے یہی کان رسول اللہ قال الذی لا یجد غیر یغنیہ ولا یفعلن لہ فبتصدق علیہ ولا ینال الناس شیئاً ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے گرد رہتا ہے اور ایک دولقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پہر لوگوں نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے **ف** بہت سواہل و ضعیف والے غریب و مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کے ضروریات کو موافق نہیں ملتا اور تنگ دست قرضدار رہتے ہیں ایسوں کو دینا اور ایسوں کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولیٰ ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بالذی تروہ التمر تان ولا اللقمۃ واللقمۃ تان ان المسکین المتعفف اقربوا ان فیکم لا ینالون الناس الخافاً ترجمہ ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دولقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا نہ تہا راجی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتے نہیں بہت کر **عَنْ** عطاء بن یسار و عبد الرحمن بن ابی عمیر کہ اتھما سمعنا ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیثنا یمیل ترجمہ وہی حدیث جو اوپر گزری دوسری سند سے مروی ہوئی **عَنْ** عبد اللہ بن الشبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا توال المسکة باحدکم حتی یلک اللہ و لیس فی وجہہ مذمتہ لحکم ترجمہ عبد اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم میں کا نامی مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے ملے گا اور اُس کے مونہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنی مشرین **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گو یا بے ابرو ہونے اور کمرہ اور ذیل ہونے

كَمْ حُرْمَةٍ مِنْ حَبْلِ نَجْمِهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَدْبِعُهَا خَيْرُكَ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَا
 أَوْ مَنَعَكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کوئی
 کاٹھا لادے اپنی پیٹھ پر اور اسکو نیچے نہ اوس حق میں بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے
 کہ معلوم نہیں کہ وہ دیوے یا نہ دیوے **عَنْ** ابْنِ دُرَيْسٍ الْخَوَلَانِيِّ عَنْ ابْنِ مُسْلِمٍ الْخَوَلَانِيِّ قَالَ
 حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَنَّ هُوَ خَبِيبٌ إِلَى دَا مَاعِدٍ دَنِي هُوَ فَا مَدِينِ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ
 الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسْمَةً
 أَوْ عَمَانِيَّةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ
 بِبَيْعِهِ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ نَبَسْنَاكُمْ أَيَّدِيًا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَلَامٌ نُنَاطِلُكَ قَالَ تَعْبُدُونَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُونَ
 بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَطُطِيعُوا وَأَسْرَكْتُمْ خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُونَ النَّاسَ شَيْئًا
 فَكُنَّا نَدَايْتُ بَعْضُ الْأَنْبِيَاءِ النَّفَرَ لِيَقْطُرَ سَوْطٌ أَحَدًا هُمْ كَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُبَايِلُهُ إِيَّاكَ **ترجمہ**
 ابی اور سر خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبیہ سے کہا کہ روایت کی مجھ پر ایک
 دوست امانت دار نے اور بیفک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار میں عوف بن مالک صحابی
 انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو یا اٹھہ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا
 تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم انہیں دونوں بیعت کر چکے تھے تو ہم نے عرض کی کہ ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں رسول
 اللہ تعالیٰ کے پہر آپ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے عرض کی
 کہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں آپ نے پھر فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر
 ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہیں اب کس بات کی بیعت کریں آپ
 نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اسکو ساتھ کسی کو اور غمار نہ کی بیچگانہ اور اللہ
 کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چکر سی کھی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو تو میں نے اون میں سے بعضوں
 کو دیکھا کہ اون کا کوڑا گر پڑا تھا دینے اونٹ پر ہر کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھا دیوے **ف**
 ہم کمال ایفائے بیعت تھی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی اور ہم بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اس حدیث کو راوی ہیں وہ بڑے زاہد ہیں اور

۱۔
 یَعْلَمُهُ أَوْ يَجْعَلُهُ

اور کرامات اوں کے مشہور ہیں اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور
اسود غسانی مردود جو دعویٰ نبوت کا کرتا تھا اوس نے اوں کو آگ میں ڈال دیا اور وہ نہ جل پڑا چاک
ہو کر اُن کو چوڑو دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے کہ آپ نے وفات
فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہ کی اور
بہر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب میں جو نقل کیا ہے کہ
وہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)
باب من خُلِعَ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَكْمًا سَوَالِ جَائِزٍ هُوَ اسکا بیان عَنِ قَبِيصَةَ بْنِ خُزَّامٍ
اَلْهَلَالِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَا الصَّدَقَةَ نَنَامُ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ
الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ تَحْمِلُ حَمَالَةً فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ
يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَنَحَتْ مَالَهُ فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا
مِنْ عَيْنَيْهِ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْنَيْهِ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ نَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةَ مِائِينَ ذَوِي الْحِجَى
مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ لَنَا نَاقَةٌ فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْنَيْهِ أَوْ
قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْنَيْهِ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَحَتْ يَا كَلْبًا صَاحِبِهَا كَيْفَ تَحْتَمِلُ
ترجمہ قبصہ نے کہا میں فرضدار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا رینے دو تبلیون کی اصلاح وغیرہ کے
لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ
نے فرمایا تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس میں سے کچھ شکوہ دین پہر آپ نے
فرمایا اے قبصہ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو اکایت تو وہ جو فرضدار ہو جاوے (یعنی کسی امر
خیر میں) تو حلال ہو جاتا ہے اسکو سوال یہاں تک کہ لمبا دے اسکو اتنا مال پہر سوال سے باز رہو
دوسرے وہ شخص کہ پہونچتی ہفت آدس کے مال میں کہ ضائع ہو گیا ہو مال اسکا تو حلال ہو جاتا ہے سوال
اسکو یہاں تک کہ لمبا دے اسکو اتنی رقم کہ درست ہو جاوے اسکی گزراں راوی کو شک ہو کہ قوم
فرمایا یا سداو معنی دو وزن کے ایک میں تیسرا وہ کہ بھونچا ہو اسکو وفات اور تین شخص عقلاً و لہذا
سے اسکی قوم کے گواہی دین کہ اسکو بیشک ناقہ پہونچا ہے اسکو بھی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی

گلدان درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سو ان لوگوں کے اے قبضہ سوال حرام ہے اور سوال
 کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہا ہے **باب** جَوَازُ الْأَخَذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطْلُفُ بِلَا
 مَانِكُمْ جَوِيزَ آجَائے اسکا لینا کیسا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى
 الْعَطَاءُ فَأَقُولُ أَعْطَاهُ أَفْقَرًا لِيَهُ مِثْرِي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا أَفْقَرُ لَهُ أَعْطَاهُ أَفْقَرًا لِيَهُ
 مِثْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ
 مُشْرُوفٍ وَلَا سَائِلٍ لِحُدُودٍ وَمَا كَلَّا تَتَّبِعُهُ نَفْسَكَ تَرْجِمُهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 اور میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اسکو عنایت کیجیے یہاں تک کہ ایک بار مجھے آپ
 نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اس سے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا
 اس کو لے لو اور اس مال سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اسکو لے لیا کرو
 اور جو اس طرح نہ آوی اور اسکا حیاں بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اس حدیث سے نکلی ہے **مصرع**
 چیز یکے سے سوال سدا دہ خدا است اور حدیث سے کمال نہ اور بے غیبتی اور لاطعی اور افیاء
 حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ جب کو مال آجاوے اسے قبول کرنا جائز
 یا نہیں اور اس میں تین مذاہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کمال قبول
 کرنا مستحب ہے اور مجبور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سوا بعضوں نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضوں
 نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایاے سلطانی میں مال حرام غالب ہو غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
 لینا رد انہیں ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اسکا ستمی نہیں اور
 اس میں مال حرام غالب نہیں تو لینا روا ہے اگر لینے والے میں کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضوں
 نے اس مباح کو واجب کھلے خواہ سلطان سے ہو یا اس کے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان
 کے عطیہ کو نہ اور کے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ بِكُمْ وَأَنْ يُعْطِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ
 أَعْطَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْقَرًا لِيَهُ مِثْرِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَوْلُوهُ

اَوْ تَصَلِّیْ بِہٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَنِیٌّ مُّثَرِّیْفٌ لِّكَ سَاوِلُ خُذْ مَا دِمَا لَا فَلَکَ
 تَتَّبِعْہُ نَفْسُکَ قَالَ سَاوِلُکُمْ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَانَ اَبُو عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا لَا یَسْأَلُ
 اَحَدًا شَیْئًا وَلَا یَدُوْ شَیْئًا اَعْطِیْہُ مَرْجُمہُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللہِ اپنے باب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ
 عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیو جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک
 بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دید و اور جو ہر
 قسم کے مال سے تمہارا سوا پاس آوے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اس کو لے لیا کرو
 اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر
 کوئی دیتا تھا تو پیر نہ دیتے تھے **عَنْ اَبِیْ شَہَابٍ بِیْنَلِ ذٰلِکَ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ یَزِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ**
ابْنِ السَّعْدِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَعَنَ الرَّسُوْلُ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
سَلَّمَ مَرْجُمہُ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی **عَنْ اَبِیْ الشَّاعِدِیِّ لَمَّا لَکِیْ اَنَّهُ قَالَ اسْتَعْلَمَنِی**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْہَا وَادَّیْتُهَا لِیَہِ اَمَرَنِی
بِعَمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَلِمْتُ اللہَ وَاجَرْتَنِی عَلَی اللہِ فَقَالَ خُذْ مَا اَعْطٰیْتُکَ فَاِنِّیْ عَمَلْتُ عَلَی
عَمَلِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَعَمَلْتَنِی فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِکَ فَقَالَ لَوْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اِذَا اَعْطٰیْتُکَ شَیْئًا مِنْ غَیْرِ اَنْ تَسْأَلَکَ فَعَلَّ وَتَصَدَّقَ حَسْبُہُ اَبْنُ سَاعِدِیِّ
 سے روایت ہو کہ انہوں نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب میں فارغ
 ہو اور صدقہ کا مال اکٹھا کر دید یا تو مجھے کچھ اجرت دینو کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو اللہ کے
 واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں
 لے لو ایک بار میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ کو تحویل دیا تھا اور آپ نے
 مجھے بھی کچھ اجرت دی اور میں نے بھی ایسا ہی کہا میں تم نے کھا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہارا کچھ لے لو کہا وہ اور صدقہ دو **عَنْ بُکَیْنِ**
ابْنِ الْکَاشِغْرِ عَنْ بُیْرِ بْنِ سَعْدِیِّ عَنِ ابْنِ السَّعْدِیِّ اَنَّهُ قَالَ اسْتَعْلَمَنِی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الصَّدَقَةِ یَوْمَ نَزَلَ حَلَاوِیْفُ اللَّیثِ مَرْجُمہُ وہی روایت اس

فَكَانَ إِلَّا الذُّرَابُ وَاللَّهُ يُتَوَبُّ عَلَى مَنْ تَابَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آن حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو وہی آرزو کرے کہ دوسرا اور
 ہو اور اسکا سونہ نہیں بہرتی گھوٹھی (گور کی) اور اسہ رجوع کرتا ہے اور اس کی طرف جو توبہ کرے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ مِلَادًا وَمَا لَا أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الذُّرَابُ
 وَاللَّهُ يُتَوَبُّ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ
 أَمْ لَا قَالَ فِي رِوَايَةِ رُحَيْدِرٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَمِنْ الْقُرْآنِ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو وہی چاہے کہ اوسی کے برابر ہو اور آدمی
 کا جی کسی چیز سے نہیں بہرتا سو اٹھی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اس پر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا
 میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں اور زبیر کے روایت میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا قرآن
 میں سے ہے یا نہیں اور ابن عباس کلام نہیں لیا **عَنْ** ابْنِ الْأَسودِ قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى
 الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى قُرَآءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ
 قَرَأُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقَدْ أَوْفَعْتُمْ نَافِلَتَهُ وَلَا يَطُولُ عَلَيْكُمْ الْكَمَدُ
 تَفْسَوْ قُلُوبَكُمْ كَمَا تَسْتَفِ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ وَنُتَابِعُهَا
 فِي الطُّولِ وَالشَّكْرِ بِبَدَائِعِهَا فَاسْتَيْفَتْهَا غَيْرَ أَنْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لَابْنَ آدَمَ وَادِيَانِ
 مِنْ مَالٍ لَا يَتَغَوَّادِيَانِ لَالِشَا وَلَا يَمْلَأُ كُجُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الذُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا
 نُشَبِّهُهَا بِأَحَدِي الْمُسْجَاحَاتِ فَاسْتَيْفَتْهَا غَيْرَ أَنْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا بِأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
 تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتُكْتَبُ شَهَادَتُكُمْ وَأَعْنِاقُكُمْ تَسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوایا اور وہ
 سب نین سو قاری اُنکے پاس آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا اور ابو موسیٰ نے اُن کو کھا کہ تم بصرہ
 کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہ ان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر
 جانے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جا دیں جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت و عیدون میں بارت کو برابر ہی پہر میں ہے
 بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے و میدان ہوتے مال کے تب ہی تیسرا ڈونڈ تیار ہوتا
 اور آدمی کا بیٹ نہیں بہر تا مگر مٹی سے اور ہم ایک سے رت اور پڑھتے تھے اور اسکو سجات میں کی
 ایک سورت کو برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اُس میں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو
 لیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تنہا ہی گرو نون ہو
 کھدی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اُسکا سوال ہو گا تم سے قیامت کو دن **ف** ان سب نبیوں
 میں نہ رست دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کو بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہو
شعر اہل دنیا کا فراں مطلق اند **و** روز و شب در زق رزق و در برق برق اند **و** اور بشارت ہے حضرت
 انسان کو کہ بے سرے ان کا بیٹ نہیں بہر تا اگرچہ سوئی انیون سے انکا گھر بہر جاوے **باب**
فَضْلُ الْفَيْعَةِ وَالْحَدِيثِ عَلَيْهَا قَاعَتُ كِي فَضْلِيَتْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلكِنْ الْغِنَى
غِنَى النَّفْسِ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** میں سامان دنیا
 بہت ہو مگر آدمی پر حرص غالب ہو جب ہی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پرواہ
 ہے **باب** التَّحَدُّثُ بِمِنْ الْأَخْبَارِ بِزَيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا دُنْيَا كِي نِيَتْ بِمَعْرُوفِ
 ہونے کے بیان میں **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ
لَكُمْ مِنْ زَكَاةٍ أَلَا تَنَالُ رَجُلٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ آيَاتِي الْخَيْرِ بِالْمُتَرَفِّعَةِ قَصَمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتِي الْخَيْرِ بِالْمُتَرَفِّعَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا الْخَيْرُ وَخَيْرُهُ وَارْتِ كُلَّ مَا
يَنْتِيَتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يُلِيمُ إِلَّا أَكَلَهُ الْخُفَيْرُ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاوِرَتْ
لَمَسْتَقْبَلَتِ النَّفْسُ قَلْبُتْ أَوْ بَاكَتْ لَمْ أَجِدْ دُونَكَ عَادَتْ فَكَكْتُ فَمَنْ يَأْخُذْ مَا لَا
يَحِقُّهُ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذْ مَا لَا يَحِقُّهُ يَسْتَلْهُ كَمَثَلِ الدِّمِيِّ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

سہرت کو اوسکو عنایت ہوتے ہیں اباقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ**
بَكَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّيْنِ بَرَّ وَجَلَسَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَذْتُ عَلَيْكُمْ
بَعْدِي مَا يَنْفَعُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْيَاتِي الْخَيْرَ بَالِشَرِّ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقِيلَ لَكَ
لِللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَكُلُمُكَ قَالَ دَرَأْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ نَافَاثٌ يَقْسِمُ عَنْهُ
الرُّوحَ ضَمَاءً وَقَالَ آيُنْ هَذَا السَّائِلُ وَكَانَتْ حَمْدُكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرَ بَالِشَرِّ وَإِنْ مِمَّا يُنْفَعُ
الدُّنْيَا يُفْعَلُ أَوْ يُلْمُ إِلَّا أَلَا أَلَا الْخُصْرُ قَدْ نَابَتْهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا تَمَلَّكَتْ خَاصِرَ نَاحِي
اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الْقَتْمِ فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ وَإِنْ هَذَا الْمَكَانُ خُصْرٌ حُلُوٌّ وَنِعْمَ صَاحِبُ
الْمَلِكِ هُوَ لَمْ يَأْخُذْ مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْمُسْكِينُ وَالْمُسْكِينُ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ تَأَخَّذَ بِهِ غَيْرَ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ لَا يَنْبَغُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَلِمَتُهُمْ
 القیامتہ مرحومہ ابو سعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کو گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا ایک شخص
 نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شہوت ماہر آپ جب ہو رہے لوگوں نے اوس شخص سے کہا تو نے کیوں
 ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی
 ہے اتنے میں آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اُس سائل نے اچھی بات کہی بہر آپ نے وہی مثال سنبھو چرچے
 والو کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہر اسے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین
 کو اور یتیم اور مسافر کو یا اور کچھ فرمایا اخیر میں یہ فرمایا کہ وہ مال اوس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی
 مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** احمد بن حنبل میں آپ نے اپنی بہت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور
 کثرت سے ڈرایا اور اُن کو ڈرایا جبکو مال حلال ہاتھ آئے اور راہ حق میں خرچ ہو اُن ملاعین دنیا کا
 تو ذکر ہی نہیں جو مال حرام اٹھا کرتے ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ بہرتے ہیں اور سائل نے پوچھا
 کہ خیر کا انجام شہر کیونکر ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ مان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہیں بلکہ
 انہیں بندوں کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اس میں مشغول ہو کر نہ اردن خدا کو بھول جاتے ہیں اور
 آپس میں بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہیں بہر اوپر سنبھو کی مثال فرمائی کہ گونا گونا ہر بانی کا بسنا

سب سے بڑا زندگی کا باعث ہر گز بد پرہیز جانوروں کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے کہ **باب**
فَضِيلَةُ الصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَمْدِ عَلَى كِلَا الْكَ صَبْرٌ وَقَنَاعَةٌ كِي فَضِيلَتُهُ عَنْ
ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا انْقَدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا
يَكُنْ عِنْدِي مَرَحٌ يَكُنْ لَكُمْ إِذْ خَرَجَ عَنْكُمْ وَمَنْ لَيْسَتْ عَفْوَ يُعْفَهُ اللَّهُ وَمَنْ لَيْسَتْ عَفْوَ يُغْفَرُ
اللَّهُ وَمَنْ لَيْسَتْ عَفْوَ يُغْفَرُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّنْ عَطَايَا خَيْرًا وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ مَرَحُهُ ابْنُ سَعِيدٍ
 لے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے
 پھر مانگا پھر دیا یہاں تک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کو پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جہاں ہوتا ہے
 تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ
 رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اس پر صبر آسان کر دیتا ہے اور
 کوئی عطا کرے اچھی بہتر اور کثافت کی والی صبر سے زیادہ نہیں **فَاسْمِدِثْنِ قَنَاعَةٍ** اور صبر
 اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور غریب **عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي لَنَا سَكَا وَخَوْفًا مَرَحُهُ**
 زہری سے دوسری سند وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَذُرِقَ فَا قَا
قَمَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ مَرَحُهُ عبد اللہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کو ہونچا
 اور چٹکارا بابا اوس نے جو سلام لایا اور موافق ضرورت کو رزق دیگیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی روزی
 پر قناعت دی **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي إِلَى مُحَمَّدٍ قُوَّتًا مَرَحُهُ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت رکھ
فَإِيعْنِي دنیا کی طوم و ترایق اور ساز و براق اور حمل و نقل کے تحمل شاق اور زبردستی کی دہم
 و دھام اور هجوم عوام اور ناحق کے زق و زق اور اہل معاملات کی بق بن سے محفوظ رکھے اور اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کر دینی ملنا فقر اور غنی دونوں کی فضیلت ہے خیر الامور و وسطها اور
 قوت اہل لغت کی نزدیکی و رفق کہ کہتے ہیں اور اس دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

نے کی قوت لاہوت پر **بَاب** اعطاکم المؤمنون من یحاکم علی ایمانہ ان لکم عیال و اھل
 من سائل یحکم علیہ و بیان الخواص و احکام معہ **باب** دل پر جانے والوں کا اور خراج کا بیان
عن حمز بن الخطاب یغنی اللہ تعالیٰ عنہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اللہ تعالیٰ
 یا رسول اللہ لئن ہوا لک کان احب الیہ منکم قال انکم حیدر فی ان یسألونی بالغیر
 او یخبرونی فلست بباحل ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اوس کے سختی
 اور لوگ تو اپنے فرمایا انہوں نے کچھ مجبور کیا دو باتوں میں کہ یا تو مجھ سے بیجا بی سے مانگین یا میں ان
 کے آگے بغیر ٹھہروں سو میں بغیر کرنے والا نہیں ہوں **ف** غرض یہ کہ انہوں نے مجھ سے بہت الحاح
 سے سوال کیا یہ سبب ضعف ایمان کے اور اگر میں انکو نہ دیتا تو بغیر کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون
 اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگوں سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے انکو مال دینا
 روا ہے **عن** النیر بن مالک عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم و علیہ رداء فجذانی غلیظ الحاشیۃ فاذا رکعہ اعرا بی فجبدتہ بردا
 جبکہ شدید کہ نظر کرتی اسی صفحہ متفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اترت بہا
 حاشیۃ الرداء من شدت جبدتہ ثم قال یا محمد منی من قال اللہ الذی عنک فالتفت
 الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک ثم امرکہ یعطاک ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ ایک خبر ان (غیر کا نام
 ہے) کے چادر اوڑھی ہوئی تھی جبکہ کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤں کا آدمی ملا اور آپ کو
 چادر سمیت کہنچا بہت زور سے کہ میں نے دیکھا آپ کی گردن کے موہے پہ چادر کا نشان بن گیا اور
 اُسکا حاشیہ گڑ گیا اوس کے زور سے کہنچو کے سبب ہی پہر کہا اسے محمد حکم کر و میرے لیے اس مال میں
 سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طر ف دیکھا اور
 ہنسی اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گاؤں وری پر کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور
 حکم تھا آپ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر حلم و صبر و درگزر کرنا
 اور ان کے سونا دیکھنے بدلے میں ان سے احسان نہ کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے صبر و صبر

دیے اور اس کو کچھ دلو اسی دیا اور اس سے ہنسی کا جواز بھی سمجھا گیا **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ اَبِي سَبِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
 وَفِي حَدِيثٍ عَمْرُو بْنُ عَفْرَاءٍ مِّنَ اَنْبِيَائِهِ قَالَ لَمَّا جَبَدَكَ اِلَيْهِ وَجَبَدَهُ تَرْجَمَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَحْرُكٍ اَعْرَابِيٍّ فِي حَدِيثٍ هَكَامٌ قَبَضَ بِهِ حَتَّى اَنْشَأَ الْبُرْدُ وَحَتَّى بَقِيَتْ
 حَاشِيَتُهُ فَنُحِقَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ اِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعْدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں یہ ہے کہ ایسا کہینچا
 کہ چادر مبارک پہٹ گئی اور کنارہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں رہ گیا باقی مضمون
 وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَلْمُسَوْدِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَّةً وَّلَمْ يُعْطَ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي اَنْطَلِقُوا اِلَى رَسُوْلِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَاذْعُمْنِي قَالَ فَاذْعَوْنِي لَهْ فَخَرَجَ
 اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاؤُهُمْ فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا اَلَكْ قَالَ فَنَظَرُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ
 ترجمہ سوربن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ تقسیم کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبائیر
 اور مخرمہ کو کوئی تہ ندی تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تک سو میں ان کے ساتھ گیا اور انھوں نے کہا تم گھر میں جا کر ادھبی بلاؤ میں نے حضرت کو بلایا آپ
 نکلے اس میں کی ایک قبائیر ہی تھی اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہاری دوسٹور رکھ چھوڑی تھی اور پہر اپنے
 مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے **عَنْ** اَلْمُسَوْدِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدْ مَشَتْ
 عَلَيَّ اَبِي سَبِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَّةً فَقَالَ لِي اَبِي مَخْرَمَةُ اَنْطَلِقُوا اِلَيْهِ عَسَى اَنْ يُّعْطِيَنَا
 مِنْهُ شَيْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِي عَلَيَّ الْبَابَ فَيَتَكَلَّمُ فَعَرَفَتِ الشَّيْءُ مَلِكُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ مَعَهُ
 قَبَاؤُهُ وَهُوَ يَرْبِيهِ حَاشِيَتُهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ رَجَمَهُ سَوْرَةُ نے کہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس کچھ قبائیں امین اور مجھے سو میرے باپ مخرمہ نے کھاس میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید
 ہجو بھی اس میں سے کچھ دین غرض میرے باپ دروازہ پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کو پاس ایک قبائیر تھی اور آپ اس کو ہول بوڑھن کی

سند نبوی مضمون مروی ہوا **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا هَذَا يَعْنِي حَدِيثَ**
الْزُهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَالَ وَحَدَّثَنِيهِ قَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدَاهُ بَيْنَ
عُنُقَيْهِ وَكَتَفَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَقْبِلَا أَيْ سَعْدُ ابْنِي لَأُعْطِيَ الرَّجُلَ تَرْجُمَةً مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ سَوِي سَوِي رَوَيْتُ زُهْرِي
 کی مروی ہوئی اُس میں اتنی بات زیادہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانہ کے درمیان
 میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو امی سعد پہر آگے وہی بات فرمائی رہا اب نہ محبت ہو فرمایا کہ کیا تم
 ہم سے لڑتے ہو حالانکہ انکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے **عَنْ النَّبِيِّ مَالِكِ بْنِ**
اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِمَّنْ الْأَنْصَارُ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِينَ أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِ
مَا أَقَامَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ أَلِيَّةً مِنْ آلِهِ يَلِي فَقَالُوا يُعْطِي
اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُؤْنِنَا نَقُطُّ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ
أَسْرَفْتُمْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَإِنَّ رَأْسَ الْأَنْصَارِ فَبَجَعَهُمْ فِي
قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثُكُمْ بَلَّغْتُمْ
عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَا ذَوُو رَأْسِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَامَّا أَنَا وَ
مَنَّا حَدِيثُكَ أَسْنَانِجِمَ قَالُوا يَعْنِي اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا
وَسَيُؤْنِنَا نَقُطُّ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رَجُلًا كَحَدِيثِي
عَهْدٍ يَكْفِيهِ أَتَا لَفْظُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنَّ يَذْهَبَ النَّاسُ بِأَمْوَالِهِمْ وَتَرْجَعُونَ إِلَى رَجَائِكُمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا اللَّهُ مَا تَقُولُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَكْتَلِبُونَ بِهِ فَقَالَ بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَضِينَا قَالُوا فَكَيْفَ سَتَجِدُونَنَا أَتَرَكْنَا شَيْئًا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 فَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْخَوْضُ قَالُوا سَتَصِيرُ تَرْجُمَةً اِنْ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگوں انصار کو حنین کے
 دن کہا حبا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال بوزن بن سے کچھ مال بغیر لڑے بھرے دلوادیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سواونٹ دیے تو انصار کے لوگ
 کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخش کر کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں جھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش
 کا خون ٹپکا رہی ہیں اس بن ملک کو کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے
 انصار کو بلا بھیجا اور ان کو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہو جو تمہاری طرٹ سی مجھے پہنچتی ہے تب ان میں سے سبھی
دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں غمیدہ لوگ ہیں یا رسول اللہ! انہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعض کم سن
لوگ ہم میں کے بولے اللہ بخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور
ہماری تملوارین اور ان کے بھائی تک ہٹکار ہو میں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے
لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے ان کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس کے لوگ
تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سوال البتہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ تم جو
لیکر گھر جاؤ گے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائیں گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن ساری
دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہم رخصتی ہو کر پھر اپنے فرمایا آگے تمہارا کھبت لوگ
مقدم کیے جاویں گے (یعنی تمہیں جھوڑ کر اور دن کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملاقات کرو تمہارے
سے اور اُس کے رسول سے کہ میں حوض (کوثر) پر ہوں گا انہوں نے کہا اب ہم صبر کریں گے (یعنی اب
وقت) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ احمدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کو خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اور کو خمس میں نہیں
گنا اور باقی روپیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انکو خمس میں سے دیا ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ
امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جن کو چاہے اُس میں سے زیادہ دی یا ایک شخص کو
اُس میں سے بہت کچھ دیدی اور یہی طرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین میں خرچ کرے اور
چاہے تو کسی الدار کو بہت کچھ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت عائشہ فرمایا کہ اُسے جو حکام
ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اور وہ کچھ تین اموال بنا دی یا کرینگے سو تم کو ضرور ہو کہ نعماء آخری پر نظر رکھو اور
مجھ سے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھو رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **حدیث** **النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَكْثَرَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَكْثَرَ مِنْ أَمْوَالٍ هَوَا زَيْنَ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ
بِمُصْلَمٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا أَكْثَرَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَكْثَرَ مِنْ أَمْوَالٍ هَوَا زَيْنَ وَأَقْصَصَ
سے وہی روایت دوسری سند مروی ہوئی اسی روایت کی مثل جو گندری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان
نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اُن اُس میں سے کمال لفظ نہیں کہا باقی مضمون وہی ہے کھا ستم
اور روایت کی ہمیں نہیں جس نے اور سر لفظیے اور سر ابن شہاب کو بہتیم نے اور سر ان کے چچانے

چہ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت میں اوس دن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں
گنڈا) اور ہماری ایک جانب کو سوار دینے خالد بن ولید رسالہ لکھ کر اور ایک بارگی ہمارے گھوڑے پہنچے کہ طرف
جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہاں تک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گاؤں کے لوگ بہا گئے لگے اور ہر
لوگوں کو کہ میں جانتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہاں اے مہاجرین ہاں اے مہاجرین
بچھو ڈانٹا کہ اے انصاری انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جگہ عت کی ہے کیا کہا یہ حدیث سیر کچاؤن
کی ہے بہرہ منہ کہا حاضرین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انہ
نے اس کی قسم کہ ہم پہونچے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو شکست دیدی اور سہنو ان کا سب الے لیا
پھر ہم طائف کی طرف چلو اور انکو چالیں روز تک گھیرا یہ کہ لوٹ آؤ اور اترے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سواونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ
اور ابی التیج اور ہشام بن زید کی اوپر گزری **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْثِ صَفْوَانَ بْنَ أُمِّ بَكْرَةَ وَعُمَيْيَةَ بْنَ حِصْنٍ
وَأَكْثَرَ بَنِي عَبَّاسٍ كُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مَّائَةَ مِثْقَالٍ يَلِي وَاعْطَى عَبَّاسُ بْنُ مَرْثَدٍ إِسْ دُونَ ذَلِكَ
فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مَرْثَدٍ **شَعْنُ** **أَجَلُ نَفْسِي وَكَعْبُ الْعَبِيدِ يَدِي عُمَيْيَةَ**
الْأَقْرَبُ قَمَا كَانَ بَدْرُكَ لَهَا بِنِيقُوقَانَ مِرْدَاسٍ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ أَمْرِي عَنْهَا
وَمِنْ مَجْمَعِ الْيَوْمَ لَا يَرُفَعُ قَالَ فَاتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ **ترجمہ**
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان اور صفوان
اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سواونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس نے شیعر
کہیں جو اوپر مذکور ہوئیں تب آپ ان کے سواونٹ پر کر دیے **ف** اور مضمون ان شعرون کا
یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ بکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بچے میرے فرماتے ہیں حالانکہ
عیینہ اور اقرع دونوں مرد اس سے پہلے کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے اور میں اندونوں سے کچھ کم
نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچر ہو گئی وہ پہراؤ پر نہ ہوگی **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ**
يَقُولُ أَكْبَرُ سَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُ غَنَائِمَ حَنْظِلٍ فَأَعْطَى أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْثِ
مِائَةَ مِثْقَالٍ مِّنْ أَلْبِلِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِخَوْفٍ وَدَادُوا عَطَى عَلَمَةَ بْنَ عَلَاتَةَ مِائَةَ **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنا کم خنیز
 تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سواونٹ دیر اور حدیث بیان کی مانند اسکی اور علقم بن علانہ کو سو دے
عَنْ **عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ** **بِهَذَا** **الْإِسْنَادِ** **وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ** **عَلْقَمَةَ** **بْنَ** **عَلَانَةَ** **وَلَا** **صَفْوَانَ**
ابْنَ **مُسَيَّةَ** **وَلَمْ يَذْكُرْ** **الشَّعْرَةَ** **فِي** **حَدِيثِهِ** **تَرْجُمَةُ** **عُمَرَ** **بْنِ** **سَعِيدٍ** **أَسْ** **سَنَدٍ** **يَهِي** **رَوَايَتُهُ** **بِرُوحِي**
 اور اسمین علقم بن علانہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں نہ شعرون کا **عَنْ** **عَبْدِ بْنِ** **يَعْنِي** **رَضِيَ** **اللَّهُ**
تَعَالَى **عَنْهُ** **أَنَّ** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاَلَيْهِ** **سَلَامٌ** **كَانَ** **أَفْقَهُ** **خَنِيئًا** **فَقَامَ** **أَعْنَاهُ** **فَاعْطَى** **الْمَوْفَةَ**
قَالُوا **نَحْمَرُ** **فَبَلَغَهُ** **أَنَّ** **الْأَنْصَارَ** **يُحِبُّونَ** **أَنْ** **يُصِيبُوا** **مَا** **أَصَابَ** **النَّاسَ** **فَقَامَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ**
عَلَيْهِ **وَاَلَيْهِ** **سَلَامٌ** **فَلَمَّا** **خَطَبَهُمْ** **فَعَمِدَ** **اللَّهُ** **وَأَتَى** **عَلَيْهِ** **قُلُومٌ** **قَالَ** **يَا** **مَعْشَرَ** **الْأَنْصَارِ** **الْكُمُ** **أَجِدُكُمْ** **ضَلَالًا**
فَهَذَا **أَكْمَرُ** **اللَّهِ** **بِرُوحَالَةٍ** **فَاغْنَاكُمْ** **اللَّهُ** **فِي** **وَمُتَفَرِّقِينَ** **فَجَمَعَكُمْ** **اللَّهُ** **فِي** **وَيَقُولُونَ**
اللَّهُ **وَرَسُولُهُ** **أَمِنْ** **فَقَالَ** **الْإِجْدِي** **بِوَيْ** **فَقَالُوا** **اللَّهُ** **وَرَسُولُهُ** **أَمِنْ** **فَقَالَ** **أَمَّا** **أَنْتُمْ** **لَوْ** **سَمِعْتُمْ** **أَنْ** **تَقُولُوا** **أَيُّكُمْ** **أَوَّلًا**
وَكَانَ **مِنْ** **الْأَوَّلِينَ** **أَوَّلًا** **فَكَثَرُوا** **عَلَيْهِ** **عَمْدٌ** **وَأَنْ** **لَا** **يُحْفَظَهَا** **فَقَالَ** **أَلَا** **تَرْضَوْنَ** **أَنْ** **تَذْهَبَ**
النَّاسُ **بِالشَّيْءِ** **وَالْأَيْلِ** **وَتَذْهَبُونَ** **بِرَسُولِ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاَلَيْهِ** **سَلَامٌ** **إِلَى** **رِجَالِكُمْ** **الْأَنْصَارِ**
شِعَارًا **وَالنَّاسُ** **دِيَارًا** **وَلَوْ** **لَا** **الْحُجَّةُ** **لَكُنْتُ** **أَمْرًا** **مِنْ** **الْأَنْصَارِ** **وَلَوْ** **سَلَكَ** **النَّاسُ** **وَادِيًا** **وَشَعْبًا**
لَسَلَكْتُ **وَادِي** **الْأَنْصَارِ** **وَشَعْبَهُمْ** **إِنَّكُمْ** **سَتَلْقَوْنَ** **بَعْدِي** **فِي** **أَثَرَةٍ** **فَاصْبِرُوا** **وَأَحْسِنُوا**
تَلْتَوْنِ **عَلَى** **الْحَوْصِ** **تَرْجُمَةُ** **عَبْدِ** **بْنِ** **يَعْنِي** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ** **كَمَا** **كَرَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاَلَيْهِ** **سَلَامٌ** **نَحْمَرُ** **فَبَلَغَهُ** **أَنَّ** **الْأَنْصَارَ** **يُحِبُّونَ** **أَنْ** **يُصِيبُوا** **مَا** **أَصَابَ** **النَّاسَ** **فَقَامَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ**
 اور غنیمت تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہیں کہ جیسا اور لوگوں
 کو حصہ ملا ہو ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اس کی حمد و ثنا کی پھر
 فرمایا اے گروہ انصار کے کہ میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا پھر اس نے تم کو ہدایت کی میرے سبک اور کیا میں
 نے محتاج نہیں پایا تم کو پھر اس نے میرے سبک تم کو میرا کیا اور کیا میں نے تم کو متفرق نہیں پایا پھر اس نے اکٹھا
 کر دیا تم کو (انصار میں) و فیصلہ بہت بڑھے ایک اوس دوسرے خنزیر اون میں سو برس برابر
 لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اوس دور کیا اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اسکا نہایت
 امانت دار ہے (یعنی جو آپ نے کیا وہی حق ہے اور ہم اور سپر رضی میں) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تم مجھے جواب نہیں دینے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اسکا بہت امانت دار ہے پھر آپ نے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کھو اور کام ایسا ہو کہی چیزوں کا آپ نے ذکر کیا کہ عمر کہتے ہیں یہی نہیں
 بھول گیا (یہ نہیں ہو سکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر اپنے
 گھر جاویں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر جاؤ پھر فرمایا انصار سترہ ہیں (یعنی بدلتے
 ہمارے لگے ہوئے ہیں جیسے ستر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابراہہ ہیں (یعنی بہ نسبت انصار کو کم ہوں
 وہ ہیں جیسے ابراہہ بدلے سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں کا ایک آدمی ہوتا اور
 اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی میں جاویں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں جاؤں اور میرے بعد لوگ
 تم کو پیچھے ڈالیں گے (یعنی تم کو نہ کیر اور ون کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مناجیس عرض پر **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَوْمَ حَنْزَلَةَ أُنْزِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْكَاً فِي الْقِسْمَةِ نَاعِطِي الْأَنْصَارِ
بِزِيَارَةِ مِائَةِ مَنَ لِبَلٍ وَأَعْطِيَ عِيْنَةً مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أَنْصَارَ الْأَنْصَارِ أَمْثَلَهُمْ
يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ قَالُوا إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةُ مَا عَدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهٌ
اللَّهُ قَالَ فَعَلْتُ وَاللَّهِ لَا خَيْرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ
بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصَّرَفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرِ مَنْ هَذَا أَقْصَرَ قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ
لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَ هَذَا حَدِيثًا تَرْحِمُهُ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا جب حنین کا دن ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرم بن حابس کو سو اونٹ دیے
 اور عیینہ کو بھی ایسے ایک اور چند آدمیوں کو سو داران عرب سوا ایسا ہی کچھ دیا اور لوگوں نے ان کو
 مقدم کیا تقسیم میں سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اُس میں عدل نہیں ہے اور ہمیں اللہ
 کی رضا مندی کے مقصود نہیں تو میں اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم میں اس کی خبر دوں گا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اور میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا
 ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا عدل نہ کرے پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ
 تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہوں نے صبر
 کیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج سے میں آپ کو کسی بات کی خبر نہ دوں گا (اس لیے کہ آپ کو اس
 میں تکلیف ہوتی ہے) **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

مارڈولون امیر رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اسے صاحب کی لوگ کہیں گے کہ میں اپنے رفیقوں کو مارتا ہوں
 (معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اس کے یار قرآن کو ٹپہ میں گئے اور قرآن اذکر کلون
 سے نہ اترے گا (یعنی دل میں اتر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نخل جاوین گے جس پر تیرا عمل جاتا ہے نہ کار سے
 (بعض وقت زور سے تیر مار تو پار ہو جاتا ہے اور اُس میں خون تک نہیں بہتا) حکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم مغائرم و ساق الحدیث ترجمہ وہی ہے دوسری سند سے
 حکم ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال بعث علی رضی اللہ عنہ و هو باليمن
 یدہب فی نیتہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بین ان یبعثہ کفری الا فرج بہ حابس الخطل و عیدۃ بن ربیع الفزاری و علقمہ بن علقمہ العلامی
 ثم احد بنی کلاب زید الخیر الطائی ثم احد بنی بنہان قال فغضبت فدریش فقالوا
 یعطی صائد یجد یجد ویدعنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فعلت ذلک
 لانا لکم رجاء رجل کت اللعینہ مشرف لوجلتین شایع العینین نانی الجبین
 مخلوقی الراس فقال اتی اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد یطعم اللہ
 ان عصیۃ ایا منی علی اهل الارض ولا تامنوا فی قال ثم اذبر الرجل فاستاذن رجل من
 القوم وقتلہ یرون انہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان من خبیثی ہذا قوم یقدرون القدان لکیا ورجنا جرہم یقتلون اهل الاسلام
 ویدعون اهل الکوثان یمدقون من الاسلام کما یمدق السم من السمک من الریمۃ نین اور کچھ
 لا تکتلمکم تکلم عادی ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضرت علی نے میں سے کچھ سونا بھیجا میں نے
 ہوا (یعنی کہاں سے بھیجا نکلا تھا ویسا ہی تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اُسے چار
 آدمیوں میں بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاشہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے
 قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی بنہان سے اور اُس پر فریش بہت جلد اور کہہ دو گے
 کہ آپ نجد کو سرداروں کو دو تیرہ میں اور ہم کو نہیں دیتے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ
 ان کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہواستے میں ایک شخص آیا کہ اس کی
 داڑھی گہنی تھی گال پہلی تھی آنکھیں گڑبگڑتے تھے ہون میں نہیں مانتا اور بچتا سر منڈا ہوا تھا اور اس نے

اگر کہا اسے سو ڈرا محمد (ہم علیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دوبار اس شکل والوں سے ایذا پہنچی ہے اسے اس صورت سے بچاؤ) اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نے فراموش کر دیا گا تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا (معلوم ہوا نبی سے بڑا کبھی کسی کا درجہ نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے محمد زین العون پر امانت دار مقرر فرمایا ہے اور تم لوگ امانت دار نہیں جانتے پھر وہ آدمی پیٹھ مٹھ کر چلا گیا اور ایک شخص نے اجازت مانگی قوم میں سے اس کو قتل کی لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ خالد بن ولید تھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اس کے اہل میں سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور اللہ کے حکم سے بچتے ہیں اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں اور بت پرستوں کو جھوٹ دیتے ہیں (تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ بچہ پرست شدہ پرست جہنم پرست تغریہ پرست گور پرستوں کے بار غار نمازیوں بھڑوں بھڑوں زندیوں زانیوں کے دوستدار وفادار فاسقوں فاجرین شاربان خمر باغیان مسکرات مغنیان و مغنیات کو خیر خواہ اور جس غریبے حدیث پر عمل کیا اس کے دشمن بدخواہ جان کے خواہان عنت کے جہان رہتے ہیں) اسلام سوا اسیا نکل جاتے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار اگر میں انکو پاتا تو اسیا قتل کرتا جیسے عادی قتل ہوئے ہیں (یعنی جڑ پیر سے اوڑا دیتا جیسے عادی کو باد نے برباد کیا) **ف** احمدیہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے خراج کو قتل کیا اور گویا حضرت کی آرزو بر لائے آگے بیان انکا مفصل آویگا **ع** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول بعث علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمین بذهبة فی آدیم مقفوط لکم فصل من ثابجا قال فسمعنا انکم اربعة تغربون عینہ بربد و الا فخرج بن حابس بن زید الخیل والناج اما علقمة بن علقمة و اما عامر بن الفضل فقال رجل من اعدائہ کنا نحن احق بهذا من هؤلاء قال فبلغ ذالک الی منی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا انا مسوفی وانا امین من فی السماء یا نبی خبر السماء صبا حاء و مساء قال فقام رجل غاکر العینی من مشرف الوجہتین ناشر العیون کث اللعین مخلوق الراس مشمر الاذنا فقال یا رسول اللہ انک الله فقال ویلک اولست احب اهل الا حزیان نیتہ الله قال ثم ولی الرجل فقال خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ الا احب رب عنقہ فقال لا لعلہ ان یتکون یصلی قال خالد وکم معیل یقول

کہ قرآن کا ترجمہ ٹپہنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیوں کر لگے اور ترے انکل جاوین گے
 دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات صلوة و زکوٰۃ حج و صیام سب کچھ
 بجا لاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو ان کے عقائد و اعمال میں گہری ہوئی ہے کوئی ٹیکسی قبول نہیں دے
 جیسے تیر نکل گیا تو اس میں خون بھی نہیں بہتا) راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپؐ کو یہ بھی فرمایا
 کہ اگر میں انگو باؤں تو ٹنڈو کی طرح قتل کروں **و** آخر حضرت علیؑ نے وہی کیا جزا دے غنا خیر الخیر
 آمین اور زکیہ جاہلیت میں زید انجیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
 میں زید الخیر رکھ دیا اس لیے بعض نسخوں میں زید الخیر آیا ہے اور دونوں صحیح ہیں اور ان دونوں سے
 معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہے خراج کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے
 اور ان دونوں میں اس کا قتل جو مروی نہیں ہو سکی وجہ خود حضرتؐ نے فرمادی کہ لوگ کہیں گے کہ محمد صلی
 علیہ وسلم اپنے یاروں کو قتل کرتے ہیں اللہ یہ امر لوگوں کے بہاگنے اور نفرت کا سبب ہو گا اور آپؐ نے
 تمام منافقوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تاکہ اور دن کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چند ہی ہدایت ہو اور
 ان منافقوں میں سے کسی میں اجازت مانگنا حضرت عمرؓ کا مروی ہے کسی میں خالد بن ولید کا اور دونوں
 صحیح ہیں اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ دونوں نے اجازت مانگی ہو اور کسی قتل کی اور نو دی نے فرمایا ہے کہ قرآن
 کا لکھ سے نہ اور تمام اس سے یہ ہے کہ سوا الفظوں کے تلاوت کر اس کے معانی سے انکو کچھ حصہ نہیں اور
 اور یہ قتل نو دی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اور یہ کہہ آئے ہیں کہ مراد اس سے وہ ہیں جو مجسمہ
 قرآنی سے نفعت ہیں اور ان حدیثوں سے ان لوگوں نے استدلال کیا جو خراج کو کافر کہتے ہیں قاضی
 عیاضؒ نے فرمایا ہے کہ مازسی نے کہا ہے کہ خراج کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل
 ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت میں اور خراج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابی
 ہاقلانی کے اقوال اس میں مضطرب ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اس لیے کہ قوم نے ان
 کے کفر کی تصریح نہیں کی اور سبب افعال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم
 نہیں اور زندہ ہے مگر اسکو حیوة نہیں اور اسے یلیو اور اس کے کفر میں شک ٹپہ جاتا ہے اس لیے کہ شرع
 میں یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہیں ہے یا می نہیں ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے
 معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح ہے کہ اسے علم نہ ہو یا ہے ہونا اس طرح کہ حیات

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور سب کا آپا ہوگا چنانچہ دیا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی نہیں
 یا عقیل بزرگ عقل سے نہیں کہہ سکتا بخیر وحی الہی اور جو منکر نبوت اس میں غور کرے گا اور انصاف دیکھو
 کا قصد بقی رسالت کرے گا وہ احمد **عَنْ** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَمٍ يَخْرُجُونَ فِي ذُرِّيَّةٍ مِنَ النَّاسِ سَيِّئَاتِهِمْ الْخَالِفَاتُ قَالَ هُمْ
 أَشْرَ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشْرِ الْخَلْقِ يَتْلَاهُمْ أَذْنُ الْخَالِفَتَيْنِ فِي الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَدْعُو الرَّعِيَّةَ أَوْ قَالَ الْعَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي الْفُضْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً
 وَيَنْظُرُ فِي النَّعِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ
 قَتْلَانِ هُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَرْجِمُهُ ابْنُ سَعِيدٍ نَوْ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ
 کی امت میں ہوگی اور وہ لوگ تکلیف گے جبکہ لوگوں میں بیٹھتے ہوں گی اور نشانہ انکی سرسبز ہونا ہوگی اور
 فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہیں قتل کریں گے انکو وہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہوں گے حق
 کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور انکی ایک مثال آپ نے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی تیرا
 ہے نہ کار کو یا فرمایا نشانہ کہ اور نظر کرتا ہے بہال کو تو اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی
 لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے سو فارمین جو تیر انداز کی چکی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں دیکھتا
 ہے ابوسعید کہا کہ اعراف والوں تم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علی کے ساتھ ہو کر) **عَنْ**
 ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تَمُوتُ مَارِقَةٌ عِنْدَ ذُرِّيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 يَتْلَاهُمَا أَوَّلُ الْخَالِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ تَرْجِمُهُ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جاوے گا
 جب بلاتن میں بیٹھتے ہوں گی اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونوں گروہوں میں حق سے
عَنْ ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تَمُوتُ مَارِقَةٌ عِنْدَ ذُرِّيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 يَتْلَاهُمَا أَوَّلُ الْخَالِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ تَرْجِمُهُ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں دو گروہ ہو جاویں گے اور ان دونوں میں
 ایک فرقہ جدا ہووے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا **عَنْ** ابی سعید الخدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمُوتُ مَارِقَةٌ فِي ذُرِّيَّةٍ مِنَ
 النَّاسِ فَيَكْفُرُ الْخَالِفَتَانِ بِالْحَقِّ تَرْجِمُهُ اسکا وہی جو ہو چکا **عَنْ** ابی سعید الخدری

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يُخْرِجُونَ عَلَى فِرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ
 أَقْدَرُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ تَرْجِمَهُ اسکا ہی وہی ہے عَنِ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَنْ أَخْبِرَنَّ
 السَّمَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْكَ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِي مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَارَاتِ
 الْحَدِيثَ حَذَعَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
 قَوْمٌ أَحَدُهُمُ الْإِنْسَانُ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
 لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِدَهُمْ يَكْفُرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَكْفُرُ الشَّعْرُ مِنَ الدَّمِثَةِ فَإِذَا لَقِيَهُمُوهُمْ
 فَأَقْتَلَوْهُمْ كَانَتْ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَ كُفْرًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجِمَهُ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ
 کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب میں تم سے روایت کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر میں آسمان
 سے گر پڑوں تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جب میں
 تمہارے اور اپنے بیچ میں کچھ بات کروں تو جان لو کہ لڑائی میں جیل اور فریب روا ہے اب سنو کہ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں ایک قوم نکمے گی
 کہ ان کے لوگ کم سن ہوں اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہیں گے اور قرآن ایسا پڑھیں گے
 کہ اون کے گلوں سے نیچے اترے گا اور دین سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر خشک سے پھر جب تم ان سے
 ملو تو ان کو مار واس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کو دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحیحہ اپنے مناقشات میں یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چوٹ
 باندھ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چوٹ باندھنا بڑا گناہ جانتے تھے اور انہی بات
 کا موجب سمجھتے تھے اسی لیے صحابہ نہایت عدول ہیں کہ کوئی اون میں ضعیف نہیں ہے نہ قابلِ جرح
 عَنِ الْأَعْمَشِ بِطَرَاكِ الْأَسْنَادِ مِنْكَ تَرْجِمَهُ وہی روایت دوسری سند مذکور ہوئی عَنِ
 الْأَعْمَشِ بِطَرَاكِ الْأَسْنَادِ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَكْفُرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَكْفُرُ الشَّعْرُ مِنَ الدَّمِثَةِ
 تَرْجِمَهُ امثل سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ دین سے
 ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر خشک سے عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْفَوَارِجِيُّ ثَقَالًا
 فِيهِمْ رَجُلٌ يُخْرِجُ الْيَدَ أَوْ مَوْدَ الْيَدِ أَوْ مَشْدُودَ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطُرَ الْحَدِيثُ تَكْفُرُ بِمَا

رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَمْ تَسْمَعُوا فَيُحْيِيهِمُ الْخُذَجَجُ نَالَتُمُسُو اَكْلَكُمْ يَجِدُوْنَ فَقَامَ عَلِيُّ
 رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ يَنْفَسُهُ رَحْتِي اَنْتَ نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَخَذُوْهُمْ
 فَوَجَدُوْهُمْ مِمَّا يَلِ الْاَمْرَ مِنْ تَكَلُّبٍ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ وَبَلَغَ رَسُوْلُهُ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ
 السَّكَمَانِيُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللهُ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ كَسَمِعْتَ هَذَا الْخَبْرَ مِنْ رَسُوْلِ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي وَاللهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَنِيْ ثَلَاثًا وَهُوَ
 يَخْلِفُ لِيْ تَرْجُمَهُ زَيْدٌ سَوِيْرُوْا بَيْتَهُ هُوَ اَدْرُسُ شُكْرِيْنَ مِنْ شَيْءٍ حَضَرَتْ عَلِيٌّ كَيْ سَانَهُ خَاجٍ بِرُغْيَا تَهَا اُنْهَوْنَ
 نِيْ كَمَا كَرِهَتْ عَلِيٌّ نِيْ فَرَمَا يَا اِيْ لَوْ كُوْ مِنْ نِيْ سَابِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ فَرَمَاتِيْ تَهِيْ
 اِيْكَ قَوْمَ نَكَلِيْ كِيْ سَبِيْرِيْ اسْتَسْرَقَ قُرْآنَ ثُورِيْنَ كِيْ اِيْكَ مَتَهَا رُطْبِيْ هِنَا اَدُوْنَ كِيْ لَكِيْ كِيْ نِيْ هُوْكَ اَدُوْ
 نِيْ مَتَهَا رِيْ مَنَازِدُ نَكَلِيْ مَنَازِكِيْ اَكِيْ كِيْ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ كِيْ هُوْكَ
 قُرْآنَ ثُورِيْ كِيْ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 كِيْ نَكَلِيْ جَابُوْنَ كِيْ اِسْلَامِيْ جَابُوْنَ كِيْ اِسْلَامِيْ جَابُوْنَ كِيْ اِسْلَامِيْ جَابُوْنَ كِيْ اِسْلَامِيْ جَابُوْنَ
 بَيَانِ فَرَمَا يَا كِيْ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 كِيْ حَاجَتِيْ نِيْ اِنَّا ثَوَابِ اَدُوْنَ كِيْ قَتْلِيْ مِيْنَ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 شَانِيْ كِيْ سَبِيْرِيْ اسْتَسْرَقَ قُرْآنَ ثُورِيْنَ كِيْ اِيْكَ مَتَهَا رُطْبِيْ هِنَا اَدُوْنَ كِيْ لَكِيْ كِيْ نِيْ هُوْكَ
 جَابُوْنَ كِيْ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 خُونِ هِيْ اَحْرَامِ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 پَرِيْ اِيْ كِيْ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 اَسْدَنِ خَاجِ كَا سَبِيْرِيْ اسْتَسْرَقَ قُرْآنَ ثُورِيْنَ كِيْ اِيْكَ مَتَهَا رُطْبِيْ هِنَا اَدُوْنَ
 اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 دُنِ كِيْ هُوْكَ اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ
 اَدُوْ نِيْ مَتَهَا رِيْ رُوْزِيْ اُنْ كِيْ رُوْزِيْ اُنْ

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پہر حضرت علی نے فرمایا کہ دو ہونڈو اس میں مخدر جو کو اور اسکو ڈھونڈو
 اور نہ پایا پہر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور ادون مقتولوں کو باس گئو جو ایک دوسرے پر پڑے ہو گئو
 اور آپؐ فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پہر اسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپؐ فرمایا کہ اسکو کبر پہر فرمایا کہ سچا ہے
 اللہ تعالیٰ اور پیغام پوچھ پایا اس کے رسولؐ نے کہا راوی نے کہ پہر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور
 عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپؐ نے
 سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا کہ ہاں قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہیں معبود ہے کوئی
 سوا اس کے یہاں تک کہ تین بار اس نے آپؐ کو قسم دی اور آپؐ نے قسم کھائی اس پر کہ ہاں میں نے
 اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تھا کہ لوگوں
 کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہوں اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی
 معلوم ہو جاوے اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علیؑ اور ان کے رفیق حقیقین اور وہ اس جنگ
 میں مشابہ ہیں اور **برسوداب حکم** عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عُرْفِيُّ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحُرُورَ ثَلَاثَ خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالُوا أَلَا نَحْكُمُ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلِمَةً حَقٌّ أُرِيدُ بِهَا بَاطِلُ الرِّسَالَةِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا أُولَئِكَ عَرَفْتُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ الْحَقُّ
 بِلَا سِتْرٍ وَلَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى الْخَلْفَةِ مِنْ أَيْمَنِ خَلَقَ اللَّهُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ حُمْرُ اسْوَدَّ
 اخْذِي يَدَيْهِ طَبْعِي شَايَةً أَوْ حَكَمَةً تُدْثِي فَمَا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ انْظُرُوا فَانْظُرُوا أَفَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللَّهِ مَا كُنْتُ بَتُّ وَلَا كُنْتُ بَتُّ مَرَّتَيْنِ
 أَوْ ثَلَاثًا وَجَدْتُكُمْ فَخَرَبْتُمْ فَالْتَوَيْتُمْ وَصَعَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَا خَاضِعٌ ذَلِكَ مِنْ
 أَمْرِهُمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادُوا لِي فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بَلَّيْتُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ
 قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ مَرَّ جَبَرِ عُبَيْدَةَ جَمُولِي بَيْنَ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دُونَ سِ
 رَوَايَتِهِ كَمَا حَرُورِي جَبَرِ عُبَيْدَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمَا سَأَلَهُ تَوْحُرُورِي بَيْنَ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دُونَ سِ
 لَا حُكْمَ إِلَّا أَنَّهُ بَيْنَهُمْ كَيْسِيكَ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلَهُ تَوْحُرُورِي بَيْنَ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دُونَ سِ
 اُنْ كَمَا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا ایک لوگوں کا کہ میں انکا

حال سنجی جانتا ہوں اور ان کی نشانیاں ان لوگوں میں باقی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق
 کہتے ہیں مگر وہ اُس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اس نے اپنے حلق کھیرت (یعنی حق بات
 حلق سے بچو نہیں اُترتی) اور اس کی مخلوق میں بڑے دشمن اس کے یہی ہیں ادن میں ایک شخص اسود
 ہے کہ ایک ہاتھ اسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا یہ جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب
 نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا انہوں نے کہ بہر جا دوسو قسم ہے اسہ پاک کی کہ میں نے جھوٹ
 نہیں کھا اور نہ مجھ پر جھوٹ کھا گیا ہے (یعنی بنی نے مجھ پر جھوٹ نہیں فرمایا میں نے تم سے جھوٹ کھا) دو
 باریا تین بار یہی کہا پھر پایا اسکو ایک کہنڈر میں اور لائے ہنگو یہاں تک کہ رکھ دیا لاش اُسکا حضرت
 علی کے آگے اور عبید اس نے کہا کہ میں حاضر تھا اس جگہ جب انہوں نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے
 اُسکے حق میں یہ فرمایا اور یونس کی روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ کبیر نے کھا اور روایت کی مجھ
 سے ایک شخص نے ابن جنین نے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے اس اسود کو عَنِ ابْنِ زَيْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيُكُونُ
 بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ حُلَا قِيمَتَهُمْ يَخْدُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا
 يَخْدُجُ السَّحَابُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ لَا يَمُودُونَ نَبِيَّهُ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ
 فَلَيْتَ دَارِعُ بْنُ عَمِيرٍ وَالْغَفَارِيُّ أَخَا الْحَكِيمِ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِيثُكَ
 سَمِعْتَهُ مِنْ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَّابٌ أَوْ كَذَّابَتُ لَهْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ وَأَنَا
 سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمُهُ ابُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمَا كَرِهَ ابُو ذَرٍّ
 اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت میں وہ
 قوم کہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلقوں میں سے نیچے نہ اترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاویں گے جیسے
 کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آویں گے وہ دین میں وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں ابن مساری نے
 کہا کہ پھر میں طارفع بن عمر غفاری سے جو حکم غفاری کے یہاں نہیں کہیں نے کہا وہ کیا حدیث ہے
 جو بتے سنی ہے ابو ذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث تو انہوں نے کہا میں نے سنی ہے
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ سَعْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ كُنَّا نَحْمِلُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْخَوَارِجِ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ بِالسِّتْرِ

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے۔
تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور نبی ہاشم اور نبی المطلب کو موالی میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور
صحیح یہی ہے کہ انہی پر ہی حرام ہے اس حدیث کو دوسرا جواب اور رفع سے آگے آتی ہے اور دوسرا
یہ ہے کہ ان کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو صنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہیں اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعو کیا ہے ابن بطلان مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
نبی ہاشم میں ہے اور ان کے سوا اور لوگ موالی میں اختلاف نہیں یعنی ان کو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات انکی کچھ نہیں بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک نبی ہاشم اور نبی المطلب نو کے موالی پر حرام ہے اور
ان میں کسی طرح کا فرق نہیں ہے (نووی) **عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ دَوَّكَالَ أَنَا لَأَكْفِلُكَ كَمَا
الْحَدَّثَكَ تَرْجُمَهُ شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ** اس روایت آئی ہے اور اس میں یہ کہ آپؐ فرمایا کہ جو مسلمان حلال نہیں **عَنْ شُعْبَةَ
فِي هَذَا الْأَسَدِ كَمَا قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ أَنَا لَأَكْفِلُكَ تَرْجُمَهُ شُعْبَةُ** اس روایت میں
یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کہاتے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا تَغْلِبُ إِلَّا أَهْلِي فَاجِدِ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَمَنْ
أَرَفَعَهَا لَكَ كَمَا تُمْ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَالْفَيْحَا** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے پیچھونے پر کھجور
ٹپڑی پاتا ہوں اور اٹھاتا ہوں کہ کہاؤں پر پھرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور یہ بینکد تیا ہوں۔
فَانْكَ اب عوام بلکہ خواص میں بھی اس کو خلاف ہو رہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شافعیہ
طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلات طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا قاعدہ اس کو خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چوڑین گے اور طہارت ظاہری میں وہ وساوس پیدا کر گئے کہ معاذ اللہ **عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا تَغْلِبُ إِلَّا أَهْلِي فَاجِدِ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي
وَمَنْ أَرَفَعَهَا لَكَ كَمَا تُمْ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَالْفَيْحَا** ترجمہ وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

وَجَدَ ثَمَرَهُ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونُوا مِنَ الصَّادِقِينَ لَأَكَلْتُمَهَا ثُمَّ جَاءَهُ النَّاسُ بْنُ مَالِكٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے روایت ہر کہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ نے کہ اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میرے
کہا لیتا **عَنْ** النَّاسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّ
بِثَمَرِهِ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونُوا مِنَ الصَّادِقِينَ لَأَكَلْتُمَهَا ترجمہ وہی مضمون **عَنْ**
النَّاسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ ثَمَرَهُ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونُوا صَادِقِينَ لَأَكَلْتُمَهَا
وہی مضمون ہے **فائدہ** نو دی نے کہا ان دو باتوں سے مرع ثابت ہوا اس لیے کہ یہ کھجور مجبوراً و اجمال
سے حرام نہیں ہوئی مگر اگر رک و رک سے فراہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی خیر کم قیمت چیزیں
چربین ملین تو ان کو بچھڑانا ضرور نہیں اور انکو استعمال میں لانا درست ہو اور آپ صدقہ کے خوف
سے چھوڑ دیا نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہ حکم متفق علیہ ہے اور مجہول کی یہ ہے کہ مال کی خیر
نہ ہو مگر تاہم نہ اوس کے تلف ہو نہ کراہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
حَدَّثَهُ قَالَ أَجَمَعَ رِبْعِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَطُفٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ
وَاللَّهِ لَوِ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْعُلَمَاءِ مَرَّةً قَالَ لِي وَالْفَضْلُ بْنُ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاكَ فَأَمَرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَذَى مَا يُوَدَّى النَّاسُ أَصَابَا
مَا يُصِيبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيَّنَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَوَقَفَ
عَلَيْهِمَا فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ بِعَاجِلٍ مَا نَحَاكَ رِبْعِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ
فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا لِنَاسَةٍ مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللَّهِ لَقَدْ نِلْتَ حِرْمَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَفْسُدُكَ عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرْسَلُوهُمَا فَأَنْطَلَقَا
وَأَضْطَجِعَ قَالَ لَنَا صَلَوَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا
عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَنَا فَخَدَّ يَدَانَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تَصْنَعَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ
هُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ يَدَيْهِ بِنْتُ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَرَكَ كَلِمَةً أَحَدًا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَمْرُ النَّاسِ وَأَرْسَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَّغْنَاكَ التَّيْكَاحَ فَبُحْبُنَا لِنَا مَرَّةً عَلَى بَعْضِ
هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَتَوَدَّى إِلَيْكَ كَمَا يُوَدَّى النَّاسُ وَنُصِيبُ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَكَتَبَ
طَوِيلًا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نَكْتُبَهُ قَالَ وَجَعَلْتُ زَيْنَبُ تُلَمُّعُ إِلَيْنَا مِنْ دَاوِلِ الْحَبَابِ أَنْ لَا تَحْلَا

فَكَانَ لَكُمْ قَالِ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَكْتَبُ لِاَلِ مُحَمَّدٍ اِنْهَا هِيَ اَوْ سَاخِ النَّاسِ اُدْعُو اِلَى حِمْمِيَّةٍ وَ
 كَانَ عَلَى الْخُمْسِ وَذَوَّلَ بَنُ الْحَارِثِ بَرَّ عِبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَتْهُ فَقَالَ لِحِمْمِيَّةٍ اَنْتَ هَذَا الْعُلَامَ
 اَبْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ مَنِيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مَا كُنْتُ هُوَ وَقَالَ لِيُوَكِّلَ بَنُ الْحَارِثِ اَنْ يَخْلُصَ هَذَا
 الْعُلَامَ اَبْنَتَكَ مَا كُنْتُ مَنِيَّ وَقَالَ لِحِمْمِيَّةٍ اَصْدَقُ عَنْهُمْ مَا مَنِ الْخُمْسِ كَذَا فَكَانَ اَقَالَ الزُّهْرِيُّ
 وَكَرَّ لِيَسْمَعَ مِنْ مَرْجَمِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بَنُ بَعِيَّةٍ سُرُوْدِيَّتِ هِيَ كَمَجِيعِ بَنُ رُبِيْعِ بَنُ حَارِثٍ اَوْ رُبِيْعِ بَنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 اَوْ رُوْدُونِ لَمْ يَكُنْ اَكْثَرُ اَسَدِ كِي مَسْمُومِ بَيْحِدِيْنَ اِنْ دُونُونِ لَرُكُونِ كُو يَنْفَعُ مَجْهُوْدُ اَوْ فَضْلُ بَنُ عَبَّاسٍ كُو سَوَّلُ
 اَسَدِ صُلَى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَاسٍ اَوْ رِيْهَ دُونُو جَا كَرُوعِ كَرِيْنَ كَيْ حَضْرَتِ صُلَى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كُو تَحْصِيْلًا رِبَا دِيْرُ
 اُنْ زَكُوْتُونِ بَرَّ اَوْ رِيْهَ دُو حَضْرَتِ صُلَى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو اَدَا كَرِ دِيْنِ جِيْهَ اَوْ لُوْكَ اَدَا كَرْتِ هِيْنَ اَوْ رَكِيْ
 اُنْ كُو بِيْجِيْ لِمَا دُوْ جِيْوِ اَوْ لُوْكَ اُنْ كُو مَتَا هِيَ غَرَضُ يَهْ كُفْتُكَو هُوْ هِيْ رَهِيْ مَتِيْ كَيْ عَلِيْ بَنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمْرُ اَوْ
 اُنْ كَيْ اَكْثَرُ كُفْرُ سُوْ اَوْ رَا نَدُونُونِ لَمْ حَضْرَتِ عَلِيْ سَهْكَ ذَكَرْ كِيَا حَضْرَتِ رَضِيْ اَسَدُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ
 فَرَا يَا كَيْ مَسْتَبِيْجُو كَيْ حَضْرَتِ مَسْمُومِ اَسَدِ كِي اِيْسا كَرْنِ وَا لِيْ نَهِيْنَ اِسْ لِيْ كَيْ اَبْ كُو مَعْلُوْمُ مَتَا كَيْ زَكُوْتِ سِيْدُونِ
 كُو حَرَامُ هِيَ اَبِيْ رَا كُنُوْ لَكِي حَضْرَتِ عَلِيْ كُو رُبِيْعِ بَنُ حَارِثٍ اَوْ كَمَا كَيْ اَسَدِ كِي مَسْمُومِ تَمَّ هَارِ سَا تَهْجِيْجُو كُو تَهْ
 سُو قُو حَسُو اَوْ رَسْمُ هِيَ اَسَدِ پَاكِ كِي كَيْ مَسْمُومِ نَعْرُفُ رَسُوْلُ اَسَدِ صُلَى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي دَامَادِيْ كَا پَا يَا
 هِيَ نُو اَسْكَ تُو سَمِ مَسْمُومِ سَهْ كِيْ هِيْ حَسَدِ نَهِيْنَ كَرْتِ مَسْمُومِ حَضْرَتِ عَلِيْ لَمْ فَرَا يَا كَيْ اَجْمَارُ اُنْ دُونُو كُو رَوَانْدُ كُرُو
 اَوْ رَسْمُ دُونُونِ لَكِي اَوْ حَضْرَتِ عَلِيْ كَرَمُ اَسَدِ تَعَالَى وَجْهَ لِيْثُ رَهِيْ بِيْجِيْ رَسُوْلُ اَسَدِ صُلَى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرُ كِي
 نَمَازُ پُرْهَ چَكِي تُو سَمِ دُونُو جَلْدِيْ حَجْرُ مِيْنِ اَبْ پِلِيْ جَا پُو نَخِيْ اَوْ كُفْرُ سُوْ جَرُ كَيْ بَاسٍ بِيَا تَمَّ
 كَيْ اَبْ تَشْرِيفُ لَامُو اَوْ رَسْمُ دُونُونِ كَسْكَانِ پَكِيْ (يَهْ شَفَقَتُ اَوْ مَلَا عَسَبَتُ هِيْ اَبْ كِي كَيْ اِثْكُ اَسْ خَوْشِ
 مَسْمُومِ هِيْنَ) اَوْ فَرَا يَا اَبْ سَهْ كَيْ ظَاهِرُ كُرُو حَقْمُ دِلِ مِيْنِ كُفْرُ سُوْ بَا نَدُوْ لَامُو هُوْ پُرْ اَبْ هِيْ حَجْرُ مِيْنِ كَيْ
 اَوْ رَسْمُ هِيْ اَوْ رَا دَسْدَنِ اَبْ حَضْرَتِ اَمِ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبُ صَنِ اَسَدِ تَعَالَى عَنْهَا كَيْ بَاسُ تَهْ پُرْ اَبْ
 دُو سَرُ سَهْ كَيْ لَكَا كَيْ مَسْمُومِ بُولُو غَرَضُ اَبْ كِي غَرَضُ كِي كَيْ اَرَسُوْلُ اَسَدِ اَبْ سَبْ سُو زِيَادُو اَحْسَانِ
 كُو نِيُو اَلِيْ مِيْنِ اَوْ رَسْمُ زِيَادُو صِلُو رَحْمُ كَرْنِ وَا لِيْ مِيْنِ قَرَابَتِ وَا لِيْنِ سَهْ اَوْ رَسْمُ مَلَا كُو پُرْمُو نَخِ
 لَكِيْ مِيْنِ لِيْضِيْ جَوَانِ هُوْ لَكِيْ مِيْنِ) پُرْ رَسْمُ سَلِيْوَ حَاضِرُ هُوْ مِيْنِ كَيْ اَبْ سَهْ اِنْ زَكُوْتُونِ پُرْمُو تَحْصِيْلًا رَهْ
 بِنَا دِيْرِيْنَ كَيْ مَسْمُومِ اَبْ كُو تَحْصِيْلُ لَامَا دِيْنِ جِيْهَ اَوْ لُوْكَ لَامُو مِيْنِ اَوْ رَسْمُ كُو بِيْ كِيْجِيْ لِمَا دُوْ جِيْوِ

اور دن کو ملتا ہے (تاکہ ہمدردی نکاح کا خرچ نکل آوے) پھر حضرت چپ ہو رہی پڑی دیر تک بیان
 تک کہ سم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام المومنین زینب سم سے پردہ کی آٹھ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ
 اب کچھ نہ کہو پھر آپ فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے رشاد یہ مثل حسین
 سے ہے کہ وہ پیہ پیہ ہاتھ کی میل ہے (مگر تم میرے پاس محمد کو بلا لاؤ (یہ نام تھا ایک خزانچی کا) اور
 وہ جنس کے اور پر مقرر تھے اور بلا لاؤ نوافل بن حارث بن عبد المطلب کو کہہ رادی نے کہ پھر یہ دونوں
 حاضر ہوئے اور آپ محمدیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور زعفر
 بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سو بیاہ دو یعنی مجھ سے (یعنی عبد المطلب بن اسبیہ سے
 جو راوی حدیث ہیں) انرض میرا نکاح کر دیا آپ نے اور محمدیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر جنس سے
 او اگر دو اتنا زہری لے کہا کہ مجھ سے عبد اسد میرے شیخ نے نقد او مہر کی نہیں فرمائی
ف قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حتیٰ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ویسا ہی اس روایت میں
 بھی ہے اور حضرت زینب صنی اسد تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے
 کہ لغت میں اسکو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہو اگر زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام
 ہے خفاہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جاوے خواہ یوں دیا جاوے غرض آٹھوں اسباب جو قبول
 زکوٰۃ کے ہیں ان سب میں سے کوئی وجہ ہو ان کو لینا اور کاروا خفین اور یہی صحیح ہے اصحاب
 شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی موید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت
 تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہی بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور
 اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیو ہیں کہ زکوٰۃ
 کے نکالنے سے اور ان کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اسد پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
 تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنَا
 أَنَّ أَبَاكَ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا لِعَبْدِ
 ابْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّتُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَسُولَ الْحَدِيثِ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ مَلَائِكَةٍ وَقَالَ قَالَتِي عَلَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَدَا عَنْهُمَا
 ثُمَّ أَصْحَبَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ الطَّرَفُ وَاللَّهُ لَا رَيْبَ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيَّ كَمَا

انبیا اکبر کجور ما بستمنا یرہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم د قال فی الحدیث ثم قال
 لکن ان هذا الصدقات انما هی اوساخ الناس وانها لا یحل للمحمّد صلی اللہ علیہ و
 سلم ولا لای محمد صلی اللہ علیہ وسلم د قال انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ادعوا فحیة بجزیرہ و هو رجل من بنی اسد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم استعمله علی الاحمار ترجمہ عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اون کے باب ربیعہ اور ابن عباس
 و وزن نے عبدالمطلب و فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری اور اس میں یوں ہے کہ حضرت علی نے اپنے چادر بچاکی
 اور لیٹ رہی اور کہا کہ میں باپ بہن حسن کا اور سید بہن قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس جگہ سونہ
 جاؤں گا جب تک تمہارا سوسے نہ لوٹیں تمہاری بات کا جواب الیک جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل میں لوگوں کی اور یہ محمد اور آل محمد کو جائز نہیں اور فرمایا بلاؤ
 میرے پاس مجھ سے بن جزیرہ کو اور وہ ایک آدمی ہے قبیلہ بنی اسد کو کہ آپ فرماؤں کو تحصیلدار کیا تھا
 حمزہ بن عبدالمطلب و ان کان المہدی مکنھا بطریق الصدقة و بیان ان الصدقة اذا
 قبضھا المتصل فی علیہ ذال عنھا وصف الصدقة و حلت لکل احد ممن کان فی الصد
 محرمہ علیہ باب ہر حلال ہو سکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب
 کے لیے اگرچہ یہ دینے والا اس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **عن جویریۃ زوج النبی**
 صلی اللہ علیہ وسلم اخبرته ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فقال
 هل من طعام قالت لا واللہ یا رسول اللہ ما عندنا طعام الا عظم من شاة اعطیتہ مولائی
 من الصدقة فقال قد بیہ فقد بلغت علیہا ترجمہ جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
 مسلمانوں کی ماں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو
 انہوں نے عرض کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں
 ہے مگر چند ٹبریاں بکری کی جو میری اناؤں نے دی کو صدقہ میں ملی ہیں آپ نے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ
 اپنی جگہ تک پہنچ گیا **فائدہ** اپنے حب صدقہ جبکہ دینا تھا اس تک پہنچ گیا اور اس نے

دوسرے کو یہ دیا تو اب حرمت اور اسکی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی اسلیو کہ اب وہ مدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ
رہا اور اس میں دلیل ہے شافعی اور ائمہ کے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اسکا سکہ
بچھنا اور سکو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو مدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو یہی اسکو حلال
ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اس گوشت کی روا نہیں مگر دلیل ان کی معلوم نہیں اور ظاہر
اس نہایت کو خلاف معلوم ہوتا ہے (نودی) **عَنْ** الزَّهْدِيِّ بِحَدَّثِ الْأَسْنَادِ عَنْكَ مَرْجُومٍ
دہی روایت جو اب برگذری **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْدَتْ بَرِيْرَةَ
لِعَبْنِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحْمًا نُصْصِدَقَ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا
صَدَقَةٌ وَكُنَّا هَدِيَّةً مَرْجُومٍ انس نے کہا مدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اس
کو کسینو صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو مدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأُمِّ السَّبْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدَّثِ بَقِيْلٍ فَقِيلَ هَذَا مَا نُصْصِدَقُ بِهِ
عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَكُنَّا هَدِيَّةً مَرْجُومٍ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ کچھ گوشت گائے کا لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینوں کو کھا کر یہ گوشت صدقہ کا
ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اُن پر صدقہ ہے اور ہم کو مدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ
نے گائے کا گوشت کہا یا ہے اور یہ روایت سلم ہی میں ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيْرَةَ
قَلْبًا تَحْصِيَاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُحْدِثُ لَنَا قَدْ كَرِهَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ مَرْجُومٍ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اس کو
صدقہ دیتے اور وہ ہم کو مدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تو اپنے فرمایا وہ
ادھر صدقہ ہے اور تم کو مدیہ ہے سو تم کہاؤ **ف** ایمان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ دلا راسی کو
ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس منہ کا اختیار ہے **عَنْ** الْقَلْبِ
يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ مَرْجُومٍ
تاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ ذَلِكَ خَيْرٌ أَنَّهُ قَالَ هُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ مَرْجُومٍ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس میں یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اس کی طرف سے یہ ہے **عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ**
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ الرَّسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيشَةَ مِثْقَلَةِ
بَعِثْتُ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْهَا بَشِيخٌ فَكَتَمَ اجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْتَ لَشَيْبَةٍ بَعَثْتَ الْيَمَانِ الشَّاهِدِ
الَّذِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ اِنِّهَا قَدْ بَلَغَتْكِ خِلَافًا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی ہے
 ہے کہ انہوں نے کہا بھیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو میں نے
 اُس میں سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلجید یا پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائی اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں
 مگر میں نے اپنے ام عطیہ نے ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اوس بکری میں سے جو آپ نے اُن
 کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پہنچ گئی **ف** اپنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے رہا
 انکو پہنچ گیا اب تمہارے لیے یہ ہے اب کہاؤ اور یہیں کہلاؤ **عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى**
عَنْهَا اَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اُرِيَ بَطْعَامَ سَالٍ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ هَذَا ثِيَابُكَ أَكَلْ مِنْهَا
وَأِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی
 کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر یہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے **ف** یہ پوچھنا آپ
 کا وسیع کی راہ سوتھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس
 اصل کامل و منار ب کا در یافت کروا ہوا **بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ آتَى بِصَدَقَتِهِ** **باب صدقہ**
 والے کو دعا دینے کا **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ابْنِ اَكُوْفِي** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَانَا كَأَبِي أَبُو آدُنِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى ابْنِ ابْنِ اَكُوْفِي **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی ادنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
 مبارک تھی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر
 پھر آئے میرے باپ ابو ادنی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی ادنی کی آل پر **ف**
 یہ دعا فرمانا آپ کا بموجب اس آیت تشریف کے تھا کہ اللہ پاک فرمایا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ
 اور مذہبِ شیعہ علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہر یہ کہ قول ہے کہ جو

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بھی اس طرف لگے اور جہود نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارا واسطہ
 مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو مین کی طرف بھیجا زکوٰۃ لینے کو اور انکو دعا کا
 حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جہود نے اس کے
 جواب میں کہا ہے کہ دعائی صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث انکی تسکین کی تھی بخلاف اور ورنہ اور امام شافعی
 نے دعائیں کھائے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے اَجْرُكَ اَللّٰهُ فَيَا اَعْظَمْتَ وَجْهَكَ مُلَوَّراً وَبَارَكَ لَكَ فَيَا اَبْقَيْتَ لَكَ
 جب تک الفاظ کسی روایت کو ثابت نہوں مجرد قول کسی کا ثابت استصحاب نہیں ہو سکتا اور تحصیل دار کا یہ
 کہنا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ اسکو جہود شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک
 اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت اسکو جائز کھاتے ہے اس حدیث کے رو سے
 اور حضون نے مکروہ کہا ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ غیر انبیاء کے لیے جائز نہیں مگر انبیاء کی ذیل میں اس لیے
 کہ صلوٰۃ لان سلف میں مخصوص با نبیاء ہی جیسے عز وجل کا لفظ ہے اللہ پاک کی واسطہ اور جیسے یہ نہیں کہتے
 کہ محمد عز وجل اگرچہ آپ بھی غیر طویل ہیں اس طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ
 معنی اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اس میں کہ یہ بھی تشریح ہے یا تحريم یا مجرد ادب
 ہے اور قول صحاح و شہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تشریحی سلیم کہ یہ شعار ہے اہل بدع کا اور ان کو شعار
 سے ہم منع کیے گئے ہیں اور اتفاق ہے اس پر کہ غیر انبیاء کے لیے لفظ صلوٰۃ بکراہت انبیاء جائز ہے جیسے آیا
 ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اور شیخ ابو محمد جینی جو اصحاب شافعیہ
 سے ہیں انہوں نے کھاتے ہیں کہ سلام ہی بمعنی صلوٰۃ ہے اور انکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیاء کے
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ و سلام کو قرین کیا غرض یوں نہ کہنا جائیے کہ فلان علیہ السلام نے
 (مثلاً کہیں کہ عبد الکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے ہی وصیت کر کہنا درست ہے کہین علیہ السلام
 یا اسلام علیک و اللہ علیہ (نوی) عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِنْ صَدَّقَ الشَّيْخُ مَا كَتَبَ يَكْلِبُ حَرَامًا بَابُ تَحْصِيلِ زَكَاةٍ كَوْرَاضِي رَكْنٌ كَابِ جَابِ نَكْ وَه كَجَابِ حَرَمِ
 طَلَبِ نَكْرٍ عَنْ جَوْرِ بْنِ عَزِيدٍ عَنِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَتَاكُمْ كَرَامُ الْمُصَلِّينَ فَيَكْمِدُ رُءُوسَهُمْ دَهْوَعَنْكُمْ رَاحِنَ تَرْخِيهِ

جبریلؑ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوٰۃ لینے والا متہارے پاس آوے تو چاہیے کہ
راہنی جاوے **ف** معذور و حدیث یہ ہے کہ حاکمون کی اطاعت کرو ان کو راہنی رکھو بات چیت
نشت و برخاست میں انکو برنج مذکور اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہ
سب امور جب ہی تک میں کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب ذکرے کوئی چیز

کتاب الصّیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت میں مطلق اساک کر معنی میں ہے اور شرع میں اساک مخصوص ہے
زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اسکی شرائط کے ساتھ عین **ف** ایضاً ذکر فرمائی اللہ تعالیٰ عنہ
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ مَصْنَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَخُلِقَتْ أَبْوَابُ
النَّارِ وَصَلَّتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب مصنان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے
دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں شیاطین **ف** یہ حدیث دلیل ہے ایک شے مذہب
صحیح کی اور سبط گمراہین محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے
بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کچھ کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں اول یہ کہ کسی حال میں
صرف رمضان کہنا روا نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا کہ رمضان
نام ہے اللہ تعالیٰ کا پس اسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہیں اور اکثر اصحاب خافضی اور ابن باقلانی کا
قول یہ ہے کہ بیان ایک قرنیہ ہے کہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ بیان اللہ پاک مراد نہیں اور مصنی
مراد ہے پس اس میں کراہت نہیں اور اگر قرنیہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان
کا روزہ رکھا رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہ مکروہ
ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی سبط بخاری وغیرہ لکھے ہیں کہ خواہ قرنیہ ہو یا نہ ہو
رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد
ہیں اللہ اکملنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہونا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہیں یہی مذہب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
 رَمَضَانُ فَتُخْتَلَفُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُفْسَدُ الشَّيَاطِينُ مَرْحَبًا
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے
 دروازے رحمت کو کھل جاتے ہیں اور دروازے جہنم کو بند ہو جاتے ہیں اور شیطان بخیرون میں پائیدار
 جاتے ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
 بِمَثَلِهِ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي جَوَابِ رِكَازِ **يَا بَابُ** وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَا الْهَلَالِ وَ
 الْفِطْرِ لِرُؤْيَا الْهَلَالِ وَاتَّقُوا إِذَا أَغْنَمْتُمْ فِيهِ أَذْوَاقَهُ أَذْوَاقَهُ أَكْمَلَتْ عِلَّةُ الشَّعْرِ ثَلَاثِينَ
 يَوْمًا **بَاب** اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَعِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ
 فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْنِيَ عَنْكُمْ فَأَقْدَرُوا لَهُ
 ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان
 کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو پھر اگر بدلی ہو جاوے تیس تو تیس
 دن پورے کرو یعنی خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
 لِحُمْرَةِ الْجَاهِلِيَّةِ صَوْمُوا لِرُؤْيَا الْهَلَالِ وَافْطُرُوا لِرُؤْيَا الْهَلَالِ فَإِنْ أُغْنِيَ عَنْكُمْ فَأَقْدَرُوا لَهُ
 ثَلَاثِينَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور
 اشارہ کیا اپنے دو وزن ہاتھوں سے (یعنی دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے
 ایسا ہے اور بند کر کیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنی اونتیس دن کا ہوتا ہے) میں اور فرمایا
 روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فَالْهَلَالُ**
 یعنی انیس کو شعبان کی مثلاً اگر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو اور اسطرح
 اگر انیس رمضان کو بدلی ہو اور پھر بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزہ ہو پورے کر لو اور بعد اس
 کے بعد فطر کر جو مہینہ نے اس حدیث کو یہی معنی کیے ہیں اور احادیث اور روایات یہی ہی کے ہوید
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُخْتَلَفُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُفْسَدُ الشَّيَاطِينُ مَرْحَبًا

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہی ایسا ہے یعنی دوس اور دو
 اور دون کا **عن ابن عمر رضی اللہ عنہما** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم الشهر کذا وکذا او کذا وکذا او صفوینیدیه مؤتین بکل اصابعهما ولفص فی
 الصفقة الثالثة ابیہم الیمانی او اللیثی ترجمہ عبد اللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرما
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو
 بار اور سب انگلیاں پہلی پکین اور تیسری بار میں انگوٹھا دھنا یا بائیں کم کر لیا یعنی ہند کر دیا اور
 اشارہ ہوا اوتیس کا **عن ابن عمر** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر تسع
 وعشرون وحبیب غنبة یدیه ثلاث مؤتات او کسرا لاجتہام فی الثالثة قال عقبہ
 احسبہ قال الشهر ثلاثون وحبیب غنبة یدیه ثلاث مؤتات ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا اوتیس کا ہوتا ہے اور غنبنے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر
 اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا تین گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا
 مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا **عن ابن عمر** یحدث عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ کان کتب ولا تحسب الشهر هكذا وهكذا
 وهكذا او عقد لاجتہام فی الثالثة والشهر هكذا وهكذا او هكذا یقین تمام ثلاثین
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہین نہ کہتے ہیں یہ حساب
 کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور
 مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنی تیس دن پورے ہونے میں **ف**
 قرآن اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب لے کر دہین اور
 ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ادن کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ
 محدثین کو کہ انہوں نے کیے انکی تعلیمات و ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید مستعدہ
 سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی ہت
 کو غضیب نہ ہوئی الحمد للہ ذاک **عن الاسود بن قیس** یحدثنا الاسناد واکثرین کبر الشہر
 الثلاثین ثلاثین ترجمہ اسود سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں دو کتب میں کے

مہینے کا ذکر نہیں **عمر** سعد بن عُبیدہؓ قال سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اللَّيْلَةُ النَّصْفُ فَقَالَ
 لَهُ مَا يَذُرُكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ
 هَكَذَا وَهَكَذَا أَوْ أَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرَ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِي الثَّلَاثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا
 وَحَسِبَ أَنْ خَشِنَ إِنْجَامُهُ **محمد بن عبيد بن حماد** کہنا ابن عمرؓ نے کیا آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدمی مہینا ہو گیا
 تو عبد اللہؓ فرمایا تو نے کیا جانا کہ آج کی رات آدمی مہینا ہو اسناد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
 تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی بیسی بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا
 اور ہند کر لیا یا چپکا لیا اپنے انگوٹھ پر کو **ف** یعنی تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدمی مہینا ہوا
 اس لیے کہ مہینہ کبھی اڑتیس ہی کا ہوتا ہے پہر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ اوتیس کا ہے یا
 پانچیس کا جب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا **عمر** ابی ہریرہؓ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ لَيْلٍ تَصُومُوا
 وَإِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ نَهَارٍ فَافْطِرُوا فَإِنَّكُمْ تَصُومُونَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا **محمد بن ابی ہریرہ رضی**
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور
 جب نہ اوسکو دیکھو تب ہی فطر رہی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے کو رکھ لو پھر اس
 بعد عید کرو **عمر** ابی ہریرہؓ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غُيِبَ عَنْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ **محمد بن**
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند
 دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنی تیس کی **عمر**
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصُومُوا
 لِرُؤْيَيْهِ وَافْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غُيِبَ عَنْكُمْ الشَّهْرُ فَعِدُّوا ثَلَاثِينَ **محمد بن ابی ہریرہ رضی**
عمر ابی ہریرہؓ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غُيِبَ عَنْكُمْ فَعِدُّوا ثَلَاثِينَ **محمد بن**
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عمر** ابی ہریرہؓ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعِدُّوا مَصَانَ يَصُومُونَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا بَجَلٍ كَانَ

يَوْمَ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 رمضان میں پیشگی ایک روزہ ست رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میز روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی
 دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن میں (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور اوتیس اور تین یا پانچ
 میں شعبان کے وہی دن آگئے تو گو کہ یہ ہے **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ كَثِيرٍ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ** ترجمہ پھر سے
 اس اسناد و ماخذ اسکی مروی ہے **عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا مَطْفِئِ سَمْعٍ دَعِشُرُونَ لَيْلَةَ أَغْدَاهُنَّ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ ابْنِي كُفُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقَمَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ
دَخَلْتَ مِنْ تِسْعَةٍ دَعِشُرِينَ أَغْدَاهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ دَعِشُرُونَ ترجمہ زہری نے
 کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیوں پاس نہ آؤں گے ایک دن کہ زہری نے
 کہا پھر خبر دی مجھ کو وہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے انہوں نے فرمایا کہ جب اتنیس
 روز گزرے اور میں گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لاؤ (اور یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد
 کیا اور اس میں کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے ساتھ ثابت ہوئی) پھر میں نے عرض
 کی یا رسول اللہ آپ تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آؤں گے مہینا بہتر تک اور آپ اونیسویں ہی
 دن تشریف فرمائے اور میں دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا اونیس کا بتی ہوتا ہے **عَنْ جَابِرِ**
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْدَاهُنَّ لَيْلَةَ شَهْرًا
فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعَةٍ دَعِشُرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ دَعِشُرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ
بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ أَصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بی بیوں سے ایک مہینہ کو پہر نکلے ہمارے طرف اونیسویں دن سو
 ہنے عمن کی کہ آج تو اونیسویں دن ہے تو آپ نے فرمایا مہینا اتنا ہی ہوتا ہے اور دونوں تکرارے تین
 بار اور بند کر لی ایک انگلی پھیلی بائیں (یعنی اونیس کا اشارہ فرمایا) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَغْدَاهُنَّ لَيْلَةَ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ

تَسْعَ وَعَشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِلتَّسْعِ وَعَشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَكُونُ سَعًا وَعَشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كِلَاهُمَا وَالثَّلَاثَةُ تِسْعٌ مِثْلَهَا تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ السَّلَامُ عَنْهُ السَّلَامُ
 کبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک لاکھ اور نکل آپ اونیسویں کی صبح کو سو بعض لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے آج تو ہماری اونیسویں دن کی صبح ہے تو آپ نے فرمایا کہ کھینا انتیل ہی ہوتا ہے پہلے آپ نے دونوں ہاتھ بار دو بار تو سب اونگلیوں کے ساتھ اور پھر بار نو اونگلیوں سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعَشْرُونَ يَوْمًا عَادَ عَلَيْهِمْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْكَ شَهْرًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَرَّمَ وَكَرَّمَ تَعَالَى وَكَرَّمَ يَوْمًا تَرْجِمَهُ
 وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ يَحْتَدُّ الْأَسْكَارَ مِثْلَهُ وَهِيَ مَضْمُونٌ مِنْ جَوَادِ بْنِ جَبَلٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْخُكْرِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا أَنْتُمْ تَقْصُرُونَ فِي الثَّلَاثَةِ أَصْبَعًا تَرْجِمَهُ
 سد سہی وہی اونیس کا اشارہ مروی ہوا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا هَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً تَرْجِمَهُ سَد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار **عَنْ** ابْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْأِسْنَادِ يَمْنَعُ حَدِيثَهُمَا تَرْجِمَهُ سَمِيعٌ وَهِيَ مَضْمُونٌ مَرُورِيٌّ **بَابُ**
بَيَانِ أَنَّ كُلَّ بَدَنٍ يُتَعَمَّرُ وَالتَّجَمُّرُ إِذَا رَأَى الْعِلَاقَ يَبْكِي لَا يُتَبَتُّ حُكْمًا بِمَا بَعْدَ عَمَلِهِ **بَابُ** اس بیان میں کہ ہر شہر میں وہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کا مہینہ **عَنْ** كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْقُرَيْشِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالسَّامِ وَقَالَ فَقَدِمْتُكَ السَّامُ فَقَضَيْتُكَ حَاجَتَهُ وَاسْتَحْلَ عَلَى كَمَصَانٍ وَأَنَا بِالسَّامِ قَدْ آتَيْتُ الْعِلَاقَ لِيَكُنَ الْجُمُعَةُ ثُمَّ قَدِمْتُكَ الْمَدِينَةَ فِي أَحَدِ الشَّهْرَيْنِ سَالِيَةً بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْعِلَاقَ فَقَالَ مَقَى رَأَيْتُمُ الْعِلَاقَ فَقُلْتُ سَأَيْتُهُ لِيَكُنَ الْجُمُعَةُ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتُهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَذَكَرَ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

فَقَالَ لَكُنَّا رَايْنَاكَ لَيْلَةَ الشَّبِّ لَنَزَلَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمَلَ الثَّلَاثِينَ اَوْ تَرَكَهُ فَقُلْتَ اَفَلَا
تَكْتَفِي بِرُؤْيَايَ مُعَاوِيَةَ وَصِيَّامِي فَقَالَ لَاهُكَ كَذَا اَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَشَكَتُ بَعْضِي بِرُؤْيَايَ فَنَكْتَفِي اَوْ تَكْتَفِي تَرْجُمُهُ كَرِيبُ كَوْمِ الْفَضْلِ بِنْتُ حَارِثَ لَمْ يَمُوتْ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ
اَللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَسِطَرَفُ بَيْجَانَمُ كَوْمِ اَوْنُونِ لَمْ يَمُوتْ كَمَا كَامُ نِكَالُ دِيَا اَوْرَمِينِ
لَمْ يَمُوتْ كَمَا رَمَضَانُ كَا شَامُ مَبْنِ جَبْعَةَ كِي شَبُّ كَوْمِ (يَعْنِي خَبْشَنِيَّةَ كِي شَامُ كَوْمِ) پھر مدینہ آیا آخر ماہ میں اور
عبد اللہ بن عباس نے پوچھا مجھ سے اور فرمایا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا میں نے کبھا جمعہ کی شب کو نہ ہو
نے کہا تم نے خود دیکھا میں نے کھانا اور اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ
اور اور لوگوں نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ پہنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزہ کر کے
یا چاند دیکھ لیں گے تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپ
فرمایا نہیں ایسا ہے حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ کتنی
کہا یا کتنی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والو
دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو اون کی رویت پر اعتماد ضرور نہیں اور بھی
مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتا ہے ماہ
میں وہیں تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسروں کو اعتبار ضرور
ہے اور بعضوں نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے
کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انھوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن
عباس نے اس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث سیر دال ہے کہ انہوں نے
رویت بعیدہ کا اعتبار نہیں کیا (نووی) **بَابُ بَيَانِ اَنَّكَ لَا اَعْتَابَ بِرُؤْيَايَ اِلَّا لِوَصِيٍّ**
وَاَنَّ اللَّهَ تَعَالَى اَمَرَكَ بِالرُّؤْيَا فَارْعَ عَنْ قَوْلِكَ كَمَلْ فَلَئِنْ بَابُ اس بیان میں کہ چاند کو
چھوٹے بڑے سب کا اعتبار نہیں اور حسب ثبوت کی گنتی پوری کرو **عَنْ اَبِي خَثْمَةَ قَالَ قَالَ**
لِلْعَمْرِؤِ فَلَمَّا اَزَلْنَا بِطَلْسُكٍ كَرَرْنَا اَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ اَبْنُ كَلْبٍ فَقَالَ تَعَالَى الْقَوْمُ
هُوَ اَبْنُ لَيْكَيْتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا اَبْنُ عِيَّاسٍ نَعَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقُلْنَا اَنَّا اَبْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ اَبْنُ نَكْدَرٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ اَبْنُ لَيْكَيْتَيْنِ فَقَالَ اَيُّ لَيْكَةٍ رَاَيْتُمُوهُ قَالَ

فَقُلْنَا لَكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ إِلَيَّ رُؤْيَا فَمَعَا لَيْلَتَهُ
 رَأَيْتُ مَوْجًا مَرَجَمَةً ابْنُ جَعْفَرٍ نَزَلَ فِيهَا وَجِبْطَانُ نَخْلَةٍ كَوْجُوهٍ نَخْلَةٍ كَوْجُوهٍ نَخْلَةٍ كَوْجُوهٍ نَخْلَةٍ
 هِيَ تَوَسَّعَتْ جَانِبَيْهَا شَرْعًا كَمَا أَوْعَضُونَ نَعْلَيْهَا وَدِيكْرُهَا كَمَا يَدِيكْرُهَا بِهِنَّ رَاتٍ كَا جَانِبَيْهَا دِيكْرُهَا
 كَيْ حَبَسَتْ (اور بعضوں نے کہا دورات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے
 جانبدیکھا اور کسینر کہا تین رات کا ہے اور کسینر کہا دورات کا ہے تب انہوں نے پوچھا کہ تم نے کون
 سی رات میں دیکھا تو ہم نے کہا فلان فلان رات میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو بڑا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات تھا جس رات تم نے دیکھا
ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہیں جب وبت ہو اسی شب کا ہے خواہ
 اونٹیسوین ہوا تیسوین **عَنْ** ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ قَالُوا لَمْ يَكُنْ مِنْ رَأْيِ عَدِيِّ بْنِ قَارِئٍ
 رَحِمَهُ اللَّهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْسَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَرَكَ لِرُؤْيَا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكَ فَكُلُوا
 الْغَدَاةَ **م** ترجمہ وہی ہے مگر اس میں اتنا ہے کہ ذات عرق میں جانبدیکھا اور چوٹے بڑے کی تصریح
 نہیں **بَابُ** بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَ عَمِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ دَوْمِينَ عَمِيدٍ
 كَيْ نَاقِصٍ نَهْنِ هُوَ اسکا بیان **عَنْ** ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْ نَاقِصٍ نَهْنِ هُوَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَ عَمِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ دَوْمِينَ دَوْمِينَ **م** ترجمہ ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عمیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک مضان منفرین دوسرا دمجہ
ف صحیح اور مستبر ہونے تو اس کے ہی ہیں کہ اندونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہیں گستاخواہ اونٹیس
 ہو خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ
 ایک سال میں دونوں ماہ اونٹیس کے نہیں ہوتے اگر ایک اونٹیس کا ہوتا تو دوسرا پیش کل ہوتا
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم نہیں جیسے اگر مضان
 میں روکے ہیں تو دمجہ میں مناسک حج میں اور یہ سب قول ضعیف میں صحیح وہی ہے جو اہل گذرا
بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ بِحُلِّ بَطْنِ الْغَبْرِ وَأَنَّ لَهُ الْكُلَّ وَخَبْرًا حَتَّى
 يَهْلِكَ الْغَبْرُ وَيَكُنْ حَيْضَ الْغَبْرِ الَّذِي يَهْلِكُ بِهِ الْكُلُّ مِنْ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولِ

وَقَدْ صَلَوَاتُ الصَّبْرِ دَعَا ذَلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَ وَآلَهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ
 الْكَذِبِ فِي الْأَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ بِالْأَمْرِ كَذِبُ الشُّرَكَانِ وَهُوَ الَّذِي
 بَاب اس بیان میں کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے اور اس بیان میں کہنا اپنا وغیرہ جائز ہے
 واصلی عمر کہاٹے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کہ بیان میں جس سے احکام رکھتے ہیں
 روزوں میں داخل کرنے اور صبح کے وقت کو داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صاف
 اور مستطیر ہے اور اس بیان میں کہ پہلی فجر کو احکام میں کچا نہیں اور وہ صبح کا دس بج عقی عقی
 جرحا بنی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا تَزَلْتُ حَتَّى يَكُنَّ لَكُمْ لَمْ يَخِطُ الْإِبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ
 مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَجْعَلَ نَحْنُ سَادَتِي عَقَالًا عَقَالًا أَبْيَضَ رَعِيًا لَا أَسْوَدَ
 أَعْبَيْتَ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سَادَكَ لَعَبِيدُكُمْ أَيْمَانُهُمْ
 سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اتری تھے یٰبَنِیَّ كُمْ چنے
 کہتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہو جاوے سفید دھاگا کالے دھاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض
 کی کہ اسے رسول کے میں اپنے تمہارے کے نیچے دور بیان رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اوسے میں
 پہچان لینا ہوں رات کو دن سے تب آپ فرمایا تمہارا تمہارے لوطی اچھا ہے (بہر مزاج کی راہ سے فرمایا
 کہ آنا چڑا ہے کہ صبح اسیکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی
 مراد ہے فنا غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان میں یہ
 مجاز متعل ہو گا اس لیے اُن کو دھوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہو کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے
 اور اس آیت سے روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب ات ہو اور اس سے دھکا آغاز ہے
 غرض صبح صادق اور رات میں کوئی قائل نہیں اور بھی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جامع علماء کا۔
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا تَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّوَادِئُ النَّهَارِ حَتَّى
 يَكُنَّ لَكُمْ لَمْ يَخِطُ الْإِبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ
 فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبْدِيَهُمَا حَقٌّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ نَبِيَّكَ ذَلِكَ تَرْجُمَةُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا
 جب یہ آیت اتری کُلُّوَادِئُ النَّهَارِ الی آخرہ کہاتے آدمی کپڑے دو دھاگے سفید اور سیاہ پہرے کہتے صبح کے
 روشن ہونے تک کُلُّوَادِئُ النَّهَارِ الی آخرہ کہتے (النباس) ظاہر ہو گیا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ لَمَّا تَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكُلُّوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى يَبْسُكَنَّ كُكْرُ الْخَيْطِ الْاَبْيَضِ

قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصُّوْمَ رَبَطَ اَحَدَ هَمِّمْ فَيُجْلِبُهُ الْخَيْطُ الْاَسْوَدُ وَالْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَكَثِيْرُ شَرِبٍ حَتَّى يَبْسُكَنَّ لَهُ رُبْعُ صَبَا كَمَا تَزَلُّ اَللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ

اَتَمَّا يَمْنِيْ بِذٰلِكَ الْاَيْكَلُ وَالْجَعَادُ ترجمہ سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اترتی گئی تو افسوس

نوازی جیسک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو وہ بناگے اپنے پیر میں باندھ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور

کہتا ہوتا رہتا یہاں تک کہ اوس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تھا اسد پاک

اسکے بعد میں الفجر کا لفظ اوتا رہا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ تاگوں سے مراد رات اور دن جو۔

ف ان روائیوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کی طرح عرض مشرق میں منتظر

ہوتی ہے اور جو عمو کی طرح بند ہو وہ صبح کا دپ ہے اور وہ رات میں داخل ہے **عَنْ**

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہٗ قَالَ اِنْ اَبْلَاکَ الْیَوْمَ ذُرْنُ

بِلَیْلِ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى تَمْعُوْا تَاَذِیْنَ اَبْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دینے میں رنک نہ بچہ پڑھنے والے کہانے کو جاوین اور سحر سے

فارغ ہو جاوین اس وقت کہاتے پیتے یا کر وہ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ ناپینا تھے

جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِنْ اَبْلَاکَ الْیَوْمَ ذُرْنُ بِلَیْلِ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى

تَمْعُوْا اَذَانَ اَبْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ترجمہ وہی ہے جو ارد گرد **عَنْ** اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَوْئِدَانِ یَاۡلَا اَنْ اَمَّ مَکْتُوْمٍ اَلَا عَمٰی فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنْ اَبْلَاکَ الْیَوْمَ ذُرْنُ بِلَیْلِ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى تَمْعُوْا اَذَانَ اَبْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

قَالَ لَمْ یَكُنْ یُبْنِیْ صَبَاحًا اَنْ یُنْزَلَ هٰذَا اَوْ یَرٰی هٰذَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سوزن تھے بلال اور ابن ام مکتوم ناپینا تو آپ نے فرمایا

بلال استہرا اذان دینا ہے سو تم کہاتے پیتے رہو یہاں تک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کھا

راوی نے کہ دونوں کی اذان میں کچھ پیچ میں نہ ہوتی تھی اتنا ہے تھا کہ یہ اندر کو دہ چڑھی فانگ

مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تھے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تھے طلوع فجر کا اور وہیں ٹھہر ہوئے

کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پہر ابن ام مکتوم طہارت
 وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل **عَنْ عَائِشَةَ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 سَلَّمَ عَلَيْهِ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَبِيحِي رَوَاتِ مَرْوِي هُوَ يَسْتَعِينُ **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسٍ مَا أَخْبَرَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَرْجَمَهُ هُوَ جَوَادٍ بِمَذْكُورٍ **عَنْ**
أَبِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُنِ أَحَدًا
 مِنْكُمْ إِذَا كَانَ يَلَالٍ أَوْ قَالَ نِدَاءُ يَلَالٍ مِثْلَ مِثْلِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّتُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَجْعَلَ قَائِمًا مَعَكُمْ
 يُؤَقِّظُ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَكِنَّ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَدَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا
 وَكَذَلِكَ بَيَّنَّ صَبْعِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَزَالُ يَأْمُرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ يَكُنْ كَوْنِي بَارِئًا مِنْ تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كَهَانِ مِنْ بَلَالٍ كِي اَذَانُ سُنَّكَ اس لِي كِي وَهُوَ سَوَاطِ اَذَانِ
 دِي تَمَمِّينَ رَاتِ كِي كِي جَوَادٍ جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 وَهُوَ نَهْنِي تَمَمِّينَ جَوَادٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 صَادِقٍ نَهْنِي تَمَمِّينَ جَوَادٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 مَسْتَشْفَرٍ هُوَ وَصَبْعِيهِ نَهْنِي **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 لَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ تَكَسَّهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَدَفَعَ
 الْمُسْبَحَةَ عَلَى الْمُسْبَحَةِ وَمَدَّ يَدَهُ **سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ** قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 كُنْزِي مَكْرُوسٍ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 صَابِقٍ وَهُوَ صَابِقٍ جَوَادٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ كِي جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 (یعنی اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پہلے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 حَدَّثَنِي لُعْلُعٌ عَنْ قَوْلِ يَدِهِ نَائِمًا مَعَكُمْ وَرَجَعَكُمْ قَائِمًا مَعَكُمْ وَقَالَ إِسْحَاقُ قَالَ جَوَادٍ كِي تَمَمِّينَ مِنْ سَحَرٍ
 وَلَكِنَّ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا يَعْنِي الْعَمِيرَ هُوَ الْمَعْرُوفُ وَلَكِنَّ بِالْمُسْتَعِيلِ تَرْجَمَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 اس اسناد سے روایت مروی ہوئی اور تمام روایات معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان
 بلال کی اس لیے کہ جبکہ وہی غبار سے سوتوں کو اور نوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جری نے کہا اپنی حدیث میں اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہو (یعنی اپنی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنی پہلی)
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَغْتَرُّ أَحَدٌ كَرْدًا وَلَا بِلَالٍ مِّنَ السُّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيلَ ترجمہ سمرہ بیٹے جندب کے
 کہتے تھے کہ نہ کسی کارد سے نہ بلال کی اذان سے نہ یہ سفیدی (جو نیلے کی طرح بلند ہے) صبح تک بلکہ
 صبح وہ ہے جو پہلی ہو **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَرُّ كَرْدًا وَلَا بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعُمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيلَ ترجمہ
 سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کارد نہ تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا
 ستون جب تک کہ وہ سطح چڑی نہ ہو جاوے **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَرُّ كَرْدًا وَلَا بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعُمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيلَ
لَهُكَذَا أَحْتَمِلُ يَسْتَطِيلُ هَكَذَا وَهَكَذَا حَمْدُ رَبِّكَ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا تَرْجِمُهُ
 وہی جواب دہرند **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ كَطَبُ بَحْرٍ عَنْ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَرُّ كَرْدًا وَلَا بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَكْبَدَ الْعَبْدُ
أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْجَحِرَ الْعَبْدُ ترجمہ اسکا اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے **عَنْ**
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْدٌ تَرْجِمُهُ وہی جواب دہر
كُنَّا بَابُ فَفَعِلَ السُّحُورُ وَاسْتَقْبَايَهُ وَاسْتَقْبَايَهُ تَأْخِيرُهُ وَتَجْوِيلُ الْفِطْرِ سَمَرِي فَضِيلَتِ
 اور اس کی دیر میں کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت **عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَاتٍ ترجمہ فرمایا سحر کہا سحر میں
 برکت ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
فَصَلُّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ كَكُلِّ السَّحْبِ ترجمہ فرمایا ہمارے اور اہل کتاب
 کے روزہ میں سحر کے لقمہ کا فرق ہے **عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَرْجِمُهُ** وہی
 روایت موسیٰ سے مروی ہوئی **عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْ دُمَا بَيْنَهُمَا قَالَ

حَمِيدٌ رَحِمَهُ رَبُّهُ نَبِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاهَهُ بَهْرُ كَهْرِهِ هَرُورُ نَمَازِهِ
 صَحْبُهُ كُوْنُهُ كَمَا وَدَّ نُوْنُ مِيْنٍ يَحْمِيْنُ كُنْثَى دِيْرِ هَوْنِيْ اَدْنَاهُوْنَ نَعَى كَمَا يَجَاسُ اَيْتُ كُوْرَافِقِ عَيْنِ قَدَّادَةٍ
 بِهَذَا الْاِسْنَادِ قَدَّاهُ سَعِيْ بِهِيْ رَوَايَتِ اَبِيْ هَعْنٍ سَخِلَ بَرَسَقِدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَخْتَلِفُوْنَ مَا كَانُوا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ اِلَّا فِيْ اَرْبَعٍ مِنْهَا
 مَرَدِيْ هِيَ اَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّاهُ يَمِيْشُهُ رُكْ خَيْرٌ مِنْ رَمِيْنِ كَيْ جِنَاكَ اِفْطَارُ حَلَبِ كَرِيْمِ
 عَمَّ سَخِلَ بَرَسَقِدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْشُهُ تَرْجَمَهُ سَهْلٌ مِنْ رَدِيْ هَوَا
 هُوَ يَكْنُزُ اَعْنِ اَبِيْ عَطِيَّةٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلَيْنَا عَالِيَةً فَعَلْنَا اَبَا اَتَمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدَاهُمَا يَجْعَلُ الْاِفْطَارُ وَيَجْعَلُ الصَّلَاةُ وَالْاِفْطَارُ وَيَجْعَلُ الصَّلَاةُ وَالْاِفْطَارُ
 اَيُّمَا الْاَفْطَارِ يَجْعَلُ الْاِفْطَارُ وَيَجْعَلُ الصَّلَاةُ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِيْ اَبِيْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ
 يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّادُ اَبُوْكَ رَيْبٍ وَالْاَشْهُرُ اَبُوْهُ مَوْسَى تَرْجَمَهُ اَبِيْ عَطِيَّةٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ
 كَمَا اَنْهَوْنَ نَعَى كَمَا مِيْنٍ اَوْ مَسْرُوْقٌ حَضَرَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي حَضَرَتْ مِيْنٍ حَاضِرٌ
 اَوْ عَرَضَ كِي كَرَاهِيْ سَلَامُوْنَ كِي اَبَانِ دَوْخُضٍ مِيْنٍ اَصْحَابِ سِرِّ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي كِي اَبِيْ
 تَوَّابٍ وَفَتْ اِفْطَارُ كَرْتِيْ مِيْنٍ اَوْ اَوَّلِ هِيْ وَفَتْ نَمَازٍ كَرْتِيْ مِيْنٍ اَوْ دَوْخُضٍ اِفْطَارُ اَوْ نَمَازٍ مِيْنٍ مِيْرٍ
 كَرْتِيْ مِيْنٍ تَوَّابٍ فَوْجِيْهَا وَهْ كُونِ مِيْنٍ جَوَّابٍ وَفَتْ اِفْطَارُ كَرْتِيْ مِيْنٍ اَوْ اَوَّلِ هِيْ وَفَتْ نَمَازٍ كَرْتِيْ مِيْنٍ
 تَوَّابِيْنِ كَمَا وَهْ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِيْ اَبِيْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِيْنٍ اَوْ اَبِيْ فَوْزِيَا رَسُوْلِ كَرِيْمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هِيْ اَبِيْهَا كَرْتِيْ تَهِيْ زِيَادَةُ كِيَا اَبُوْكَ رَيْبٍ فَوْجِيْ رَوَايَتِ مِيْنٍ كَمَا وَهْ سَهْلٌ مِيْنٍ ف
 اِسْ حَدِيْثٌ سَرِّ مَعْلُوْمٌ هُوَ اَكْوَلُ وَفَتْ اِفْطَارُ كَرْتِيْ اَوْ اَوَّلِ هِيْ وَفَتْ نَمَازٍ كَرْتِيْ مِيْنٍ اَوْ اَبِيْ
 هِيْ هِيْ رَسُوْلُ مَقْبُوْلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي اَوْ رَيْبِيْ لَازِمٌ هِيْ مَرْتَبِعُ سُنْتِ كُوْعَيْنِ اَبِيْ عَطِيَّةٍ
 قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلَيْنَا عَالِيَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لَقَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ
 اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدَاهُمَا اَلَا يَكُوْنُ عِيْنُ الْغَيْرِ اَحَدًا هُمَا يَجْعَلُ الْغَرْبُ
 وَالْاِفْطَارُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ تَرْجَمَهُ
 مَضْنُوْنٌ هِيْ هِيْ جَوَّابٌ مَذْكُوْرٌ هُوَ صَرَفُ اَنَا هِيْ فَرْقٌ هِيْ كِي اِسْ مِيْنِ اِفْطَارُ اَوْ مَغْرِبُ كِي تَاخِيْرُ
 مَذْكُوْرٌ هِيْ هِيْ بَابُ بَيَانِ وَفَتْ اَلْفِيْضَةِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ بَابُ وَفَتْ وَفَتْ

لَكَ

اِسْنَادُ
 اَبِيْ
 عَطِيَّةٍ
 رَوَى
 عَنْ
 رَسُوْلِ
 اللَّهِ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 اَنْ
 رَسُوْلُ
 اللَّهِ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 قَالَ
 لَا
 يَزَالُ
 النَّاسُ
 يَخْتَلِفُوْنَ
 مَا
 كَانُوا
 يَخْتَلِفُوْنَ
 فِيْهِ
 اِلَّا
 فِيْ
 اَرْبَعٍ
 مِنْهَا
 مَرَدِيْ
 هِيَ
 اَنْ
 رَسُوْلُ
 اللَّهِ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 نَفَّاهُ
 يَمِيْشُهُ
 رُكْ
 خَيْرٌ
 مِنْ
 رَمِيْنِ
 كَيْ
 جِنَاكَ
 اِفْطَارُ
 حَلَبِ
 كَرِيْمِ
 عَمَّ
 سَخِلَ
 بَرَسَقِدٌ
 عَنِ
 النَّبِيِّ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 يَمِيْشُهُ
 تَرْجَمَهُ
 سَهْلٌ
 مِنْ
 رَدِيْ
 هَوَا
 هُوَ
 يَكْنُزُ
 اَعْنِ
 اَبِيْ
 عَطِيَّةٍ
 قَالَ
 كُنْتُ
 اَنَا
 وَمَسْرُوْقٌ
 عَلَيْنَا
 عَالِيَةً
 فَعَلْنَا
 اَبَا
 اَتَمَّ
 الْمُؤْمِنِيْنَ
 رَجُلَانِ
 مِنْ
 اَصْحَابِ
 مُحَمَّدٍ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 لَعَدَاهُمَا
 يَجْعَلُ
 الْاِفْطَارُ
 وَيَجْعَلُ
 الصَّلَاةُ
 وَالْاِفْطَارُ
 وَيَجْعَلُ
 الصَّلَاةُ
 وَالْاِفْطَارُ
 اَيُّمَا
 الْاَفْطَارِ
 يَجْعَلُ
 الْاِفْطَارُ
 وَيَجْعَلُ
 الصَّلَاةُ
 قَالَ
 قُلْنَا
 عَبْدُ
 اللَّهِ
 يَعْنِيْ
 اَبِيْنِ
 مَسْعُوْدٍ
 قَالَتْ
 كَذَلِكَ
 كَانَ
 يَصْنَعُ
 رَسُوْلُ
 اللَّهِ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 مَرَّادُ
 اَبُوْكَ
 رَيْبٍ
 وَالْاَشْهُرُ
 اَبُوْهُ
 مَوْسَى
 تَرْجَمَهُ
 اَبِيْ
 عَطِيَّةٍ
 وَرَدَّ
 عَلَيْهِ
 كَمَا
 اَنْهَوْنَ
 نَعَى
 كَمَا
 مِيْنٍ
 اَوْ
 مَسْرُوْقٌ
 حَضَرَتْ
 اُمُّ
 الْمُؤْمِنِيْنَ
 عَائِشَةُ
 رَضِيَ
 اللَّهُ
 تَعَالَى
 عَنْهَا
 كِي
 حَضَرَتْ
 مِيْنٍ
 حَاضِرٌ
 اَوْ
 عَرَضَ
 كِي
 كَرَاهِيْ
 سَلَامُوْنَ
 كِي
 اَبَانِ
 دَوْخُضٍ
 مِيْنٍ
 اَصْحَابِ
 سِرِّ
 رَسُوْلِ
 اللَّهِ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 كِي
 كِي
 اَبِيْ
 تَوَّابٍ
 وَفَتْ
 اِفْطَارُ
 كَرْتِيْ
 مِيْنٍ
 اَوْ
 اَوَّلِ
 هِيْ
 وَفَتْ
 نَمَازٍ
 كَرْتِيْ
 مِيْنٍ
 اَوْ
 دَوْخُضٍ
 اِفْطَارُ
 اَوْ
 نَمَازٍ
 مِيْنٍ
 مِيْرٍ
 كَرْتِيْ
 مِيْنٍ
 تَوَّابٍ
 فَوْجِيْهَا
 وَهْ
 كُونِ
 مِيْنٍ
 جَوَّابٍ
 وَفَتْ
 اِفْطَارُ
 كَرْتِيْ
 مِيْنٍ
 اَوْ
 اَوَّلِ
 هِيْ
 وَفَتْ
 نَمَازٍ
 كَرْتِيْ
 مِيْنٍ
 تَوَّابِيْنِ
 كَمَا
 وَهْ
 عَبْدُ
 اللَّهِ
 يَعْنِيْ
 اَبِيْنِ
 مَسْعُوْدٍ
 رَضِيَ
 اللَّهُ
 تَعَالَى
 عَنْهَا
 مِيْنٍ
 اَوْ
 اَبِيْ
 فَوْزِيَا
 رَسُوْلِ
 كَرِيْمٍ
 صَلَّى
 اللَّهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 هِيْ
 اَبِيْهَا
 كَرْتِيْ
 تَهِيْ
 زِيَادَةُ
 كِيَا
 اَبُوْكَ
 رَيْبٍ
 فَوْجِيْ
 رَوَايَتِ
 مِيْنٍ
 كَمَا
 وَهْ
 سَهْلٌ
 مِيْنٍ
 ف

اَبُو اَنْتَكْتَهْوَا ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے پہلے ایک شخص
 نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میرے
 کون ہو برابر میرے میں تو رات کو رہتا ہوں کہ کہلاتا ہے مجھ پر وردگار میرا اور بلاتا ہے پہر جب لوگ
 باز نہ رہے یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہوں نے
 اس نبی کو براہ شفقت سمجھا (د وصال سے تو آپ نے انکو ساتھ وصال کیا ایک روز پہر دوسرے روز پھر
 چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا جزو
 تو بیچ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے **ف** متفق ہیں علماء وصال کی نبی پر ادوہ
 روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ میں کچھ کہاوے یا پیوے اور اتمام شافعی اور اُن کے
 اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول ثریٰ
 کا یہی ہے مگر نبی کے جمہور علماء و قائل ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علماء مختلف ہیں احادیث
 وصال میں سوا بعضوں نے کہا ہے کہ نبی اُس سے بسبب حمت اور شفقت کہے ہر پر اور ایک جگہ
 نے سلف میں وصال فرمایا ہے پہر جو قاور ہوا و سکو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور سحاق
 نے وصال کا جزو فرمایا سحر تک پہر نقل کی قاضی نے اکثر لوگوں سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ
 نے کہا کہ وصال فضائل میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہوا امت پر اور
 جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے انہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے
 کہ آپؐ لوگوں کو منع فرمایا بسبب حمت کہ اور یہ روایت بھی جس کی ذیل میں فائدہ ہے اُسکو
 جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اسکے ترک نہ ہوتے بعد نبی کے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا كُرَّاءُ الْوَصَائِ قَالَُوا يَا نَبِيَّ كُرَّاءُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكُمْ مِثْلَ آيَاتِي أَيْدِي بَطْعُمِي ذِي وَكَيْفِيْنِي فَانْكُرُوا مِنْ الْأَعْمَالِ
مَا تُطِيقُونَ ترجمہ ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ورنہ ہو وصال
 سے تو کسینو عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہیں آپؐ فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو میں تو رات کاٹتا ہوں اس
 لطف میں کہ کہلاتا ہے مجھ پر وردگار میرا اور بلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجاؤ کہ عیال رکتے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا كُرَّاءُ الْوَصَائِ

اِنَّكَ تَقَالَ فَاَكَلُوْا مَا لَكُمْ مِنْ حَلٰلٍ رِّزْقًا ثُمَّ اٰتُوْا بِرِزْقِكُمْ اِلٰى اٰهْلِكُمْ كَذٰلِكَ يُخْرِجُكُمُ اللّٰهُ مِنَ الدِّيَارِ وَالدُّوَارِ وَكُلُّكُمْ لَازِلٌ فِيْ عِلِّيُّنَ
 مِیْن یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اُنہا پر تھی کہ طواف ہو سکتے تھے اِنْ شَهِدَتْ رَجُلًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 مُحَمَّدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَقَالَ عَنِ الْوَصَالِ فَمِنْ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ ابْنِ
 ابوجہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال ہو اور باقی
 وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی ذر سے روایت کیا **عَنْ ابْنِ رَجَبٍ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَيُحْتَضِرُ قُلُوبَ الْجَنَّةِ وَجَاوِزُهَا فَيَقَامُ
 اَيْضًا حَتَّى يَنْتَهِى رَهْطًا فَيَقَامُ حَتَّى يَنْتَهِى حَتَّى يَنْتَهِى حَتَّى يَنْتَهِى حَتَّى يَنْتَهِى حَتَّى يَنْتَهِى
 الصَّلَاةُ ثُمَّ دَخَلَ نَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يَصَلِّي فِيهَا عِنْدَ نَاقَالٍ قُلْنَا كَيْفَ جِئْنَا اُحْبَبْنَا اَطِيعْنَا كُنَّا
 الْبَكَّةَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى ذٰلِكَ الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ فَاَمَّا بُوَا حِلُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِي الْحَبْرِ الْفَقِيْهِ فَاَحَدٌ رِّجَالٌ مِنْ اُحْبَابِهِ يُوَا صَلُّونَ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِّجَالٍ يُوَا صَلُّونَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ اَمَّا وَاَللّٰهُ لَوْ كُنَّا اَوَّلَ الشَّعْرِ
 لَوَاصِلَتْ رِصَالًا لَيَكُنَّ الشَّعْرُ يُوَا صَلُّونَ تَعْتَقُفُوْنَ تَعْتَقُفُوْنَ تَعْتَقُفُوْنَ تَعْتَقُفُوْنَ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنی رات کو) سو میں آیا اور آپ بازو پر کھڑا ہو گیا اور
 دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس حکم) پھر آپ نے
 ہماری سُن گن بائی تو نماز اہلکی پڑھنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی بہت پر) پھر اپنے گہرین
 تغریب (گئے) اور وہ ان اسی نماز پڑھ رہے تھے بہت لمبی (کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے
 صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ان اسی سبب سے تو میں نے
 کیا جو کہ کیا (یعنی نماز اہلکی کی) پھر آپ وصل کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی
 وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں تم میری مثل نہیں ہو اس کی
 قسم اگر مہینہ زیادہ ہوتا تو میں اس وصال کرتا کہ دبا دتی کرنے والے اپنی زبان دتی چوڑ دیتے **عَنْ**
ابْنِ رَجَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
 فَوَاصِلَ نَاسٍ مِنْ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا كُنْتُ فَاَمَّا لَنَا الشَّعْرُ لَوَاصِلًا وَصَلَا لَيْكُ عِ
 الْمُتَعَقُّفُونَ تَعْتَقُفُوْنَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ اَوْ قَالَ اِنَّ لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ اِنَّ اَخْلَ طُعْمِيْ رَدِّيْ

دیکھتے ہیں ترجمہ انس نے کہا وصال کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں کے
 بھی اور آپ کو خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حادیثہ ہندو اے اپنی
 زیادتی چھوڑ دیتا یعنی مار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ کے گھوڑے ہیں (تم تو میرے برابر نہیں
 ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں) (سچ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک) میں اس طرح رہتا ہوں کہ
 مجھے میرا رب کہلاتا ہے اور بلاتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَتَعَرَّضْتُ لِمَا نَزَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِزْقِهِ لِيَقُولَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ مُوَالٍ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكَ لَمْ يَطْعَمُ مَنِي رِزْقِي دُكَيْتُ لِقَائِي** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
 منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے قطرے اور عرض کی لوگوں
 نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کہلاتا ہے رب
 سیرا اور بلاتا ہے یہاں پر رسول اللہ علیہ الرحمۃ نے یہاں سے جو
 دی ہے **ف** سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آئندہ نو سو برس جو مؤلف کی کتاب
 میں مباحر حل آتی ہے تو اس کو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور
 کو کہاں مضیقہ **فائدہ** زاد المعاد میں ابن تیم رحمۃ اللہ علیہ وصال کی تحقیق میں پورا کلام
 کیا ہے کہ زیادہ اوس پر ممکن نہیں جبکہ نزدیک تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرماوے **بَابُ**
بَيَانِ أَنَّ الْقَبْلَةَ فِي الصُّلُومِ لَيْسَتْ مَحْزُومَةً حَلَّتْ مِنْ لَحْوِ تَحْدُرُكَ شَهْوَا بَابُ رَفْعٍ فِي حَالَتِ
مِنْ بَرَكَةِ بَيَانِ مِّنْ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقِيلُ رِجْلَيْهِ إِذَا نَامَ ثُمَّ تَضَعُكَ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ دیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے
 تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی ہیں اور سنہستی تھیں **عَنْ سَفِيَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ**
اسْمِعْنِي أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُقِيلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سفیان نے کہا کہ میں نے
 عبد الرحمن بن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ دیتے تھے روزے

میں تودہ تہوڑی دیر چپ ہر سب پر کہا کہ ان **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** نَأْتَتْكَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَتُكَّرُ بِمَلِكِ أَرَبِيٍّ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ أَرَبِيٍّ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ يَزَلْ فَرَّيَاكَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْبِئِي تَهْ مِيرَاوَرْدَه رُوْرَسے ہوتے تھے اور کہ ان اپنی شہوت ایسی روک سکتا
 ہے جیسے آپ روکتے تھے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** نَأْتَتْكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَبَيَانُهُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ كُنْتُ أَمْلِكُكُمْ لَأَرَبِيٍّ
 تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَ مَرِيٍّ بِكَ أَتَيْتُ فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَسْبِئِي تَهْ مِيرَاوَرْدَه رُوْرَسے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو میں رکھتے والے تھے **عَنْ**
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ كَمَا كَانَ أَمْلِكُكُمْ لَأَرَبِيٍّ
 تَرْجِمَهُ وہی ہے جو اور پگندرا **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبَايِعُهُ**
 وَهُوَ صَائِمٌ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ يَزَلْ فَرَّيَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَبْثُوتَ (یعنی بوس و کنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے **عَنْ** الْأَسْوَدِ قَالَ لَطَلْتُ
 أَنَا وَمَسْرُوقُ الْعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْنَا لَهَا أَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَبَايِعُهُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ لَكُمْ دَلِيلٌ كُنْتُ كَانَ أَمْلِكُكُمْ لَأَرَبِيٍّ أَوْ مَنَ أَمْلِكُكُمْ
 لَأَرَبِيٍّ شَلَّ أَبُوجَاوِدِ تَرْجِمَهُ اسود نے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مباحث کرتے
 تھے اور انہوں نے فرمایا کہ مان مگر وہ بہت اپنی حاجت کر روکنے والے تھے **عَنْ** الْأَسْوَدِ
 مَسْرُوقِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَسْأَلَانِهَا ذَلِكَ تَرْجِمَهُ اسود و مسروق
 مری ہے جو اور پگندرا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ تَرْجِمَهُ عروہ سے روایت ہے کہ خبری ان کو حضرت عائشہ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوس لیا اور آپاز سے ہے **عَنْ**
 جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يَصُدُّ الْأَسْنَادُ مِثْلَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ اس اسناد سے بھی مضمون مری
 ہوا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** نَأْتَتْكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُنِي

رَضِيَ اللَّهُ عَنْكُمْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ
 تیرے روزوں کے مہینے میں عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ وَهُوَ مَضْمُونٌ هِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَهُوَ مَضْمُونٌ هِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
 حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ حَفْصَةُ مَرَدِي مَضْمُونٌ مَرَدِي هِيَ عَنْ عُمَرَ
 ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الصَّائِمَ فَقَالَ
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هَذِهِ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاتَّخَذَتْهُ ابْنَةُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَفَرْتُكَ مَا تَقْدِمُ
 مِنْ نَبِيٍّ وَمَا تَأْخُذُ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَتَاكُمُ
 اللَّهُ وَأَتُخَاكُمُ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ کیسے
 تو آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بوسہ لیتے ہیں
 تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تمہارے نے آپ کو ان کے پیچھے گناہ سب معاف
 کر دیے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں
فَاتَّخَذَتْ غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اس کا است
 کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ان کی زبان چوستے تھے
 اس میں تصدیق راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کبھو طریق سے پہرا ہوا ہے اور ہی طرح
 محمد بن دینار بھی اوس میں ضعیف ہے کہ یحییٰ نے اوس سے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو بیہونہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس عورت
 و مرد کو کہ روزہ دار تھو اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ ان کا کھل گیا تو یہ روایت صحیح نہیں
 اور اس میں ابی یزید ضعیف راوی ہے اور ابویزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً
 جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جہان اور ابوہریرہ کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور ان کا فرق کسی حدیث
 صحیح سے ثابت نہیں اور اسباب میں جو روایت ابوداؤد نے ذکر کی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کہ ایک شخص نے پوچھا آپ کے مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

مَرَدِي مَضْمُونٌ مَرَدِي هِيَ عَنْ عُمَرَ
 ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاتَّخَذَتْهُ ابْنَةُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَفَرْتُكَ مَا تَقْدِمُ
 مِنْ نَبِيٍّ وَمَا تَأْخُذُ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پوچھا تو اس کو منع فرمایا ہر جس کی خدمت دی تھی وہ بڑا ہوتا تھا اور جبراً اجازت نہیں دینی کہ وہ جوان تھا
 اس میں اسراہیل راوی ہے اور اگرچہ اسے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہیں مگر اسراہیل اور اسعج کے
 صحیح میں ابوالغنیس عدوی کوئی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی حدیث یعنی سو محدثین ساکت ہو گئے
 اور نام اس کا حارث بن عبیدہ ہے غرض یہ فرقہ بھی قابل تسلیم نہیں کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا
 ہے کہ امام شافعی اور ان کے اصحاب مذہب ہیں کہ بوسہ در زمین لینا حرام نہیں اس شخص کو جس کی
 شہرت حرکت میں نہ آئے مگر اس کا ترک اولیٰ ہے اور مکروہ نہیں ہے بوسہ اس کے نزدیک اور جس کے شہوت
 حرکت میں آئے اس کو حرام ہے اور خوف ہوا سکو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعض نے اس کے حق میں مکروہ
 کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اس کی بابت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب
 ہے احمد اور حاکم اور داؤد کا اور حاکم نے مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری
 اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جو ان کو مکروہ ہے بڑے کو مباح اور امام مالک سے یہی ایک روایت
 ایسی ہے اور روایت کی ابن دہب نے مالک سے بابت اس کے صدم نقل میں نہ فرماتے اور اس میں اتقاق
 ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اس پر اس
 حدیث جو حسن بن منصور ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ علیہ وسلم کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی ٹکلی کرے اور مرد
 یہ کہ حبیر ٹکلی مقدم ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہیں ہے یہی بوسہ مقدم ہے جماع کا اور مبطل
 روزہ کا نہیں اتنے باب حَتَّٰی صَوْمُ مَرَّطٍ كَمْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ جُنُبٌ مُّرْتَدٍ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ
 نَارٍ يَوْمَ يَصْحَبُ اسْكَ بَابِ عَنِ ابْنِ مَرْجٍ رَوَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ فِيْ قَصَصِهِ مَنْ اَذْكُرْ
 الْعَبْدُ حَمَلًا فَلَا يَصُومُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمَوْدِيَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
 كَرِيْمٍ فَاذْكُرْ ذَلِكَ فَاذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَانْظُرْ لَكَ مَعَهُ حَتَّى وَخَلْنَا هَلْ عَاشِقَةٌ وَامَّ سَلَمَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نَسَا لَهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرْتُهَا قَالَتْ كَانَ الْمَرْءُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ حَمَلًا مِّنْ عَيْرِ حَلَمٍ ثُمَّ يَصُومُ نَاظِلُنَا حَتَّى وَخَلْنَا عَمَلُ مَرْدَانٍ
 فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْدَانٍ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبَتْ اِلَيْهِ مَرْيَمَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَذَكَرْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ
 اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَاضِرٌ ذَلِكَ فَلَهُ قَالَ فَذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ

اَمَّا مَا لَكَ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَحْكَمُ ثُمَّ رَكَدَا وَهُدَيْرُهُ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ اِنَّ
 الْفَضْلَ بَرِيْعًا يَنْصُرِي اللَّهُ مَعَهُمَا فَقَالَ ابُو هُدَيْرٍ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَكَلَّمَ اسْمَعُ مِنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرِهَ ابُو هُدَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ تِلْكَ لِعَبِيدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِي مَضَانٍ قَالَ كَذَلِكَ يُعْبِدُ حُبُّكَ مِنْ عَيْنِ
 حُكْمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ تَرْجَمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ ابْنِي رَوَاتِيْن مِّنْ كَهْتِ تَهْ كَحِكُو فُجْرٍ مَّوْجَاوِے حَالَتِ جَنَابَتِ مِزْ
 وَهْ رُوْدَهْ نَكَبْ سَوِيْن نَعْنِ (بِهِ مَقُولَہ) ابی بکر بن عبد الرحمن کا عبد الرحمن سے کہا جو میری باب تہی اُنہوں
 نے اسکا انکار کیا اور ہم دونوں (یعنی ابوبکر اور عبد الرحمن) حضرت ادرام سلمہ کے پاس گئے اور عبد الرحمن
 نے اُن سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی تھی
 اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تھی اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہیں ہوتا نیز
 صحبت سے بیبیوں کے جنب ہوتی تھی (کہا ابی بکر نے پھر ہم گئے مردان کے پاس اور عبد الرحمن نے اون
 سے ذکر کیا سو مردان نے کھامین تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ابو ہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی راہ
 دید و پھر ہم ابو ہریرہ کے پاس آکر اور ابوبکر ان سب باتوں میں حاضر تھا اور ذکر کیا عبد الرحمن نے
 تو ابو ہریرہ نے کہا کہ اون دونوں بیبیوں نے یہ فرمایا تم سے اوہوں نے کہا ہاں تو ابو ہریرہ نے کہا
 کہ بیشک اور لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں پھر ابو ہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف
 کی اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہ میں نے یہ بات فضل سے سنی تھی تو اوس کو میں نے بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا عرض ابو ہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ میں کہا
 کرتے تھے پھر میں نے (بہ مَقُولَہ) ابن جیح کا (عبد الملک سے کہا کہ کیا اون دونوں بیبیوں نے یہ بات
 کے روزے کو کہا اُنہوں نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیوں نے کہ صبح ہوتی تھی آپ کو حالت جنابت میں بغیر
 احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول کی نسبت فضل
 کی طرف کی الخ یعنی ابو ہریرہ فضل سے روایت کی ہے مرفوعاً جو جنب ہو اور صبح ہو جاوے وہ روزہ
 ترک کرے اور نہ صبح ہو ہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ املاک نے فرمایا کہ مباشرت کر دین سو
 بار و تہنہ ہو جو کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور کہا پھر جب تک کہ ظہر نہ ہو پھر دعا کہ تجز کا آخر
 اب ہر جب فجر تک مباشرت یعنی جامع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہو گا اب ہر جواب

اس کا جواب
 ہے

فضل کی روایت کا ادسک کئی جواب ہیں اول یہ کہ وہ بات افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تھا مگر افضل فجر کے قبل ہے نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی توفیق میں جنب ہو وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اسکا روزہ نہ ہوگا اب ان میں توفیق ہوگئی اور متاخرز بھی نہ اور تیسرے یہ کہ افضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہے جب جلع شب کو بھی حرام تھا کچھ جب یہ آیت اتری جو ستم اور بیان کی تب یہ امر منسوخ ہو گیا ابن منذر نے لکھا ہے جو اب بھت اچھا اور خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بھی نہاد و جب بھی روزہ صحیح ہے اسی پر والہ قرآن مجید و حدیث شریف دونوں پر یہ مذہب ہے چاہا میر صحابہ اور تابعین کا اور حرج کیا اسی کی طرف ابو ہریرہ نے اگرچہ پہلے انا وصوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حائض اور نفاس کا جب غن انکارات سے بند ہو جاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کریں کہ روزہ ادا کا صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** **قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَ الْفَجْرَ يَتَوَضَّأُ وَيُغْتَسِلُ وَيُصُومُ** ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی رمضان میں اور آپ جنب ہوتے تھے بغیر احکام کے روایتی صحبت سے جنب نہ ہوتے نہ احتلام سے کہ اوسے انبیا پاک ہیں اپہر غسل فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ الْجَدِّيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْثَدَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَأْخُذَ بِكَالِ عَرِّ الْكَلْبِ يُصْبِحُ جُنُبًا** اَيُصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ لَا حُلُمَ لَعَلَّ لَا يَطْفِئُ وَلَا يَبْغِضُ ترجمہ عبد اللہ بن عبد ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن نے اداں سے بیان کیا کہ مردان نے ازگو بھیجا ام سلمہ کی طرف کہ بوجہ میں کہ جو شخص صبح کو جنبات میں آیا وہ روزہ رکھتا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبات میں صبح کرنے سے جماع کے سبب نہ احتلام سے اور پھر نہ اظہار کرتے تھے نہ نقیض کہتے تھے ریشے روزہ کو صحیح جانتے تھے **ف** اس سے روایت ہو گیا وہ قتل جو حسن بصری اور غنصی کی طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل میں تو بھیہ امر جائز ہے اور فرض میں ردائ نہیں اور وہ قول لکھو سالم بن عبد اللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح کی طرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھے لے مگر نقیض یہی کہے غرض اب ختم اس مسلمین جاتا رہا اور اتفاق ہو گیا اسپر کہ جو جنب ہو جاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاد سے

روزہ اور کا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور نہ اوپر قضاء ہے نہ اور کوئی بلا سئل عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا وَاُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُی صَیَّحَ اللہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ رَاٰکُمَا فَاَلَا تَرَ اَنَّ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ یُحْبِبُ حُبًّا مِّنْ جَمَاعٍ غَیْرِ اِجْتِلَامٍ فِیْ ذَٰلِکَ مَانَ تُحَرِّیْصُوْمُ تَرْجِمَہُ حضرت عائشہ
 حضرت ام سلمہ دونوں بیویوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہو کہ دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی بغیر احلام کے رمضان میں اور پھر روزہ رکھتے تھے عشاء تک عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ رَیْتُ تَقِیْبَہُ وَہُوَ تَشْمَعُ مِنْ ذَاہِ
 الْبَیْطِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ تُدْرِکُنِی الصَّلٰوۃُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ سَلَامٌ وَاَنَا تُدْرِکُنِی الصَّلٰوۃُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتُ مِثْلَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَدْ
 غَفَرَ اللہُ لَکَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ واللہِ اِنْ لَکَ جَوَابُ اِنْ اَکُوْنَ اَشْکَاکُمْ
 وَلَیْسَ وَاَعْلَمُ کُمْ بِمَا اَتَقِی تَرْجِمَہُ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے
 پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دروازہ کی اوٹ سے سنتی تھیں غرض اس نے عرض کی کہ اے
 رسول اللہ کے مجھ کو صبح کا وقت آجاتا ہے اور میں جنب ہوتا ہوں کیا میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا مجھ
 بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنب ہوتا ہوں پھر میں روزہ رکھتا ہوں اس نے عرض کی کہ آپ اور ہم
 برابر ہیں رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپ کے لئے پچھلے گناہ بخشتے ہیں آپ نے فرمایا کہ
 تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی مین امید رکھتا ہوں کہ تم سب کے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا
 ہوں اہم سب سے زیادہ ہوں جاننے والا اُن چیزوں کا جس سے بچنا ضرور ہے (غرض
 اُس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ کے ساتھ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہ حکم مجھ کو نہ سب کو
 برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیف شرعی سے اور لازم عبادت سے باہر
 نہیں ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں یکساں عبادت ہو ورنہ وقوع
 میں حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ ساری جہان سے اعلم واقعے ہیں حکم سیکھان جو یہ آیت
 سَأَلَ اُمُّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ جُلُبًا اِیْصُوْمُ مَا لَکَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ یُحِبُّ
 جُلُبًا مِّنْ غَیْرِ اِجْتِلَامٍ تُحَرِّیْصُوْمُ سَلِیْمَانَ سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 کہیں پوچھا کہ جو شخص صبح کے جنابت میں وہ روزہ رکھے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کو تھے جناب میں بغیر اختتام کے اور بھر روزہ رکھ رہے **باب** تخلیضِ عذیم
 الجماع فی رمضان علی الصائم ووجوب الکفارة الذکری فیہ ویکافا ذلک بالحب علی
 التوبیر والمعسر ذللت فی فطره المعسر حتی یستطیع جماع کا رمضان میں مذکور ام ہونا روزہ دار
 پر اور بیان کفارہ کا اور اس کے وجوب کا **عن** ابی ہریرہ **رضی اللہ تعالیٰ عنہ** قال جاء رجل إلى
 النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** قال هلکت ید رسول اللہ قال وما اهلکک قال وقعت حل
 امرائی فی رمضان قال هل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شعبین
 ملتایعین قال لا قال فهل تجد ما تطعم سبعین مسکیناً قال لا قال ثم جئک فانی
 التبت **صلی اللہ علیہ وسلم** یعرف فیہ فمذفقاً تصدق بطناً قال انفق منّا ملکین لا یتیمان
 اهل بکیت اخرج الیہ منّا ففعلت النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** حتی بدت انیابہ ثم قال
 اذهب فاطعمہ اهلک ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک فقیر آیا نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کے پاس
 کہا کہ میں ہلاک ہو گیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا مجھ کو اس نے عرض کی کہ میں اپنی بیوی
 جا پڑا رمضان میں (یعنی جماع کر بیٹھا) آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا زیدی آؤ اور کہتا ہے اس نے
 کہا نہیں آپ نے فرمایا دو مہینوں کے روزہ برابر رکھ سکتا ہو اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا
 کھاتا ہے اس نے کہا نہیں پھر وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ حضرت کو باس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا
 جا اور کھود دو دیے مسکینوں کو اس نے کہا کہ مجھ سے بڑے بڑے کوئی مسکین ہے مدینہ کے دو نوکنکر لی
 کالے پھرون والے زمینوں کے بیچ میں کہ ان میں کوئی گھر والا مجھ سے بڑے محتاج نہیں تو نبی **صلی**
 اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قرمانت شوم و فدا میت گردم و گرد سرت گرم) یہاں تک کہ آپ کی چلیان کھل
 گئیں پھر آپ نے فرمایا کہ لو اُسکو اور کھلا اپنے گھر والوں کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان
 کے دن میں جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ دالے جلع سے اس پر کفارہ واجب ہو اور نودی
 فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہمارا اور مذہب کا ذہاب کا جب جماع قصد واقع ہو جان بوجھ کر اور
 کفارہ یہی ہے کہ ایک گروہن آؤ اور ناجو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سوجو محنت اور جدت
 میں خلل انداز ہوتی مثلاً لنگٹا لولانہو تھیر اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر بچے در پے
 روزے تھیر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام نہ تھیر مسکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی میز

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینوں کی طاقت اس وقت نہ ہو تو شافعی کے مد قول میں اول یہ کہ اوپر کچھ جب نہیں
 ہے اس کا اس کے بعد طاقت بھی موجب ہی اوپر کچھ واجب نہیں اور اس کی دلیل یہی حدیث ہے
 کہ اس میں جب اس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپؐ فرمایا کہ
 جب تجھ کو طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اوپر ادا کر کفارہ
 واجب ہے اور اس کو نذوی نے صحیح و صحیحاً کہا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ جب آپؐ پاس ٹوٹا آیا
 تو آپؐ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اس کی عدم استطاعت تینوں باتوں میں ظاہر ہو
 چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اس کی ادا ضرور ہے اور کفارہ
 اس کے ذمہ باقی رہا اور عرق حدیث میں وارد ہوا ہے وہ فقہاء نزدیک خبرہ صلح کا ہوتا ہے جس کے شیخ
 مدح سے پس ہر مسکین کو ایک مدہ پونجا ضرور ہے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَهْلِ الثُّهْرَيْقِ بِهَذَا**
الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ بْنِ عُبَيْنَةَ وَقَالَ بَعَثَ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ التَّرْبِيبُ وَلَكِنْ يَكُونُ فَضْلُ
الْمَالِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَاءُهُ تَرْجُمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نے اسی سناد سے یہی
 حدیث روایت کی جیسو ابن عبینہ نے روایت کی اور کہا اس میں کہ ایک عرق (پیسے ٹوٹا) اور وہی
 زبیل ہے اور اُس میں حضرت کی مہنی کا ذکر نہیں **عَنْ أَبِيهِ دُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ**
رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرَاتِهِ فِي رَمَضَانَ كَانَتْ تَقْتَضِي رَمْلًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
هَلْ لِي مِنْ رَقَبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَّ لَسْتِطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاطْعَمْتُ سِتِّينَ
مِنْ كَيْتَا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص حجام کر میٹھا رمضان میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا تو آپؐ فرمایا تو ایک غلام یا نوٹھائی زاد کر سکتا ہے اس نے کھا نہیں آپؐ نے فرمایا دو مہینہ روزہ
 رکھ سکتا ہے اس نے کھا نہیں آپؐ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا پہلا دو **فَانْزِلْ** اس حدیث سے
 استدلال کیا ہے حنفیہ نے کفارہ رمضان میں کا غلام آزاد کرنا ہی رد ہے اور ایسا ہی کفارہ
 ظہر میں اور مومن قبہ صرف کفارہ قتل میں ضرور ہے اس لیے کہ اس میں ایمان کی شرط مخصوص قرآنی
 ہے مگر مجبور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مومنہ طور پر اس لیے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے
 اس کو حمل کرتے ہیں رقبہ مومنہ پر اسی قید کو لحاظ سے جو قرآن میں کفارہ قتل میں مذکور ہے اور
 قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں کذا قال النذوی فی شرطہ مسلم۔

عمر الزہریؒ بخلاف اسناد ان رجلاً اخطأ فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتفر یغفر رقبۃ ثم ذکر عن عبد بن عیینۃ ترجمہ زہری سے یہی روایت مروی ہے اس اسناد میں جو میر ابن عیینہ سوا پر روایت کی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلاً اخطأ فی رمضان ان یغفر رقبۃ او یصوم شھرین او یطعم مائتین منکینا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اس کے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آدا کرے ایک ہر وہ یا روزہ رکھے دو ماہ یا کہلاوے ساٹھ سکینوں کو **عن** الزہریؒ بخلاف اسناد اس حدیث ابی ہریرۃ زہری سے اس اسناد میں مروی ہوئی **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احترقت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تاكل وطمئت امرأتی فی رمضان کما قال تصدق تصدق قال ما عندی شیء فامرہ ان یجلس فجاؤہ عرقان فیہما طعام فامرہ ان یتصدق بہ + حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپ نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان شریف میں اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے آخر میں آپ کے پاس دو گونیاں آمین کہانیکی رہیں غلہ یا کھجور کی (آپ نے فرمایا) یہ صدقہ کر دے **فائدہ** صدقہ دے بغیر وہی ساٹھ سکینوں کو کہا یا کہلا دیا اوپر مذکور ہو اور دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہ جو اوپر سن کر کھا کہ میں جل گیا اس سے استعمال مجاز کا رد اس **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نقول انی رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذکر ان الحدیث لکن فی اول الحدیث تصدق تصدق ولا حولہ کما را حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے دل میں صدقہ دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احترقت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تاكل وطمئت امرأتی فی رمضان کما قال تصدق تصدق قال ما عندی شیء فامرہ ان یجلس فجاؤہ عرقان فیہما طعام فامرہ ان یتصدق بہ +

اللَّهُ أَحَرْتُتُ إِعْرُتُتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ
 أَهْلًا قَالَ تَصَدَّقُ فَقَالَ رَأَيْتُ بَابِي اللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدَرُ عَلَيْهِ قَالَ أَجَلِي قَبْلِي
 هُوَ كَذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يُسَوِّي حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَيْنَ الْمُحْتَزُّ أَيْنَ نَفَقَامُ الرُّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُ بِهَذَا
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِيَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَيَجِيحُ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوا وَتَرَجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا فَرَأَى فِي مِثْلِ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 كِي كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ جَلِيَّا أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 ابْنِي بِي بِي سَعِيَّتِ كِي أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 مِيرَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 تَهَا كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ جَلِيَّا أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 يَهَانَ تَهَا أَدْرَعِمْ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالسَّائِرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا كَانَ
سَفَرًا مَرَحَلَتَيْنِ كَمَا كَانَ سَافِرُكَ مَدُومًا وَرَافِظًا كَمَا بَيَّانَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ قَضَاهُ حَتَّى سَكَنَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَقْبَلَ
فَالْكَدِيدَ كَانَ حَتَّى رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْكَدِيدَ فَالْكَدِيدُ مِنْ أَقْدَامِ رَجُلٍ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ رَجَعَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 أَيْ رَمَضَانَ رَمَضَانَ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 مِيرَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 تَهَا كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ جَلِيَّا أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 يَهَانَ تَهَا أَدْرَعِمْ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 مِيرَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 تَهَا كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ جَلِيَّا أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 يَهَانَ تَهَا أَدْرَعِمْ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ
 أَيْ نَفَقَامُ رَجُلٌ كَيْفَ تَخْشَى يَا بَنِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْنِ سَبْعِينَ رَمَضَانَ مِنْ أَدْرَعِمْ

رمضان میں روزہ رکھا یہاں تک کہ عصفان میں پہنچے پھر آپ نے ایک پیالہ منگا یا کہ اس میں کوئی چیز
 کی چیز تھی اور اس کو پیادین کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں پھر افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے
 ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جکا جی چاہے
 روزہ رکھ کر جکا جی چاہے افطار کرے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا نَبِيَّ بَعْدَ
 مُحَمَّدٍ وَلَا خَلِيفَ لَهُ مِنْ أَفْطَرِ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ وَأَكَلَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى عَنْهُمُ بَنَاهُنِمْ كَتَبُوا دُكُوْرُوزَ رَكْمُوْرُغِيْرُفِيْرُوزِ (اور نہ اوسکو
 جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا **فَالْكَافِ
 ان دواپتون میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي مَصَامٍ قَصَامٍ حَتَّى بَلَغَ
 مَكَّةَ رَاعِ الْفَيْحِمْ قَصَامَ النَّاسِ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ شَاوٍ فَزَعَرَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُبَّ
 فَعِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ تَرْجَمُ
 جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ جِسْمٍ سَالٍ كَدَفْتَهُ هُوَ رَمَضَانَ مِنْ مَكَّةَ كَيْفَ لَمْ
 اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراخ غنیمت تک پہنچ کر کراخ غنیمت مقام کا نام ہے کہ مدینہ سوسات منزل ان زیاد
 ہوا اور گوشت روزہ رکھا پھر آپ ایک پیالہ پانی کاٹا یا اسکو بند کیا یہاں تک کہ لوگوں کی نظر نہ دیکھا پھر آپ پی لیا اور لوگوں
 نے اس کے بعد آپ عزم کی کہ بعض لوگ روزہ رکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان
 ہیں **فَإِنْ شَاءَ مَا سَمِعْتُمُوهُ لَكُمْ رَادُّونَ حَتَّى كَرُوْهُ ضَرْكَتَا **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 الْأَسَدِيِّ وَذَلِكَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمْ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ فَعَلَيْكَ
 قَدْ عَايَنَّا قَدَحٍ مِنْ شَاوٍ بِكَ الْعَصِيْرُ تَرْجَمُ جَعْفَرُ اس سناد سوسہی روایت کی اور اوس میں اتنی
 بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ عزم کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہو اور وہ منتظر ہیں کہ آپ فرمایا
 پھر آپ ایک پیالہ پانی کاٹا یا بعد صبح کے آگے وہی صفوں ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَقِّ قَدَايَ نَجْلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَ قَدْ خَلَّلَ عَلَيْهِ
 فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا دَبْلُ مَا تَقُولُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ الْبَرُّ إِنْ لَمْ تَمُوتُوا
 الشَّيْخُ تَرْجَمُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرِمْ************

کہ ایک شخص پر لوگوں کے ہمیر دیکھ کر وادے پر سایہ کیڑ ہوئے تھے آپؐ پر جہا کہ اس کیسا ہوا لوگوں نے عرض
کی کہ ایک روزہ دار پر آپؐ فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں **ف** اپنے جب ضرر ہو اور ایسی نیت
پر پھر تو کیا لطف **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسْتَلِهُ تَرْجُمَةً بِرُءُوسِهِ وَهُوَ ذُو
بَعْدَ شَعْبَةَ يَهْدِيهِ الْإِسْنَادُ خَوْفًا وَكَانَ شَعْبَةُ دُكَّانَ يَبْلُغُنِي عَنْ عَجْمَى ابْنِ أَبِي
كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَرِي فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
اللَّهُ الَّذِي رَضِيَ عَنْكَ قَالَ كُنَّا نَأْتِيهِمْ كَقِفْطُهُ تَرْجُمَةً شَبَّهَ بِرُءُوسِهِ اسْمُ مَوْلَى
ہے اور زیادہ کھا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے مجھے بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں
اور اس سنا دین کہ آپؐ فرمایا اس کی رخصت قبول کر دو تمہارے لیے دی ہے اور کھارادی نے پھر
جب میں نے اون سے پوچھا تو اونہی یاد نہیں **عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ الْقُدُّوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِي عَشْرَةَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ مَضَانِ فَمِنَّا مَنْ
حَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَكَرِهَ يَعْزِبُ الْعَتَاثُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ ابو سعید رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو سو تین رمضان
کہ تو ہم میں کوئی روزہ نہ تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور
افطار کرنے والا روزہ دار پر **عَنْ قَتَادَةَ يَهْدِيهِ الْإِسْنَادُ خَوْفًا حَدَّثَنَا هَكَّامٌ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ
وَحَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا لِمَنْ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي نَيْتِي عَشْرَةَ وَشَعْبَةَ لِسَبْعِ
عَشْرَةَ أَوْ ثَلَاثَةَ عَشْرَةَ تَرْجُمَةً قَتَادَةَ سَوَّاسِ اسْمَاءُ مَوْلَى ابْنِ سَعِيدٍ رَوَيْتُ هَکَّامَ كَمَا رَوَيْتُ ابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَمْرٍو
بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت
میں سترہویں یا انیسویں مذکور ہے **ف** بارہویں سے غایب او بیسویں تک وہ مشدہو ہو پھر کہیں اول
تاریخ بیان کی کہ سنہ آخر **عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا قَالَ كُنَّا نَأْتِيهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَضَانِ فَمِنَّا يَأْبَى عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ افْطَارُهُ** ترجمہ
ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ
روزہ دار کے روزہ پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سبب انصاف مٹا****

کھانا ہر پہل اور پہلی پہل مومنین ہے اور پہلی مذہب قرب بلال ہر کو جو چاہے حضرت پر عمل کرے جو طاق
 رکھ کر غریب پر اور دین میں حرج نہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا**
نَقْرُؤُا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَصَانٍ كُنَّا الصَّلَامُ وَمِنَّا الْمُطِيرُ فَأَيُّهَا الصَّائِمُ
عَلَى الْمُطِيرِ وَلَا الْمُطِيرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرُونَ أَنَّ مَنْ قَبَّلَ قَوْقُ فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ يَرُونَ
أَنَّ مَنْ قَبَّلَ صُغْفًا فَافْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم
 چھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی صوم میں سے روزہ دار ہوتا اور
 کوئی صاحب فطار اور نہ صائم مضر بچھڑا کرتا اور نہ مضر صائم پر اور جانتے تھے کہ حسین فوت ہو وہ روزہ
 رکھ رہا ہے یا نہیں اور جس میں صفت ہو وہ افطار کرے یہی خوب ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَحَايَرُوا عُبَيْدَ اللَّهِ قَالَ سَأَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُطِيرُ فَلَا يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونوں
 نے کہا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنا اور روزہ رکھنا تھا افطار اور
 افطار کرتا تھا اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا **عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
وَالشَّافِعِيَّ يَقُولَانِ سَأَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَصَانٍ فَلَمْ يَغِيْبِ الصَّائِمُ
عَلَى الْمُطِيرِ وَلَا الْمُطِيرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا کہ انس نے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر
 میں تو کہا انہوں نے کیا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم
 نے مضر روزہ مضر نے صائم کو **عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
وَالشَّافِعِيَّ يَقُولَانِ سَأَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَصَانٍ فَلَمْ يَغِيْبِ الصَّائِمُ
عَلَى الْمُطِيرِ وَلَا الْمُطِيرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا عطاء بن ابی ریحان اور یزید روزہ رکھا
 تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنی سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا انس نے مجھے خبر دی
 ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مضر پر طعن نہ کرتا تھا نہ مضر صائم
 پر اور یحییٰ بن ابی لیلیہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 مثل اسکی **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي**

میں حضرت ہوئی افطار کی تب بعضی ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضی فطر پر ہم آگے کی منزل میں اور سے
 اور اپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے تو افطار تمہاری قوت بڑھا دیکھا سو تم سب افطار کرو اور یہ
 فرمانا آپ کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اس کے بعد دینے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہم
 اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْنَةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ الْأَسَدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي الشَّهْرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَصُومُوا وَإِنْ شِئْتُمْ فَافْطِرُوا ترجمہ حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزہ کو سفر میں اپنے فرمایا
 چاہو روزہ رکھ جاؤ یا افطار کر **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ حَمْنَةَ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ الْأَسَدِ بْنِ**
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَجُلٌ أَكْرَدَ الصَّوْمَ فَأَصُومَ فِي الشَّهْرِ
قَالَ مُلِمٌ إِنْ شِئْتَ وَافْطِرٌ إِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ
 بن عمرو سلمیٰ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بہت پورے روزہ رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی کہا
 کروں اپنے فرمایا چاہو رکھو چاہو نہ رکھو **فَإِنْ أَكْرَدَ الصَّوْمَ فَأَصُومَ فِي الشَّهْرِ قَالَ مُلِمٌ إِنْ شِئْتَ وَافْطِرٌ إِنْ شِئْتَ**
 سفر میں روزہ رکھو خواہ نہ رکھے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ أَكْرَدَ**
الصَّوْمَ تَرْجَمَهُ هِشَامُ سَبِيحِي رَوَى هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ رَجُلٌ أَكْرَدَ الصَّوْمَ تَرْجَمَهُ هِشَامُ سَبِيحِي
الْأَسَدِ وَأَنَّ حَمْنَةَ قَالَتْ إِنْ رَجُلٌ أَصُومَ أَفْطَرُ فِي الشَّهْرِ تَرْجَمَهُ هِشَامُ اس سناد سے بھی ترو
 روی ہوئی کہ حمزہ نے لکھا میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آخر تک **عَنْ حَمْنَةَ**
بِنْتِ عَمْرِو بْنِ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ أَكْرَدَ
الصَّوْمَ فَقَالَ خُجَاعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ
أَعَادَ بِهَا خَيْرًا وَكَرِهًا أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَكَذَا رَوَى فِي حَدِيثِهِ هُوَ رُخْصَةٌ
 ذکر یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ترجمہ حمزہ سلمیٰ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے من قوت پاتا ہوں روزہ
 کی سفر میں تو میں اگر روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے اپنے فرمایا کہ یہ حضرت ہر اس کی طرف سے جو سفر اس کے
 لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں اور اگر وہ نہ لیا تو اس میں اس کی طرف
 سے ذکر نہیں کیا **عَنْ أَبِي الدُّدَادِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ أَكْرَدَ**

سر دی ہوئی مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ابو اوثبہ پر وقوف کیجئے اور سند میں بھی یہ کہ روایت
 ہے عمیر سے جو مولیٰ ہر نام الفضل کے **عَنْ** ابی النضر یضاً الا سناد کحوحدیث علیہ السلام و قال
 عن عمیر یقول اُمّ الفضل ترجمہ سالم ابی النضر سے اس سناد سے مانند روایت ابن عیینہ کہ مروی ہے
 اور اس میں ہی راوی نے کہا کہ روایت ہے عمیر سے جو مولیٰ بن ام الفضل کے **عَنْ** عمیر یقول ابن
 عکابر حدیث کہ اُمّ سمیع اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول شئت اناس من اصحاب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحیام یوم عرفۃ فخر بها مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فارسلت الیہ یوم فخر لکن کفوہو عرفۃ فخر بہ ترجمہ عمیر بن عباس کے مولیٰ سے روایت ہے
 کہ وہ نہونچے ام الفضل سے سنا لوگوں نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سون عرفہ کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں تب انہوں نے ایک پالہ زدہ کلبہ پیدا اور آپ عرفات میں
 پہنچنے پہ لیا **عَنْ** قیمیونۃ زوج النضر صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ يَكْفُرُونَ
 فحیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فارسلت الیہ یوم فخر لکن لکن
 وهو واقف فی الموقف فخر بہ منہ والناس یخطئون الیہ ترجمہ میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بی بی سنان کی ماں نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں عرفہ
 کے دن (میدان عرفات میں) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کلبہ زدہ کا اور آپ وقوف کیجئے
 ہوئے تھے موقف میں اور آپ نے بی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو **ف** ان ہدایتوں سے کہی امور
 ثابت ہو اول مستحب ہونا افطار کا عرفات میں دوسری مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور
 یہی صحیح ہے مذمتی میں تیسرا جواز کہ ہے ہو کر پیٹ کا اور سوار ہو کر یہی چوتھے مباح ہونا
 قبول ہدایت کا آپ کیو سطر **باب** صوم یوم عاشوراء عاشورے کے روزے کا بیان
عَنْ عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصوم کما ہاجر الی اللہ ینتہ صائموا کما یصیامہ کما فی قولہ صائموا کما فی قولہ صائموا کما فی قولہ
 ترکہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کی دن روزہ رکھتے تھے
 اپام جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہر جب آپ مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس
 دن روزے کا حکم فرمایا پہر جب رمضان فرض ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھی جو چاہے

ف چوڑوے نووی نے کہا کہ علمائے اتفاق کیا ہو کہ اب عاشور یکاروزہ سنت ہو واجب نہیں
 اور اول اسلام میں اسکا کیا حکم تھا اس میں اختلاف ہو رہے ہیں رمضان فرض ہو گیا قبل سوا بر حنیفہ کا قول ہے
 کہ واجب تھا اور اصحاب شافعی میں اختلاف ہو مشہور قول ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہیں ہوا مگر
 استحباب اسکا ہو کہ تھا پھر جب رمضان فرض ہوا مستحب گیا ہو کہ نہ **ما عَنِ** **هَاشِمٍ** **بِهَذَا** **الْأَمْرِ** **وَلَمْ**
يَكُنْ فِي أَقْلِ **الْحَدِيثِ** **وَكَانَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **يَقُومُهُ** **يَقَالُ** **فِي** **أَحَدِ** **الْحَدِيثِ**
وَتُرِكَ **عَاشُورَاءُ** **فَمَنْ** **شَاءَ** **صَامَهُ** **وَمَنْ** **شَاءَ** **تَرَكَهُ** **وَلَمْ** **يُجْعَلْ** **مِنْ** **فِعْلِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ**
وَاٰلِهٖ **سَلَامٌ** **وَأَيْتُ** **جَبْرِ** **مِنْ** **رَجْمِ** **مِثَامٍ** **فَرَأَى** **سَلَامٌ** **هَذِهِ** **رَوَايَتُ** **كِي** **أَوَّلِ** **حَدِيثٍ** **مِنْ** **جِهَةِ** **نَهْنِي** **كَيْهَا** **سَلَامٌ**
 اسے صلی اللہ علیہ وسلم عاشور یکاروزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ نے عاشور یکاروزہ چوڑوے دیا پھر جبر
 کا جی چاہے روزہ رکھو اور جب کا جی چاہے چوڑوے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں
 ٹھہرایا جیسے جبر کی روایت میں تھا **عَنِ** **عَائِشَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهَا** **أَنَّ** **يَوْمَ** **عَاشُورَاءَ** **كَانَ**
يُسَلِّمُ **فِي** **الْجَاهِلِيَّةِ** **فَكَانَ** **أَجَاءَ** **الْإِسْلَامِ** **مَنْ** **شَاءَ** **صَامَهُ** **وَمَنْ** **شَاءَ** **تَرَكَهُ** **مَرَّجِمَةً** **حَضْرَتِ** **عَائِشَةَ**
 نے فرمایا کہ عاشور یکاروزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا پھر جب اسلام آیا تو اب سجا کر رکھے جائے چوڑوے
ف اگر چاہے رکھو جو چاہے چوڑوے اس خفیہ استدلال کرتے ہیں احب ہونے پر اور شافعیہ استدلال
 کرتے ہیں مگر نہ ہونے پر اور ہر حال آدھ سنت خبیہ غیر مذکورہ **عَنِ** **عَائِشَةَ** **قَالَتْ** **كَانَ** **رَسُولُ**
اللَّهِ **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **يَأْتِي** **مُرُوضِيًا** **وَيَقُولُ** **أَنْ** **تُقْرَضَ** **نَمَاضَانِ** **فَلَمَّا** **فَرَضَ** **رَمَضَانَ** **كَانَ**
مَنْ **شَاءَ** **صَامَ** **يَوْمَ** **عَاشُورَاءَ** **وَمَنْ** **شَاءَ** **أَفْطَلَ** **مَرَّجِمَةً** **حَضْرَتِ** **عَائِشَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهَا** **فَرَمَا**
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے اسکو روزے کا (یعنی عاشور یکاروزہ) جب رمضان فرض نہیں ہوا
 تو نہ پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جب کا جی چاہے عاشور یکاروزہ رکھو اور جب کا جی چاہے نہ
 رکھے **عَنِ** **عَائِشَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهَا** **أَخْبَرَتْ** **أَنَّ** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **يَقُومُ** **عَاشُورَاءَ**
فِي **الْجَاهِلِيَّةِ** **ثُمَّ** **أَمَرَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **بِحِجَابِهِ** **حَتَّى** **فَرَضَ** **رَمَضَانَ**
فَقَالَ **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **مَنْ** **شَاءَ** **فَلْيَصُمْهُ** **وَمَنْ** **شَاءَ** **فَلْيُفْطِرْهُ** **مَرَّجِمَةً** **حَضْرَتِ**
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فریش عاشور کیوزہ رکھتے تھے جاہلیت میں پھر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا اسکو روزے کا یا نہ رکھے جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا چاہے ہیں ہیں

یفتی

روزہ رکھو چاہے افطار کرے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ**
كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ
أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ نَصَانٍ فَلَمَّا أَفْتَرَضَ نَصَانٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ
يَوْمٌ مِنْ أَكْبَامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ ذَكَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشوراء
 کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے
 سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپؐ فرمایا عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے
 اوس میں روزہ رکھو چاہے چھوڑ دے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ**
عَلَيْهِ سَلَامٌ رَوَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ
أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ ترجمہ عبد اللہ
 بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشوراء کا تو آپؐ فرمایا اوس دن میں جاہلیت
 روزہ رکھتے تھے سو جب کاہی چاہے روزہ رکھو اور اجی بچاہے جبکہ چھوڑ دے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنْ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُفَارِقَ
صِيَامَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
 عاشوراء نماں ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جب کاہی چاہے روزہ رکھو اور جب کاہی
 چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہیں کہتے تھے مگر جبکہ موافق بڑھاوے اُن دنوں کے جن میں انکو
 عادت تھی روزہ رکھنے کی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** ذکر عن عبد اللہ بن عمر
 علیہ السلام **يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ**
 عبد اللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر
 ہوا عاشوراء کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ
 صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال ذال یوم کان یصومہ اہل الجاہلیۃ فمن

شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي جَوَابِ زَيْدٍ كَرِهَ اِبْنُ عَبَّادٍ الرَّحْمَنُ
 يَزِيدُ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَلْبِشٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَدُنُّ اِلَى
 الْغَدَاةِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ الْيَوْمُ بِكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَذَرُهُ مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا
 هُوَ قَالَ اِنَّهَا هِيَ يَوْمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِيهِمْ
 رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ بَرَكَ وَقَالَ أَبُو كَرَيْبٍ مَرْجَمٌ تَرْجَمَهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ
 نَعَى كَمَا اشْعَثُ بْنُ قَلْبِشٍ عَبْدُ اللَّهِ كَيْدُ بَاسِ آءِ اُورُوهُ نَشْتَا كَرْتِي تَهْرَجُوا كَوْتُ كَمَا اُوْنَهُونَ لِي كَمَا اِي اُوْمَجِدُ
 اُوْدَا نَشْتَا كَرْتُو اُوْنَهُونَ لِي كَمَا كَرَا جَ كَمَا عَاشُورَى كَادَنَ نَهِيْنُ هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي كَمَا كَرْتِي جَانْتِي هُوَ عَاشُورَى
 كَادَنَ كَمَا هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي كَمَا هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي كَمَا هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي كَمَا هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي كَمَا هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي
 رَكْتِي قَبْلَ رَمَضَانَ فَرَمَضَانَ هُوَ كَيْدُ بَاسِ آءِ اُورُوهُ نَشْتَا كَرْتِي تَهْرَجُوا كَوْتُ كَمَا اُوْنَهُونَ لِي كَمَا اِي اُوْمَجِدُ
 اُوْبَرَكِي كِي رَوَايَتِي مِنْ هُوَ كَمَا اُوْسُ كُوْجُوْزُ دِيَا عِيْنُ الْاَعْمَشِ بِطَلْعِ الْاَسَاوِدِ كَالَا فَلَكَ اَنْزَلَ وَصَا
 تَرَكَهُ تَرْجَمَهُ اَعْمَشُ هِيَ هِيَ مَضْمُونٌ مَرُوِي هُوَ اُوْسُ مِنْ يَدِي هِيَ كَيْدُ بَاسِ آءِ اُورُوهُ نَشْتَا كَرْتِي تَهْرَجُوا كَوْتُ كَمَا اُوْنَهُونَ لِي
 اُوْسُ جُوْزُ دِيَا عِيْنُ قَلْبِشٍ يَزِيدُ سَكَنَ اَنْ اَلْاَشْعَثُ بْنُ قَلْبِشٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَدُنُّ فَكُلْ قَالَ اِنِّي صَائِمٌ
 قَالَ كَصَوْمِكَ ثُمَّ تَرَكَ تَرْجَمَهُ قَلْبِشُ كَمَا اَشْعَثُ اَلْعَبْدُ اُسَ لِي كَمَا اُوْرُوهُ كَمَا نَا كَمَا هِيَ تَهْرَجُوا عَاشُورَى
 كَيْدَنَ اُوْنَهُونَ كَمَا اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ
 نَعَى كَمَا اَشْعَثُ بْنُ قَلْبِشٍ اُسَمِيْنُ بَصْرِيٌّ جُوْزُ دِيَا كَمَا اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ اُوْمَجِدُ
 اَبْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 اِنَّ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ بَرَكَ
 فَارْتَضَى فَكُنْتَ مُقِطًا فَالْهَيْجَرُ تَرْجَمَهُ اَعْمَشُ نَعَى كَمَا اَشْعَثُ اَبْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْدُ بَاسِ
 اُوْرُوهُ عَاشُورَى كَيْدَنَ كَمَا نَا كَمَا هِيَ تَهْرَجُوا عَاشُورَى اَجَبُ عَاشُورَى كَادَنَ نَهِيْنُ هِيَ تُوْعِدُ اُسَ لِي
 اُوْنَهُونَ كَمَا اُسَا رَدْنَهُ رَكَا جَا تَا تَا قَبْلَ رَمَضَانَ كَيْدُ بَاسِ آءِ اُورُوهُ نَشْتَا كَرْتِي تَهْرَجُوا كَوْتُ كَمَا اُوْنَهُونَ لِي
 رَدْنَهُ رَكَا جَا تَا تَا قَبْلَ رَمَضَانَ كَيْدُ بَاسِ آءِ اُورُوهُ نَشْتَا كَرْتِي تَهْرَجُوا كَوْتُ كَمَا اُوْنَهُونَ لِي
 اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَبِحَسْبِنا عَلَيْهِ وَيَعَا هَذَا مَا عِنْدَنَا

فَكُنَّا فِيهِ نَصْرًا لَكُمْ يَا مَرْيَمُ إِنَّكِ عَلَىٰ إِخْلَاقٍ وَكَانَ يُنَادِيهَا مِنْ أَرْحَامِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْغَائِبِينَ فَاتَّخَذْنَا عَمَلَكِ الْيَوْمَ عَمَلًا شَدِيدًا لِّقَوْمٍ يُسْرِفُونَ
 رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشور کے روز ہو گا اور اسکی رغبت دیتے تھے اور یہ خیال رکھو
 تجھے ہمارے بچہ حب مضان فرض ہوا ہے آپ اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ لوہار پر
یٰعِصَىٰ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ خَطِيبًا يَلْمِزُ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 خَدَمَتْ قَدِيمًا مَّا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيُّكُمْ كَمَا نَأْهَلُ الْمَدِينَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْيَوْمَ هَذَا الْيَوْمَ هَذَا عَاشُورَاءَ وَلَكِنْ يَكْتُمُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
 صِيَامَهُ ذَا نَاصِيَةٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُصُومَ فَلْيُصُومْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ
 عبد الرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آدمی نے جب مدینہ
 آئے تھے اور دن عاشورہ کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علمائے کہان میں نے اے اہل مدینہ میں نے سنا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ فرض نہیں کیا
 اور میں نے سوچا ہے ہوں یہ جو چاہے روزہ رکھو جو چاہے فطار کرے **عَنْ** ابْنِ فَضَالٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
 بِإِسْنَادِهِ **ابن شحباب** سہی مضموری ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ **الْإِسْنَادِ** سَمِعَ الشَّيْخَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُصُومَ فَلْيُصُومْ وَلَكِنْ
 يَنْ كُنْ بَاقِيًا مَحْدِيغًا مَالًا بَنِي إِسْرَءِيلَ كَيْدُؤُسَ ترجمہ مہری سے اس اسناد مروی ہے کہ حضرت
 معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں نے سوچا ہے ہوں یہ جو
 چاہے روزہ رکھو اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ نَاكَ
 قَدِيمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لِمَا نَسُوا
 عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ مُوسَىٰ وَبَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَىٰ نَارٍ فَكَفَرُوا
 بِصَوْمِهِ نَطِيمًا لَهُ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحُجَّ أَحَدٌ بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ كَمَا مَاتَ بِصَوْمِهِ
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں
 تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ
 رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوس دن اللہ تعالیٰ موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر علیہ دیا
 اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیے (یعنی اسکا پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

احادیث

ہم تسو زیادہ دوست ہیں اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے پر حکم دیا آپ نے اوس دن کر روزِ عید
 اَلْیَوْمَ یَعْلَمُ الْاِسْلَامُ وَقَالَ فَسَالَهُمْ عَنْ ذَلِكَ تَرْجُمَهُ بَشَرًا سَنَدُ سِدِّی رَوایت مروی ہوئی
 مگر اُس میں یوں ہے کہ آپ پوچھا یہ دوسرے سبب اس روزہ کا **عَنْ اَبِي عُبَّادٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ**
 اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُودَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُورَ اَفْطَحَ
 لَہُمْ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا هَذَا الْیَوْمَ الَّذِی تَصُومُوْنَ فَقَالُوا هَذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ
 اَنْجَ اللہُ نَبِیَّہُمْ مُوسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَدَوْا نَبِیَّہُمْ عِزَّوْنَ وَقَوْمَہٗ قَصَامَہٗ مُوسٰی شَکَلَ فَعَنْ نَصُومُہُمْ فَقَالَ
 رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَعَنْ اَحَدِ الْاَوَّلِ بِمُوسٰی مِنْکُمْ قَصَامَہٗ رَسُولُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَامْرُؤٌ صِیَامٌ وَہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہی
 اوس دن شکر کی کجائت میں روزہ رکھا **عَنْ اَبِیْ یُؤُبَیْ یَعْلَمُ الْاِسْلَامُ الْاَنَّهُ کَانَ عَزَائِمَ سَعِیْدِیْنِ**
جُبَّیْنِ حَرِیْمَہِ الْیُؤُبَیْ یہی مضمون اس سناد سے مروی ہوا اگر اسکی اسناد میں یہ کہ روایت کہ
 ابن سعید سے اور اون کا نام نہیں لیا **عَنْ اَبِیْ مَوْسٰی قَالَ کَانَ یَوْمَ عَاشُورَ اَدِیُّوْمًا یُعْطِیْہُمْ**
اَلْیَهُودُ وَتُخَدُّ عَیْدًا فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صُومُوْہُ اَنْتُمْ تَرْجُمُہُ اَبُو مَوْسٰی
 کہا عاشورہ کیون کی تعظیم یہ کرتے تھے اور اسکو عید ٹھہرانے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تم اوس دن روزہ رکھو **عَنْ قَلِیْبٍ فَذَکَرْنَا یَعْلَمُ الْاِسْلَامُ وَبِشَلَّہٗ وَمَا ذَا قَالَ اَبُو اَسَامَہٗ**
لُحَدَّیْنِ صَدَقَہٗ بِنِیِّ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ قَلِیْبِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شُعَابٍ عَنْ اَبِیْہٖ
مُوسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَهْلُ خَیْبَرٍ یَصُومُوْنَ یَوْمَ عَاشُورَ اَدِیُّوْمًا یُعْطِیْہُمْ
 عَیْدًا اَوْ یَلْبِسُوْنَ لِبَاسَہُمْ نِیَّہٗ عَلَیْہُمْ وَکَانَ تَقَرُّہُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 فَصُومُوْہُ اَنْتُمْ تَرْجُمُہُ قَلِیْبِ سے اس سناد سے مروی ہو کہ اوس میں یہ مضمون نہ آتا ہے کہ ابو اسامہ نے
 کہا روایت کی محبہ سے صدقہ بن ابی عمر ان نے قلیب بن مسلم سے انہوں نے طارق سے اور انہوں نے
 ابو موسیٰ سے کہ کہا ابو موسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورہ کے دن اور اوس دن عید
 ٹھہراتے تھے اور اپنی غورتوں کو زیور پہناتے تھے اور انکو منوارتے تھے اور سنگار کرتے تھے تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اب گ روزہ رکھو **ف** اور یہی روایت میں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے عاشورہ کا پہرہ یہ نہ میں آئے تو سجدہ کرو دیکھا اور کہہ کر

لکے شاید چہرین حرک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اور نبی ہو یا یہودیہ کے جو مسلمان ہو بہرین انکی
تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تو اتراسکا علم آپ کو ہو یا یہودیہ اور صرف اخبار آحاد سے آپ نوروزہ نہیں رکھا
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وُسَّیل عَصِيَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَامَ يَوْمًا يُكَلِّبُ فَضْلَهُ عَلَى الْيَوْمِ الْهَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَكَّ اَنَّ
اَلْهَذَا الشَّهْرَ كَيْفِي رَمَضَانَ ترجمہ عبد البر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشورہ کے
روزہ کا تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور
دنوں میں تو اسیدین کی بزرگی ڈھونڈنی کو سوا اسدن کے اور نہ کسی ماہ میں روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی
ڈھونڈ رہے کہ سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنوں میں عاشورہ مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے تھے)

عن عبد اللہ بن ابی یزید وھذا الاسناد یثبت وہی روایت اس سند سے بھی مروی
ہوئی عن حکیم بن ابراہیم قال اُتیتُ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وھو متوضئ
یَدَاہُ فِی مَرْمَمٍ قُلْتُ لَہُ اَخْبَرْنِی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ اِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْحُسَيْنِ
فَاعْبُدْ دَاخِرَ یَوْمِ الثَّالِثِ مَا تَمَّا قُلْتُ هَکَذَا کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَصُومُ
قَالَ نَعَمْ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا میں ابن عباس کے پاس پہنچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی
چادر پر نرم کے کنارے سو میں نے کہا خبر دیجیے مجھ کو عاشورہ کے روزہ سے اور انہوں نے فرمایا جب تم چائے
دیکھو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پھر جب نویں تاریخ ہو اسدن روزہ رکھو میں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ
سلم ایسا ہی کرتے تھے اور انہوں نے کہا مان ف ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ
نویں تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ یکے دن
رکھا اور لوگوں نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر سال آئندہ
آویچکا تو ہم انخار اللہ تعالیٰ نویں تاریخ روزہ رکھیں گے پھر آپ کا انتقال ہو گیا عرض انکا مذہب یہی ہے
کہ عاشورہ نویں کو ہے اور جاہلیہ علماء نے سلف و خلف کا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ دسویں تاریخ ہے اور
یہی قول ہے سعید بن سبیلہ حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور
یہی مقتضی لفظ ہے اہلہ کہ عاشورہ عشرہ شفق ہے اور عشرہ دس کو کہتے ہیں اور امام شافعی اور اہل اقصاء
احمد اور اسحاق اور دو کثر علماء کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونوں کا روزہ سب سے اس لیے کہ آپ نے روزہ

کا روزہ رکھا تھا اور نوین کی نیت کی تھی کہ آئینہ فات ہو گئی اور حدیث مسلم میں گذرا ہے کہ فضل صیام
بعد رمضان کو صیام شہر اسہ محرم ہے اور علمائے کہا ہے کہ نوین تاریخ کے روزہ ملائیت سے غرض یہ تھی کہ
اسی روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت تھی **عَنْ** **الْحَكِيمِ بْنِ الْأَعْمَرِ** قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَقْضِي اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ مَا هُوَ مَتَّوِّسِدٌ يَذْأَهُ عَيْنًا زَمَنَهُ عَنْ صَوْمٍ عَاشُورَاءَ بِبُيُوتِ حَبِيبَتِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ
ترجمہ حکیم بن اعمر نے کہا پوچھا میں نے ابن عباس سے اور وہ مکہ لگائے ہوئے تھے زمر کے پاس عاشورہ
کے روز کیوں یہ بیان کیا روایت مثل روایت حاسب بن بن عمر کی **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ** تَقْضِي
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا يَقُولُ حَبِيبَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ نَأْمَسَ
بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُحِطُّهُ لِيَوْمِ دُرِّ النَّجَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَكَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ انْتَشَأَ اللَّهُ حُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَمَا بَاتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى
تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کا اور حکم کیا اس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ اگر یہ دن تو ایسا ہے کہ اس کی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ تو اپنے فرمایا جب اگلا سال آدھ کا
انشاء اللہ تعالیٰ ہم نوین تاریخ روزہ رکھیں گے آخر اگلا سال نہ آئی یا کیا کہ آپ زوفات فرمائی **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ تَقْضِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْ بَيْنِي
وَالْقَابِلِ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِيهِ دَائِرَتَانِ نَكْبَتَانِ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ
رکھوں گا میں نوین تاریخ کو اور ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورہ ہے
عَنْ **سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَرِ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَمَةَ رَجُلًا مِنْ أَتْلَمَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَ أَنْ يُؤَدِّيَنَّ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُومْ فَلْيَصُومْ
وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُومْ مِمَّا مَلَكَ اللَّيْلُ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورہ کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو بھارا
گو روزه نہ رکھا ہو وہ رکھے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا اساک پورا کرے رات تک **عَنْ** **الرَّبِيعِ بْنِ**
مَعْقُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً

عَاشُورَاءَ إِلَى قُدَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَحَبَّ صَاحِبًا فَلَيْقِمَ صَوْمَهُ مَنْ
 كَانَ أَحَبَّ مُقِطًا فَلَيْقِمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَلَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنَصُومُ صِبْيَانِنَا الصَّغَارِ
 مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتُجَلُّ لَهُمْ اللَّعْبَةُ مِنَ الْعَهْرِ فَإِذَا بَلَغَ أَحَدُ هُمْ
 عَلَى طَعَامٍ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ عِنْدَ الْفِطْرِ تَرْجِمُهُ رِجْلُ مَعُودٍ كَيْفَ يَرَوْنَ أَيْتِمْ كَرَامًا كَمَا رَوَى
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَى عَاشُورَاءَ يَكِي صَبَحَ كَرِهَ سَبْعًا أَنْصَارُ كَاؤُنْ مِثْلُ مَدِينَةٍ كَرِهَ كَرِهَ رُزْهَ رَكَاوُ
 أَتَانَا رُزْهَ پُورَا كَرِهَ اوجھن صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھاوے)
 پھر اوس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اسے چاہتا
 تھا اور سب کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے انکی پہر چب کرنی رونے لگتا تھا تو اگر
 کو دہی کیسی لکھو دیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دو مردوں کی
 یہی کہ جو روزہ و آخر روزہ پورا کرے اور جس نے کہا یا ہودہ اس دن کے اب سو پہر افطار کی وقت کچھ نہ
 کھاوی جیسو ہم انکے میں جو روز کو شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پہر معلوم ہو جاوی کہ یہ دن رمضان کا
 ہے اوسکو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لیے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت
 کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں **عمر** خالد بن ذکوان قَالَ سَأَلْتُ الرَّبِيعَ بَنْتَ مَعُودٍ لَغِيْنِي اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا كَرِهَ صَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُدَى الْأَنْصَارِ
 فَمَكَكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَافْعَةَ قَالَ وَفَضَّلَ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعَهْرِ فَذْهَبَ
 بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُوا كَا الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْبَةَ فَلَمْ يَبْهَرُوا حَتَّى يَتِمُّوا صَوْمَهُمْ تَرْجِمُهُ
 خالد بن ذکوان نے پوچھا ربيع بنت معوذ بن عفرہ سے عاشرہ کے روز کیسے قراؤں ہوں نے کہا کہ اہل بیجا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو گاون میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ
 بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کھلونا اون سو اوسان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پہر چب وہ کھانا مانگو
 تھے تو ہم دہی کھلونا لکھو دیتے تھے اور وہ ان کو غافل کر دیتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے
 تھے **باب** تَحْدِثِمْ صَوْمَ يَوْمِي الْعِيدَيْنِ عِيدِ مِثْلِ وَزْهَ حَرَامِ ہونے کا بیان **عَنْ**
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْيَوْمَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى
 عَنْهُ نَجَاءُ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَوَّتْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ

مَلِ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ عَنْ صِيَامٍ يَوْمَ فِطْرِكُمْ قِيَامًا مَكْرُورًا الْاِخْتِصَامُ يَوْمَ يَأْكُلُونَ فِيهِ
 مِنْ شَيْءٍ كَرِهْتُمْ ترجمہ ابی عبدیہ صلی ابن ابی ہریرہ نے کہا کہ حاضر ہوا امین عیدین عمر بن خطاب کو ساتھ
 اور آپ آکر اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ یہ دو دنوں دن ایسے ہیں کہ
 منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے اور یہ دن آجکا تمہاری افطار کا ہے
 بعد روزوں کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے
 ہو ف روزہ عید فطر اور عید الاضحی کا باجماع علماء حرام ہے ہر حال میں خواہ روزہ نذر کا ہو یا فطر کا
 یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص وہی کی طرف تعین کر کے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور مجہود کے نزدیک
 نذر اسکی منع نہیں ہوتی اور نہ اسکی فضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے
 اور قضا اس کی جب ہے اور اگر اسی دن روزہ رکھ لے تو نذر پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے
 خلاف ہر اکذا قال النووی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَعْنَا عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحَى ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دنوں کے روزوں سے ایک عید الفطر اور دوسری عید الفطر
 میں عَنِ قُرْعَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا
 فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَكَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَأْثُرُ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَرِهْتُمْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَكْفِيكَ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ
 وَيَوْمِ الْاَضْحَى مِنْ لَهْطَانِ ترجمہ قرعہ نے ابی سعید خدری روایت کی کہ انہوں نے کہا سامین نے ان
 سے ایک حدیث کو کہ مجھ پر بہت پسند آئی اور میں نے کہا ان سے کہ کیا تم سننا ہو اسکو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے تو انہوں نے کہا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہوں
 گا جو آپ نے نہیں فرمائی اور جو میں نے نہیں سنی کہا انہوں نے کہ سامین نے ان کو کہ فرماتے تھے کہ روزہ
 درست نہیں ان دو دن میں ایک عید الاضحی میں اور دوسری عید الفطر میں رمضان کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَعْنَا عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحَى ترجمہ
 ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دنوں کے روزوں کو
 عید فطر اور عید الاضحی کے عَنِ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ اِنَّكَ كُنْتَ اَنْتُمْ يَوْمًا فَوَاقِعَ يَوْمٍ اَلْحَمْدُ لَكَ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا اَمَّا اللهُ يَوْمَ كَارِ النَّارِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا الْبُحْثِ
 ترجمہ زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ میں نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ کروں
 اور وہ دن موافق ہو اعمید ضحیٰ کے تو ابھی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اسے پاک نذر پورا کرنے کا حکم
 فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن کر روزہ رکھو سے منع فرماتے ہیں **ف** یعنی ابن عمر
 نے اُس کے جواب کو نہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلین معارض ہیں اور جو عید کو دن کی نذر معین
 کرے اس کی تحقیق ادھر ابھی بیان پہ چکی ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَاثِلَتُهَا**
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَؤُلَاءِ يَوْمٍ الْفِطْرِ يَوْمُكُمْ لَا تَخْطِ حضرت عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحیٰ کو روکے
 سے **بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ اَيَّامِ الشَّرِيقِ وَبَيَانِ اَنَّهَا اَيَّامٌ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفُجِرَ اللهُ عَنْهَا**
 ایام شریق میں روزہ حرام ہونیکا بیان **عَنْ نَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ الشَّرِيقِ اَيَّامٌ اَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ نمیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایام شریق کے کہانے پیڑ کے دن میں **عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ**
 قَالَ خَالَ كَلْبُكَ اَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ عَنْكَ كُنْ بِهَذَا كَدَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ اللهُ تَعَالَى ترجمہ ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا
 مگر اس میں یہ ہو کہ بہ دن کہانے پینے کے ہیں اور یاد اُسی کے **عَنْ كَتَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ**
 اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ وَادُسَ نَزَلَ ثَابِتُ اَيَّامِ الشَّرِيقِ قَدْ دَسَى اَنَّهُ
 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُ اَيَّامُ مَعْنَى اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ کتب کو اور اس بن حدشان کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام شریق میں یہیما کہ بکار دین کہ حبت میں کوئی نہ جا دیگا سو اس میں کہ
 اور مٹی کے دن کہانے پیڑ کے ہیں **عَنْ اَبِي رَاهِمٍ عَنْ طَهْمَانَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ**
 اَنَّهُ قَالَ كُنَّا دِيَا اَبِي رَاهِمٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ اللهُ تَعَالَى
بَابُ كَرَاهَةِ اَفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمِ الْاَيَّامِ عَادَتُهُ ایک جمعہ کو روزہ رکھو
 کی کراہت **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ جَعْفَرٍ** قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعِيًّا مِنْكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَحْمَرُ
وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ تَرْجُمُهُ مُحَمَّدٌ بْنُ كَهْلَانَ جَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرُوَاهُ طَوَاتُ كَرْتِي تَرْجُمُهُ مُحَمَّدٌ بْنُ كَهْلَانَ
فَرَمَا يَسِرُّ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ كَرُوْرِي سُوْهُوْنُ نَعْمَ كَمَا كَانُ قِسْمُ هِيَ اِسْ بَيْتِ كَرَبِ كِي
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ مَضْمُونٌ دُوسَرِي سُدُسِي رُوِي هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ
يَصُومَ بَعْدَهُ أَبُو سَهْرٍ رَوَى عَنْهُ قَالَ فَرَمَا يَسِرُّ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُوْنِي رُوْهِي كَيْسُ اَكْبُوْرُ حَمِيْهِي
مَكْرَا كِي اَوْسُ كِي هِي رَكُوْرِي اَوْ كُوْرِي هِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْصُمُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ لَيْلَتِي وَلَا تَخْصُمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ
مِنْ لَيْلَتِي وَلَا يَمُرُّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدٌ كَفَرْتُ تَرْجُمُهُ أَبُو سَهْرٍ رَوَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
كِي نَبِي صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ كَآپُ نَرَمَا يَكُوْرِي خَاصُ كَرِي حَجَّةِ كِي رَآتُ كُوْرِي رَآتُونُ مِيْنُ جَاكُوْرِي اَوْ
نَمَا كُوْرِي سَا تَهِي اَوْ رَنَ خَاصُ كَرِي اَوْسُ كِي دُنُ كُوْرِي نُونُ مِيْنُ رُوْرِي كِي سَا تَهِي مَكْرِي كِي رُوْرِي رَكُهْتَا هُوْ دُوْرِي هِي
اَوْ اُسُ مِيْنُ حَجَّةِ اَجَاوِي فَ اَنُوْرِي نَرَمَا يَكُوْرِي كَرِي حَمُوْرِي اَصْحَابُ نَفْسِي كَا قَوْلُ هِي هِي كِي خَاصُ حَجَّةِ كِي
دُنُ رُوْرِي رَكُهْتَا مَكْرُوْرِي هِي مَكْرَا يَسُوْرِي كِي تَارِيخُ مِيْنُ دُوْرِي هِي رُوْرِي رَكُهْتَا تَهِي اَوْ اَوْسُ مِيْنُ حَجَّةِ اَكْيَا تُوْرِي
مَضَآئِقُ نَهِيْنُ اَوْ اِسِي طَرَحُ مِثْلًا اَوْسُ نَرَمَا كِي كَرِي حَجْدُنُ بِيَا رَا حَجَا هُوْ كَا رُوْرِي رَكُهْتَا اَوْ اَوْسُ مِيْنُ رُوْرِي
حَجَّةِ كِي اَحَجَا هُوْ كِي اَوْسُ نَهِيْنُ يَا اَكْيَا رُوْرِي اَوْسُ كِي اَكْيَا اَحَجَا مَلَا يَا تُوْرِي مَكْرُوْرِي نَهِيْنُ اَوْ اَمَامُ مَآكُنِي
جُوْرِي طَا مِيْنُ كَمَا هِي كِي مِيْنُ نَرَمَا كِي اَوْ اَعْلَمُ سَ نَهِيْنُ سَنَاجُ حَجَّةِ كِي رُوْرِي كُوْرِي مَنَعُ كَرِي هُوْ تُوْرِي اَوْ اَوْسُ كُوْرِي
يَا حَيْثِيْنُ نَرَمَا نَحِيْنُ هُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي
حَبِ حَدِيْثُ كَرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي
هِي كِي حَدِيْثُ اَكُوْرِي نَهِيْنُ اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي
كِي سَا تَهِي جُوْرِي اَكُوْرِي حَدِيْثُ كَرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي
كَرِي اَوْ اَمَامُ كُوْرِي حَجْبُ حَدِيْثُ نَبِيْ مَعْصُوْمُ لَجَاوِي كِي قَلْبِيْ مَكْرِي هِي سَبِيْلُ مَكْرِي
هِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي اَوْسُ مِيْنُ دُوْرِي

دعا اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جاتے کا اس لیے افطار بہتر ہے کہ یہ
 وظائف بخوبی ادا ہوں اور بدن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اس دن بھی حاجیوں
 کو افطار اولیٰ ہے پس اس میں بھی افطار سبب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ
 روزہ گویا کفارہ ہو گا اور وظیفوں کا جن میں بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی ہے اور اس
 حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بھی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑھے اور اور دنوں
 میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوة الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالیٰ اور اسکی احداث کرنے والے کو برباد
 کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور اس کے پابک ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات
 و محدثات ہیں اور ایک جماعت نوامسن کی اور اسکی ندرت اور قباحت میں تصانيف نظیر کیوہین اور
 اس کو مسر یا فتن و گمراہی اور ضلالت و موجب وسایا ہی لکھا ہے اور اس کے ترکب کو مسر یا فتنال اور
 اہل ضلال لکھا ہے انتہی مافی الذودی بنوع تغیر مترجم کہتا ہے یہی حکم ہے اور اور ادو
 وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ اسکی کوئی سند نہیں ہے دعا
 گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب
 سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اس کو منجملہ وظائف و اوراد سمجھنا اور عبادۃ انکی قرارت
 کرنا اور اس پر اسید وار ثواب ہونا گویا گھوڑا کہو کر امانافہ کے فرو گذر انا ہے **باب بیان**
 نَسِیَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهِ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اس آیت کو منسوخ ہونیکا بیان
 وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهِ عَنْ سَكَنَةِ بَنِي الْأَكْوَاعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهِ
 فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَتْ مَعَ آتِ إِذَا نَ يُفْطَرُ وَيَقْتَدَى حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَتَنَزَّلَتْ
 سَلَامٌ مِنَ الْأَكْوَاعِ سَنَے کہا جب یہ آیت اتری وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهِ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ سے جو
 لوگوں کو طاعت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدین ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا تو جو چاہتا تھا افطار کرتا
 تھا یعنی رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہاں تک کہ اسکو بعد کی آیت اتری اور
 اُس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنی اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاعت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں
 عَنْ سَكَنَةِ بَنِي الْأَكْوَاعِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي مَصْنَعٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ مِنْ شَاكِهِ صَامَ وَمِنْ شَاكِهِ أَفْطَرَ فَأَقْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

ثُمَّ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
 وسلم کے نام مبارک میں یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ
 دیا ایک مسکین کا کھانا یا ہانک کہ اس کے بعد کی آیت اور تری فمن شہد منکم شہر فلیصمہ یعنی جو
 شخص اس مہینہ کو پاوے ضرور ہر کہ روزہ ہی رکھو **ف** یعنی اس بعد کی آیت کو وہ فدیہ والی آیت
 منسوخ ہو گئی اور مجہور کا یہی قول ہے جس پر سلمہ کی روایت میں ہے اور ابن عمر اور مجہور کا یہ بھی قول ہے
 کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو پس سبب بوڑھا ہے کہ وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کو اور
 مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہو گیا خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور جو بوڑھا ایسا
 ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا اور سپر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہیں اور مالک نے اس کے لیے کھانا
 دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ حضرت تہی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر حضرت
 منسوخ ہو گئی اور اسی کے حق میں یہ حضرت باقی رہی جو طاقت نہیں رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے
 کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہیں رکھ سکتے اور ان کو فدیہ دینا چاہیے
 اور اس صورت میں گو یا لفظ **الذین لا یطیعونہ** فدیہ طعام مسکین اور
 اور اس صورت میں آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مرعین حیا ہو جاوے تو قضا کرے مگر بوڑھے پر قضا
 واجب نہیں صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہیں صرف قضا
 اور سپر واجب ہے کہ بعد صحت کو قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور
 نازل ہوئی ہے مرعین کے حتمین جو افطار کرے اور سپر اچھا ہو جاوے اور قضا نہ کرے پھر تاک کہ دوسرے روزہ
 آجائے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے
 اور فدیہ ہر روز کے بدلے ایک دیکھو ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مرعین ایسا ہو کہ ایک رمضان
 میں روزہ قضا کیا اور بیماری اس کی دوسرے رمضان تک با رہی تو وہ فدیہ نہ دی صرف قضا تو روزہ
 ہے کافی ہے اور ان سب صورتوں میں **الذین لا یطیعونہ** کی تفسیر صوم کی طرف ہے آج ہے اور جن بصری وغیرہ نے
 کہا ہے کہ تفسیر اس کی راجع ہے طعام کی طرف یعنی جو لوگ طعام کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں اور
 روزہ کی طرف راجع نہیں اور ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علماء کا قول ہے کہ
 طعام ہر روزہ کا ایک نہ ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو دیکھیں ہیں اور صاحبین کا بھی

قول ہی ہوا اور شہسبالی نے کہا ہر کہ ایک ماہ اور ثلث مکہ ہر اہل مدینہ کو سوا اللہ جمہور علماء کا قول ہر کہ
 وہ مرض حبسین افطار روا ہوا ایسا ہونا ضروری ہر کہ روزہ می سوا اس میں نفلت ہو اور بعض نے کہا ہر کہ ہر روز
 کو افطار روا ہے کہ قال القاضي عیاض علی ما نقلہ الذروی **بَابُ جَوَازِ تَاخِيرِ فَعَارِ رَمَضَانَ**
 مَا كَرِهَ يَحْيَى رَمَضَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبُخَارِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبُخَارِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبُخَارِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 مِنْ دُوسَمِ بْنِ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُفْطِرَ فِيهِ مَنْ شَاءَ مِنْ رَمَضَانَ
 سَفَرًا وَرَحْلًا وَغَيْرَ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ مَا اسْتَطَعْتُمْ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شُعْبَانَ الشَّغْلُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَكُنْ فِي رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 فَعَارِ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 كِي خَدِمْتِ مِنْ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 ذَلِكَ لِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 مَكَرًا مِنْ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 سَبَّحَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِفَتْحِ الْأَسْنَادِ نَحْوُ قَالَ فَطَنَنْتُ أَنْ ذَلِكَ لِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 نَعَى كَمَا كَانَ مِنْ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 حَكْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِفَتْحِ الْأَسْنَادِ دَلَمُ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ الشَّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَلَمُ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ الشَّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَمُ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ الشَّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَشْغُولِي كَاذِبُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمَا تَقْدِيرُ أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكْنُ
 بَاتِي شُعْبَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاوِيَهُ بِيَانُ كَيْ شُعْبَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ تَاخِيرُ رَمَضَانَ
 يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ الشَّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہنوز حضرت کی خدمت میں کہتی تھیں اور مترصد ہستیاں رکھتی تھیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفایت بجالا دیں اور یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کس وقت اون کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت دے گی اس لیے کہ لیتی تھیں کہ شاید آپ اجازت تو دیدیں مگر پھر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اس سے تکلیف گزری اور یہ کمال ادب تھا آپ کا اوکمال رضا جوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جیسا اس کا شوہر گھر میں ہو مگر اوکسی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں اس کی فرصت پاتی تھیں کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اکثر روزے رکھتے تھے اور تاخیر قضا کی مدت بھی قریب اختتام پہنچتی تھی اور مذہب امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جامہیر سلف و خلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہیں کہ اول شوال ہی میں اسے پورا کرے بلکہ پورے سال میں جب چاہے ادا کر لے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر جب چاہے ادا کر لے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اس کی شعبان سے آگے روزانہ نہیں اس لیے کہ اس کے بعد رمضان ابیامہینہ ہے کہ اس میں قضا نہیں ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دو سہرے ہی روز سے قضا کے روز رکھنا ضرور ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اسہ راضی ہوا دن سے داؤد پر محبت ہے اور جہوہ کے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا میں مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اس کا مثلاً بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ یا تک باقی رہا کہ وہ مر گیا یا مگر کسی تو اس پر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اس کی طرف سے دوسرا کوئی روزہ کہہ نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکھے نہ مستحب ہے کہ پے درپے رکھے اور اگر الگ الگ ہی رکھا تو عند الحجبہ جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اس پر بھی ہے

بَابُ قَضَائِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَوْتِ کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ مِمَّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَرَجِمَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَاتِهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

فرمایا کہ جو مرد مرے اور اس پر روزہ ہوں اور اس کی طرف سے روزے رکھے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ مِمَّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَرَجِمَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَاتِهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

وَعَلَيْهَا مَكُومٌ شَهْرًا فَقَالَ أَنَا بَيِّنَةٌ لَكُمْ كَانَتْ عَلَيْهَا دِينَارٌ أَكُنْتُ تَقْضِي عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ

ہا از صدم کا میت کی طرف سے دوسری جانبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی میں تیسری صحت
 یاس کی اسلیو کہ آپ نے حقوق انہی کو حقوق عباد پر بغیر دین پر قیاس کیا اور اس کا میت کی طرف سے
 دسے دین بھی ثابت ہوا اور اس پر اجماع است ہے اور ادا دین اگر غیر قرابت والے کی طرف سے
 وجوب بھی روا ہے جو تہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی غریب پرست کرے اور پیرہ میراث کی سبب سے
 رٹ آدمی نو اسکا لینا روا ہے بلکہ راست بخلات اس کے کہ اسپیج کو خریدی کہ یہ منع ہے یا پچوین معلوم
 ہوا کہ نیابت میت کی حجر میں جائز ہے اور سیرح نیابت اسکی جوابیا ہوا کہ میت صحت رکھتا ہوا
باب لِّلْمَسَاكِينِ اِذَا دُعِيَ اِلَى طَعَامٍ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْاَهْلِ فَكَفَرَتْ اَوْ شَوَّيْحُ اَوْ قَوْلُ اَنْ يَقُولَ
 اِنْ هَاكَ مَعَكُمْ اَوْ اَنْ يَقُولَ مَعَكُمْ عَنِ الْاَهْلِ وَكُنْ مَعَكُمْ كَمْ تَعْبُ هُوَ كَيْسُ كَيْسُ كَيْسُ كَيْسُ كَيْسُ
 یا کوئی گالی دیوے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں صائم ہوں اور اپنے روزے کو بیودہ باتوں وغیرہ سے
 پاک رکھوں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ
 اَحَدُكُمْ اِلَى طَعَامٍ يَوْمَ صَائِمٍ فَلْيَقُلْ اِنْ صَائِمٌ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلا دین کہانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزے
 سے ہوں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَةٌ اِذَا اصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا
 يَرْفُثُ وَلَا يَجْعَلُ فَإِنْ اَمْرٌ شَاتَمَهُ اَوْ قَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ اِنْ صَائِمٌ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ غش نہ کہے اور چہالت نہ کرے اور اگر کوئی کہے
 بُرا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں میں روزے سے ہوں **ف** یعنی اس کو خبر دیدے
 کہ میں گالی گلہ ج کے لائق نہیں اور اگر دعوت میں کوئی بلا دے تو یہی عذر روزے کا بیان کر دے پھر اگر وہ
 نہ مانیں اور بلا دے تو جاننا لازم ہے اور کہانا نہ کہا دے اور روزہ اس کے نہ کہانیز کا عذر ہے اور جبکہ
 روزہ نہ ہو اسکو کہانے میں کچھ عذر نہیں اور اسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہی قول ہے
 کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر دانا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر واجب
 ہے اور اس کے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافذ کا خواہ صوم ہو یا صلوة وغیرہ وقت ضرورت کو
 جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اسکا مستحب ہے اور اس میں حسن معاشرت اور اصلاح ذات لبہ
 اور دغوشی ہے ورسون کی اور یہ جو فرمایا کہ جڑے اس سے بول دے کہ میں روزے سے ہوں اس میں

اور سکا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالباً وہ چپ ہو جاتا ہے اور گالی کلوج سے ہر شخص کو بچنا ضروری ہے مگر
 روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس پر روزہ ریزی کی **بَابُ** فَضْلِ الصَّیَّامِ روزہ کی فضیلت
 کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُوْلُ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ اَدَمَ لَهُ اِلَّا الصَّیَّامُ هُوْلُوْا وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ قَوْلَ الدُّنْيَا
 نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كُنْهَةً فَمِنْ الصَّائِمِ اَطْلُبْ عِنْدَ اللهِ مِنْ نَّجْوَى الْمَسْكِ ترجمہ ابو ہریرہ نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اور سکر لیے ہے مگر روزہ کہ
 وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور قسم ہے اس خدا کی کہ جان محمد کی اس کے
 ماتھے میں ہے کہ ہر روزہ دار کے ہونہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیشک سو بھی زیادہ اچھی ہے **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّیَّامُ جُنَّةٌ
 تَرْجُمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے
 یعنی بچاتا ہے فہوت و غضب کو مگر **عَنْ** اَبِي صَالِحٍ الْاَنْبَاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ اَدَمَ لَهُ
 اِلَّا الصَّیَّامُ فَارْتَدَّ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصَّیَّامُ جُنَّةٌ كَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ
 فَلَا يَزِدُّهُ قُوَّةً وَلَا يَتَعَبَّرُ اِنْ سَاءَتْ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنْ اَمَرْتُ اَصَائِمُ اِنْ صَائِمٌ
 فَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كُنْهَةً فَمِنْ الصَّائِمِ اَطْلُبْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ
 نَّجْوَى الْمَسْكِ وَلِلصَّائِمِ قُرْحَانٌ يَنْفُحُهُمَا اِذَا اُفْطَحَ فَمِنْ بَيْطَرَةٍ وَاِذَا اَلْفَ رَكْعَةٍ
 فَحِجَّةٌ يَصُوْمُهَا الْبُوصَالِحُ رِیَاطٌ سِرِّ رِیَاطٍ ہر کہ او نہوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ یوں تو ہر عمل نبی آدم کا اور سکر لیے ہے مگر روزہ کہ وہ حال
 میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سپر ہے ہر چہ کیونکہ روزہ ہو تو اس میں گالیان
 نہ کیجے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دی یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ میں روزے
 سے ہوں اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ محمد کی جان اس کے ماتھے میں ہے کہ بیشک پو صائم کے ہنہ
 کی اللہ تعالیٰ کے لئے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کو دن مشک کی خوشبو اور صائم کو دو خوشیاں
 ہیں جن کو وہ غرض ہوتا ہے وہ اپنے اظہار سے دوسری خوش ہو گا وہ حب کا اپنے پروردگار

سے اپوزد کر کے سب سے **عَنْ** اَلْهَدْيَةِ نَفِي شَتَا الْعِثَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَمَلٍ اَرَادَ مِ يَضَاعَفُ لِحَسَنَةِ عَمَلِهِ اَمَّا لَهَا اِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ اَلَا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَآنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ اللّٰهِ فَتَحْتَاجُ فَرْحَةً عِنْدَ فَيْطَرَةٍ وَفَرْحَةً عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَتُخْلَوُفُ فِيهِ أَطْلَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نَجْمِ اللَّيْلِ

ترجمہ ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا روزہ نماز ہے اس طرح کہ ایک ٹیکلی دس تک ہر جاتی ہے یہاں تک کہ شوک بڑھتی ہے اور اسے صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سودہ خاص میری لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کہاں میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اوس کے افطار کی وقت **دوسری** خوشی ملاقات پروردگار کی وقت اور البتہ پور و دربار کے سونہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو پورسکے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنی اُس پر جو کہ نماز ہر مین کوئی صورت نہیں صرف ایک امر عدی ہے سلیو اُس مین ریاد سمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اس میں مطلق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلیق کے ساتھ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس کی بڑی عظمت ہے کی معلوم ہوئی اور پورے اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگِ خزان کا ہوگا اور بوسک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کہ ہاتھ کی معلوم ہو کہ اوس تعالیٰ کو ہاتھ مین اور نانی اسکا منکر احادیث ہے اور جیسی اور اسکا ہاتھ ویسا ہی ہے جیسے اُسکی ذات ہے یعنی کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدر یہ کا جیسے وصیت کی امام عظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر مین اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث مین آئے ہیں اُن سب کے ظاہر معنی پر ایمان رکھنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلانا تاویل و بلا تعطیل اوس پر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صل اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہا یا کرنے پر کسی روایت مین کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ او نہونچ پوچھا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف صحابہ و تابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ و تابعین کے ایک حرف بھی اُسکی تاویل مین مروی نہیں

بیان اس کے ہون اور اسکی صفات کا

حال کہ سب ان آیات و احادیث کو محو اہم و خواص میں بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہیں پس عہدہ لوگ
 معنی سمجھتے تھے مہی ٹھیک ہیں اور وہی مراد اٹھی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرر نہا کہ
 کچھ اور مراد ہوتا تو اسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف هذا فعليه البيان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّ
 الْعَقُومَ اِنْ اَنَا اَجْعَلُ بِهِ اِنَّ لِلْعَاقِئِ قَرَحَتَيْنِ اِذَا اَقْطَرْتُمْ وَاِذَا اَكْبَرْتُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَحَّ
 وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَا تَأْتِيهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نَفْسِ النَّاسِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
 ابُو هُرَيْرَةَ اور ابو سعیدؓ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے
 ہے اور میں اسکا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں میں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے
 جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی اسکو ماتمہ میں ہے کہ بوزوہ دار کو مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسک سے زیادہ پاکیزہ ہے
فائدہ افطار کی وقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے اسی عہد عبادت کے سر انجام
 پایا اور نعمت و ثبوتی نے الحال حلال ہو کر اور لذائذ اخروی کا اسیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات
 کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر
 و ثواب کا وعدہ ہوا وہ پورا ہوا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ
 وَقَالَ اَيْدِيكَ اللَّهُ تَعَالَى كَرِيحٍ خُضْرٍ سَوِيٍّ رَوِيٍّ هُوَ اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 جب ملاقات کریجی اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اسکو بدلہ دوں گا وہ خوش ہوگا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ
 لَهُ الْبَابُ يَدْخُلُ مِنْهُ الْعَاقِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يَقَالُ اَيْنَ
 الْعَاقِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ لَمَّا اَدْخَلَ اَخْرَجَهُمْ اَخْلَقَ لَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
 سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہو
 اسو پران کہتے ہیں دینے سے اب کرنے والا اسی میں سے جاوے گا کہ روزہ دار قیامت کو دن اور کوئی
 آئے کو سوا اس میں سے نہ جائیگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کھان میں پہرہ سب وہیں سے
 چلا جائیں گے پھر جب ان میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہو جاوے گا وہ بند ہو جائیگا کہ اور کوئی اس میں

نجاد عرف العننی رواتین میں آیا ہے کہ حبیب بن مہزیار کا اول آدمی داخل ہو جاوے گا حبیب بند ہوگا
 اور یہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اسکی قاضی عیاض نے (نوموی) اور اس میں تبری فضیلت اور
 کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب فضل الصَّیَّامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيعُكَ بِإِذْنِهِ وَلَا خَيْرَ دَوْلَةٍ تَكُونُ فِيهَا**
حَقَّ جِهَادٍ مِّنْ جَوَاطِقٍ رَّكِبَتْهَا هُوَ أَوْ سَكَّرَ رُوزِیُّ كِي فَضْلُ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا كَانَتْ
أَبْعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ أَلْيَوْمٍ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کہہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھ کر اسکی راہ میں (یعنی
 جہاد میں) اگر دو رکھ دیتا ہے اللہ پاک اس دن کی برکت سے اس کے مونہ کو ستر برس کی راہ و فرخ سے
عَنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنِ**
ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ خَرِيفًا أَبُو سَعِيدٍ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھ کر ایک دن اسکی راہ میں دو رکھتا ہے اللہ اسکی مونہ کو ستر برس کی راہ و فرخ
 سے **فَانِي سَبِيلِ اللَّهِ** ہر جگہ جہاد میں اور روزہ اسی کا فضل ہے جو طاققت رکھتا ہو کہ باوجود
 روزی کے عذر کے کار و بار میں **بِت** نہو **باب جَوَازِ صَوْمِ الثَّالِثَةِ بِدِينِهِ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ**
الذَّوَالِ رَجَوَارٍ فِطْرَ الصَّائِمِينَ غَيْرَ حُنْدٍ وَلَا أُولَى ائمہ مکہ روزہ نفل کی نیت دن سے
 درست ہونا قبل نفل کے اور روزہ نفل کا توڑ ناجائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اسکا اولیٰ ہر اس
بِأَنَّ عَنِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَكَ
شَيْءٌ قَالَ نَارِي صَائِمٌ لَمْ تَكُنْ تَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْهِدِي لَنَا
هَدِيَّةً أَوْ جَاءَ تَأْذِيرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَهْدِي لَنَا هَدِيَّةً أَوْ جَاءَ تَأْذِيرٌ رَدُّكَ لِحَبَابَتِكَ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ خَيْرٌ
قَالَ هَاتِيهِ تَخِفْتُ بِهِ نَاكَ كُلُّ لَمْ قَالَ تَدَكُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ لَمْ تَكُنْ تَخَفْتُ
مِنْهَا هَذَا بَعْدَ الْأِسْنَادِ وَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُحِبُّ الصَّدَقَةَ مِنْ ثَابِتٍ فَإِنْ سَلَّمَ أَمَّا هَذَا

وَأَنَّ شَأْنَهُ كَانَ كَمَا كَانَ حَضْرَتِ عَالِفِہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی مان فرمائی ہیں کہ محمدیوں ایک دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عالفیہ تمہاری پاس کچھ کھانا ہے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کچھ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے سے ہوں پہر آپ باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا مدینہ کے
طوسی اور آگے ہمارے پاس کچھ بھان رکھا اور دن میں بڑا حصہ اس مدینہ کا خرچ ہو گیا اور کچھ تھوڑا سا بیچنے آپ
کے لیے چھپا رکھا ہے پہر آپ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے میں نے کہا حیس (حیس وہ کھانا ہے کہ کچھ بڑا اور کچھ
اور اقل یعنی سوکھا وہی ملا کر بنائے ہیں آپ نے فرمایا لاؤ پہر میں لائی اور آپ نے کھایا پہر فرمایا کہ میں روزے
سے تھا صبح کو طلوع نے کہا میں نے یہ حدیث مجاہد سی بیان کی تو انہوں نے کہا یہ اسی بات ہے یعنی نفل روزہ ہو
وَلَا جَبِہ کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اس کو اختیار ہے جو چاہے دیکر چاہے پھر رکھے **عَنْ**
عَالِفِہ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ الشَّيْخُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکَ شَیْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَارْتَضَیْ مِنْ شَیْءٍ رَأَيْنَاکَ اَجِوْ مَا اخْتَرْتُمْ فَقُلْنَا بَلَا
رَسُوْلُ اللہِ اَهْدٰی لَنَا حَلِیْکَ فَقَالَ اَرِنِیْہُ فَقُلْنَا اَصْبَحْتُ مَا لَیْسَ لَکَ کُلُّ تَرَحُّمِہٖ حَضْرَتِ عَلِیِّ
ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے
پاس کچھ ہونے کہ کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں پہر آگے ہمارے پاس دو مسکروں پہر بیچنے
عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے مدینہ میں تو آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ اور میں صبح کو روزے
سے تھا پہر آپ نے کھایا **فائدہ** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جب تک
نوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب جمہور کا اور ان میں یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا تو روزہ ڈالنا ہی اور دن
کو کہا لینا ہی درست ہے اور یہی مذہب ہر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور عیسوی اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی
سے تھا ویسے ہی اس کا تمام کرنا یہی اس کے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور محمد اور
اسحاق کا اور ان سب لوگوں کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اس کا
جائز نہیں اور توڑنے والا اس کا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام شافعی اور کھل کا قول ہے کہ قضا اس کی
وجہ ہے اور یہ جس نے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اور یہ کہ حیس نے عذر کے
سبب سے کہو لا الا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اور سپر قضا نہیں **کتاب اکل اللہائی وشرابہ و**
تجملہ لا یفطر بہوے سو کہا لینا اور پیڑ سے اور جماعت سے روزہ ناجائز کا بیان **عَنْ** **ابنِ حَبِہ**

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْكَ صَلَاحٌ فَإِنْ قُلْتَ مَرَّجَمَهُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان کی زیادہ روز رکھ کر
 تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی ہی عبادت کہ جو بقدر تم کو طاقت ہو کہ اس پر پاک ثواب دینو سے نہیں تنگیگا اور تم
 عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے تھے کہ سب زیادہ پیارا اللہ پاک کو نزدیک کام ہے جو ہمیشہ
 جہلا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَمَا مَكَرَ حُطَّ**
عُمَرُ وَمُصَافٍ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْفَائِلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 کا یصوم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی یورے نہیں
 کے روزی نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزی رکھتے تھے یہاں تک کہ کہنہ والا کہتا
 کہ اس کی قسم اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے کہنے والا کہتا کہ اس کی قسم اب صفہ نہ کریں گے **ف**
 اس سے بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روز رکھنا خلاف سنت ہے اور اس کو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت
 کی مدی کے خلاف اور یتیم کہانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لَا يُؤْخَذُكُمْ الشَّهْرُ بِالْفَقْرِ**
أَمَّا تَكُنْ مِنْهُ اسْمُ مَن مَّا خَذَهُ نَهْنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْأَسْنَادِ وَقَالَ شُعْبَةُ مُتَّابًا
مُسْنَدُ قَدِيمِ السُّنَنِ ترجمہ شعبہ نے ابی اسیر سے روایت کی اس اسناد سے اور اس میں ہے کہ پہلے درپے
 کسی ماہ کے روزی نہیں رکھو جب مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ**
أَنَّ نَصْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ
لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ ترجمہ عثمان بن حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہو کہ انہوں نے سعید بن
 جبیر سے پوچھا جبکہ روزوں کی اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے
 تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ کریں گے **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا مِثْلِهِ عُمَانُ**
 سے اس اسناد سے بھی مضمون مروی ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ ترجمہ انس نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روزی رکھتے تھے کہ کہتے تھے کہ تو روزی رکھ کر روزی رکھ کر کہتے تھے کہ تو
 روزی رکھ کر روزی رکھ کر کہتے تھے کہ تو روزی رکھ کر روزی رکھ کر کہتے تھے کہ تو روزی رکھ کر روزی رکھ کر کہتے تھے کہ تو

کرتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے خوب انظار کی خوب انظار کوف ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اسلئے یہ
 کہ مستحب ہی کہ کوئی مہینہ روزے سے غالی نہ رہے دوسرے یہ کہ نفس ذریعہ کا کوئی زمانہ معین نہیں جب چاہے رکھ
 سکتا ہو سو امر رمضان و عیدین و ایام تشریق کے جن میں منع ہے اور تیسرے یہ کہ شعبان میں آپ بے نسبت اور
 ایام کے زیادہ روزے رکھتی تھیں یہ کہ کوئی ماہ سو رمضان کے پورے روزے سے نہیں سرفراز ہوتا تھا
 کہ کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور شیل رمضان کی فرض ہو جاوے یا شبہ رمضان کی لازم نہ آوے
 اور صوم جب کہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مستحباً اور تحصیل و جیسے انفل
 روزے مستحب میں سب اوقات میں پھر ہے رجب بھی ہے اور سنن ابی داؤد میں آتا آیا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مذہب ہی میرے نزدیک روکے حرام کے مہینوں کے اور رجب بھی اور نبی اعظم
 ہے کذا قال النودی فی شرح مسلم **باب** النبی عن صوم الذہر ما یختص بہ او ذوقت یہ حَقًّا
 اذ لک یطیر الہدیٰ والذہر یوم ذی القعدہ یوم ذی القعدہ یوم ذی القعدہ یوم ذی القعدہ یوم ذی القعدہ
 صوم داؤدی کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قال اُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 لَمْ اَکْثَرُ یَقُوْلُ لَا قُوْمَ مِثْلَکَ وَلَا صُوْمَ مِثْلَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْتَ
 الَّذِیْ تَقُوْلُ ذٰلِکَ تَقُوْلُ کَہْ قَدْ مُلِکْتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاَنْتَ کَہْ
 تَحْبِبُہٗ ذٰلِکَ کَہْ مَا قَطِرَ دَہْمٌ وَفَہْمٌ مِّنَ الشَّہْرِ ثَلَاثَ اَیَّامٍ نَّارُ الْحَسَنَةِ وَبَعَثَ رَکْعَتَا لَیْلَا وَذَلِکَ
 مِثْلُ صِیَامِ الذَّہْرِ قَالَ قُلْتُ مَا یُحِبُّ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صَوْمُ یَوْمٍ اَوْ اَفْضَلُ یَوْمَیْنِ قَالَ
 قُلْتُ مَا یُحِبُّ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَوْمُ یَوْمٍ اَوْ اَفْضَلُ یَوْمَ ذٰلِکَ صِیَامُ اَنْ تُوْهَّجَ الصَّیَامُ قَالَ قُلْتُ
 مَا یُحِبُّ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ
 عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَآ اَنْ اَکُوْنُ قَبْلَ الثَّلَاثَةِ اَلَا یَاہُمُ الْاُحِبُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم اَحْبَبُ اِلَیَّ اَمِنْ اَهْلِ رَمَآلٍ رَجَبٍ عِدَّةً کَمَا رَمَلَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَوْثَرُ لَیْلِ کَرِیْمٍ کہتا
 ہوں کہ میں ساری رات جاگا کر دن کا اور پچیس دن کو روزہ رکھا کروں گا جب تک جیون گا سبحان اللہ کیا
 شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت و خدمت کی آپس
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نے اب کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا ہے
 تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسکی طاقت نہیں رکھتے تم روزے بھی رکھو اور

اظہار بھی کر دے اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور سہ ماہ میں مین دن روزہ رکھ لیا کرو اس لیے کہ ہر
نیک و مس گنہ گہی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزہ ہو گئے (اس لیے کہ تین دن گنہ گہی ہو گئے) تب میں نے
عمر بن کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں کہ رسول اللہ کے آپ فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور
دو دن فطرا کر دو پھر میں نے عمر بن کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں یا رسول اللہ تو آپ فرمایا ایک
دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہر حضرت داؤد علیہ السلام کا دینے ان کی عادت یہی
تھی (اور یہ سب دنوں کا عمدہ ہے اور معتدل میں نے پھر عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں
آپ نے فرمایا ان روزوں کو افضل کوئی روزہ نہیں ہے عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں دن روزہ میرا سہ ماہ میں رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و منام
سے بھی زیادہ پیار معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا انکا ایام پیری میں تھا کہ جب صنف محسوس ہوا **عَنْ**
يَحْيَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُنْزِلَ عَلَيَّ نَائِي أَبَا سَلَمَةَ قَالَ دَسَلْنَا الْيَهُودَ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا
وَلَوْ دَعَا عَمْرُوًا بَابٍ دَارَهُ مُسْتَجِدٌّ قَالَ فَمَكَثْنَا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ
إِنْ نَشَاءُ أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ نَشَاءُ أَنْ تَقْعُدُوا هُمْ نَأْتِيكُمْ لَا بَلْ تَقْعُدُوا هُمْ نَأْتِيكُمْ قَالَ فَخَرَجْنَا
عَبْدُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ الْعَامِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ
لَيْلَةٍ قَالَ فَمَاذَا كَرِهْتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو رَسَلٍ الْإِسْلَامِيَّةُ فَقَالَ لِي أَلَمْ تَعْبُدْ
أَتَيْتُ قَصُومَ الدَّهْرِ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَكَمْ أُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَنِينَ
قَالَ فَإِنَّ يَحْيَى بَكَتِ أَنْ يَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَطِيعُ أَفْعَلُ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصَمُّ
صَوْمٍ دَاوُدَ بْنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ الْعَبْدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ
دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ دَاوُدُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ فَنِيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ أَطِيعُ أَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قَا فَرَأَى فِي كُلِّ عَشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَطِيعُ أَفْعَلُ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ قَا فَرَأَى فِي عَشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا بِي أَطِيعُ أَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قَا فَرَأَى فِي سَبْعِ
وَلَا يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ
فَسَمِعْتُ وَفَعَلْتُ عَلَى مَا قَالَ قَالَ لِي السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لِمَاذَا كُنْتَ

بِطَوْلٍ بِكَ مُحَمَّدٌ مَّا كَالْفَرْدِ قَالَ لِي السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَا كَقَوْلِكَ وَوَدِدْتُ
 أَنْ تَكُنْتُ قَوْلِكَ رُحْمَةً نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَمِصَتْ يَمِينِي سُرَّوَابَتْ هِيَ كَمِينٍ أَوْ عَبْدٍ أَسْرَجٍ
 بَزِيدٍ وَنَوَاسِلِمَہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بھیجا اور وہ گہرے محلے اور ان کے دروازہ پر
 ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں آئے اور انہوں نے کہا کہ جاؤ گھر جاؤ یہاں بیٹھو جہن
 کہا یہاں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان فرمائی انہوں نے کھاروایت کی مجھے عبد اللہ بن عمرو
 بن العاص نے اور کہا کہ میں ہمیشہ روزی رکھتا تھا اور شرب قرآن پڑھتا تھا یعنی ساری رات، اور کہا
 کہ یا تو یہ ذکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھ پر بلا بھیجا غرض میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور آپ نے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزی رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو میں نے
 کہا ہاں یا رسول اللہ اور میں اس سے پہلانی چاہتا ہوں یعنی زیادہ سمعہ مقصود نہیں) تب آپ نے فرمایا تم کو اتنا
 کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزی رکھ لیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا
 ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے اور تمہارا جو جسم کا بھی حق ہے
 تمہارے لیے تم دو اور علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالیٰ کے اور سب لوگوں کو زیادہ اللہ کی
 عبادت کرنے والے تھے اور انہوں نے کھا کہ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے داؤد کا روزہ کیا تھا آپ نے
 فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار
 ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اے نبی اللہ تعالیٰ کے تو آپ نے فرمایا کہ میں
 روز میں ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے
 فرمایا کہ دس روز میں ختم کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ
 نے فرمایا کہ سات روز میں ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو اس لیے کہ اس سے کم میں تدبر اور تفکر قرآن میں مگر
 نہیں) اس لیے کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے
 ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے
 شاید تمہاری عمر دراز ہو تو اتنا بار تمہارے گران ہو گا اور امور دین میں خلل آدیکھا جان اللہ آپ کی شفقت اور
 انجام دینی تھی اور آخر وہی ہوا) کہا عبد اللہ نے کہ پھر میں اس حال کو پہونچا جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور
 جب میں بوڑھا ہوا تو آرزو کی میں نے کہ کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت قبل کر لیتا

حبیب کے روایت پر کہ انہوں نے ابو العباس سنا کہ عبد الباقی بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ اگر عبد الباقی تم ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور ساری رات جاگتا ہو اور تم جب ایسا کرو گے تو انکھیں بہہ بہہ اُنکھیں لگیں
 اور ضعیف ہو جائیں گی اور ہمیشہ روزہ رکھا اور اسے تو روزہ ہی نہیں رکھا اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا
 گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنی نواب کی راہ سے) تو میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں
 تو آپ نے فرمایا اچھا صوم اُدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتا تھا ایک دن
 افطار کرتا تھا اور پھر وہی جب دشمن کے لگے ہوتے تو کہیں نہ پہاگتے (یعنی اتنی قوت پر ہی ہمیشہ روزہ رکھتا
 تھا جسے تم نے اختیار کیا ہے) **عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي نَاسِرٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ لَيْعَنَتِ الْفُقَرَاءُ**
مَرْجُمَةَ حَبِيبِ بْنِ اَبِي نَاسِرٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ ہے اور اس میں یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَخْبِرُوْا
اَنْتُمْ تَقْدُوْمُ اللَّيْلِ وَتَصُومُوْنَ النَّهَارَ قَالُوْا اِنَّ اَفْعَلَ ذَلِكَ فَاَنْتُمْ اِذَا اَفْعَلْتُمْ ذَلِكَ جِئْتُمْ عِيْدَنَا كَمَا
جِئْتُمْ نَفْسُكُمْ لِعَمَلِكُمْ حَقٌّ اِنْ هَكَذَا حَقٌّ لِهَٰذَا حَقٌّ فَصِرْ دَعْوَتُكُمْ وَافْعَلُوا مَرْجُمَةَ عَبْدِ اللَّهِ
 کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیلئے خبر نہیں لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور پندرہ دن کو روزہ
 رکھتا ہو میں نے عرض کی کہ دن میں ایسا کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری انکھیں بہہ بہہ اور پھر
 لگی اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری انکھیں کاہی آخر تک چرچر ہے اور تمہاری جان بھی حق ہے اور تمہارا
 گھر والوں کا بھی سوئم جاگ رہی سو وہی روزہ ہی رکھو اور فطرا رہی کرو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ اَللَّهُ حَبِيبُكُمْ دَاوُدُ وَاَحَبَّ اِلَيْكُمْ اَللَّهُ صَلَوةُ
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَتَامُ يَضَعُ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثَلَاثَ رَيَّامٍ مُدَّةً وَكَانَ يَقُومُ يَوْمًا
فِي يَوْمٍ يَوْمًا مَرْجُمَةَ عَبْدِ اللَّهِ کہہ کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزوں
 سے زیادہ پیارا روزہ اسے کہ داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے
 (یعنی رات کی ایک سوئے اتنی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سوتے تھے (یعنی تہجد پڑھ کر)
 چھ حصہ میں رات کو اور ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن افطار کرتے تھے **عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ**
مَرْوَانَ الْعَمَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ اِلَيْكُمْ اَللَّهُ
صَلَاتُكُمْ دَاوُدَ وَكَانَ يَقُومُ يَضَعُ اللَّيْلَ وَاحَبُّ اِلَيْكُمْ اَللَّهُ صَلَوةُ دَاوُدَ كَانَ يَرُدُّ شَطْرَ

اللّٰیْلُ فَمِنْ یَوْمٍ کَثْرَ یَوْمٌ کُنْ اِخْرَجَ فَبَقِیَ مِنْهُ لَیْلٌ بَعْدَ شَطْرِیْ خَلَّتْ لِعَمْرِ بْنِ دِنَارٍ اَعْمَیْ
 اَبْنُ اَوْسٍ کَانَ یَقُوْلُ یَقُوْمُ ثَلَاثَ اللَّیْلِ یُحَدِّثُ شَطْرَیْ قَالَ لَبَسْتُ مَرَحْمَةً عَبْدِ اَسَدٍ نَہَاہُ عَنْ مَنَیْ صَلٰی السَّعٰدِیْ
 سَلَّمَ نَہَاہُ یَا رُوْزَنَ مِّنْ یَّوْمٍ یَّوْمٍ رَّوْزَنَ اَسَدٍ تَعَالٰی کَے نزدیک داؤد علیہ السلام کاروزہ ہر کدہ آدھی زمانہ
 مین روزہ رکھتے تھے اور جب زیادہ پیاری ناز انکی بنا رہے کدہ آدھی رات تک پہلے سوجاتے تھے اور
 پہر اٹھتے تھے اور اخیر مین پہر سوجاتے تھے اور آدھی رات کو معجوا ٹھٹھتے تو ثلث شب تک نماز پڑھتے
 لابن جریج راوی نے کہا کہ میں نے پہچا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت مین) کہ
 کیا عمرو بن اوس نے کہا کہ پہر جلتے تھے اور نماز پڑھتے تھے نہائی رات تک آدھی رات کے بعد نماز نہیں
 کہا کہ **اِنَّ رَوٰیةَ اَبْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کَانَ یُحَدِّثُ شَطْرَیْ**
لَهُ وِیَسَادَہٗ مِّنْ اَدَمٍ حَتّٰی یُفْجَسَ عَلَیْہِ الْاَرْضُ صَارَتْ لَوِیْسَادَہٗ یَکْنِیْ رَیْبَہٗ فَقَالَ
یَا اَمَّا یَکْنِیْکَ فَرُکِلْ شَعْرَ فَلَیْسَ اَبَاہُ فُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا فُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ سَبْعًا فُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا فُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثَمَانًا فُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ اَحَدًا عَشَرَ فُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الشَّیْخُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَصَوْمُ فَوْقَ صَوْمِ
دَاوُدَ شَطْرَ الدَّاهِرِ صَیَامُ یَوْمٍ وَّاطِطَا سَیَوْمٍ مَّرَحْمَةُ الْوَلَدِ اَبْنِہٖ اَبُو الْبَلِیْعِ نَہَاہُ
 مین داخل ہوا منہار کے باپ کے ساتھ عبد اسد بن عمر کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور مین آپ کے لیے
 دو تلیے ڈالے کدہ چڑے کے تھے اور اس مین کھجور کا کھوجا بہرا ہوا تھا پہر آپ زمین پر بیٹھ گئے
 اور وہ تکبیر میرے اور آپ کے پیچھے ہو گیا پہر آپ نے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ مین کافی نہیں مین نے
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنی مین اس سے زیادہ قوی ہوں) پہر آپ نے فرمایا پانچ مین نے عرض کیا یا
 رسول اللہ آپ نے فرمایا سات مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
 فرمایا گیارہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا دواؤں کے روزے کے بارگزی کوئی روزہ نہیں کدہ آدھ
 اہم روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا **عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ لَہٗ حُمْ یَوْمًا کَلَّکَ اَکْجَرُ مَا یَقِیْ قَالَ لَا یَا اَطِیْعُ اَنْتَ

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان میں متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ کہ فلاں شخص کی شل نہ ہو کہ وہ رات کو جا
 تھا پھر جاگن چوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اسے تعالیٰ نے مذمت کی ہے اور لوگوں کی جو عبادات شاذ و کرے
 ہیں اور پھر اس سے بیزار ہو کر چوڑ دیتے ہیں جیسے فرمایا کہ کھبائیکم ۱۱۳۰ اَبَدَکُمْ ۱۱۳۰ دوسری یہ کان
 رد ایجن میں صوم الدہر کی بھی وارد ہوئی اور ظاہر یہ کا مذہب بھی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی
 روایتوں کے اور جبہ کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ میں یعنی عیدین میں اور ایام نشہ میں روزہ نہ رکھو
 تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ اگر سب دن روزہ رکھے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہیں ہے بلکہ
 مستحب ہے مگر خطر یہ ہے کہ اور حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ میں کمی ہو تو مکروہ ہے اور
 ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمر ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں بارہ روزی رکھتا ہوں تو کیا سطر
 میں ہی رکھوں آپ نے فرمایا کہ چاہو تو رکھو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے عرض کی کہ اگر یہ مکروہ ہو
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعزازت نہ دیتے علی الخصوص فرہین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے کہ وہ
 برابر روزہ رکھتے تھے اپنے عمر خطاب کو صاحبزادی اور ابی ہریرہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی
 اور یہ جو حدیث میں وارد ہو ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے ہمیشہ روزے رکھے اور میں نے روزہ ہی نہیں رکھا اس کے
 بہت جواب دیے ہیں اول یہ کہ مراد اس کے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنوں میں ہی روزہ رکھو اور یہ جواب حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اس کو جواب یہ ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق وغیرہ میں خلل واقع
 ہو ورنہ اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص بھی آخر عمر میں نام نہ ہو اور صنف انکو بھی لاحق
 ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تھا کہ ان کو صنف ہو جاوے پس انہی کے ساتھ خاص ہے کہ صنف
 ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ قسم ہے نہیں ہو سیکے گا اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے عجز
 کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑھنا اور اس کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ کہا
 اور اسکو علامہ رحمہ اللہ نے مکروہ لکھا ہے کیلئے کہ ساری رات چلنے میں ضرر یقینی ہے
 بخلاف روزہ کے اور جہات بہر جائے گا تو خواہ مخواہ دن کو سوویگا اور اس میں اور حقوق کا اتلاف ضرور
 ہوگا اور اگر دن کو بھی مطلق نہ سو یا تو صورت یقینی ہے اور ان احادیث میں تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام
 افضل میام ہے اور یہی ہے تنویری کا جواب صحابہ شافعی میں سے ہیں کہ ان کے نزدیک داؤد روزہ سے صوم
 داؤد افضل ہے اور بعضوں نے علی الدوام شکر کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدترین خاص میں علیہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قتل دل کو ترجیح معلوم ہوتی ہے نیز صوم و اُردی افضل صیام ہے
اور قرأت و ختم قرآن میں صیحا بختلاف نہی بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض میں دن میں بعض دن میں بعض دن میں بعض
سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک دن میں بعض ہر رات میں بعض ایک سات ایک دن میں
تین ختم فرماتے اور ان کے ناموں کی تفصیل مذکور ہے بخوبی کی ہے اپنی کتاب اوابالافراء میں اور مذہب
مختار میں ہے کہ چہر دوام ہر کے وہ اولی ہے اور جہد میں نشاط باقی رہی اذول ہزار نہ ہوا اور اگر اس
کے ساتھ زیادہ قرأت بھی ہو تو نثر علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمر نے جو قبول کی آرزو و خدمت کی اس کے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت یہی ہے چہر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجھ پر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تسلیم اولاد کی ضرورت اگر باپ نہ ہو تو مان
لو تسلیم دینی ضرورت اور انکو اس تعلیم میں اجر ہے **باب** اسْتِثْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَكُلِّكُمْ يَعْرِفُ عَرَفَةَ مَا شُورَا اَدْوَالًا تَنَكُّيْنَ وَالْحَوَافِيسِ ہر ماہ میں تین روز روزی اور عرفہ کے روزی
اور عاشورہ کے روزی اور پیر اور جمعرات کو روزی کی فضیلت کا میان **عَنْ** مَعَاذَةَ الْعَدَنِيِّ وَبَنِيهَا
سَالَتْ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُمْ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَكُنِي
مِنْ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَوْمَهُمْ مَرَّجَبٍ مَعَاذَهُ عَدُوِّي نِي بُوِيَا حَضْرَتِ مَائِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَا رَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر ماہ میں تین روزی کہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ دن پیر و جمعرات دونوں میں انہوں نے فرمایا
کچھ پرواہ نہ کرنے تھے کہہی دنوں میں بھی رکھ لیتے تھے **ف** اس پر منتخب ہونا ہر ماہ میں تین دنوں
کا ثابت ہوا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَفْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهُ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَكْتُمُ يَأْكُلَانِ اَصُمْتُ مِنْ شَهْرٍ هَذَا الشَّهْرُ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا
اَضْرَبْتَ نَعْمَ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارکان فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہ ستر ہے عرض اپنے فرمایا کہ اے فلا نے تھے اس ماہ کے پچھ میں روزی رکھو انہوں نے کہا نہیں
نے فرمایا پھر جب تم اظہار کرو تو دو روزہ روزہ رکھو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَجُلٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَقَضَيْتُ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ كَلِمَاتًا
رَأَى مِنْ عَصَبِهِ قَالَ نَحْنُ يَا اللَّهُ رَبَّنَا اَوْ يَلَايَ لَكُمْ دِيْنًا وَنَحْنُ دِيْنًا نَحْنُ يَا اللَّهُ رَبَّنَا عَصَبُ

فَقَضِيَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ رِجَابًا
بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْحَمْدِ . . . وَسُئِلَ عَنْ بَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا
صَامَ وَلَا أَكْطَرُ وَمَا صَامَ وَلَا أَكْطَرُ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَإِنْ طَارَ يَوْمٌ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ
ذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِنْ طَارَ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِنْ طَارَ يَوْمٌ قَالَ ذَاكَ صَوْمٌ آخِزٌ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
الْأَيْنَتَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ لَعِنْتُ أَوْ أَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةٌ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى مَصَانِ صَوْمِ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةَ قَالَ
يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْهَامِيَّةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَكْفِرُ السَّنَةَ
الْهَامِيَّةَ وَفِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي رَأْيَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاَيْنَتَيْنِ وَالْخَمِيسِ
فَسَكَتْنَا عَنْ ذَلِكَ الْخَمِيسِ لِأَنَّهَا وَهَمَّا تَرَجَمَ أَبُو قَاهٍ سَوْدِي مَضُونٌ بِرُؤْيِ الْبُكَاتِ سَمِعْتُ
أَبِي رُوَزُونَ كُوْجَا أَوْ آبَ خَمْسَةَ يَوْمٍ فِيهِ رَضِيَ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو كَبِيرٌ كُوْجَا أَوْ آبَ سَمِعْتُ مِنْ تَابِزَادَه
هِيَ كَرَامِي هُوَ كُوْجَمُ ابْنِي بَيْتِ سَمْعٍ وَهِيَ بَيْتِ هُوَ رَسَالُ هُوَ صِيَامُ الدَّهْرِ كَاتِبٌ فَرَمَانِ اَدَسِ فِي رُوزِ
رَكْبَانِ أَفْطَارُ كَبِيرُ سَوَالِ هُوَ اَدُورُ رُوزِ رُوزِ اَدُورَايَكُ رُوزِ أَفْطَارِ سَوَالِ فَرَمَانِ اُسْكِي طَاقَتِ كَسِي هُوَ پُصْرُ
سَوَالِ هَلَايَكُ اَفْطَارُ اَدُورُ دُورُ وَرُوزِ سَوَالِ فَرَمَانِ اُسْكِي طَاقَتِ كَسِي هُوَ پُصْرُ اَدُورُ
هُوَ اَبِكُ دُنِ أَفْطَارُ اَدُورَايَكُ دُنِ رُوزِ سَوَالِ فَرَمَانِ اُسْكِي طَاقَتِ كَسِي هُوَ پُصْرُ اَدُورُ
وَكَشَنِبَكُ رُوزِ كَاتِبِ فَرَمَانِ اُسْكِي طَاقَتِ كَسِي هُوَ پُصْرُ اَدُورُ
وَحِي اَوْتَرِي هِيَ اَدُورُ فَرَمَانِ رُضَانِ كِي رُوزِ اَدُورُ هَرَاهُ مِينَ ثَمِينَ رُوزِ رُضَانِ اَدُورُ هَرَاهُ مِينَ ثَمِينَ رُوزِ
كُوْجَا فَرَمَانِ اَدُورُ اَدُورَايَكُ اَلْاَلْ كِي اَنبَوَالِي كَا كَفَارِ هُوَ اَدُورُ اَدُورُ هَرَاهُ مِينَ ثَمِينَ رُوزِ
فَرَمَانِ اَدُورُ اَدُورَايَكُ اَلْاَلْ كِي اَنبَوَالِي كَا كَفَارِ هُوَ اَدُورُ اَدُورُ هَرَاهُ مِينَ ثَمِينَ رُوزِ
سَوَالِ مِينَ اَدُورُ اَدُورَايَكُ اَلْاَلْ كِي اَنبَوَالِي كَا كَفَارِ هُوَ اَدُورُ اَدُورُ هَرَاهُ مِينَ ثَمِينَ رُوزِ
اَسْكُورُ بَطْنِ مِينَ اَدُورُ اَدُورَايَكُ اَلْاَلْ كِي اَنبَوَالِي كَا كَفَارِ هُوَ اَدُورُ اَدُورُ هَرَاهُ مِينَ ثَمِينَ رُوزِ

روایت شعیب صحیح ہو اور بخشنے کا ذکر یہی اس میں ہو مگر ولادت آپ کی دو شنبہ ہی سے متعلق ہو اور کفارہ
 گناہوں کا جو حدیث شریف میں مذکور ہو اس میں گناہ صغیرہ نہیں ہیں تو کبیرہ میں ہی کچھ تخفیف ہوتی
 ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونوں نہیں ہیں تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہیں اور تین روزہ جو مذکور ہو
 ہر ماہ میں ایک ماہ یعنی گنتی میں اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہو کہ ایام ہریض تیرہویں و پندرہویں
 پندرہویں ہیں کہ ادنیٰ میں حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابوذر ہیں اور بعضوں نے آخر ماہ کہیں ہیں اور
 بعضوں نے تین دن اول کے کہیں ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بعض اور علمائے
 اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ میں ہفتہ اور ایک شنبہ اور دو شنبہ کو روزہ رکھی اور دوسرے میں شنبہ اور چار شنبہ
 اور بخشنے کو رکھو غرض اس طرح اور یہی اقبال میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ ان
 کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہو چکا ہے۔
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ يَصُومُ يَوْمَ ثَلَاثِيهِ الْاِسْتِثْنَاءِ
لَكُنْ يَوْمَ ثَلَاثِيهِ الْاِسْتِثْنَاءِ يَوْمَ ثَلَاثِيهِ الْاِسْتِثْنَاءِ ترجمہ عبد اللہ نے یہی روایت اس سند سے مروی ہے کہ
 کے بعد بخشنے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ شنبہ کے روزہ کو تو آپ فرمایا میں اس میں اسیدین پیدا ہوئے اور اسیدین مجھ پر
 حجتی اور ہی ہے **بَابُ** صوم شہر شعبان شعبان کے روزوں کا بیان **عَنْ** عمران
 ابن حصیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یفطر احدکم الا بعد ان یصلی
 ستر شعبان قال لا قال اذا افطرت یومئذ یومئذ عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے اون کو فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول میں کچھ روزہ رکھو انہوں نے کہا نہیں آپ فرمایا جب
 تم انظار کو دن تمام کر لو تو دو روزہ روزہ رکھو **فائدة** ستر کے معنی اوزاعی اور ابو عبیدہ اور مجہو
 علمائے آخر ماہ کہیں ہیں اس لیے کہ وہ ہزار سو شش سو ہے اور ستر چھپانا ہے اور ان دنوں میں
 ترجیح جاتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ اس سے پہلے کا ہیچ ہے اور ابو داؤد نے اور حجتی سے نقل
 کیا کہ اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کی عادت ہر ماہ میں روزہ رکھنے کی وہ

رمضان کے قبل کہہ سکتا ہے اور جو عبادت نہ ہو اور جو ایک روز بیٹھ کر رمضان سو روزہ منع ہے **عَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ هَذَا اللَّهُمَّ شَهْرًا تَقَالُ لَكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنْطَرْتُ مِنْ رَمَضَانَ فَعَمَّ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ مَرْجُمَةُ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ
 کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزہ رکھے
 رہنے فحیمان میں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزہ
 رکھ لو اس کے عوض میں **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ هَذَا اللَّهُمَّ شَهْرًا تَقَالُ لَكَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنْطَرْتُ مِنْ رَمَضَانَ فَعَمَّ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ مَرْجُمَةُ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ
 کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزہ رکھ لو اور یہ شبہ شبہ کا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارِثٍ**
 ابْنِ أَبِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْأَسْنَادِ بِمِثْلِهِ مَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ مَرْجُمَةُ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ مَرْجُمَةُ
بَابُ فَضْلِ صَلَواتِ الْمُحْتَمِمْ محرم کے روزہ کی فضیلت **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ الْمُحْتَمِمْ وَأَفْضَلُ
 الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَوةُ اللَّيْلِ مَرْجُمَةُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اسے علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزوں میں رمضان کے بعد محرم کے روزہ ہیں جو اس کا مہینہ ہے اور بعد
 نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس محرم کے روزوں کی تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس
 پہ بھی معلوم ہوا کہ رات کو نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور یہ اتفاق جو علماء کا **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَفْعِهِ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَآيُ الصَّيَامِ أَفْضَلُ
 بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ
 الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ الْمُحْتَمِمْ مَرْجُمَةُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا بعد فرض نماز کو کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزہ
 افضل ہیں تو آپ نے فرمایا نماز رات کی اور روزہ محرم کے **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** بِمِثْلِهِ الْأَسْنَادُ
 فَذَكَرَ الصَّيَامَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ مَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ مَرْجُمَةُ

مروی ہوگی **باب** استیجابِ صومِ سترہ آیامِ من کموال اتبعاکم رمضان سترہ شوال
 کے روزوں کی فضیلت **عن** ابن ابی یوسف الاقصاری عنی اللہ تعالیٰ عنہ انہ حدیثہ ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان فخر تبعہ ستاکم شوال کان
 کصیام الذہر ابو الیوب النصارى روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے
 رکھے رمضان کے اور اس کے ساتھ لگا دو چوتھے روزے شوال کے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا
عن ابن ابی یوسف الاقصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یمثلہ الی الیوب اسی سند سے وہی روایت **عن** محمد
 بن ثابت قال سمعت ابا یوسف یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی روایت ہے اس روایت سے **باب** ان ذرہ کا ثواب
 ہوا اور یہی ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور ان کے مؤلفین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ کہ وہ ہیں اور مالک
 نے موطا میں کہلے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ بدترین اہل حجت
 ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور شمس کے آگے چہان چلانا
 حماقت ہے **باب** فضل لیکۃ القدر و بیان محلکھا فضیلت شہدہ اور اس کے تعین
 کا ذکر **عن** ابو عمر ان رجلاً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذوا لیکۃ القدر
 فی المتکرمین السبع الا و آخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذی رؤیاکم
 قد طواھا فی السبع الا و آخر فمن کان متحرراً کما یکتبھا کما فی السبع الا و آخر
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا یا گیا کہ شب
 قدر ہفتہ آخر میں (یعنی رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب میں دیکھتا
 ہوں کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخوں کے پہرے جو اس شب کا تالاش کرنے والا ہو وہ اپنی
 راتوں میں تالاش کرے **عن** ابو عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نحو ذلک لیکۃ
 القدر فی السبع الا و آخر عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا
 آپ نے تالاش کرو شہدہ کو سات راتوں میں اخیر کے **عن** سلمہ عن ابیہ قال رأی نبی
 ان لیکۃ القدر لیکۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذی رؤیاکم
 فی العشر الا و آخر نا طلبوھا فی النور منھا ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک
 شخص نے شہدہ کو ستائیسویں شب کو دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ خطاب

متھارا اخیر وہی میں واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتوں میں اخیر وہی کے ناما فر کر **عَنْ** سالم
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَكُنَّ الْقَدَرَاتُ نَاسًا مِّنْكُمْ
 قَدْ أُرُوا أَنَّهُمْ فِي السَّبْعِ الْأَدَلِّ وَارَى نَاسٌ مِّنْكُمْ أَنَّهُمْ فِي السَّبْعِ الْغَوَايِرِ فَالْتَمِسُوهُمَا فِي الْعَشْرِ
 الْغَوَايِرِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 فرماتے تھے کہ چند لوگوں نے تم میں سے شب قدر کو سات تاریخوں میں اول کے دیکھا ہے یعنی خواب میں اور
 چند لوگوں نے سات تاریخوں میں آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخوں میں ڈھونڈو **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْتَمِسُوهُمَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ يَكُنَّ
 الْقَدَرَانِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمَا وَجَّزَ فَلَا يَفْلِحَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شب قدر کو اخیر وہی میں پہر اگر کوئی بوڈا پن کرے
 یا عاجز ہو جاوے تو سات راتوں میں اخیر کے سنی نہ کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَمَسِّحًا فَلَيْسَتْ سَعَاهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر
 دس تاریخوں میں ڈھونڈنا چاہیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ يَدِ الْيَلَّةِ الْقَدَرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ
 ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شب قدر کو اخیر وہی میں یا
 فرمایا اخیر ہفتہ میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدَرِ فَكُنْتُ أَقْلِقُ بَعْضَ أَهْلِ قَرْيَتِيهَا فَالْتَمِسُوهُمَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَايِرِ
 وَقَالَ حَكِيمُهُ فَتَسِيدُهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کی کہ آپ فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پہر مجھے کسی ہیرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اس
 کو بہلا دیا گیا اور حرمہ کی روایت میں ہے کہ میں اس کو بہلا گیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَادِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي وَسْطِ الشَّهْرِ مَاذَا كَانَ مِنْ
 حِينَ تَوْضَعُ عَشْرُونَ لَيْلَةً وَكَيْسْتَقْبَلُ أَحَدَى وَعِشْرِينَ يَكُونُ الْمَسْكِينُ وَتَجْعَلُ مَنْ كَانَ
 يُجَادِرُ مَعَهُ شَرًّا أَكَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَزَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الْآخِرَى كَانَ يَكُونُ فِيهَا تَخْلُطُ النَّفْسُ

فَأَمَرَ هَرَبِيحًا أَنَّ اللَّهَ يُكْتَفَى قَالَ إِنْ كُنْتُ أُرِيدُ هَذِهِ الْعَشْرَ لَمْ يَدْرِكْ لَكَ
 أَجَا وَهَذِهِ الْعَشْرُ إِلَّا وَخَيْرُ مَنْ كَانَ اعْتَمَكَ مَعِيَ نَلَيْبَتْ فِي مُعْتَمَكِهِ وَقَدْ رَأَيْتَ هَذِهِ
 الْبَيْكَةَ فَأَنْتِ لَهَا فَاتَمَسَّوْهَا فِي الْعَشْرِ إِلَّا وَخَيْرُ مَنْ كَلَّ وَتَرَدَّ وَقَدْ رَأَيْتَ فِي السَّجْدِ وَمَا كَرِهَ
 طِينٌ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَطَرًا لَيْكَةَ رَحْدَى وَخَيْرُ مَنْ قَوَّكَ الْمَسْجِدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَلَواتِ الصُّبْحِ وَوَجَّهَ مُبْتَلًى طِينًا وَمَا
 ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکاف کرتے ہو ہر مہینہ کے چھ کے دہریں رہنے
 رمضان کے (پہر چوبیس) تیز گذر جاتی تھیں رمضان کی اور اکیسویں آنیکو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے
 تھے اور جو آپ کے ساتھ متکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پہر ایک ماہ میں اس طرح اعتکاف کیا
 جس ات مین گہراتے کو تھے خطبہ پڑھ اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الہی تھا پہر فرمایا کہ میں اس عشرے میں
 اعتکاف کرنا تھا پہر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں ہی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھ
 اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گہر نہ جاوے) اور میں نے خطاب
 میں اس شہر کو دیکھا مگر پہلا دیا گیا سو اسو اخیر کی دس راتوں میں ڈھونڈ ہو ہر طاق رات میں اور میرا
 کو خطاب میں دیکھا تھوں کہ سجدہ کرنا ہوں پانی او کیچڑ میں (یعنی اُس رات کو آخر میں ابا ہوگا یہ بات خواہ
 کی آپ کو یاد رہی) پہر ابو سعید خدری نے کہا کہ اکیسویں شب کو ہم پر مینہ برسا اور سجدہ حضرت کی مصلیٰ کی
 جگہ پر پٹکی اور میں نے آپ کو دیکھا جب آپ صبح کی نماز سے سلام پہنچا کہ آپ کے مبارک مونہہ میں کیچڑ
 اور پانی بہا ہوا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلیٰ کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی منانے کے اندر
 نہ بونچے **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ **اَنَّه** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْأُرُ فِي مَحْضَانِ الْعَشْرِ الْاَوَّلَى فِي وَسْطِ الشَّجَرَةِ سَأَلَ الْحَدِيثُ بِمَنْثَلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ
 فَلَمْ يَكُنْ مُتَكْفِيَةً قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مُتَمَلِّئًا طِينًا وَمَاءً ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
 اس سند وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپ فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا
 ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپ کیچڑ اور پانی بہا ہوا
 تھا **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ **اَنَّه** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَجْأُرُ فِي مَحْضَانِ الْعَشْرِ الْاَوَّلَى فِي وَسْطِ الشَّجَرَةِ فِي كِبَرٍ مُتَكْفِيَةً

قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا كُنَّا فِي السَّمَاءِ فَفَرَعْنَاهُ قَالَ رَجَعْتُ سَهَابَةً فَمَطَرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ
 وَكَانَ مِنْ جَدِيدِ اللَّحْلِ فَأَقْبَمَتِ الْمَلَائِكَةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ فِي
 الْمَاءِ وَالطَّيْنِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَتْرَاطِيْنَ فِي جَبْهَتِهِ أَبُو سَلَمَةَ رَوَاتُ هُوَ كَمَا أَنَّهُمْ كَمَا هُنَا
 آپسین ذکر کیا شب قدر کا تو میں ابو سعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے اور میں نے اون سے
 کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجور کے باغ میں نہیں چلتے اور وہ ایک چادر اوڑھ لی ہوئی نکلے اور میں نے کہا آپ
 نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کو ذکر کرتے ہوں شب قدر کا انہوں نے کہا کہ ان سہنے
 تم کان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہیچ کے عشرہ میں رمضان کے اور ہم بیویں کی ہجو
 کو نکھر دینے اعتکاف سے پہر خطبہ پڑھیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجھ کو کہا تھی دی
 شب قدر اور میں نے قبول کیا یا فرمایا بھولا دیا گیا سو تم اسکو اخیر کی دس تاریخوں میں طاقی راتوں میں
 ڈھونڈو اور فرمایا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ بانی اور شعی میں سجدہ کر رہے ہوں پھر جس نے اعتکاف
 کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تودہ بھر جاویں یعنی اپنے مشکف میں اور ہم لوگ پہر مشکف
 میں آگئے اور ہم آسمان میں کوئی بدلی کا ٹڈا تک نہیں دیکھتے تھے کہ اتنے میں ابراہیم اور پھر سیدنا
 بیان تک کہ مسجد کی چیت بہن لگی اور کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز صبح کی تمبیر ہوئی اور میں نے
 آپ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہیں بائیں اور کیچڑ میں (یعنی جو خواب میں دیکھا تھا وہ صحیح ہوا) یہاں تک کہ
 دیکھا میں نے آخر کیچڑ کا آپ کی پیشانی میں **عَنْ بَشِيرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَخُوَّاءَ**
وَفِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ الْكُفْرَ وَحَلَّ جَبْهَتَهُ وَأَوْدَانَهُ
أَتْرَاطِيْنَ يَحْمِلُ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے بغیر صبح کی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تھا کیچڑ کا -
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِعْتَكَفْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ مَضَانٍ يَكْتُمُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ يُبَانَ لَهُ قَالَ فَكُنَّا الْفَضِيلُ أَمْسَ
بِالْبَيْتِ نَقُومُ ثُمَّ أُبَيِّنُ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَأَمْسَ بِالْبَيْتِ فَأَعْيَدْتُ خُرُوجَ حَلِّي
النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبَيِّنُ لِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ دَرَجَتِي خَرَجْتُ لِخُبْرٍ كَرِهِيهَا
فَجَاءَ نَحْلَانِ يَخْتَفَانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَخَسِبْتُ لَهَا فَاتَمَسَّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ مَضَانِ

اَلْتَمَسُوْهُ هَٰذَا النَّاسِخَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اَتَكْمُرُ اَكْمُرُ بِالْعَدَةِ مَا اَقْلَا
 اَجَلَ فَوْنٍ اَحَدٍ مِنْكَ قُلْتُ مَا النَّاسِخَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ
 وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيْهَا ثَلَاثِينَ وَعِشْرُونَ وَهِيَ النَّاسِخَةُ فَاِذَا مَضَتْ ثَلَاثَتٌ وَعِشْرُونَ
 فَالَّتِي تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضَتْ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ حَلَّادٍ مَكَانَ
 يَحْتَمِلُ اِنْ يَخْتَصِمَانِ تَرْجَمَهُ ابُو سَعِيْدٍ خُذْرَى نَعَى كَمَا كَانَتْ اَعْتَمَدُ كَمَا رَوَى ابُو سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 عَشْرَةٍ مِنْ مَضَانِ كُنْهُنَّ ثَمَنٌ تَبَعُ اَبُو سَعِيْدٍ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَشْرَةٍ مِنْ مَضَانِ
 كِي رَاتِيْنِ كَذَرِ كُنْهِيْنَ قَوَاتٍ نَعَى فَرَمَا يَكْتُمِيْهِ كَهَوْلُ رَالِيْنِ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے اور حکم
 کیا آپ کو خمیہ کا کہ پھر لگا یا گیا پھر آپ نکلو اور فرمایا اسے لوگو مجھے شب قدر معلوم ہوئی تھی اور میں نکلتا تھا
 کہ تم کو خبر دوں پھر دو شخص آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے کہ ان کے ساتھ شیطان ہی تھا پھر میں بھول گیا
 تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر میں رمضان کے اور ڈھونڈو اور کو نون اور ساتون اور پانچون راتوں
 میں رادی نے کہا کہ میں ابوسعد سے کھا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگوں سے تو انہوں نے کہا کہ ان
 ہم اس کے زیادہ سخن میں بنسبت مہارسی پھر میں نے پوچھا نون ساتون پانچون سے کیا مراد ہوا انہوں
 نے فرمایا کہ جب اکیسویں گند جاوے تو اوس کے بعد چار دسے یا تیسویں وہی یا تیسویں سات مراد ہے نون و اوجب
 تیسویں گز جاوے تو اوس کے بعد چار اوسے چوبیسویں وہی ساتون سے مراد ہے اوجب
 پچیسویں گند جاوے تو اس کے بعد چار اوسے چوبیسویں وہی مراد ہے پانچون سے اور خدا نے جو تھا
 کی جگہ بختمان کہا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبْتُ
 الْقَدْرَ لَكُمْ أَهْلَيْهَا وَأَرَبْتُ صَبِيحَتَهَا أَصْبَحْتُ مَكَايِدَ وَطَلِيحَ قَالَا كَمْ طَرْنَا لَيْلَةً ثَلَاثَتِ عَشْرِينَ
 فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَإِنَّ أَمْرًا بِالْعَلِيْنَ عَلَى جَنَاحِهِ
 وَأَقْبَهُ قَالَ لَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ شَحِيحِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثَتِ عَشْرِينَ**
 ترجمہ عبد اللہ بن انیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شب قدر پھر میں
 بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ اوس کی صبح کو میں بانی اور عجیب ٹھن میں سجدہ کر رہا ہوں اور رادی نے
 کہا کہ عینہ برسا ہمارے اوپر تیسویں شکیو اور غارہ پڑھی سہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
 جب پھر آپ نماز پڑھ کر لیٹے صبح کی قواب کی بیٹنی اور ناک پر افر پانی اور کچھ کاتا تھا اور عبد اللہ بن انیس

میسورن اس کو شہید کہا کرتے تھے **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَيْدِي الْمُسْرِفِينَ تَحْتَ رِجْلَيْهِمْ وَكَانَ يَحْذَرُ الْيَلَّةَ الْقَدِيرَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَجَبٍ وَكَانَ يَحْذَرُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ تو نہ ہوش بقدر کہ عشر
 اخیر میں رمضان **عَنْ** زَيْدِ بْنِ حَبِشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَهُ
 فَقَالَ إِنَّ أَحْمَدَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ مِنْ تَعْمِيرِ الْحَوْلِ يُغِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
 فَقَالَ رَحِمَهُ أَنْ أَدَانُ لَا أَتَبَيَّنُ كُلَّ النَّاسِ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَجَبٍ وَكَانَ الْعَشْرُ
 الْأَوَّلُ مِنْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ كُنْتُ حَلَفْتُ لَا يَسْتَقْبِلُهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ
 يَا أَيْدِي سَبْعٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْأَلَاةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا تَرْجَمُهُ رِبِّنْ حَبِشٍ كَيْفَ تَبَيَّنَ كَيْفَ تَبَيَّنَ ابْنُ بَنِي
 سے پہچا کہ تمہارا بھائی ابن مسعود تو کہتے ہیں کہ جو سال بہر برابر چلے گا وہ نہ بقدر یا دس تو انہوں نے
 کہا اس حدیث کے اٹھارے کہنے سے انکی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کریں بلکہ ہمیشہ عبادت
 میں مشغول رہیں اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ شاید
 شب پروردہ اس پر تم کہتے تھے اور انشاء اللہ یہی نہ کہتے تھے (یعنی ایسا اپنی قسم پر یقین نہ تھا) اور
 کہتے تھے کہ وہ سائیسویں شب پر تو میں نے ان کو کہا کہ تم اسے ابو المنذر کہیں یہ دعویٰ کرتے ہو انہوں نے
 کہا کہ ایک ثانی یا علامت کی وجہ سے جسکی خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سب
 کہ اسکی سب سے اتم بجز کل ہے تو اس میں شمع نہیں ملتی (مگر انوسم کہ یہ علامت بعد زوال شمس
 کے ظاہر ہوتی ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ حَبِشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ دَلِيلُ اللَّهِ إِلَى كَلَامِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَحُ بْنُ عُلَيْشٍ هِيَ الْيَلَّةُ الَّتِي أَمَرَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَابْنُ شَابَّازٍ شُعْبَةُ فِي
 هَذَا الْحَرْفِ هِيَ الْيَلَّةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
 حَتَّى تَقْبَلَهَا صَاحِبُ رِجْلَيْهِ تَرْجَمُهُ رِبِّنْ ابْنُ بَنِي كَسْبٍ رَوَى ابْنُ كُزَيْبٍ كَيْفَ تَبَيَّنَ كَيْفَ تَبَيَّنَ
 بابین کہ شمع ہے اسکی میں اسے خوب جانتا ہوں شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتیں مجھ پر ایسی پہنچی ہیں کہ وہ
 وہی رات تھی جس میں حکم فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلنے کا اور وہ سائیسویں شب

ہے اور تنک کیا شعبے اس بیان میں کو حکم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانکر کا اور شب میں اور
 کہا کہ یہ عبارت مجھ سے ایک کبر رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہیں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَكَّرْنَا لَيْلَةَ الْفَتْحِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ كَانَ الْقَمَرُ دَهْوَ مِثْلُ فِرْعَوْنِ **ابو** ررہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شب قدر کا قرآن پڑھنے فرمایا دن تم
 میں سے یاد رکھتا ہے شب قدر اور اس میں میں کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسو ایک ٹکڑا
 طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں اتنا
 بزرگوں کے اور انداز عمروں کے ملا کہ کو کھدیے جانے ہیں جو سال میں ہونے
 والے ہیں اور فرشتوں کو معلوم ہو جاتا ہے جو اس سال میں ہونیوالا ہے اور اجماع ہے کہ شب قدر کو
 کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امر میں اور اس کے محل میں البتہ اختلاف ہے بعضوں نے کہا
 کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور محدث
 میں جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اسی تاریخ میں واقع ہوئی ہو پس روایتوں میں تضاد
 نہ اور سبکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی حنبلہ وغیرہم کا کہ ان سب
 نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے اولی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ
 سال بھر کی راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کو رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضوں
 کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہیں ہوتی اور اس میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ وہ سال بھر میں
 ایک ات ہے اور یہ قول ہے ابن سعد اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان
 میں ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیرہ
 میں ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیرہ میں ہے اور پانچواں یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتوں کی
 طاق راتوں میں ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ صحت راتوں میں ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف
 ہے کہ حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیسویں ہے اور ایک یہ کہ وہ سائیسویں
 اور یہ قول ابن عباس کے ہے اور بعضوں نے ستر تیسویں اور بعضوں نے اسیسویں اور تیسویں میں ہونے
 کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن سعد سے مروی ہوا ہے اور بعضوں نے تیسویں کہا ہے

اور یہ قول ہر اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول تیسویں کا یہی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ
کی طرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسویں کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا اور بعضوں نے سترہویں
کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کی طرف منسوب ہے اور بعضوں نے انیسویں کہا ہے کہ وہ ابن مسعود
سے منقول ہے اور حضرت علی سے بھی اور بعضوں نے کہا اخیر رات رمضان کی قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قسار
شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہیں ہے اور یہ قول خطاب سے مراد وہ دھاریان نوری
ہیں جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ پر مشد نظر آتی ہیں اور وہ آفتاب میں شب قدر کی صبح کو نہیں ہوتے
یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقت
ممکن نہیں یہ غلط ہے بلکہ رویت اس کی اقسام ماحین سے ثابت ہے جو بیشتر سردی ہیں اور معتبر تر ان
سب اقوال میں فقیر کے نزدیک ستائیسویں رات ہے اور ابن عباس سے ایک نکتہ بھی اس بارہ میں مروی ہے کہ لیت
القدح کا لفظ قرآن شریف میں تین جگہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا میں اور اس میں آخرت میں ہر
دو کو تین بار رکھو تو ستائیسویں ہونے میں اس میں اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور ابی بن کعب
اس پر قسم لگاتے تھے چنانچہ روایت آئی اور برگذر چکی ہے اور اس کی علامت یہی وہ بیان کر چکے ہیں اس علم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کی کتاب

ف اعتن میں اعتکاف کے معنی میں اور نیک اور نیکو کے ہیں اور شرع میں نیک کا مسجد میں بصفت
اور اعتکاف کو جو ابھی کہتے ہیں عین ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی
العشر الاواخر من رمضان عمر بن عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ
میں رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے ف احمدی ہی استحب الاعتکاف کا ثابت ہوا اور سب اجماع
ہے مسلمانوں کا اور یہ کہ وجہ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے متاکہ ہے اور
مذہب اہل شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں بلکہ افطار کی حالت میں
اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک لمحہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اس کا یہ ہے
کہ آٹھ ٹہر تا چوبیس گھنٹہ میں طمانیت کر لے ٹہر تا چوبیس گھنٹہ اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اعتکاف کی مشاطہ کا بیان

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے کہ جس عید میں آنے والے کو لاترم ہے کسب آدمی
اور نماز کا منظر منہیت غسکات کی کرنے تاکہ قواب پاوی پہر اگر باہر نکلے تو پر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہیں کہ زبان سے کہے کہ یہ قود جوت ہو اور اگر دنیا کی کئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سینوی پر دوسے لکھ تو غسکات فاسد نہیں ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ غسکات
میں بزدلہ شرط ہے اور غسکات مفسر کا صحیح نہیں اور ان لوگوں نے انہی روایتوں سے استدلال کیا
ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غسکات رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول سوال کا غسکات مذکور ہے چنانچہ وہ روایت اگر آتی ہو
اور اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہوں نے
عمر بن کی کہ یا رسول اللہ میں نے ایام جہالت میں زندگی ہی غسکات کی تو اپنے فرمایا اپنی نذر پوری کر دو اور
اس میں روزہ کا ذکر نہیں ہے غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت غسکات نہیں مگر مسجد
میں ہونا شرط ہے اسی کو اصحاب و ازواج مطہرات سب اجدین غسکات کرتے رہے حالانکہ اس میں جرج
اور شفقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جہو کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہیں اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر میں مگر کہ لی ہے اس میں غسکات
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر میں مسجد میں سنا نہیں اور امام شافعی کا ایک قول قدیم ہی یہی ہے پھر
میں اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہاں جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جہو کا قول ہے
کہ ہر مسجد میں جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ جس میں جمعہ ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اس میں ہوں اور نہ سری اور دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ جس
میں جمعہ ہوتا ہو اور خلیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدوں کے سوا غسکات کہیں درست
ہی نہیں ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد نبوی فیہ سری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع
انہی کہ غسکات کی زیادت مرث کی کچھ حد نہیں مگر حج کہتا ہے کہ باجماع ہست یہ لفظ ثابت ہے کہ غسکات
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حق تعالیٰ کے لیے اور جب کسی عام میں جائز ہوتا اس کا اختلاف فیہ
حالانکہ وہاں خدا ہے پھر قبر پر شاخون کے تو بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبور پر تعظیم نیت کر لیے محض شرک ہے اگرچہ نام غسکات بدل ڈالیں اور ادھر یہ بھی معلوم ہے کہ غسکات

کہ جو اسی پر بستے ہیں تو مجاہد کے متکلف کہ معنی ایک ہو اور مجاہد و قہر الہیہ متکلف نہیں رہا اور یہ منکر
 ہے عبادت میں نیک اور اسکو عبادت اور سبب قربت سمجھو والا اہل خلق اس پر اور اہل عباد و شرائع
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام سے اور یہ اس مانہ میں ایسی بلا عام ہے کہ عوام کمال انعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان
 انہی میں اس کے غافل ہیں و نہ کہ مجاہد بالغرینہ و حقیقت العبادۃ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ
 رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ لَمَّا كَانَ الَّذِي كَانَ يَمْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَيْدِ عَمْدَ الْعِدَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَمْرُو آخِرَ رَمَضَانَ بَيْنَ الْغَمَّانِ تَمْلُكُ الْغَمَّانِ وَكَهَانِ الْعِبَادِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 الْغَمَّانِ كَرْتِ تَبَعُ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَمْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ تَرْجُمَهُ مُصَنِّعَاتُ رَمَضَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِي وَهِيَ تَمْلُكُ
 كِي **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ
 رَمَضَانَ اسْكَا بِي وَهِيَ مَضُونٌ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَمْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَكُونَ الْغَمَّانُ رَمَضَانَ حَتَّى تَكُونَ الْغَمَّانُ رَمَضَانَ
 أَوَّلَ حَبَّةٍ مِنْ بَيْتٍ تَرْجُمَهُ مُصَنِّعَاتُ رَمَضَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَا كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ بِشَيْءٍ آخِرَ عَشْرِ رَمَضَانَ كَيْ غَمَّانِ فَرَمَاتِ تَبَعُ الْغَمَّانِ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 آتِي كِي بِي صَاحِبُونَ الْغَمَّانِ فَرَمَا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَدَخَلَ مَعْتَكِفَهُ وَاتَّخَذَ
 بِخِيَابَتِهِ فَضَرَبَ أَوَّلَ الْغَمَّانِ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِيَابَتِهِ فَضَرَبَ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَمَّانَ فَذَا الْغَمَّانِ فَذَا الْغَمَّانِ فَذَا الْغَمَّانِ فَذَا الْغَمَّانِ فَذَا الْغَمَّانِ فَذَا الْغَمَّانِ
 بِخِيَابَتِهِ فَضَرَبَ وَتَرَكَ الْغَمَّانَ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ
 رَمَضَانَ تَرْجُمَهُ مُصَنِّعَاتُ رَمَضَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 كَرْتِ الْغَمَّانِ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْتِ الْغَمَّانِ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْتِ الْغَمَّانِ كَيْ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَمَضَانَ
 رَمَضَانَ

رَمَضَانَ

اپنا خیمہ لگا دیا یعنی مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپؐ عشرہ اخیر میں ارادہ کیا رمضان کے پرنزہب فرمایا تھا
 ہی خیمہ لگا دیا اور اور مسجد میں نے کہا ادن کے ہی خیمے لگا دے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر
 کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنی ہمیں
 ہوئے ریا پائی جاتی ہے) اور آپؐ اپنے خیمہ کو چھدیا کہ کوئلہ الا جاوہر اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں
 یہاں تک کہ پہر عشرہ اول میں شوال کے اعتکاف کیا **ف** اس حدیث میں امام شافعی نے استدلال
 کیا ہے کہ وہ اعتکاف میں شرط نہیں **عَنْ** یحییٰ بن سعید عن عیسیٰ بن عمار عن عائشہ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَمْنَعُنِی حِلَّیَّتُہٗ اِنْ مَعَاوِیَہُ وَفِیْ حِلَّیَّتِہٖ اِنْ
 عِیْدَہُ وَفِیْ الْحَارِثِ وَابْنِ اسحاق ذَکَرَ کَکَ عَائِشَہُ وَحَفْصَہُ وَزَیْدَہُ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُمْ اَنْھُمْ صَرَّحُوْا بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوَّیْتُ عَنْہُمْ اِنْھُمْ رَوَّیْتُ عَنْہُمْ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گزری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور
 ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمہ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تھی
ف اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنال کیا کہ اس میں شمول نفسانیت کا ہو گیا
 اور حقانیت نہ رہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکھی دوسرے کرنے لگے اس لیے آپؐ نے اپنا اعتکاف ہی موقوف
 کیا اور ماہ شوال میں اسکا عوض پورا کیا **بَابُ** الْاِحْتِجَادِ فِی الْعِشْرِ الْاَوَّلِ وَفِی الْمَسْجِدِ
 عشرہ اخیرہ میں رمضان کے زیادہ عبادت میں کوشش کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَہُ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا دَخَلَ الْعِشْرَ الْاٰخِرَی الَّذِیْکَ دَاخِلَہَا کُنْہُ
 وَجَلَّ وَکَلَّ الْمَشْرَدَ رَحِمَہُ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی عادت یہ تھی کہ جہاں عشرہ اخیرہ رمضان آیا اور آپؐ نے رات بھر جاگنا اور اپنی گھروالوں
 کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت میں اور کمر بستہ باندھنا شروع کیا **فائدہ** یعنی اور معمولی
 عبادتوں کو زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اس حدیث سے زیادتی عبادت کی
 عشرہ اخیرہ میں ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے سر او اس سے دوام جاگنے
 کا ہے نہ خاص اس عشرہ میں **عَنْ** عَائِشَہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُجَاهِدُ فِی الْعِشْرِ الْاَوَّلِ مَا لَیْسَ یُجَاهِدُ فِیْہِ رَحِمَہُ حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ ذی الحجہ میں رمضان کے اتنی کوشش کرتے عبادت میں اور دنوں میں نہ کرتے **بَاب** حکوم عشرہ ذی الحجہ عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزے سو نہیں دیکھا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُومِ الْعَشْرَ حَرَجًا** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کبھی عشرہ میں روزہ نہیں لکھا **ف** عشرہ سو بہانہ نوں ذی الحجہ کے مراد ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں ان دنوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکرہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں چنانچہ نوین تاریخ اور اسکی عرفیہ اور اسکی روزی کی فضیلت میں احادیث اور گزیرہ جکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال صالحہ عشرہ اول میں ذی الحجہ کے افضل میں ایسے اور ایام میں نہیں غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب مشد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اس عشرہ میں آپ نے روزہ نہیں رکھا اس کی تاویل ضرور ہے کہ شاید کسی عارضی یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کر نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے عینہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے واردہ بعض اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نوین ذی الحجہ کو اور دعا شوریہ کے دن کو اور تین دن میں ہر ماہ کے آخر حدیث تک اس روایت کی یہ ابو داؤد نے اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں اور احمد اور نسائی میں یہ ضمن مروی ہوا ہے **وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَعَمَلِهِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ**

کتاب الحج

کتاب حج کے بیان میں

ف حج بفتح حاء مصدر ہوا اور فتحہ اور کسر سے دونوں ہی اسم ہوا اور اصل لغت میں بمعنی قصد ہے اور عمل پر بھی اطلاق اسکا ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنی زیارت ہیں اور حج فرض میں ہے ہر مسکلف و مسلم پر جب طاقت رکھتا ہو اطراف کی راہ و ساحل کی اور عمرہ کے وجوب میں علماء کا اختلاف ہے بعض

نے کہا ہے کہ جب ہر اور عضو کی گناہت ہو اور شافعی کے دوقول میں اس بارہ میں اصح یہ ہے کہ واجب
اور اجماع ہے اس پر کچھ عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اس
کی وفا ہی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ میں داخل ہو یا حرم میں کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہیں
ہوتا تجارت پر یا زیارت ہو تو وجوب احرام میں حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہو اور صحیح قول امام شافعی کا
یہ ہے کہ سبب ہر جبہ اطلاع ہو احرام باندہ کہ جادو عمر کا پشتر طیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا پیکر نہ جاتا ہو
اور اس میں اختلاف ہو وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک روہ
کا قول ہے کہ وجوب اس کا مع التراخی ہے جب ایسی حالت پر ہو جو جادو کے لگنا اور سکونت کا ہو جادو،
اگر تاخیر کرے تو حیثیت علی الفور واجب ہو جانا اور ابو حنیفہ اور مالک اور دیگر فقہاء کا یہ ہے کہ

على الفور واجب ہوتا ہے **باب** مَا يَبْلُغُ الْحَجَّ وَالْحَجَّاجَةُ أَنْ تَقِيَّ لُبَّكَ وَتَبَايُكُمُ حَرَمٍ
کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہیں ہے **عَنْ** أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَا تَعْبَهُ بِمَا تَبَيَّنَ
أَبُو بَكْرٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ ثَلَاثِينَ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَالْعَاكِمَ وَالْأَكْمَامَ وَلَا الْبُرْدَيْنِ وَلَا الْخُفَّيْنِ
إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَأْتِ الْخُفَّيْنِ وَلَا يَطْعُمَا سَفَلًا مِنَ الْكَبْكَبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ
الثِّيَابِ ثِيَابًا ثَلَاثَةً وَلَا الْوَرْدَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم ہے تو آپ نے فرمایا کرتے پہنو
یہ عمامے باندھو نہ پچلمے پہنو نہ باران کوٹ اور نہ ہونہ منہ پہنو مگر جو چیل نہاؤے وہ ہونہ پہنو مگر ٹخنوں
کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس میں زعفران لگی ہو یا دوسرے میں رنگا ہوا ہو **ف**

اجماع ہے تمام علماء کا کہ ان کپڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننا روا نہیں بلکہ حرام ہے اور کچھ میں
یہ ہے کہ جو کپڑا لیا ہوا ہو اور محیط ہو ساری بذلکا یا ایک عضو کا جیسے ہونہ اور فٹبان اور سستانہ یا عمامہ
وغیرہ میں اس کو منع فرمادیا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپنے جیسو پٹری وغیرہ
باڑی یا پٹی اور خفاف میں یعنی سر و مل میں آگیا وہ کپڑا جو پیروں کو ڈھانپنے جیسو پٹا یا تباہ یا تباہ کہ سر
میں ہٹی باندھنا ہی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور زید دیکھو
اور یہ سب حکم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سب کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہر سوا۔ وند کہ اسکا کھانا حرام ہے خواہ کسی دانا پنوالی چیز سے ہو اور دانا تو دن کے دنا پننے میں دہا لڑا
 سے اختلاف اور امام شافعی کے ہی اس میں رد و نال ہیں اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور حدیث اور عرفان کو جو
 منع فرمایا تو اس میں سب خوشبو میں داخل ہو گئی اور ورس ایک گھانٹے سے خوشبو داسمین میں ہوتی ہے غرض
 خوشبو میں سب تم کی عورت اور مرد دونوں کو منع ہیں اور مراد اس سے وہ چیزیں ہیں جو خاص خوشبو کو لیے
 استعمال ہوتی ہیں باقی رہو کہ اور مسو کی چیزیں سب سے پہلے اور شکر و نم ہیں انکا استعمال حرام نہیں اس
 لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہیں ہوتی اور حکمت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ ہے کہ ترنہ اور امارت اور انہیت
 اور ترک اور تکلف کی بوجہ جاتی رہی اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز دنیا و عذریت کی خواہاوی اور یہ امر عزیز
 ہو ویرا قیاد اور شاہدہ پرا و بچاوی سنکرات اور مخطرات سے اور مذکر بہ موت کا اور کھن پوشی کا اور لعنت و قیامت
 کا کہ اسدن لوگ نگر اور ننگے پیر اور ننگر بدن ہوں گے اور اس سے روایت ہیں مذکور ہوا کہ جو نعلین نپا و کرموزہ
 پہن لے اور ابن عباس کی روایت جو اگر آتی ہے اس میں کاٹنے کا ذکر نہیں اور علمائے اسمین
 اختلاف کیا ہیں چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپا و سے قوموزہ کا دیا ہی پستانا جائز ہے کاٹا ضرور نہیں
 اس لیے کہ اسمین اصاحت مال کی ہوا اور انہوں نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی حسین کاٹنے کا حکم ہے مستوخ
 ابن عباس اور جابر کی روایت و کائن میں کاٹنے کا حکم نہیں اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور
 جما میر علما کا قول ہے کہ پستانا موزو کا بغیر کاٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے
 اور حدیث ابن عمر کی مفید ہے اور حمل مطلق کا مفید پر ضرور ہے اور زیادت نقد کی مقبول ہے اور اعتنا
 مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہو تو اب او اسکا واجب ہو اگرچہ یہی مسئلہ مختلف فقیہ
 کہ جو موزی پہنے اور نعلین نپا و سے اور سفیدی یا نہیں سو امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ او سب کچھ
 واجب نہیں اگرچہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے۔ اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب
 نے کہا ہے کہ او سب سفیدی پر جو ضرورت سر متا نے میں فدیہ ہے اور ورس اور زعفران میں سب
 خوشبو میں انگین کہ باجمام است حرام ہیں اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت و لانیوالی ہے کہ او سب حرام ہونے
 میں عورت اور مرد دونوں برابر میں غرض محرمات احرام سات ہیں قباس سیاہو جس کی
 تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالون اور ناخون کا دور کرنا اور رنگ دین اور ڈاڑھی میں تیل لگانا اور
 نقد بجم اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتین تلف کرنا اسکا کا

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ بِمَحْرَمٍ لَأَبِيهِ لَمْ يَحْرَمِ الْقَبِيلَ وَلَا
 الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْصَ وَلَا الشَّرَّادِينَ وَلَا ثَوْبًا مَسْنُوعًا وَرَمَسًا وَلَا زَعْفَرَانًا وَلَا الْحَقْلَيْنِ وَلَا
 أَنَّ لَا يَجِدَكَ تَعْلِينَ فَلْيَقْطَعْهُمَا كَحَنِي يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَبِيرَيْنِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت
 کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بوجہا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کہ زعفران اور عمامہ
 اور بارہ ان کوٹ اور پانچا مہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جس میں درس اور زعفران لگی ہو نہ موزی اور اگر غلیظ
 نہ ہو تو موزے پہنے اور اسکو ٹخنوں کے نیچے تک گاٹ دی رکھ جتنی کی طرح ہو جاوے **فائدہ**
 سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنو اور اس کے جوہلے پہنے اس میں است کو آسانی ہو
 اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عَنْ** أَبِي عِيَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِالْمَحْرَمِ ثَوْبَانِ مَسْنُوعَانِ زَعْفَرَانٍ أَوْ دُرُسٍ وَقَالَ مَنْ لَحَّحَ جَدَّيْنِ تَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا
 كَحَنِي يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَبِيرَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے منع فرمایا محرم کہ زعفران اور درس کا رنگاں کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو غلیظ نہ پاوے وہ موزے پہن
 لے ٹخنوں کے نیچے سے گاٹ کر **عَنْ** أَبِي عِيَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِالْمَحْرَمِ ثَوْبَانِ مَسْنُوعَانِ زَعْفَرَانٍ أَوْ دُرُسٍ وَقَالَ مَنْ لَحَّحَ جَدَّيْنِ تَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا
 كَحَنِي يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَبِيرَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس
 اور کسی کی جو ہمت ناپا دی اور موزہ اور اس کے نیچے جو غلیظ نہ پاوے اسے محرم ہو **فائدہ** یہی روایت
 سند جوام احمدی کہ موزہ بے گائے پہن لے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ يَضِدُّ الْأَسَدَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِالْمَحْرَمِ ثَوْبَانِ مَسْنُوعَانِ زَعْفَرَانٍ أَوْ دُرُسٍ وَقَالَ مَنْ لَحَّحَ جَدَّيْنِ تَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا
 كَحَنِي يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَبِيرَيْنِ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں خطبہ میں یہ بات
 فرمائی جو اوپر گندی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ يَضِدُّ الْأَسَدَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِالْمَحْرَمِ ثَوْبَانِ مَسْنُوعَانِ زَعْفَرَانٍ أَوْ دُرُسٍ وَقَالَ مَنْ لَحَّحَ جَدَّيْنِ تَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا
 كَحَنِي يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَبِيرَيْنِ **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت
 مروی ہوئی مگر سوامی شیعہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَيْسَ بِالْمَحْرَمِ ثَوْبَانِ مَسْنُوعَانِ زَعْفَرَانٍ أَوْ دُرُسٍ وَقَالَ مَنْ لَحَّحَ جَدَّيْنِ تَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا
 كَحَنِي يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَبِيرَيْنِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلیظ نہ پاوے

منذ وپنے اور جو انار غیر تہمت نہ پادوہ سر اول بنو بجابر بنو عسکریٰ یکل بن ماریکہ قال حاکم
 رَجُلٌ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَحْرَيْنِ أَنَّهُ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خُلُوعٌ أَوْ قَالَ
 أَتَوْهُ فَرَجَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعُ فِي عَمْرِي قَالُوا أَنْزِلْ عَلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَصَلِّ بِشَوْبِي كَانَ يَكُلُ يَكُولُ وَدِدْتُ أَنْ أَرَى الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَدْ كُذِّلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَكَانَ فَقَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ
 عَلَيْهِ الْوَحْيَ قَالُوا قَدْ رَفَعَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَهَرَ الثَّوْبَ فَطَهَرَتِ الْكِبْرِيَاءُ كَطَيْطُ قَالَ
 وَأَحْسَبُهُ كَطَيْطُ الْبِكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ أَيْمَنَ السَّائِلُ لِعَمْرٍ الْعَمْرُ إِحْسِلْ عَنْكَ
 أَمْرَ الصُّلْبَةِ أَوْ قَالَ أَفْعَا لِحُكُوتِي وَأَخْلَعُ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَأَصْنَعُ فِي عَمْرِي مَا أَتَيْتَ صَانِدٌ
 فِي حَجَّتِكَ ترجمہ پلے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
 آپ جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جیبہ پہن ہوئے تھا اور اوپر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی باکھا کہ کچھ خوشبو
 کا تھا اور اس نے عرض کی کہ آپ مجھ پر عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں اور اس میں آپ کے اوپر وحی آنے
 لگی اور آپ کپڑا اوڑھ لیا اور بعلی کہتے تھے کہ مجھے آرزو ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس
 وقت آپ پڑھنا کرتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیا تم جانتے ہو کہ دیکھو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اور آپ پر وحی آنے لگی ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑے کا کونا اٹھایا اور میرے
 آپ کو دیکھا کہ آپ مانیتے اور خائستے لیتے راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا جیسو
 جوان اونٹ مانیتا ہو پھر جب آپ وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہاں ہے وہ سائل عمرے کا اور فرمایا وہو
 ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو کا اور اُتار ڈالو اپنا کرتا اور عمرے میں
 وہی کرو جو حج میں کرتے ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت
 احرام میں لگا دی یا پہلے کی لگی ہو اور یہی ثابت ہوا کہ سیاہا کپڑا محرم کو منع اور یہ بھی اگر کوئی
 خوشبو بولے یا چوک سو لگائے تو جلد اسکا چہرہ انا چاہیے اور جبکہ بھول چوک خوشبو لگ جاوے
 اور میرے کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہر شافعی کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور
 داؤد اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور فرنی اور احمد کہنے ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اسیر و جب
 ہے اور صحیح قول ایک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر یا بخان کر خوشبو لگانا

کہ جب بہت دیر تک گئے **عَنْ** یَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَجُلٍ وَهُوَ بِالْحِجْرَانِ
 وَاَنَا عِنْدَ الشَّيْءِ صَلِّ عَلٰیہِ وَکَلِّمْ رَعْلَہٗ مَقَطَّاتٍ یَّعْنٰی جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّنٌ بِالْخُلُقِ
 فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمَرَاءِ وَعَلٰی هٰذَا اَدَا مَا تَضَمَّنَ بِالْخُلُقِ فَقَالَ لَهُ الشَّيْءُ صَلِّ عَلٰیہِ
 وَاِلَیْہِ نَسَلٌ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِیْ حَجَلٍ فَسَالَ اَنْزِعْ عَنِّیْ هٰذِهِ الثَّيَابَ دَاخِلٌ
 عَنِّیْ هٰذَا الْخُلُقُ فَقَالَ لَهُ الشَّيْءُ صَلِّ عَلٰیہِ وَکَلِّمْ رَعْلَہٗ مَقَطَّاتٍ صَانِعًا فِیْ حَجَلٍ
 نَا صُنْعَہُ فِیْ عُمَرَاءِکَ مَرْحَمَہُ یَعْنٰی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
 جبرائیل میں تھے اور یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کہتا ہے کہ تھے تھے اور
 میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کی کہ میں احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اس پر ہی میں خوشبو
 لگائے ہوں تو آپ فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں بھی کرو دینے خوشبو سو بچنا اور
 یہ ہو کر پڑے نہ پہننا طواف سعی بجا لانا ہے تو اس نے پہر عرض کیا کہ میں یہ کپڑے اتار ڈالوں
 آپ پر فرمایا کہ جو تم حج میں کرنے ہو وہی عمرے میں کرو **ف** معلوم ہوا کہ وہ شخص حجر کے
 ارکان سے واقف تھا تو اس کو اتنا ہی فرمادینا کافی ہوا **عَنْ** یَقُولُ کَانَ یَقُولُ لِمَنْ یَنْبَغِ الْخَطَابِ
 لَخِّنِیْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنَّمَا لَکِنِّیْ اَرٰی یَوْمَ اللّٰهِ حَمِیْنٌ یُّنْزِلُ عَلٰیہِ وَکَلَّمَا کَانَ الشَّيْءُ صَلِّ عَلٰیہِ
 عَلٰیہِ وَکَلِّمْ بِالْحِجْرَانِ وَعَلٰی الشَّيْءِ صَلِّ عَلٰیہِ وَکَلِّمْ رَعْلَہٗ مَقَطَّاتٍ فَاَہْلَیْہِ عَلٰیہِ مَعَا
 نَا سَ مِنْ اَصْحَابِہِ فِیْہُمْ عُمَرَاءُ اِذَا جَاؤْکَ رَعْلَ عَلٰیہِ جُبَّةً مَّتَضَمِّنٌ یُّطِیْبُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
 اللّٰهِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَعْلٍ اَحْرَمَ یَعْمُرُ فِیْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّنَ یُّطِیْبُ فَظَنَّ الْیَوْمَ
 الشَّيْءُ صَلِّ عَلٰیہِ وَکَلِّمْ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاؤَہُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ عُمَرُو رَضِیَ اللّٰہُ
 تَعَالٰی عَنْہُمْ بِیَدِہِ الْیَمَنِیْنِ اَمِیْنَةً فَقَالَ لِعَبَادِیْہِ مَا دَخَلَ رَاسُہُ فَاِذَا الشَّيْءُ صَلِّ
 عَلٰیہِ وَکَلِّمْ لِحَمْرٍ الْوَحْیَ یُعْطِ سَاعَةً ثُمَّ تَرٰی عَنْہُ فَقَالَ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہِ
 عَنِ الْعُمْرَةِ اِنْفَا اِنَّمَا لَمِیْسَ الرَّجُلِ فِیْ یَمِیْنِہِ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلِّ عَلٰیہِ وَکَلِّمْ اَمَّا الْکَلِیْبُ
 الَّذِیْ یَلُکَ مَا عَمِلَہُ تِلْكَ مَرَاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ کَانَ نَزْعُہَا ثُمَّ اَصْنَعُ فِیْ عُمَرَاتِکَ
 مَا تَضَمَّنَ فِیْ حَجَلٍ مَرْحَمَہُ یَعْنٰی کہ حضرت عمرؓ سے کہا کرتے تھے کہ کہی میں دیکھتا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کے اوپر وحی اترتی ہے تو آپ جبرائیل میں تھے اور آپ کو اوپر

کرنے سے یہی وجہ اور عمرہ کا ارادہ کرے اور اسکو آگے بڑھنا سوانیت سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
بڑھنا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر ہر بیقات تک لوٹ آوے قبل تک حج بجا لگائے
تو اس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور وجہ اور عمرہ کا ارادہ نہ کہتا ہو اور سپر احرام واجب نہیں دخول
مکہ کے یہو صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کو لیے جاوے جو بکر ہوتی ہے جیسو مکہ یا نہ لیا
یا گھاس لانا یا ایسو جو بکر نہ ہو جیسو اور تجارتین ہین اور جو بیقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
ارادہ مکہ جانیکا نہ کہتا تھا پھر اس کو دل میں آیا کہ احرام باندہ لے تو وہین سے احرام باندہ لے جہان بچا
ہے پھر اگر وہان احرام نہ باندھا اور آگے بڑھ گیا تو اٹھ ہوا اور او سپر دم لازم ہوا اور اگر وہین سے
احرام باندھا جہان سے ارادہ کیا تھا دخول مکہ کا تو او سپر دم نہیں ہو اور ہر کو بیقات تک لوٹنا ہی
ضرور نہیں یہی مذہب ہر شافعیہ کا اور مذہب ہر جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ او کو ضرور
ہے کہ بیقات تک لوٹ کر جاوے اور وہان سے احرام باندھ کر آوے **عن** ابیہ بن کثیر عن النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ھل للمذنبین ذال الحلیفۃ ولا
لا ھل التلمیحۃ ولا ھل یجد قریۃ المنازل ولا ھل الیمین بیکلم قال ھل لھما ولھما
ان علیہن من غیرہن منی اراد الحج والعمرة ومن کان دون ذلک فمحدث انشاء
حتی اھل مہ کے تھیں مکہ ترجمہ عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ھل
اھل المذنبۃ من ذی الحلیفۃ ولا ھل التلمیحۃ ولا ھل یجد قریۃ المنازل قال عبد اللہ
وبکفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ھل الیمین بیکلم ترجمہ عبد اللہ
نے تین بیقاتوں کا بیان دیا یہی کیا اور کہا کہ مجھے پوچھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل من المذنبۃ سے اہل الیمین بیکلم **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا ھل الیمین بیکلم ولا ھل التلمیحۃ ولا ھل یجد قریۃ المنازل ولا ھل الیمین بیکلم
ولا ھل الیمین بیکلم قال عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ولا ھل الیمین بیکلم ولا ھل التلمیحۃ ولا ھل یجد قریۃ المنازل ولا ھل الیمین بیکلم
اور سجدہ والوں کی بیقات وہی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلم ہے مگر میں خود اون کے نہیں سنا عن
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل المدينة اثنان
 بھلوا من ذی الحلیفۃ واهل الشام من الحفۃ واهل نجد من قریۃ وقال عبد اللہ بن
 حمزہ واخذت انک قال ویرسل اهل الیمین من یلمکم ترجمہ عباس بن عمر نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سوا در شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرین سے
 احرم باندہ یمن اور کہا عبد اللہ نے کہ مجھے خبر تھی کہ یمن والے یلم سے عن جابر بن عبد اللہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الکافۃ یلمکم فقال اراکما یغنی عنکما صلی اللہ
 علیہ وسلم ترجمہ جابر نے یہی میقاتین روایت کی یمن یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن
 سائر عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یصل اهل
 المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویصل اهل الشام من الحفۃ ویصل اهل نجد من قریۃ قال
 ابو ہریرہ وادکما لو کما اسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویصل اهل الیمین
 من یلمکم ترجمہ سالم نے اپنے باب سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی
 الحلیفہ سوا در شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرین سوا ہلال کرین اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پنجاب سے اور
 یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ فرمایا کہ ہلال کرین یمن والے یلم سے عن
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الکافۃ یلمکم فقال اراکما یغنی عنکما
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال یصل اهل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطارق الاحمر الحفۃ
 ویصل اهل العراق من ذات عرق ویصل اهل نجد من قریۃ ویصل اهل الیمین من یلمکم
 ترجمہ جابر نے وہی روایت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذی الحلیفہ کا دوسری دوسری براہ سے جحفہ
 کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہو یمن **باب** الثلیثۃ وصیغۃ البیک کا بیان عن
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان نلیسۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکبیک اللهم
 لکبیک لکبیک لکبیک لک لکبیک لک الحمد والنعمة لک المملک لا شریک لک وقال
 وكان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یزید فیہما البیک لکبیک وسعدیک
 والخریدیک لکبیک والخریدیک البیک والعلی ترجمہ عباس بن عمر نے کہا کہ لبیک بکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک سر لا شریک لک تیرا حاضر ہوں میں تیری خدمت میں با اہلہ حاضر ہوں
میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں کوئی شریک نہیں تیرا حاضر ہوں میں بیشک سب تعریف اور نعمت
تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں اور عبد اللہ بن عمر ان میں یہ کلمات
زیادہ پڑھتے تھے لبیک سر لا شریک تیرا میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں
اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر ترے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے
اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُكَ قَامَتْهُ
عِنْدَ مَجِيدِ دِي الْحِكْمَةِ أَهْلٌ فَقَالَ كُنْتُ لَكَ لِكُنْتُ لَكَ لِكُنْتُ لَكَ لِكُنْتُ لَكَ لِكُنْتُ لَكَ
الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ هَذِهِ كُنْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالُوا نَارُكَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
هَذَا كُنْتُ لَكَ لِكُنْتُ لَكَ وَسَعْدُوكَ وَالْحَمْدُ لَكَ لِكُنْتُ لَكَ وَالْحَمْدُ لَكَ وَالْحَمْدُ لَكَ
عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہو کر اونٹنی پر چڑھتا تو وہ آپ کو لبیک سیدی
کہتے ہی ہو گئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپ لبیک بکارتی پہر دہی لبیک کر کے جو اوپر ہو چکی اور
عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں وہی الفاظ پڑھتے
تھے جو اوپر ہو چکے مگر اس میں لبیک کا لفظ ابتدا میں نہیں ہوتا ہے اور اس میں دہی بارہا **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَكَلَّفْتُ الْكَلْبِيَّةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ
حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُكَ قَامَتْهُ
انہی لوگوں کی **ف** اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتھ میں اسناد کو
تفنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تفسیر اسکا تاکید کے لیے
ہے یہ قول ان کا جمیع اہل انت اور تمام اہل ادب کو خلاف ہے اس لیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہیں
یا حروف تاکید پڑھتے ہیں نہ یہ کہ واحد کو تفسیہ کر دیں غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق
اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ ان پہاکیوں کے
اندہ انکو ظاہر ہو مسمول کرنا اور لفظی کرنا ان سے تفسیہ و تخیل کے اور نہ جانا تاویل و تطیل کے طرف

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہان سے نہادین سے روایت کی مگر ابتدا
 یہیں سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہیں سوائے ظہر کی دو رکعتوں کے اور احرام سے
 پہلے اپنے بدن کے گلے میں مار ڈال دیا اور دامنہ طرف سے کوٹان چیر دیا جسو اشعار کثیری میں اور خون اس کے
 پہچلا اور احرام آپ کا قرآن کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ میں نے اوپر دو تین اس پر بصراحت لالت
 کرتی میں (کنزانی زاد المعاد) **عَنْ** اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ الشِّرْكُ كَوْنًا يَقُولُونَ
 كَيْفَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُمْ قَدْ قَدْ يَقُولُونَ اَكَا شَرِيكَ
 هُوَ لَكَ فَقَالَ مَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا اَوْ هُمْ يَطُوعُونَ بِالْبَيْتِ تَرَجَّعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ
 نَعَى كَمَا كَا شَرِيكَ كَيْفَ تَقُولُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتِي تَهْ كَذْرَابِي هُوَ
 مَنَّا رَسُوْلِي يَهْدِي نَكْرًا مَنَّا رَسُوْلِي يَهْدِي نَكْرًا مَنَّا رَسُوْلِي يَهْدِي نَكْرًا مَنَّا رَسُوْلِي يَهْدِي نَكْرًا
 شَرِيكَ يَتِيْرَا كَمَا يَأْتِيْكَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 طَوَانِ كَرْتِي جَاتِي تَهْ **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان کہہ بھی اپنے شرک کو ان کو اللہ کے برابر
 نہیں جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اللہ انکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو
 پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کرنے کو اور ابدال آباد و نسخ
 میں جو بھٹنے کو کافی تھا بس معلوم ہوا کہ جو اپنا جانتی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر بھی کسی کی عبادت کرے
 اور اس کو دو رکعت پکارے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے گو اس کو خدا کے برابر بنانے اور اس کی تعظیم و تکریم
 اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پر فرماتے تھے کہ میں ان کے ہنر و دادرشریک ٹھیراؤ مگر وہ ملاحین
 کب سن رہے تھے اور ان حدیثوں سے مشرعت لبیک کی ثابت ہوئی اور عروج اور سفر کے لیے ایسا ہر
 جیسے تجیر ادا لے نماز کے لیے اور اگر جب میں اختلاف ہو امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور
 صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اس کو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اگر جب دم واجب نہیں مگر نفیلت ترک نہ ہو
 نکلی اور بعض اصحاب نے نفی کا قول ہے کہ وہ جب ہے اور اگر کوئی کچھ وڑے تو دم واجب ہو اور حج صحیح ہو جاتا
 ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام ہے اس کے صحیح نہیں ہوتا اور امام
 مالک نے لکھا ہے کہ وہ جب تو نہیں مگر اگر پر اس کے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہر حال
 آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے میں بار پکارے اور یہ میں کچھ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال کی وقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح قائم اوہنا
 بیہنا لیٹنا سوار ہونا اترنے کے وقت اور حاجی تلبیک کرتا رہے جب تک بیم الخرمینے و سوین تاریخ میں می
 حجر عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پہنچا رہے جن کو گون
 کے نزدیک حلق ہی تک میں داخل ہے اور عمرہ میں جب تک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت
 میں عورت و مرد کو متوجہ خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ
 مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحَلِيفَةِ ذِي حُلَيْفَةٍ سے احرام باندھنے کا بیان مدینہ النور کے لیے **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هَذَا الْيَوْمَ تَكُونُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِيهِمَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَنْ عَنِدَ الْمَسْجِدِ يَخُذُ الْحَلِيفَةَ **ترجمہ**
 عبد اللہ کہتے ہیں کہ یہ بیدار ہوا وہی مقام ہے جہاں چوٹ باندھتی ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 اور اپنے لبیک نہیں بکارتی مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک **ف** بیدار ایک ٹیلہ ذی الحلیفہ
 کے آگے مسجد سے قریب کہہ کی راہ میں اور بیدار اسکو کہتے ہیں جہاں کچھ افرنا کا نہ ہو اور ہر شہر زمین کو
 بیدار کہتے ہیں مگر بیان یہی مقام خاص مراد ہے غرض عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام
 بہان باہرہ حالانکہ آجے لبیک مسجد کے پاس سو بکارتی بلکہ اپنے مصلیٰ میں سے بکارتی نہ شروع کیا جیسا ہم
 اور لکھتے آئے ہیں **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ أَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْأَحْرَامُ
 مِنْ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْيَوْمَ تَكُونُونَ فِيهِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهْلُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَنْ عَنِدَ الْمَسْجِدِ حِينَ قَامَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** سالم نے
 کہا کہ ابن عمر جب کہا جاتا کہ احرام بیدار سے ہو تو وہ فرماتے کہ وہی بیدار جس پر چوٹ باندھتی ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آجے تو لبیک بکارتی ہو اور حضرت کے پاس جہاں آپ کا اونٹ آپکو بیکر سیدھا
 کھڑا ہوا ہے **باب** بَيَانُ أَنَّ تَحْلِيْلَ مَنْ حِينَ تَلْبَعِثُ بِهِ رَحْلَتُهُ مَتَوَجِّهًا
 إِلَى مَكَّةَ لَا يَحْتَاجُ إِلَى تَحْلِيلٍ **باب** بیان احرام باندھنے کا حیا و نٹ اوٹری کہ کس طرف متوجہ
 ہو کر **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَمُ نَائِيكَ تَصْنَعُ
 أَوْ بَعْدَ أَوْ كَحَدِّ إِصْرٍ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُونَ قَالَ مَا هُنَّ بِلَا بَنٍ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ
 مِنْ أَمْرِكَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْهَاتَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ التَّلْعَالِ السُّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالْخُفْرِ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے لیے ہی اور باندھنے کے لیے ہی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي حُجَّةِ الْوَدْعِ لِلَّيْلِ وَالْأَحْرَامِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریعہ سر اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے تو وہی نے کہا ہے کہ ہندو آتے ہیں (حجۃ الودع میں احرام اور حل کے لیے) **عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَبِيبَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ قَالَتْ بِالطِّيبِ الطَّيِّبِ** ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کتنے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا سب عمدہ خوشبو (یعنی سب میرے آگے آئے) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ بِالطِّيبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطِّيبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَكُونُوا نَحْرُوحَهُمْ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے تھے قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْدَرِ حَيْدَرِ الْحِلِّ قَبْلَ أَنْ يُغَيِّرَ بِالطِّيبِ مَا وَجَدْتُ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاصلہ کریں عمدہ خوشبو جو بائی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانُوا أَنْظَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَكَانُوا يُقَالُ خَلْفُكَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَلَكِنَّكَ قَالَ وَذَلِكَ طَبِيبُ الْحَرَامَةِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یا میں ابھی نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹانگ میں جب خوشبو کی اور وہ احرام باندھ رہے تھے اور خلف جو راوی ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھ رہے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی اور حج احرام کی۔ (یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی) **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹانگ میں جب خوشبو کی اور آپ

لَبِیکَ بِمَا رَجَعْتَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّظَرُ اِلَیَّ رَجَعِیَ الطَّیِبُ
 فَمَافِیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَہُوَ یَلِیُّیْ وَہِیْ مَضْمُونٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ لَکَانَ النَّظَرُ بِمَعْلُ حَدِیثِ کَبِیْعٍ وَہِیْ مَضْمُونٌ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اَنَّهُمَا قَالَتَا کَاثَمًا النَّظَرُ اِلَیَّ رَجَعِیَ الطَّیِبُ فَمَافِیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ
 وَہُوَ مُحَرَّمٌ وَہِیْ مَضْمُونٌ اور اس میں یہ کہ میں دیکھتی تھا اور وہ محرم تھو **عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ**
اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اِنْ کُنْتُ لَا اَنْظُرُ اِلَیَّ رَجَعِیَ الطَّیِبُ فَمَافِیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَہُوَ مُحَرَّمٌ وَہِیْ مَضْمُونٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِذَا ارَادَ اَنْ یُّحْرِمَ بِطَّیْبٍ مَا یَحِلُّ لَیَّ رَجَعِیَ الطَّیِبُ
 فَمَافِیْ رَجَعِیَّتِہٖ بَعْدَ ذٰلِكَ تَرْجَمَہُ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب بار اودھ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں دیکھتی تھی
 جب تک نیل کی آج سہرا وڑا رہی میں احرام باندھنے کے بعد **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّظَرُ**
اِلَیَّ رَجَعِیَ لَیْسَ لَیَّ رَجَعِیَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَہُوَ مُحَرَّمٌ حضرت عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی تھی کہ جب شک کی آج کی ناگ میں اور آپ احرام میں ہیں
عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدٍ اللہُ یُہْدِیْ اِلَیَّ سَاوِیْثَ کَحَسَنِ نے اس سے سنا و سنا روایت
 سابق کے روایت کی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُحِبُّ اَھْلَیَّ الدِّیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**
 تَبَکَّلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ الْخَدْرِ تَبَکَّلَ اَنْ یُّطَوَّافَ بِالْبَیْتِ بِطَّیْبٍ فَمَافِیْ رَجَعِیَّتِہٖ حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں خوشبو لگاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور سر کو
 دن (بیسے بعد میجر عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ طواف اناضہ کرین بیت اللہ کا اور اس خوشبو
 میں سے ہوتا تھا **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْمُنْذِرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللہِ فَبَعَثَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی**
عَنْہَا عَنِ الرَّجُلِ یَطْلُبُ لِحْزَمِیَّہُ مُحَرَّمًا فَقَالَ مَا اَحَبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحَرَّمًا اَنْظُرُ طَیْبًا
لَا اَنْظُرُ یَطْرَانِ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَیَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا
فَاَخْبَرْتُہَا اَنْ اُبْعِدَ عَنِ اللہِ عَنْہَا قَالَ وَمَا اَحَبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحَرَّمًا اَنْظُرُ طَیْبًا لَکَانَ
اَحَبُّ لَیَّ رَجَعِیَّتِہٖ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا حَبِیْبَتُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ

تَحْكِيمًا فَمَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ خِطَابًا لِمَا نُنَادِي بِهِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا أَمْرًا مِمَّا نُنَادِي بِهِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا
عبداللہ بن عمر سے پہچان جو شخص خوشبو لگا دے اور صبح کو احرام باندھ لیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے تو انہوں
نے کہا کہ میں غیب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں یا نہیں حل میں کہ خوشبو جاتا ہوں اور اگر میں نہ
اپنے اوپر مل لوں تو مجھ سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها کے پاس گیا اور ان کو یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگا کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے قریب اور آپ اپنی سب بیویوں و صحبت کی پہر صبح کو
احرام باندھا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** قَالَتْ كُنْتُ أَكَلِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرِيطَ مَنْ عَلَى نِكَاحٍ ثُمَّ يَصِيحُ مُحَرَّمًا يَنْفَعُ طَبِيبًا **حضرت عائشہ رضی**
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ پر بیویوں پر
کہتے تھے رہنے سے صحبت کرتے تھے پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو چھڑکتی رہتی **عَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ أُصِيبَ مَطْلَبًا يَقُولُ
أَصِيبُ إِلَى أَنْ أُصِيبَ مُحَرَّمًا يَنْفَعُ طَبِيبًا قَالَ تَخَلَّتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَأَخْبَرَتْهَا يَقُولُ فَقَالَتْ كُنْتُ أَكَلِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِطَابًا لِمَا نُنَادِي بِهِ
فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا **مرحبہ محمد بن منتشر** وہی مضمون مروی ہوا جو ابی اویس گندرا اور قطران الی وغیرہ
کا لاس جو گفتیوں پر پھیرا جاتا ہے اب اس کا انبر بولے **مِنْ غَضْضِ** ان سب ردائوں کا
سجلی معلوم ہوا کہ بقا اس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور اس کا خوشبو لگا دینا مذکور
المقصود **بَابُ تَحْرِيمِ الطَّبِيبِ لِلْأَكُولِ الْبَدَنِيِّ عَلَى الْحَدِّ وَبَعْضِهِ أَوْ بَعْضِهَا** **صَبَد**
ما کوں جنگل کی حرمت محرم کے لیے **عَنْ** **الْمُعْتَمِدِ جَنَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** أَنَّهُ أَهْدَى
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ يَلَا بُوَايَ أَوْ جِوْدَانَ فَدَرَا عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ دَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَفَةً
وَجَعَلَ قَائِمًا لَمْ يَزِدْكَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ **مرحبہ** **صَبَد** بن جنامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدھ جنگلی پر دیا اور آپ بواریا و دان میں تھے کو نام مقام کا ہے اور
آپ پر واجب آپ پر دیکھا اہلی چہری کا لال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں یہاں فقط اتنا ہے

کہ ہم لوگ احرام باندھ رہے ہیں **عَنْ** الْأُمِّیِّ بْنِ بَعْدَانَ الْأَسَدِیِّ وَاهْدَيْتُ لَهُ حِجَارَ وَحْشٍ كَمَا
قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثٍ يَفِي الْيَمِينِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ أَخْبَرَكَ مَضْمُونٌ وَهِيَ بَعْضُ لُغَوَاتِ
 كَافِرٍ **عَنْ** الْأُمِّیِّ بْنِ بَعْدَانَ الْأَسَدِیِّ وَقَالَ اهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارٍ وَحْشٍ تَرْجَمَهُ
 اس روایت میں وحشی کہ ہے گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اهْدَى الصَّعْبُ
 بْنُ جَنَاطَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَزَكَّاهُ
 عَلَيْهِ فَقَالَ لَوْ لَا كُنَّا مُحَرَّمُونَ لَقَبَلْنَاكَ مِنْكَ تَرْجَمَهُ اس میں ہی وہی مضمون اگر آپ فرمایا
 ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے **عَنْ** الْحَكَمِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّعْبِ بْنِ جَنَاطَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حِمَارٌ وَفِيهِ دَايَةٌ شُعْبَةٌ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ حِمَارٍ وَحْشٍ
 بِقَطْرٍ دَمًا وَفِيهِ دَايَةٌ شُعْبَةٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَكَّاهُ حِمَارٌ
 وَحْشٍ فَزَكَّاهُ تَرْجَمَهُ حکم نے کہا صعب حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعب نے حکم سے سرین حمار وحش
 کہ اس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعب کی روایت حبیب یوں ہے کہ ایک کٹر حمار وحش
 کا ہدیہ دیا پیر نے ہدیہ دیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَوْفَمَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْصُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْتَدْكُرُكَ كَيْفَ
 أَخْبَرَ تَعَالَى عَنْهُ حَمِيدُ بْنُ أَحْمَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ
 قَالَ اهْدَى لَهُ عَصُومٌ لَحْمَ حَمِيدٍ فَزَكَّاهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا نَحْنُ عِبَادُ
 نے کہا زید بن ارقم آنے اور عبد اللہ ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عصفور شکار کے
 گوشت کا اور آپ نے پیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھ رہے ہیں **ف** اتفاق ہو علما کا اسپر
 کو محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہر شکار کا مالک ہونا خرید کر ہی حرام
 ہے اور اس طرح ہے اور میراث کی وجہ سے مالک ہو میں اختلاف ہے باقی رہے گوشت شکار کا اگر محرم
 نے خود شکار کیا ہے یا اس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اس کو حکم سے شکار
 کیا ہو یا بغیر حکم کے پیر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا پیر
 محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچا الا تو اس کو حرام نہیں اور یہ مذہب اثناعشری کا

اور مالک اور احمد اور ابو داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کو محرم کے لیے فحشا کر کیا جاوے حلالا
 ہے اور ایک گروہ نے کہا ہو کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم کو کسی طرح حلال نہیں برابر ہے کہ اگر
 خود شکار کیا ہو یا دوسرے اس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول
 حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے اس
 آیت کو ظاہر سے وَعَدِمَ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُ مُحَرَّمًا کہ انہوں نے کہا ہو کہ مراد صیغہ وہ جانور ہے جو بڑے
 شکار ہوتا ہے غرض وہ بہر حال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جابر یہی اسی پر دل ہوا کہ آپ
 انکا ہدیہ دہیں فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تمہیں ہمارے لیے شکار کیا اس لیے
 ہم دہیں کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور ان کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت کو جو جو سلم
 میں آگے آتی ہے اس لیے کہ ابوقتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے اور محمد بن یہودی فرمایا کہ کہاؤ یہ حلال ہے اور ایک آیت میں آیا ہے کہ آپ نے پہچا تھا ہمارے
 پاس اس میں کا بچا ہوا کچھ ہے اور انہوں نے عرض کی کہ ہاں اسکا پیر اپنے اوسے لیا اور کہا یا اور سنو
 ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر بن عبد اللہ روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تم
 حلال ہو جب تک تمہیں خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابوقتادہ کی روایت میں یوں ہو کہ صعب کی
 روایت ابن ماجہ کی جاوے کہ اوسے محرموں کے لیے شکار کیا اور ابوقتادہ نے اپنی لیے اور اس حدیث
 میں غرض شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب دایعون توفیق یہی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کرین خود
 شکار کرنے پر اور اس پر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ صعب کہ ہم محرم ہیں اس کے
 منافی نہیں کہ احتمال ہو کہ انہوں نے آپ کے لیے شکار کیا ہو (النووی) **عَنْ** **الْحَدَّثِ** **مَوْلَى**
أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا مَا بَالِقَ الْحَرِّ قَاتِلُ الْحَرِّ وَمِنَّا غَيْرُ الْحَرِّ إِذْ بَصُرْتُ بِالْحَيَّاتِ يَكْرَهُونَ شَيْئًا فَانْظَرْتُ
فَإِذَا أَحْمَارًا وَحَيْثُ كَانَ سَرْحَتُ قَرْنِي وَادْخَلْتُ رُحْمِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ
يَا حَيَّاتِي وَكَأَنِّي مُحَرَّمٌ مِنْ نَارِ لَوْ نِي السَّوْطُ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَعَلَّمَكِ عَلَيْهِ بَشِيْرٌ فَقُلْتُ فَتَنَّا وَلَكِنَّ
لَكُمْ رَكِبْتُ فَأَذْرَكْتُ الْحَيَّاتُ لَكُمْ لَدِيْمٌ وَهُوَ دَرَادَا كَمَا نِي قَطَعْتُهَا بِرُفْءٍ فَعَفَرْتُهَا نَارِيَتْ
بِهِ أَحْمَارِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كَلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ دَكَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہ روایت صحیح ہے
 اور اس میں کوئی شک نہیں ہے
 یہ روایت صحیح ہے

مَا مَنَّا لِحَدِّكَ مَرْهِيْنًا فَادْرِكْكَ نَقْلًا هُوَ حَلَالٌ فَكَلَّوْهُ **ترجمہ** ابی محمد غلام آزاد ابو قحافہ
 کے کہنورین کو بیچ ابو قتادہ سے نہ کہہ دو کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کعب
 پہنچے ہم قاصدین (اور وہ ایک میدان ہو سقیا سو ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ
 ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ انورین جبر یارون کو میں نے دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہا تھا میں جب اس کی
 نظر کی تو ایک گئے وحشی تھا اور میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا گھوڑا
 گر گیا اور میں نے اپنے یارون کو کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا گھوڑا اٹھا دو اور انہوں نے کہا اس کی قسم ہم تمہاری
 کچھ مدد نہ کریں گے پھر میں نے اوڑھ کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدے پر تک پہنچا اور اس کے پیچھے سے اور وہ
 ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اسکو نیزہ مارا اور اس کی کونجی کاٹ ڈالی اور اپنے یارون کے پاس لایا اور کسی نے
 کہا کہا دیکھو کہ اس کی ہمت کہا داد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے سو میں نے اپنا گھوڑا اڑنا یا اور
 اُن تک پہنچا اور اُن عزم کی انہوں نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہا **عَنْ** اَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 عَنْهُ اَنَّكَ اَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي اِذَا كَانَ يَعْصِي طَرِيقَ مَكَّةَ فَيَخْلُقُ
 مَعَ اصْحَابِ الْفُرْسِ مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرَمٍ فَاَيُّ حِمَاكَ وَحَفِيَّاكَ نَسْتَوِي عَلٰى فَرَسِهِ فَسَالَ اصْحَابُ
 اَنِّيْ نَاوِلُوْهُ سَوْطًا فَاَبَا فَاَسَالُكُمْ رَحْمَةً فَاَبَا عَلَيَّ فَاَخَذَهُ فُحْرُشًا عَلٰى الْحِمَا فَيَقْتُلُهُ فَاَكُلُ
 مِنْهُ بَعْضُ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ بَعْضُكُمْ فَاَدْرِكْكُمْ وَاَرْسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَنَسَا لَوْ عَوَّلْنَا لَكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ اَطْعَمَكُمْ مُّوْهًا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ**
 ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی راہ میں کہ کے اور وہ چند یاروں کے ساتھ
 حضرت پیغمبرؐ کے گھر اور وہ غیر محرم تھے اور یاروں کے محرم پہ ایک وحشی گدے دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھ
 اور یاروں کوڑا مارا کسی نے مدد یا نیزہ مانگا کہیں نہ دیا پھر انہوں نے آپؐ لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور
 گدے کو مار لیا اور اصحاب میں کسی نے کہا یا کہیں نہیں پھر جب حضرتؐ کے پاس پہنچا اور آپؐ بوجھا
 آپؐ فرمایا وہ تو ایک خماک ہے کہ اسے غزوہ میں نے تم کو دی **عَنْ** عَلِيٍّ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبُو قَتَادَةَ فِي
 حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّهُ فِي حَدِيثِ يَسَارِ بْنِ اسْمَاعِيلَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٍ عَطَا رَنِيْ اَبُو قَتَادَةَ وَجَبَلِيْ گدے کو بارہ مہینہ وہی
 مضمون طابت کیا جو ابی النضر سے اس کی اور گدے اگر زید بن اسلم کی روایت میں یہی ہے کہ آپؐ بوجھا

کہ اوس کو گفت میں کچھ تمہاری پاس **عبداللہ بن ابی قتادہ** قال لخلق ابی ریحی اللہ
 تبارک عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہام الحدیث فاحرم احکامہ وکم جرم وحدت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتعدوا بعقباتہ والخلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فیکما انا مع احکامہ یضعل بعضہم الا انظر کت فاذ انابجا فحسبکم علی قطعہ
 فانتدہ فاستعدہم فابو اکر یعدون فاکلنا من لحمہا وخفی ان نقتطع فاطلقنا
 اطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع فرجی شیدا واسیر شیکا فلقد نکلت رجلا من ہجے
 غفارا فجوز الیل فلقد ایز لفتیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترک منہ ینہین
 وهو فایل الشقیاء لکفتہ فلقد یار رسول اللہ ان احکامک یفرکون حلیک السلام
 ورحمت اللہ وایہم فکخشوا ان یقتطعوا دقتک انتظروہم فانتظروہم فلقد یار رسول
 اللہ انی اصطدت ومعومہ فاحکة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایقوم کلو اوہم
 محرمین ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر حدیث کے
 سال اور احکام باندہ تھا اور انہوں نے نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن
 غفیر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا کہ میں اپنے یاروں کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میرے طرف دیکھ کر
 مہنسہ لگے اور میں نے جو نظر کی تو میرے لگے ایک وحشی گدہ تھا اور میں نے اوپر چل کیا اور اسکو نیزہ مار کر رو
 دیا اور اپنے لوگوں سے مدد چاہی اور کسی نے میری مدد نہ کی (سبب حرام کے) پھر مجھے اسکا گوشت
 کھایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ میں حضرت چھوٹ نبیین علیہم السلام آپ کو ہونڈ مٹا چلا اور کہی اپنے
 گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی ملا نبی غفار کا اندھیری رات میں اور میں اوس
 پوچھا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملے اوس نے کہا کہ میں نے انکو تھیں میں چوڑا ہے۔
 (تامہ ہے ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے پانی کی سفیاسی تین میل پر اور سفیا ایک گاؤں ہے مدینہ
 تین میل مکہ کی راہ میں) اور وہ سفیا میں وہ پھر کوٹھیرا جاتے ہیں غرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی
 کہ یار رسول اللہ آپ پر سلام اور حجت بھیجیں اور انکو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ کے دور
 کہ کے کاٹ ڈالے تو آپ انتظار کرے سو آپ ان کا انتظار کیا پھر میں نے عرض کی کہ یار رسول اللہ میں نے شکا
 کیا ہے اور اُس میں سے کو پیرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ فرمایا لوگوں سے کہ کہاؤ اور وہ لوگ سب جہلم

کسینو اس لشکار کا حکم کیا کہ اس پر حملہ کیا جاوے یا اسکی طرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت میں ہو کہ تم
 نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تم نے لشکار کیا شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ مدد کی فرمایا یا لشکار کیا فرمایا باقی
 مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** عبد اللہ بن اخیق قنادۃ عن ابیہ عن النبی ﷺ
 اخبرنا انک عن امہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عروۃ الحدادیۃ قال قالوا لعلنا
 غیری قال ناصطدت حمار وحش فاکلعت احما فی دھر محرمون لکن انیت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلنا ان عندنا من لحم فایضکۃ فقال کلوک وھم محرمون
 ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ ان کے باپ نے خبر دی انہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تو اور لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سو امیر اور میں نے ایک حمار
 وحشی لشکار کیا اور اپنے یاروں کو کہلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس حاضر ہوا اور انکو خبر دی کہ ہماری پاس اسکا گوشت بچا ہوا ہے آپ فرمایا کھاؤ اور وہ لوگ
 احرام باندھے ہوئے تھے **عن** عبد اللہ بن اخیق قنادۃ عن ابیہ عن النبی ﷺ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم محرمون وابو قتادۃ عنہما عن النبی ﷺ
 فیہ فقال هل معکم منہ شیء قالوا معنا رجلہ قال فاکتھما رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فاکلھا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس
 میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ساتھ اس میں سے کچھ ہے انہوں نے کہا
 ہمارا ساتھ اسکا پیر ہے پھر لیا اسکو آپ نے اور کہا یا **عن** عبد اللہ بن ابی قنادۃ عن النبی ﷺ
 قال لعلنا انک عن امہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم محرمون وابو قتادۃ عنہما عن النبی ﷺ
 فیہ فقال انک عن امہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم محرمون وابو قتادۃ عنہما عن النبی ﷺ
 قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگوں میں تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور حدیث بیان کی اور
 اس میں یہ بھی ہے کہ آپ فرمایا آیا اشارہ کیا تم میں سے کسینو اس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح انہوں نے عرض
 کی کہ نہیں یا رسول اللہ آپ فرمایا تو کہاؤ اسکو **ف** غرض ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ اگر
 کوئی غیر محرم اپنے وسط لشکار کرے اور محرم کا اس میں حکم اشارہ و نایید و نصرت نہ ہو تو اسکا کہنا

محرم کو بھی ہوا ہے جب اوس کا گوشت محرم کہ یہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہر امام شافعی کا جیسا ہم اور یہاں
کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التميمي قال كنا مع طلحة بن عبيد الله
الله تعالى عنه ونحن نخدم كاهدي له طير واكله راقدا فمنا من اكل ومنا من
قودع فلما استيقظ طلحة وقف من اكله وقال اكلنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھ ہوئے اور ایک بے ذہن شکار کا انکو
ہدیہ دیا گیا (یعنی بچا ہوا) سو بعضوں نے سم میں کہا یا اور بعضوں نے پیر پر کیا یہ جرب طلحہ جو سورہ
تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **باب** ما يندب للمحرم من الصيد وقيل قتل
من الدواب والحرم من جانودن کا مارنا حل اور حرم میں سے کچھ انکا بیان **عن**
عائشة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان جميع ما كان في السم يقتل في الحلال والحرم الحلال والحراب والفسانة والكلب
العقور قال قلت للقاسم اقد ايت الحية قال تقتل بصغرها ترجمہ حضرت عائشہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تھے جاجیرین شیرین کہ قتل کیجاتی ہیں حل و حرم میں چیل اور گوا اور چوہا اور کتھا کتلا اور سی
کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمائیے سانپ کو تو انہوں نے کہا مارا جاوے دولت سے
ف اور بھوہو میں ہی حکم آیا ہے غرض یہ جہ جیرین منصوص ہیں اور جاہیر علماء کا اتفاق ہے
انکے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل میں معنی میں وہ بھی ان پر
داخل میں اور اختلاف ہو اس میں کہ وہ معنی کیا ہے امام شافعی کا قتل ہے کہ جیرین کہا ہی نہ جاتی
ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے قتل انکا جائز ہے محرم کو اور کوفہ دینا ضرور نہیں
اور امام مالک نے کہا وہ معنی سمزی ہوتا ہے غرض جو سمزی ہے اسکا قتل ہوا ہے اور جو سمزی نہ ہو اس
کا قتل ہوا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے بھی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہر ذہن
مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں برورندہ کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اور اسی اور ابو حنیفہ
اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے بھی کتا مراد ہے اور بیٹیرے کو بھی اسپر میں داخل کیا ہے اور

اہم زفر نے صرف بیڑی ہی مراد لیا ہے اور مجہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے مجہور پتیا
 شیر اور شرنہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن سلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُلَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ
يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَرَابُ الْاَنْفَعُ وَالْفَأْتِكُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَاثَةُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شہر بہین کہ ماری
 جاوین حل و حرم میں سانپ اور چنگبر اکرا اور چوہا اور کھانکا اور چیل **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقُورُ
وَالْفَأْتِكُ وَالْحِدَاثَةُ وَالْعَرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ حضرت عائشہ سودہی جانور مروی ہوئے اس
 میں سانپ کی جگہ بچھو نہ کر رہے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ الْأَسْنَادَ مِثْلَ هَذَا** اس سند ہی پر
 مروی ہوئی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ**
فِي الْحَرَمِ الْفَأْتِكُ وَالْعَقُورُ وَالْحِدَاثَةُ وَالْعَرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ حضرت عائشہ
 وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي الْأَسْنَادُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَقْتُلُ خَمْسَ فَوَاسِقٍ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ كُرْدٌ كَرِيمٌ حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ
 وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَرَابُ وَالْحِدَاثَةُ وَالْكَلْبُ
الْعَقُورُ وَالْعَقُورُ وَالْفَأْتِكُ وہی مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عَنْ**
سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لِأَجْنَحٍ
عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْدَامِ الْفَأْتِكُ وَالْعَقُورُ وَالْعَرَابُ وَالْحِدَاثَةُ
الْكَلْبُ الْعَقُورُ قال ابن أبي عمير في رواية في الحرم والأحْدَامِ ترجمہ سلم مروی
 ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں **عَنْ حَفْصَةَ**
رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ
الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقٌ كَحَدِجَةَ عَلَى مَا قَتَلَهُنَّ الْعَقُورُ وَالْعَرَابُ وَالْحِدَاثَةُ وَالْفَأْتِكُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

تھے اور یہ آیت پوچھی نقدیہ من صیام تو انہوں نے کہا یہ میرے لیے اور تری ہے پر سراسر اقصہ بیان کیا جو کہی
آخر میں حضرت فرمایا روزی تین دن کے یا کہنا ناچہ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع پر کہا کہنے پر

آیت اور تری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم کے لیے **فائدہ** قربان ان
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنیت و مساکلی کے الہ پاک جل جلالہ نے ان کی طرقت انفتا
فرمایا اور ان کے لیے بالادری عرض فرمایا عیم الاحسان اور اس عرض کی جو دن کا سب سے مرہو احسان ہو

**عَنْ كَعْبِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَمَّدًا أَقْبَلَ رَأْسَهُ وَلَحِيظَتُهُ كَبَلُهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ رَسْلَ إِلَيْهِ فَقَدَا لَعَلَّاهُ
فَلَمَّا رَأَتْهُ قَامَتْ قَالَتْ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْكَ كَأَمْرَهُ أَنْ يُصَوِّمَ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ حَرْشَةً مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ صَاعٌ فَأَتَزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَخَاصَّةً
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهٍ أَوْ ذِي مَرَضٍ فَاسْتَأْذِنْهُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ أَوْ يَطْعِمَهُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ**

وہی ہے **ف** ان سب و امتوں سے معلوم ہوا کہ نسا کی مراد ایک کبریٰ ہے اور سب و امتیں مقصود
میں موافق ہیں اور وہ مقصود وہی ہے کہ جو ہر منڈالے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب مثلاً سر میں جو ہر
پڑ جاوین یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام میں سو وہ سر منڈالے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزہ رکھو یا تین
صلع طعام چہ مسکینوں کو کہلاو اور آیت و روایت دو دونوں متفق ہیں اس میں کہ ان تینوں باتوں میں
وہ مختار ہے جو آسان ہو اسکو بجا لادو اور علما سب متفق ہیں اسکو ظاہر پر عمل کرنے میں مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ ان سے منقول ہے کہ نصف صاع گہیوں میں ہے اور کچھ اور جو وغیرہ میں ایک
صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث انہر حجت میں لکان میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے ثلاثہ اصع من متل یتے تین صاع میں کچھ کے اور حسن

بصری وغیرہ سے اور افعال مذکورہ میں مگر سب ان احادیث کو رد و رد میں **بَابُ حَوَائِجِ**
**الْحَاجَّاتِ لِلْمَرْحُومِ بَعْثِي لَكَ أَنْ كَبَّرَ مَحْرُومٌ كَعْبِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگا کی راہ میں اور آپ احرام باندھ ہو ہوئے تھر
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَرَكَةً وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ رَحِمَهُ ابْنُ بَجِينَةَ كَمَا رَوَى ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ
 كِي رَاهِ مِينَ ابْنِي كَيْسٍ بِحُجْرَةٍ فِي رَأْسِ الْحَرَامِ مِنْ تَهْرِ **ف** ان رواتيون كسبب اجماع كيا هر علماء فر
 پچھنی لگانے کو جواز چنواہ سر میں لگا دی یا اور کہیں جسے درت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹن میں
 فدیہ ہو اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہو اور اگر بالوں
 کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کو ہی ہوتو روا ہے ہی مذہب ہے ثانیہ اور جہور کا اور ہمیں فدیہ نہیں اور ابن
 عمر اور مالک اس صحت میں کراہت منقول اور یہ حدیث محمل ہو اس پر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور محدث
 میں ایک عہد ہے مسائل احرام کا کہ مرثد انا اور کثرت پھنسا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہیں کسب
 ضرورت وقت حاجت اور ان سب میں فدیہ واجب **باب** جَوَازِ مَدِّ اَوَّلِ الْحَرْمِ عِنْدَ نِيَّةٍ
 كَرَاهِيَةٍ كَالْعِلَاقِ جَاوِزًا هُوَ **عَنْ** زَيْدِ بْنِ نَهْشٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ نُبَيْتٍ ثَمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا
 بِحَكْلِ الشَّكَلِ مَدَّ بَعْضُكُمُ الْيَدَ إِلَى الْيَدِ لِيُحْلِلَ لَكُمْ مَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَكُنَّا بِأَلْوَحَادِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَادْرَسَ إِلَى
 ابْنِ نُبَيْتٍ ثَمَانَ يَحْتَلِكُهُ فَادْرَسَ إِلَيْهِ أَنْ أَحْمَدُ هَذَا الصَّيْدِ لَانَ عُمَانَ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنُكَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ حَتَّى يَكُونَ الْقَصِيرُ
 رَحِمَهُ نِيَّةً وَهَبَ بَيْتُهُ لَمْ يَكُنْ يَكْفِيهِمْ ابْنُ نُبَيْتٍ كَسَبَتْهُمُ اذْ حَرْبُ طَلٍ مِينَ بِيُوْنَجْر (نام ہو ایک موضع
 کا کہ مدینہ سے انہا یس میل ہے کہ کی راہ میں) تو عمر بن عبید اس کی آنکھیں دکھو لگیں بہر جب وہاں میں گئے
 بہت درد ہو تو ابان بن عثمان سے کہلا بیجا انہوں نے کہا کہ ایلوی کا لیپ کر دے ایلوی کو عثمان نے روایت
 کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب انکی آنکھیں دکھیں تہیں اور وہ احرام باندھ ہو کے تھے تو آپ
 نے فرمایا لیپ کر دے انہا لیپے کا **ف** اتفاق علماء کا ہے کہ موافق اس حدیث کو لیپ کرنا ایلوی وغیرہ کا
 جس میں غشبو نہیں ہو دوا کے لیے روا ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی
 کی تو لگا دی اور فدیہ دی اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اگر دوسرے فقہاء کے نزدیک
 اور احمد و احاق اور ایک جماعت بالکل منع کیا ہے اور مالک اس میں دو قول ہیں اور اس میں فدیہ کے
 واجب نہیں ان کے دو قول ہیں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ نَهْشٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 عَيْنًا كَانَتْ تَزَادَانِ يَكْحَلُهَا فَتُحْلِلُهَا ابْنُ نُبَيْتٍ وَامْرَأَةٌ ابْنِ عُمَانَ هَذَا الصَّيْدِ وَحَدَّثَ عَنْ
 عُمَانَ بْنِ عُمَانَ نَعَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ رَحِمَهُ

جنبہ نے کہا عمر بن عبد اسد کی آنکھیں دکھیں اور سر لگا ناچار ابان نے منع کیا اور صبر لگائے تو بتایا اور
 روایت کی عثمان بن مسعود نے ایسا ہی کیا **باب** جواز غسل المحرم رأسه
 وعبد الله محرم کو بدن اور سر دھونا روایت ہے **عمر** ابن ابراہیم رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن جابر عن عبد اللہ بن
 عبد اللہ بن عباس عن السور بن ربیع عن رضى الله تعالى عنهما أنهما اختلفا بالجلوس فقال
 عبد الله بن عباس يغسل المحرم رأسه وقال السور لا يغسل المحرم رأسه قال رضى الله
 عنهما أبو أيوب الأنصاري أشكك عن ذلك فوجد أنه يغسل بين القندين وهو يستتر
 بثوب قال فقلت عليه فقال من هذا فقلت أنا عبد الله بن حنبل قال رضى الله عنهما
 ابن عباس أسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم
 فوضع أبو أيوب يده على الثوب فطأه كحقيق يد إلى رأسه ثم قال لا مكان تصب صب
 على رأسه ثم حرك رأسه بيد يمينه فقبل بيمينه وأدبر ثم قال هكذا رأيته صلى الله
 عليه وسلم يفعل ثم حمى إبراهيم بن أبيه في روايته عن عبد الله بن عباس أن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم كان يغسل رأسه وهو محرم سر دھونا اور سر نہ دھونا نے کہا مجھے بھیجا
 ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ ان سے پوچھیں تو میں نے انکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو کڑیوں کے بیچ میں نہا
 رہی تھی اور وہ ایک ٹکڑے کی آڑ میں تھی اور میں نے ان سے سلام علیک کی اور انہوں نے پوچھا کہ کون
 ہے میں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تنہا ریطوف بھیجا ہے کہ میں
 پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں کیونکر سر دھوتے تھے پس ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ سر
 پر رکھ کر اور سر جبکا یا بیان تک کہ مجھ کو نظر آیا اور اس آدمی سے کہا جو انہر پانی ڈالتا تھا کہ ڈالو پہر وہ
 اپنے سر کو ملاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تھے آگے اور پیچھے پہر کہا میں نے ایسی ہی دیکھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** احمدیث میں کئی فوائد ہیں اول محرم کو نہانا ناجائز ہے دوسرے سر نہنا
 اسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ میں مشہور و معروف تھا
 چوتھے رجوع کرنا سنت کی طرف جب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس
 ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لاف ہے ساری امت کو اور یہی سبیل ہونے میں ہے صحابہ و تابعین و اہل سنت
 صحیحین کی مذکورہ المقلدون او المتعصبون یا تجویز سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر اختلاف

اوس کے جو بالخانہ پہننا ہوا یا پیشاب کرتا ہو چھٹی جائز ہونا استنات کا وضو غسل وغیرہ میں ساتویں معلوم
 ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھیں تو یہ پوچھیں کہ کیا ہے اس میں حکم خداوند تعالیٰ
 کا یا کیا ہے سنت رسول ائقلمین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کریں کسی
 قیاس سے اور نہ کسی کی رائے سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہیں سلف کا بلکہ شاعت اور ملامت کی ہے
 اُس پر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین میں سے اور چہرہ کا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی
 گئی ہے اُن سے رائے انکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ محرم کو اپنا سر دھونا اور بند
 دھونا واجب ہے جنابت کی وقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و رحمت اور تبرید اور استراحت کے
 لیے اس میں مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلکہ اگر اس پر اور جائز ہے شافعیہ کو نزدیک سر دھونا
 میری کے تہون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں اور جب تک بال نہ ٹوٹیں فدیہ نہیں اور مالک
 ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہے مگر یہ روایتیں اُن پر حجت ہیں **عَنْ** سَائِدِ بْنِ
 اَسْكَنِ بْنِ اَبِي اَسْكَنِ وَ قَالَ قَامَسَ اَبُو اَيُّوبَ يَدِيَّ عَلٰى رَاسِهِ فَجَمَعَ اَعْلٰى جَمْعٍ رَاسِهِ فَاَقْبَلَ
 بِهٖمَا وَاذْبَرَ فَقَالَ الْمُسَوِّدُ بْنُ عَبَّاسٍ لَا اَمَّا بِكَ اَبَدًا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ نَسِمَ اسنادی بھی
 روایت کی اور کہا کہ ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ پیرے اپنی ساری سر پر آگے اور پیچھے اور سورنے ابن
 عباس کہا کہ میں آج سے آپ کو راز گردن کا **بَابُ** مَا يَفْعَلُ بِالْمَحْرَمِ اِذَا مَاتَ مُحْرَمٌ
 مَرَجَاوِي تُوکیا کرین **عَنْ** اَبِي عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِيهِ فَوَقَفَ فَمَاتَ فَقَالَ اَعْسَلُوهُ وَمَلَّوْهُ وَسَدُّوْهُ وَكَفَّنُوْهُ فَوَقَفَ بَعْدَ ذَلِكَ
 رَاسَهُ كَانَتْ اَللّٰهُ خَرَجَ رَجُلٌ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلْكِيًّا عَبْدُ اَمْرِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوٰىتُ ہر کہ ایک
 آدمی اوت پر سر گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اُسکو غسل دو پانی اور بریکے تہون سے اور کفن دو کھودو کپڑوں میں اُسی کے اور سر نہ ڈالو اس لیے
 کہ اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کو دن اوٹھا دیگا لیبیک بجاتا ہوا **عَنْ** اَبِي عَاصِمٍ قَالَ بَيَّكَ رَجُلٌ فَاَقْبَلَ
 مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُهُ اِدْوَقَعَ مِنْ تَحْتِهَا قَالَ اَيُّوبُ فَاَوْقَصَتْهُ اَوْ
 قَالَ اَصْغَتْهُ وَمَا لَكَ فَاَوْقَصَتْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْسَلُوهُ وَمَلَّوْهُ وَسَدُّوْهُ
 وَكَفَّنُوْهُ فَوَقَفَ بَعْدَ ذَلِكَ فَاَوْقَصَتْهُ رَاسَهُ قَالَ اَيُّوبُ فَاِنْ اَللّٰهُ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

لَمَّا أَجِدُ فِيهَا مَجْعَةً فَقَالَ لَهَا سَجِّدِي وَاسْتِرْجِي وَقُولِي اللَّهُمَّ حَجَّلِي حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ نَحْتِي

الْمَقْدَارُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ **حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نشر لعنف لا وضباع بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اسکی اور میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یوں کہو کہ اے اللہ احرام کہوں میرا وہین ہر جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح میں نہیں **عَنْ**

عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ لُؤَيٍّ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِّدِي وَاسْتِرْجِي

أَنْتِ حَجَّلِي حَبَسْتَنِي **حضرت عائشہ سی** وہی مضمون مروی ہوا امین صباع نے عرض کی کہ میں حج کا ارادہ کرتی ہوں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَشَكَّاهُ وَسَيَّئَ مَضْمُونُهَا وَادْرَكَهَا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتِ لُؤَيٍّ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً تُفَيْكِلُهُ قَائِلَةٌ أُرِيدُ الْحَجَّ كَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهْلِي بِالْحَجِّ وَاسْتِرْجِي أَنْ حَجَّلِي حَبَسْتَنِي قَالَ كَأَذْرَكْتُ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي مَضْمُونِهَا وَآيَاتُ كَيْفَ أَخْرَجَ مِنْ يَدِهِ كَمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي

کا نام بعین ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہو شافعی سے اور محبت ان
 سب لوگوں کی یہی حدیث ہو ضیاع کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اکثر اطراف رو نہیں
 اور انہوں نے اس حدیث کو ایک قضیہ خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کے لیے خاص تھا اور قاضی
 حیاض وغیرہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اس میں نے کہا ہے کہ اکثر اطراف کے بارے میں
 کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور لسانی نے کہا ہے کہ سنہ ۱۳۰۵ء روایت کو مرفوع نہیں کیا سوائے ہر
 کے عمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور میں کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تعلیظ پر تصریح کی ہے
 اور یہ حدیث مشہور ہو صحیح بخاری میں اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور لسانی اور تمام کتب حدیث
 میں سب پر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے
 اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہیں اور جب حدیث صحیح
 ہوئی اسے شرط روا ہوا اور دعویٰ تخصیص کا ملال دلیل ہے **باب** اِحْرَامُ النِّسَاءِ وَ
 اَحْضَابُهَا خَبَرَاتُهَا لَدِیْكُمْ وَكَذَا الْحَائِضُ **ترجمہ** حالائے اور نفساء کے احرام کا بیان اور
 غسل وغیرہ ہونا اذکر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَفُسْتُ لِسَامَاءَ بِنْتِ جَحْشٍ عَجْزِيَّةٍ
 مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بِالنَّجَرَةِ كَمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَفُهِلَ **حضرت عائشہ**
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بنتی جمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونے کا ذی الحلیہ کے
 سفر میں وہ مکہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ ان سے کہیں کہ نہادین اور لیبیک بکارین
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ لَفُسْتُ لِسَامَاءَ بِنْتِ جَحْشٍ عَجْزِيَّةٍ بِنْتِ
 الْيَمَنِيَِّةِ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَا مَرَّهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَفُهِلَ **ترجمہ** جابر
 بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حالائے کا صحیح ہے
 اور احرام کے لیے انہو غسل کو نہ مستحب اور نہ مذہب ثانیہ اور نہ مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک
 بغسل مستحب اور جن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب لہذا حالائے اور نفساء جمیع افعال حج بجالا دین سوا
 طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہیں اور
 نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذوالمعاذ میں
ف اور تمبیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل کبیر نہیں دینا ہے جس

بہترین حدیث حج و عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسرور ہوا جاوے جیسے غلطی وغیرہ اور تلبیہ بالون کا جانا ہو کہ چیز سو کہ پریشان ہوں اور اپنی مصلیٰ ہی پر لیک
 پکاری بعد ظہر کے پہر اوٹنی پر سوار ہو اور پہر لیک پکاری پہر جب بیدار ہو پھر لیک پکاری ابن عباس نے کہا
 کہ اسکی قسم ہے آپؐ جب کیا حج کو اپنے مصلیٰ میں اور اہلال کیا اور حجاب و ثننی آپؐ کو لیکر سیدی ہی ہوئی
 جب ہی اہلال کیا جب میدا کے ٹیل پر چڑھے جب ہی اہلال کیا اور کبھی آپؐ حج اور عمرے کی ساتھ اہلال
 فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اسکا ایک خبر ہو اور ہی وجہ یہ قول ثابت ہوا کہ آپؐ فاران
 تھے اور ہی سبب شبہ ہوا کہ آپؐ متع تھے اور شبہ ہوا کہ آپؐ نے افراد کیا تھا اور ابن خرم نے کہا کہ سبب
 قبل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح ہی ہے کہ آپؐ فاران تھے اور یہ سبب ظہر ہوا اور آپؐ اہلال ظہر
 کے بعد کیا اور اسکا کوئی فائل نہیں ہے کہ احرام آپؐ ظہر کے قبل تھا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس
 آپؐ اہلال شروع کیا جب اونٹ آپؐ کا کھڑا ہوا اور انہوں نے کھاکہ نماز ظہر آپؐ پڑھی اور سوار ہوئے
 اور دونوں حدیثیں صحیح بخاری میں ہیں اور ان دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ
 بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پہر لیک کے آواز بلند کی اور آپؐ کی آواز اور صحابہ نے آپؐ کی اور حکم کیا
 ان کو بابر امر تعالے کہ اپنی آوازیں بلند فرما دین تلبیہ کے ساتھ اور آپؐ کی سواری حج میں شتر تھا بالار
 کے ساتھ نہ محل تھا نہ ہودج نہ عماری اور زبیل تو شتر کی نیچے بندھی تھی اور محرم کے محل اور ہودج اور
 عماری پر سوار ہوئے میں اختلاف ہے اور اس کے جواز میں امام احمد کے دو قول ہیں ایک کہ جائز ہے اور یہی مذہب
 ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کو سب سے منع ہے اور یہ مذہب مالک کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے منع کیا اپنی اصحاب کو ننگ ٹانگ یعنی افراد و متبع و قرآن میں پہر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
 پہونچ کر حج کو اور قرآن کو شغ کر ڈالیں اور عمرہ بجا لاکر احرام کہل لیں جن لوگوں کے پاس نہ ہی (قربانی)
 نہیں ہے پہر مردہ کے قریب اسکا حکم حتیٰ فرمایا اور ذی الحلیفہ میں اسما ریت عمیرہ فوج ابی بکر صدیق
 کو وضع حل ہوا اور محمد بن ابی بکر صدیق آپؐ کو حکم فرمایا و نکو جو اس باب میں گذرا (زاد المعاد) اور ان قصہ سے
 تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہ کہ عافین اپنی احرام کے یو غسل کرے ثالث یہ کہ احرام صحیح ہے
 عافین کل پہر حضرت چلا اور لیک پکاری رتہ تھا اور صحابہ بیک میں جو چاہتے بڑھاتے گھساتے تھے اور حضرت من
 نہیں کرتے تھے اور سند فرماتے تھے پہر جب دھار میں پہونچو دھان ایک گدھا کو پھینکنا ہوا ملا آپؐ فرمایا اگر
 چہ بڑو کہ اسکر مارنے والا آدیا گیا نہا شک کہ وہ آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ یہ گدھا آپؐ کے اختیار میں ہے

آپے ابو بکر کو حکم کیا کہ اسکو بانٹ دیا اور اسے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کبانا حلال ہے جو اوسکو دیکھ کر نماز
گیا ہوا اور صاحب و سکا جنس اوسکو شکار کیا تھا شاید وہ ذی الملیفہ پر سے نہیں گذرا جیسا ابو قتادہ غیر محرم
تھی (اور حال و نکاح اوپر گزر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ یہ بین قربت کہنا ضرور نہیں بلکہ کوئی ہی لفظ ہو بھیج
ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیوں سمیت نذر مس جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کو ملک
ہو جاتا ہے جب اسکو پہا گنہ سے روک دی اور اوسکو ملک ہو جاتا ہے جس طرح روکا ہو نہ بھی وغیرہ کر کے نہ اوسکو
جو پاوے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدھی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم میں واجب اور معلوم ہوا کہ
قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد) **بَابُ بَيَانِ فُجُورِ الْاِحْرَامِ** احرام کی تمہوکا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
حِجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَكْنَا بَعْضُ شُرَفَائِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَاتٍ مَعَهُ
هَذِي كَيْ تَكْهَلُ بِالْحِجْمَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ خُتْلُ بَلْ مِنْ صُدَا جَمِيعًا فَكَانَتْ تَقْدِمُ مَتْمَكَةً وَ
أَنَّا حَائِضٌ لَمْ نَحْطُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصُّغَا وَالْمَكَّةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَضَى دَأْسٌ وَأَمْسُشٌ وَأَهْلٌ بِأَلْحِجِّ وَدَعِيَ الْحِمَّةَ قَالَتْ نَفَعَلْتُ
فَكُنَّا قَاضِيَةً الْحِجْمَةِ أَرَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ
إِلَى التَّعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذَا مَكَانٌ يُحْرَقُ كَهَاتِ الْذِينَ أَهْلُوا بِالْعُرَّةِ بِالْبَيْتِ وَ
بِالصُّغَا وَالْمَكَّةِ لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا لَمْ يَحْجُوا
كَأَنَّا جَمَعُوا الْحِجْمَةَ وَالْعُرَّةَ فَاتَّطَاعُوا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا کہ کلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال میں اور ملکین کا ریم
نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ ہی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا لیک پکا
لے اور یہچ میں احرام نہ کہو لے یہاں تک کہ دونوں کو فارغ ہو کر حلال ہو کر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ یہ جب میں کہ کوئی حاضر تھی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا روہ پہری اور اسکی فحاکیت کی میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھل دیا اور گنہی کرو اور حج کا احرام باندھ
لو اور عمرہ کو چھوڑ دو فرماتی ہیں کہ پہر میں ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے ہیجا مجھ کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنغیم کی طرف اور میں نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ منہاری عمر کی جائزہ ہو یہ طواف کیا ان لوگوں نے کہ اہل کعبہ تہا عمرہ کا بیت اسد گرد اور پھر صفا اور مروہ پنج احرام پہن کر طواف کیا دوبارہ اس کے بعد کہ لوٹ کر آوین منہ سے حج کر کے اور جن لوگوں نے کہ حج و عمرہ کو جمع کیا تھا ریضے قارن تھے انہوں نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونوں کی طواف)۔

ف یہ احادیث سب جواز متنع و افراد و قرآن پر دال ہیں اور اجماع ہو سہرہ کہ تینوں مقیمین حج کی روا ہیں اور وہ ضعیف جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کی توضیح آگے آئے گی

ا اس میں یہ کہ احرام باندھ صرف حج کا اور اس کے فارغ ہو جائے اور متنع یہ کہ احرام

باندھ عمرہ کا اشہر چرچہ میں اور اس کے فارغ ہو کر پھر اسی سال حج کرے اور قرآن یہ کہ مکان دونوں کا

احرام ایک ساتھ ہی باندھو اور یہ طرح اگر ایک شخص نے احرام باندھا عمرہ کا اور پھر حج کا احرام باندھا لیا

عمرہ کے طواف پہلے تو یہی قارن ہو گیا پھر اگر احرام حج کا باندھا اور پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اس کے

لیے شافعی کے دو قول ہیں اصح قول ان کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہیں ہو سکا اور دوسرا قول

ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندھو اور ایک

قول یہ کہ قبل وقوف عرفات کو باندھو اور ایک قول یہ کہ قبل نفل فرض کے باندھو اور ایک قول یہ کہ قبل

طواف قدم کے باندھو اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینوں میں فضائل کون ہے سو شافعی اور

مالک کا اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ فضائل افراد ہے پھر متنع پھر قرآن اور امام احمد اور دوسرے فقہاء

کا قول ہے کہ فضائل متنع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسروں کا قول ہے کہ فضائل قرآن اور یہ دونوں آخر کے دوسرے

قول یہ شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پھر متنع کی پھر قرآن کی اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے حج میں یہی اختلاف ہو علما کا کہ آپ موقوف تھے یا متنع یا قارن متحرجم کہتا ہے کہ ابن

قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قرآن فضائل ہے اور زاد المعاد میں اس کو

خوب دلائل قویہ و ثابت کیا ہے اتھے پھر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنی مذہب کی موافق حصر کے حج کو

ظہیر مائے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ موقوف تھے پھر احرام عمرہ کا یہی باندھا لیا پھر اشکو اور داخل کیا اس کو جو

پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینوں مذہبوں کے ذکر کیے ہیں اور حسیم دی جو قول

شافعی کو کہ افراد فضائل ہے پھر اس کو بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

حج میں واقع ہوا کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اصل احرام آپ نے افراد کا کیا اس لیے مفرد کہلاتے پھر

اور حکم قسم کا دیا اس لیے تمتع ہو گا اور اکیلی حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئیں یہی اسمین منعم کیا اس لیے
قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قرآن ہی تھی اور اس میں اجنبی ہے ہوقت کا کہ آپ نے حکم دیا انہیں بارون
کو عمرہ کر کے احرام کہو لہٰذا لیں جن کے پاس ہی نہ ہو اور جن کے پاس ہی تھی وہ قارن یہو اس منعم سے کہ
انہوں نے عمرہ کو حج میں ملا لیا اور وہ احرام کہول سکر اس لیے کہ ان کے ساتھ ہی تھی اور آپ نے اس لیے عمرہ
کو حج میں غل کر دیا کہ اسمین دلجوئی اور تشکیں تھی صحابہ کی اور طہیان کا موجب تھا اور کیو سطر اس لیے
کہ ان کے نزدیک امت سے اشرہر حج میں عمرہ بجا لانا بہت براتھا اور سبب تہہ ہونے ہی کے آپ بارون
کے ساتھ احرام نہیں کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرما دیا غرض آپ آخر حج میں قارن پہچکے اور متفق ہو
چکے ہیں علما ماسپر کر جائز ہے ملا حاج کا عمرہ پر اور بعض لوگوں نے بطور شذوذ کو اس میں خلاف کیا ہو اور
اس کے مانع ہوئے ہیں اور کہاہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہیں ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز
میں نہیں مل سکتی اور اختلاف کیا ہو عمرہ کو حج پر ملانے میں اور ان کے اصحاب الراے نے جائز کہا ہو اپنے دین یز
راہ کو دخل دینے والوں اور یہ شرف خاص ہوا اہل کوفہ کے لیے اور یہی قول ہے شافعی کا ان دواتیوں
کے رواسو اور بعض لوگوں نے اسکو منع کیا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کیا ہے اس لیے
کہ ہوقت عمرہ کی ضرورت تھی اشرہر حج میں (مگر فوسی نے اس ضرورت کو بیان نہیں کیا) اور جن لوگوں نے
کہاہے کہ آپ تمتع تھے مطلب لکایہ ہو کہ آپ نے اشرہر حج میں عمرہ سے تمتع لینے پر جزو داری پائی اور اس
صورت میں تمام حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلو تو حج کا احرام
باندھا تھا جیسے اکثر رواہ سرروی ہے بعد اس کے حضرت نے انکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسو اور
بارون کو حکم فرمایا جنہوں کے ساتھ ہی نہ تھی اسی لیے حضرت عائشہ کے احرام میں سواۃ نے اختلاف کیا
ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس وایت میں تصریح ہے اسکی کہ جب آپ عائشہ ہو گئیں تو حضرت نے
فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو اور اس صورت میں سب داتیوں میں تطبیق ہو جاتی ہے
کہ جس نے حج کا احرام کہا اس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اس نے باعتبار آخر
حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسی باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہو کہ یہی
اُس کے افعال میں دیر کر دینا تک کہ پاک ہو جاوے اور افعال حج بجا لانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسو
دقوت عرفات ہے بارمی جہاز پر چڑھ کر کھالت میں ہی ہو سکتی ہیں بخلات طواف کو عمرہ کا بڑا ضل

ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پر وہ حالت کھڑے ہو کر پڑھتا ہے چنانچہ یہودیہ اس دلیل کی وہ رہایت جو بروی
 ہے ابراہیم علیہ السلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ انہوں نے ابراہیم
 باندہ عمرہ کا اور جب آئین کعبین تو قبل طواف کو حالت کھڑے ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا
 کئے اور اپنے مناسی کو ٹھٹھکے دن اُن سے فرما دیا کہ تم جو اب طواف سعی کرو گے اُس میں حج و عمرہ دونوں
 کے طواف سعی ادا ہو جائیگی غرض اس کو بخوبی دیکھ لیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور وہ دیکھ
 روایت میں جو یہ آیا ہے کہ اپنے حبیب اُمّو عبد الرحمن کے ساتھ یہی تعلیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمر کی جگہ ہے
 تو ہر کام طلب ہے کہ حضرت عائشہ نے اسادہ کیا کہ عمرہ انکا حج سے جدا ہو جائے جس پر اور احکامات منوینہ
 وغیرہن کا ہوا جیسے ان اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ یہی نکلا کرتے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے
 طبع کر دیا تھا اور پھر احرام کو لٹھا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض انکا عمرہ الگ ہوا
 اور حج الگ ہوا تو انہوں نے یہی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ ہی الگ ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ تعلیم سے ایک
 عمرہ لیا تو اور یہی عمرہ کی جگہ سے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا ہے اس سے
 معلوم ہوا کہ فاران کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ انکا حج میں نہ رہا
 ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور
 احمد اور سحاق اور داؤد سی اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم میں اس کو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول
 ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور شعبی سے (کلمہ من النووی بالاختصار) **عمرہ**
 عَائِشَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَجَّةَ الْوَدَّاجِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلُ بَعْدَ رَوْحًا وَمِنْ أَهْلِ يَمِينٍ حَتَّى قَامَ مَنَامُكَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بَعْدَ رَوْحٍ وَلَمْ يُقِدْ لِكَيْلٍ وَمَنْ أَحْرَمَ بَعْدَ مَنَامٍ وَاهْدَأَ
 فَلَا يَجِلُّ حَتَّى يَخْرُجَ هَذِهِ وَمِنْ أَهْلِ يَمِينٍ فَمَنْ جَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كُنْتُ نَكَلْتُ لَكُمُ الْوَدَّاجَ
 حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلُ إِلَّا بَعْدَ مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضَى
 دَائِي وَأَمْتَنِي وَأَهْلُ يَمِينٍ وَارْتَوَكْتُ الْعُسَى قَالَتْ فَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا أَقْبَلْتُ حَتَّى ابْعَثَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ابْنِ بَكْرٍ وَمَنْ قَالَ أَنِ احْتَمَمْتُ مِنَ
 الْقُدُومِ مَكَانَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَذْرَكُنِي أَلْحِقَ بِلَيْلٍ مِنْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى رَضِيَ اللَّهُ

عنہا مروی ہے کہ کلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کئی عمرہ کا کسینی حج کا اہلال
 کیا جب کہ آپ تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کہولہ لے اور جس
 نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ کہولہ کہولے جب تک بانی نحر نہ کرے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا
 کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہو گیا اور میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا
 پہر مجھے آپ نے فرمایا چنی کہولہ لو کہنگی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چوڑو دو میں نے ایسا ہی کیا جب کہ حکم
 تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ تین عیسے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جب کو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام
 باندھ لیا تھا اس کا احرام کہولنے کے قبل **ف** مطلب کا بہت تفصیل کے ساتھ اور پھر گزر گیا **عن**
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فاهلكت
 بعمرتي ولا اذكر اني سئلت النبي فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كان معك هدي فليهل
 بالحج معي ومن لا يهل فليهل منكم جميعا قالت فحضت فلما دخلت ليكة بعثت قلت
 يا رسول الله كنت اهلكت بعمرتي فكيف اصنع بحج قال انقضيت راسك وامتشطت
 وامسكت عن العمرة واهل بالبحر قال قلت فلما قضيت الحج امر عبد الرحمن اني يكون قادري
 فامرني من الشعيبة مكان محمد بن ابي اسكت عنها رجب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے کہا کلوم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہی نہیں لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ
 ہی ہو حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام کہولے جب تک نون ہو فارغ نہ ہوں اور میں حائض ہو
 گئی پہر جب عرفہ مبنی میں نحر میں کی یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیز نہ کروں فرمایا سر
 کہول ڈالو کہنگی کرو عمرہ کے افعال ہو ماز ہو حج کا اہلال کرو پہر جب میں حج کر چکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ
 مجھے پیچے ٹہالے گئے یعنی ادنٹ پر اور عمرہ لوالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجائے اور ہی افعال میں بازاری
 ہی **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ففلك
 من انك منكم ان يهل بعمرتي فليهل من اراد ان يهل فليهل منكم جميعا ومن اراد ان يهل
 بعمرتي فليهل قالت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج
 اهل به ناس معه واهل بالعمرة والاحل ناس بعمرتي وكنت فيمن اهل بالعمرة
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو ہے حج و عمرہ

دونوں کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت حج کا اہلال کیا اور آپ کے ساتھ اور لوگوں نے
 بھی اور بعضوں نے حج و عمرے دونوں کا اور بعضوں نے فقط عمرے کا اور میں انہی میں ہی **عمرہ**
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع
 مؤثرتین لعلال ذی الحجۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معنی ان اذ منکم
 ان یھل بعمرۃ فلیھل فلو کان اہل اہلک لاکھلت بعمرۃ قالت فکان من القوم من
 اھل بعمرۃ ومنہم من اھل بالحجۃ قالت فکنت انا من اھل بعمرۃ فخرجنا حتی
 قد منامکۃ فادرک فی یوم عرفۃ فاکحاحض لہ اھل من عمرہ فاشکوت ذلک الی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دع عنک مررتک النقصی راسک وامتشیطی اھل بالحجۃ
 قالت ففعلت فلما کان لیلۃ الحصبہ وقد قضی اللہ حجنا ارسک مع عبد الرحمن بن
 ابی بکر فاردنی وخرج فی الی الثنعلیم واکھلت بعمرۃ فقضی اللہ حجنا وعمرتنا وکم
 یکن فی ذلک ہکذا ولا صدقۃ ولا صوم ثم حجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حکوم
 حجۃ الوداع میں اہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال
 کرے اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور میں انہی
 میں تھی جنہوں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا بچہ کہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا میں جائزہ ہو چکی اور ابھی اپنے
 عمرے کو احرام نہیں پہنایا تھا پھر حضرت سے عرض کی آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پھر میں نے
 ایسا ہی کیا پھر شب محصب ہوئی اور اسہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپ عبد الرحمن بن ابی
 بکر بھیجا اور وہ مجھے تغیم لے گئے اور میں نے اہلال عمرے کا کیا اور اسہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں
 پورے کیے اور نہ اُس میں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان ساتیون سو معلوم ہوا کہ نماز
 پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینوں قسم مناسک کے روا ہیں افراد
 و متع و قرآن اور آپ پر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تفسیر لوق کے ہی جس ات محصب
 میں آپ شب کاٹی اور منے کو کچر کیا اور تارینہ مدینہ سے چلنے کی اور بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نہ اُس میں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ فارغ
 اور تمتع دونوں پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی کو مراد وہ قربانی ہے جو سبب تکایا

مظهر اس کے لازم آتی ہے جس پر خود شہر لگا دینی حالت احرام میں یا مہرہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھا
 یا ناخن لینا وغیرہ غرض طلب یہ کہ ان وجوہ سے کوئی فریاضی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نہ نووی
 نے اس پر تصریح کی ہے **عن عائشہ** رضی اللہ عنہا قالت خیرکموا ذین مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لیل الہلال ذی الحجة لا تری الا الحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من احب منکم ان یهل بعمرہ فلیمول بعمرہ و ساق الحدیف یفعل حلیہ عبدہ
وہی مضمون دوسری سند عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت خرجنا مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافقین لیل الہلال ذی الحجة فمنا من اهل بعمرہ و منا من اهل
 الحجة و منا من اهل نحر و من کنت فیمین اهل بعمرہ و ساق الحدیف یفعل حلیہ
 و قال فیہ قال عروہ فی ذلک انہ قضی اللہ جہار عمرہا قال ہشام و لم یکن فی ذلک ہذا
 و لا منہا کما صدقہ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے وہی مضمون مروی ہوا **عن**
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجة
 الوداع فمنا من اهل بعمرہ و منا من اهل نحر و منا من اهل بالیج و اهل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیج فمنا من اهل بعمرہ و منا من اهل نحر و اجمع بین
 الیج و العمرہ فمنا من اهل نحر و منا من اهل نحر و منا من اهل نحر و منا من اهل نحر
 باندہ تھا باج و عمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا رہنے و سوین تا بیچ ذی الحجہ
 کی **عن عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیل الہلال
 الا الحج کنتی اذا کنا یسرت او قریب شہا حصبہ فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانا
 ابصر کئی فقال انفسہ فکنتی الحیثہ قالت قلت نعم قال ان لہذا شئ کتبہ اللہ
 علی بنات ادم فافضی ما یفرضی الخلیج عذرا ان لا یطوفن بالبدن حتی یغتسلن قالہ و کنتی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعمرہ فمنا من اهل نحر و منا من اهل نحر و منا من اهل نحر و منا من اهل نحر
 ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا راہ لیں کہ عمرہ یا حج میں برابرت تھے جہالت کے
 ذوق میں کہ حضرت احنبال کو مشایا جب سرف میں آئی کہیں جائزہ ہو گئی اور رسول لگی حضرت نے اگر
 بوجہ کیا مکہ حوض ہوا میں نے کہا ان آپ نے فرمایا تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اس نے لکھ دیا ہے سو اب تم

حج کے کام کر سوا طواف کرکہ وہ غسل کے بعد کرنا اور اپنے اپنی بیویوں کی طرف سو قربانی میں لگائی ہوئی
 اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفاس کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سن
 ایک مقام ہے کہ سے قریب کئی میل پر اودوس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتوں پر آتا ہے
 بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا نبی اسراہیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
 بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل سنون میں و احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف
 حائضہ سے صحیح نہیں اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اس کی علت میں اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
 طہارت کا طواف میں سو امام مالک نے شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
 کہا کہ شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اس کے نزدیک عیسیٰ مہربان
 کے سب سے طواف حائضہ طہل ہے اور جنہوں نے اسے شرط نہیں کیا انہوں نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیو روئی
 گئی کہ اسے مسجد میں نہ پڑنا ہے اور یہ جو فرمایا کہ اپنے قربانی کی بیویوں کی طرف سے اس میں احتمال ہے کہ آپ
 نے ان کو پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کی طرف سے بے اس کے پوچھے صحیح نہیں ہوتی اور امام مالک نے اس
 حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اسے افضل ہے ہر
 لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت میں آدھ ایسا ہے جیسو اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
 حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان دو ایتوں سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
 راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور ہر اجماع
 ہے کہ زوج جو فضل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رواج فرم تو جوہر کا قتل ہے کہ نہیں روک سکتا اور شافعی
 کے دو قول ہیں ایک جوہر کے موافق اور اصح قول انکایہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیو کہ حق اسکا علی الفور زوج
 پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہیں اور اصحاب شافعی نے تصریح کی ہے کہ عورت مستحب
 تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ جو کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
 لہذا اگر اس کے وجوب پر فتویٰ دیا جائے تو یہی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عن عائشہ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَكَ كِدَا لَاحِجًا
 حَتَّى كُنَّا عَرَفَ فَطَمِنْتُ فَنَدَّ كُلُّ عَرَفٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي
 فَقَالَ مَا يَبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنَّ لِمَا كُنْتُ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكَ

لَعَلَّكَ تَفْسِتُ قُلْتُ نَعَسْتُمْ قَالَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَعْمَلُوا مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُورُوا بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْرُقَ نَارُكُمْ فَمَلَأْنَا قَدْرَكُمْ
 مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَابِسُوا حَتَّى يَخْرُجَ فَاحِلُ النَّاسِ الْكَاثِرُ كَانَ
 مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ بَكَرَ وَعُمَرُ وَذَوِي الْأَسْبَارِ
 ثُمَّ أَهْلُوا حَبِينَ رَأَوْا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ طَهَّرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَفْطَمْتُ قَالَتْ فَأَنْتِ بِلَحْمٍ بَقِيَتْ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْدَى سَوْءُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ نَحْبَةً قَالَتْ
 عَجَبٌ وَارْجِعْ نَحْبَةً قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَكْرٍ نَارَ دَفْنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي
 لَا ذِكْرَ لِي وَأَنَا جَارِيَةٌ مَحْدِيثَةٌ الشَّرُّ أَنْفُسُ فَيُصِيبُ مِنْهُمْ مَوْخِدُهُ الرَّحْلُ حَتَّى يَخْتَلِيَ إِلَى
 التَّعْلِيمِ فَأَهْلَكْتُ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ جَدًّا لِي بَعَثَ النَّبِيُّ ابْنِي اعْتَمَدُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقِ
 أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مِرْبَاةَ مَنْ فَوْقِ اسْمَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَاتِي هُنَّ كَيْسَمُ كُلِّ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُهُ
 نَبِيٍّ خِيَالِ كَرْتِ قَبْرِهِمْ كَرَجَبِ بَرْفِ مَنِ الْوَسْمِ حَالِضَةً هُوَ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 آخِرُ أَوْ مَنِ دُورِهِ هِيَ آيَةُ سَبَبِ بَرْجِيَانِي عَوْضِ كِي كَاشِ اس سالِ زِ آتِي آيَةُ فَرَايَا شَائِدَةً كَوْنِ حَضِرِ
 هُوَ آيَةُ عَوْضِ كِي مَنِ آيَةُ فَرَايَا يَ بِلَا تَوَاسِدِ پَاكِ نَ آدَمِ كِي سَبِ رُكْيُونِ كَ لِي كَهِي هِيَ تَوَابِ قَمِ
 هِيَ كَرُوجِ حَاجِي كَرْتَا هِيَ بَجَرِ اس كَ كَوَطَا نَكْرُ وِ بِيْتِ كَا جِبِ تَكْ پَاكِ نَهْ فَرَا تِي هِيْنِ كَهْ جِبِ هِمِ كَهْ مَزِ
 آخِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَايَا آيَةُ يَارُونِ كُو كَا اس اِحْرَامِ كُو عَمْرُو كُو سُو كُو كُونِ نَ اِحْرَامِ كُو
 ذَالَا (يِنِ عَمْرُو كِي كَ) اَمَكْرُ جِسِ كَ سَا تَهْ دَهِي تَهِي اَوْرَبِي صَلَاةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَا تَهْ دَهِي تَهِي اَوْرَبُو كَرِ
 دَعْمِ اَوْرَمَالِدِ اَرُونِ كَ سَا تَهْ هِيَ بِرِ اِحْرَامِ بَانْدَهْ اَنَهْمُونِ نَ دِيْنِ جَنُهُونِ نَ كُو لَدَالَا تَهَا جِبِ طَبِيعُو
 حَجِ كُو فَرَايَا حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَ كَجِبِ نَ هُوَ اَخْرُ كَا تَوَمِينِ پَاكِ هُوَ اَوْ مَجَرِ آيَةُ حَكْمِ
 فَرَايَا سَوْمِينِ طَوَا نَ اَفَا ضَهْ كِيَا اَوْرَهْمَا پَا سِ كَلَّ كَ كَا كُو شَتِ آيَا مِينِ نَ كَهَا يَهْ كِيَا هِيَ لُو كُونِ نَ كَهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ اِبْنِي عَمِيْدِيُونِ كِي طَرَفِ كَلَّ كِي هِيَ بِرِ جِبِ شَبِ مُحْصَبِ هُوَ مِينِ نَ
 عَوْضِ كِي يَارَسُولِ اللَّهِ لُو كِ حَجِ اَوْرَعَمْرُو كَ كَ لُطْ تَهِيْنِ اَوْرَمِينِ صَرْفِ حَجِ كَرِ كَ تَبِ آيَةُ حَكْمِ فَرَايَا عَمْرُو
 كُو اَنَهْمُونِ نَ مَجْ اِبْنِ اَوْنِطِ بِرِ اِبْنِ بِهِيْجِ بَهَا لِيَا اَوْرَفَرَاتِي هِيْنِ كَهْ مَجْ خُوبِ يَادِهْ اَوْرَمِينِ اَنْدُونِ

کم سن لڑکی تھی اور اگر وہ بالغہ جاتی تھی اور سیکر موخنہ میں کجاو یکے پیچھے کی لکڑی لگ لگ جاتی تھی یہاں تک کہ ہم تنہا بچے اور دونوں سو میں نے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کے بدلے میں جو اور لوگوں نے کیا تھا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ فقہانے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے جبکہ ناقصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھا عمرے کا اور ناقصہ ہو جاوے اور طواف ذکر کے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے میں ملاوے اور قارن ہو جاوے سو فقہائے کوفہ نے جیسو امام عظیم اور اُنکے اصحاب میں انہوں نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہائے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک میں اور حج کو عمرے میں ملاوے اور یہی مذہب اہل حدیث کا ہے امام احمد اور اُن کے اتباع میں اور کوفیوں نے عودہ کی روایت کو استدلال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی ٹھکھوڑ لو اور اخیر میں فرمایا کہ یہ تمہارا عمرے کا بدلہ ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اور برگذریٰ غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع نہیں اور دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور گویا احرام پر باقی رہیں تو کنگھی کرنا انکار وادہ ہوتا اور سیلیج جب عمرہ تنہا سے لائیں تو حضرت نے فرمایا یہ تمہارا عمرے کا بدلہ ہے پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیوں فرماتے کہ یہ اسکا بدلہ ہے بلکہ عمرہ تنہا لگیا عمرہ مستقل ہوتا اور اہل حدیث نے اسکا جواب دیا ہے کہ اگر تم نامل کرو اس روایت میں اور سب الفاظ و عبارات کو جو اس میں بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہیں اس میں غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ قارن نہیں اور انہوں نے عمرے کو نہیں چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارا حج اور عمرے دونوں کو کافی ہے اور انہوں نے عرض کی کہ میرے دل میں ظہان ہے کہ میں نے جب تک حج نہیں کیا طواف نہیں کیا اور سہرا آپ عبد الرحمن سے فرمایا کہ انکو تنہا لے جاؤ اور طواف کی روایت میں یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنی طواف افاغہ) حج اور عمرے دونوں کو کافی ہو گا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہیں کہ وہ قارن نہیں اور حج و عمرہ دونوں کو انہوں نے ادا کیا چنانچہ اوپر نوی نے بھی اس پر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دال ہیں یہ نصوص

کہ قمارن کو ایک طوان اور ایک ہی سسی کا فہ ہے اور بصر احست الہی میں گناہوں نے عمرہ ترک نہیں کیا
 اور احرام اور سکا باقی مگر اوس کی اضافت بجالانے میں دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو
 اس میں البتہ اشکال ہے اور اسکی حل میں فقہاء کے چار مسلک ہیں **مسلک اول** یہ کہ یہ قول دلیل
 ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اسکی کہ محرم کو اپنی
 کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع سے اور طے
 قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
 نے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طوائس وقاسم واسود وغیرہم نے یہ روایت
 بیان کی ہے مگر کینیو یہ لفظ نہیں کہا کہ اپنے سر کھولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہوا اور اس گروہ نے کہا ہے
 کہ حداد نے زید سے اس نے ہشام سے اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھ سے کسی شخص کو نہ
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو وغیرہ
 اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہیں سنی **مسلک رابع**
 یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو
 اور اوسکی دو دلیلین بڑی کبی ہیں **اول** یہ فرمانا آپ کا طوان افاضہ کیوقت کہ یہ طوان تمہارا تھا
 حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہیں ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ
 کا کافی ہے **کوئی فریضہ نہ رکھو** یعنی اپنی عمر میں رہو اور یہ جواب فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
 عمرے کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالاؤں
 اور حضرت عائشہ کو خبر دی کہ طوان تمہارا تھا کہ عمرہ حج دونوں کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو
 گیا تو انہوں نے اصرار کیا کہ جیسے اور اہبات مؤمنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگوں کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ ان
 کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتھ ہو
 جاوی بہر جب تنعیم سے عمرہ لائیں تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس میں
 بھی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلے پہل احرام کسب کا بانٹا تھا اور اس میں دو
 قول ہیں **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ حضرت
 نے صحابہ کو تینوں شک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوئی تو میں بھی عمرہ ہی کا احرام

باندھتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمر و بنہود اور حج کا احرام باندھو یہی ہی پر وال ہو اور دوسرا قول ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور عفرہ تہین چنانچہ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ روایت کی تمام بن محمد اور اسود بن یزید اور عمروان سب لوگوں نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب نے ل کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ محرم کو اگر جب بال اوکھاڑنا منع ہو تو کنگھی کرنا کس نے منع کیا ہے اور کنگھی میں نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (رد اوالمعاد) **ع** عائشہ کہتے ہیں کہ انا لکینا بالیہ حتی اذکنا بسرف حیضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اکبر وسانا الحدیث یخوحدیث الماحشون غیثا ان حماد الکی فی حدیثہ فکان الحدی م مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وایون کریم عمن کذوی السائرہ ثم اهلوا حین نأحوادک قولہا وانا جاریۃ حدیثہ الشیخ انصر فیہدب دجین مؤخرہ الرخل ترجمہ اس سند وہی ضنون م روی ہو اگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مدی سوا اہل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور مالدارون کے ساتھ پہر ان لوگوں نے اہلال کیا جب طے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہو کہ میں کم سن لڑکی تھی اوکھتی تھی اور میرے موندہ میں کجاوے کی کٹری لگ جاتی تھی **ع** محمد بن النضر بن الفارح عن ابیہ عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکر دایہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں اول یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو دوسرے یہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجا لائے ہوں تیسرے یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرے حج نہیں کیا بخلان عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنی افراد حج کے وہی دوسرے معنی ہیں اور یہاں اور ابن عمر کے قول میں وہی معنی مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجا لائے اور اس میں سبب تیرہ میں توفیق ہی ہو جاتی ہے اور حضرت کو شان کے لائق ہی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفیق اور ہستی جانتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنی طواف افاصلہ) حج و عمرہ دونوں کو کافی ہے اور اس صورت میں

اودن دو تینوں کی تاویل نہیں کرنی چڑتی جن میں قرآن و متن کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) **عن**
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یأمرنا فی
 الشجر الحرج فی حرم الحج و لیکالی الحج حتی نزلنا یسرف فخرج إلی أصحابہ فقال من لکم منکم معہ
 منکم ہدی فاحب ان یجعلہا عنقریب فلیفعل ومن کان معہ ہدی فلا فیہم الاخذ
 بہا والبارک لہا من لکم یکن معہ ہدی فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فكان معہ
 الہدی ومعہ رجال من أصحابہ لہم قوۃ کذلک حل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فانما ابکی قال ما یرک بیک قلت سمعت کلامک مع أصحابک فسمعت بالعمدۃ قال و
 مالک قلت لا اصل قال فلا یضرک فی کون فی حرج فعمی اللہ ان یرزق فلیجاک و انما انت
 من بنات ادم کتب اللہ علیک ما کتب علیہن قالت فخرجت و حجتی حتی نزلنا منی
 فطهرت ثم طفنا بالبیئۃ نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب قد عابد اللہ
 ابن لیسۃ بکر فقال اخرج باخوتک من الحرم فلتطعن بالبیئۃ فانی انظر لہما
 ہما قالت فخرجنا فاهلکنا ثم طفنا بالبیئۃ و بالصفاء و الکروۃ فخرجنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و هو فی منزلہ من جوف اللیل فقال هل فرغت قلت نعم فاذن
 فی أصحابہ بالرجل فخرج فمر بالبیئۃ فطاف بہ فبک صلوۃ الصبح ثم خرج الی المذینۃ
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مکے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیبیک
 بجاتی حج کی حج کے مہینوں میں اوقات و مواضع حج میں رہا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتو ہوئی اور حج
 کی راتوں میں رماؤ اس یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا الحج اشہر معلوماً کث اور امام شافعی اور جامیہ علماء کے
 نزدیک صحابہ تابعین سوا اور اہل طائفت صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس اتین میں
 ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہیں بخبر کی صبح تک یعنی دسویں تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے ہی ہی
 مروی ہے اور شیعہ روایت مالک کی یہ ہر کوہہ شوال اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ کا سارا مہینہ ہر اور ہی
 مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور شہرہ روایت ان دونوں
 کی وہی ہے جو پہلے اور جامیہ سے نقل کی (یہاں تک کہ سرف میں اتنی اور آپ اصحاب کی طرف نکلو اور
 فرمایا جس کے ساتھ ہی نہ ہو لو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کر لے اور جس کے ساتھ ہی

حج کے مہینوں کو ان مہینوں

جو وہ نہ کرے سو بعض لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعض لوگ نہیں (اس لیے کہ امر واجب کے طور پر نہ تھا بلکہ تنہا
 کے طور پر نہ تھا حالانکہ اوجکے ساتھ ہدی نہ تھی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہ ہو رہی اور نیت حج ہی کی کی
 رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہدی تھی اور اُن لوگوں کے ساتھ ہی جبکہ طواف تھی
 ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لگا اور میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تم کیوں
 مدتی ہو میں نے عرض کی کہ آپ نے جو یاروں کو فرمایا میں نے سنا کہ آپ نے عمرے کا حکم دیا اور میں اسکی بجا آ رہی
 سے بسبب حیض کے مجبور ہوں آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی (بیان پر معلوم
 ہوا کہ حیض کو بے غازی آگئی بولنا مستحب ہے کہ اس میں حیا اور تہذیب ہو اور یہ صطلاح گویا اسی حدیث سے
 نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہو تم حج میں مشغول رہو (یعنی ابھی افعال عمرہ میں تاخیر کرو اگرچہ
 احرام عمرہ کا ہے) تو اسے سو امید ہو کہ کم کو وہ بھی عنایت فرما دی اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور
 اللہ تعالیٰ نے تمہارا دیو پر بھی وہی لکھا ہے جو اُن سب پر لکھا ہے (اس کے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض کی اور
 ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پھر فرمائی ہیں کہ میں حج میں نکلی اور ہم منامین اور تہ سے اور میں پاک
 ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں آئے اور آپ نے عبدالرحمن
 بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندھو (اس کے استدلال کیا
 ہے اُن لوگوں نے جو قائل ہیں کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل میں لینے حرم سے باہر اور ردائیں نہیں ہو کہ حرم
 ہی سے احرام باندھ لیں اور اگر اس نے حرم ہی میں احرام باندھا اور پھر حل میں گیا طواف پہلے تو یہی
 کافی ہے اور اگر سپرد دم واجب نہیں اور اگر حرم میں احرام باندھ کر یہی حل میں نہ نکلا اور طواف وسی اور حلق
 کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ عمرہ اسکا صحیح نہیں جب تک کہ حل کی طرف نہ نکلے پھر طواف وسی کرے
 اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اس پر دم لازم آتا ہے (یعنی ایک بکری) اس لیے کہ اس نے
 میقات کو ترک کیا اور علماء نے کہا ہے کہ واجب حل کی طرف نکلنا تاکہ اسکا حل حرم و دنوں میں ہو
 جاوے جیسے حاجی و دنوں میں جاتا ہے اور عرفات میں وقوف کرتا ہے اور وہ حل میں ہے پھر کہ داخل ہوتا ہے
 طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے نہ پیش رفتی کی اور یہی کھلے جمہور علماء نے کہ واجب ہو نکلنا حل
 کی طرف عمرہ کے احرام کے لیے جبہر سے حل فریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تقیم سے
 اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قیل و شاذ و مردود ہے اور جمہور کا وہی قول ہے کہ تلم جواب حل کے

برابر میں خواہ تنیم ہو یا اور کوئی (نودوی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپؐ کہ میں تم دونوں کا منتظر
 ہوں یا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہریم دونوں نکلے اور میں نے لبیک پکاری
 اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاء مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپؐ
 اسی منزل میں تھے رات میں پہر آپؐ فرمایا کہ تم فارغ ہو گئیں میں نے عرض کی کہ ہاں آپؐ اپنے اصحاب
 میں کو بیچ بھاردی اور نکلا اور بیت اللہ پہنچ گئے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے
 پہلے پیر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپؐ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو
 زاد المعاد میں ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا انک ثلثہ میں پہر جب مکہ کے
 قریب پہنچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قرآن کا احرام باندھیں اور ہدی نہیں لائے وہ اسکو فسخ کر دیں
 عمرہ کے ساتھ پہر مروہ پر پہنچ کر بطریق وجوب کے انکو یہی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے
 جاوے لہذا زاد المعاد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک ہی ایسا عمرہ نہیں ہے
 کہ آپؐ کو سوا ہر نکل کر حل ہو عمرہ کا احرام باندھا ہو جیسو آج کل لوگ کیا کرتے ہیں اللہ آپؐ کے تمام عمرے
 وہی تھے جبکہ میں باہر سے آئو اے کے ہوتے میں (یعنی) اپنے قریب اس کرنا کہ والوں کے عمرے کا جو
 ساکنان مکہ میں اور انکو حکم دینا کہ حل میں جا کر احرام باندھیں قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ میں مقیم رہے مگر گنہگار نہ ہوئے نہ ہدی نہ ہوا کہ آپؐ اس
 مدت میں کبھی مکہ حل میں جا کر عمرہ کا احرام باندھا اور آپؐ جو عمرہ کیا ہے اور اسکو مشرعوں سے پھیرا ہے
 وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ میں آئے نہ اسکا جبکہ ہی میں ہوتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھو اور یہ
 آپؐ کے زمانہ میں کسینو ہی نہیں کیا سو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالانکہ نہ اردن صحابہ آپؐ کے
 ساتھ تھے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حائضہ ہو گئیں اور آپؐ نے
 حکم کیا عمرہ پر حج کو مالو اور وہ قارن ہو گئیں اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کا
 ہو جاوے گا تو ادنیٰ یہ ملال ہو کہ اور یہ بیان تو حج اور عمرہ دونوں مستقل (یعنی) الگ الگ احرام سے
 ادا کر کے جاتی ہیں اس لیے کہ وہ متمتع تھیں اور انکو حین ہی نہیں آیا اور انہوں نے قرآن ہی نہیں
 کیا اور میں ایسے عمرے کے ساتھ جاتی ہوں جو حج کے ضمن میں ہوا ہے اس سے انکو ملال ہوا تو آپؐ نے
 انکے نبائی کو حکم دیا کہ تنیم سے عمرہ کرالو کائن کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ رسول اللہ صلی

ابو علیہ وسلم نے دمان کی عمرہ کیا اور صحابین نے جو آپ کے ساتھ تھے انہی غرض اس کلام میں
یہ ہے کہ آجکل جو لوگ احرام عمرہ کے لیے حل میں جانا واجب جانتے ہیں اور احرام اُسکا مکہ کے اندر درست
نہیں جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہؓ سے استدلال لکھا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہیں علی الخصوص
جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم ادھر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپؐ فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کو اندر ہو وہ دین
سے جہان رہتا ہے لیکر پکاری یہاں تک کہ اہل مکہ کے لیے اور یہ لفظ حدیث باسانید مستندہ باب الموقیت
میں سلم کے اوپر گزر چکا پس کلی کو احرام عمرہ کے لیے حل میں جانا ضرور نہیں وذلک المقصد اور مسک الختام
میں سے کہ صاحب سبل فرماتا ہے کہ اہل مکہ عالم میں خواہ ساکنان مکہ ہوں یا مجاوران مکہ یا داروان مکہ اور
احرام حج کے لیے باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس میں معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات فارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ میر
نہیں جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خود میقات عمرہ کی بھی مکہ ٹھہرایا ہے اسی حدیث کو ردی (جبکا کٹر اہم مسلم سے ایسی لکھ چکے ہیں) اور
ابن عباسؓ جو مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم میں سے چاہے کہ عمرہ بجالاوی تو اسکو چاہے
کہ اپنے اور ایک درمیان میں بطریق مستر کو کر لیوے اور یہی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ کی عمرہ کا تہنیم
کو جاوی اور حرم سے باہر ہو جاوی پس یہ آثار موقوف ہیں اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہیں ہو سکتی
اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تنہیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم ادھر بیان کر آئے
پھر کہا اس حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں
اور اس شخص کے لیے جو مکہ میں رہتا ہے اور جب اس میں یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے
مقابل اور برابر نہیں ہو سکتی اور طحاوی نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جو لوگ تنہیم سے عمرہ لاتے ہیں
وہ ثواب پاتے ہیں یا عذاب لوگوں نے کہا عذاب کیوں پانے لگے انہوں نے کہا بیت اللہ اور اسکا طواف
چھوڑ کر جا رہا ہے میں اور اس بات میں دو سطواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت بے
معنی ہو فضل بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل من طواف کی ہو عمرہ پر مسترحم کہتا ہو کہ تاہم دلالت
کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنی ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہائی المترحم اور

مِّنْهَا وَكَانَ اِسْحَاقُ مَكْتُبًا وَمِنْ مَّحْصُوتٍ مَّرْجُومٍ جَنَابِ حَاضِرَةِ صَدِيقَةِ رَضِيِّ اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرا
 اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چار اُچھ کے سوا اور کچھ ہارادہ نہ تھا بہرِ حَسَبِ لُؤْگ
 کہ میں نے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ مدہی نہ ہو وہ احرام
 کہول ڈالے عرض اُن لوگوں نے کہول ڈالا اور آپ کی بیبیاں مدہی نہیں لائیں بہتین سوائے انہوں نے بہی حرام
 کہول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں
 کیا بہرِ حَسَبِ حَصْبِ ہوئی تو میں نے عرض کی آپ کہ لوگ توجع و عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے
 اپنے فرمایا کیا جن باتوں ہم کہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا اچھا
 تم اپنے بہائی کے ساتھ تغیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے گھر کی طرف لوٹنے کی غلطان جگہ ہوا تھے
 میں صغیہ نے کھا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کے رو کون رہنے مجھے طبی حیفِ عارض ہوا اور
 طواف و دعاء کی انتظار میں میرے لیے سب کو ٹھہرنا پڑا پھر حضرت فرمایا نگوری سر منڈی کیا تو نے پھر کے
 دن طواف نہیں کیا (یعنی طواف افاضہ) انہوں نے عرض کی کیوں نہیں (اور یہ فرمانا آپ کا بطور روز
 ترہ عوبکے اور بل چال کے تھا جیسے زبان میں شعل ہے بل بطریق بددعا کے اور ناس اہ سے کہ مسخر اصل
 اس کے مراد ہوں جس پر تربت یادک اور قاتل اللہ متعل ہے اور براہ بے تکلفی اور خیرت لاط کو تھا انہی بی بی صفا
 نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف و دعاء کے لیے ہکو انتظار کرنا پڑے پھر اپنے فرمادیا کہ طواف و دعاء حالۃ کو
 معاف ہی اپنے فرمایا اب کچھ ضائقہ نہیں کوچ کہ جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی
 ہیں پہلے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہندی پر چڑھتے ہو کہ سو اور میں اترتی تھی اور سب راہین چیت تھی
 اور آپ اترتے تھے **ف** احمدیغ سے معلوم ہوا کہ طواف و دعاء حالۃ پر واجب نہیں اور نہ
 اسکو انتظار طھر کا اس کے لیے ضرور ہوا اور نہ اس پر اسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب شافعیہ کا
 اور تمام علما کا کا وہ کچھ جو نقل کیا ہے قاضی حیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے
 اتھے زوالہ و معدومین ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا تغیم سے لائیں ہیں اس میں فقہائے ہر شے کے چار سبب ہیں **اول** یہ کہ یہ عمرہ
 صرف اُن کے دلجوئی کرنے کے لیے تھا اور نہیں تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگی
 تھی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حالۃ ہوئیں تو اپنے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دین اور حج مفرد یا لائیں بہرِ حج کہ

بعد اوسکی فضا کا حکم دیا اور عمرہ تنظیم فضا تھی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اس کے اتباع کا اور اس
قول کہیہ افق یہ عمرہ انہر واجب تھا اور قول اول کو ردی جائز اور جو مستمتنعہ حالۃ نہ ہو جاوے اوس کی ادنیٰ
دونوں قول کہیہ افق جائز ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جاوے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہو جاوے اور پھر اوسکی
فضا کرے **تیسرے** یہ کہ جبہ قارنہ ہو گئیں تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالا تا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ
قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہیں اور یہ ایک روایت احمد کی دو روایتوں میں سے **چوتھے** یہ کہ مفردہ
تہین اور طواف قدم سے پہلے **پنچویں** اور افراد ہی بجالا میں پہنٹک کہ پاک ہو میں اور حج پورا کیا
اور یہ عمرہ تنظیم عمرہ اسلام تھا اور یہ مسلک ہے قاضی سہیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ میں سے اور یہ مسلک سترجم
کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے پر نسبت اور سالک کو تخصیص کی ہے اسکو ضعیف پر ابن تیمیہ وغیرہ نے تھی
ف ابہر حال اس عمرہ سے اور اس روایت جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے اصول
مناسکتے معلوم ہو کہ جزائے خیر دیوی اللہ تعالیٰ ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلیٰ علیہین میں
اول یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونوں کے **دوسرے**
یہ کہ طواف قدم ساقط ہو جاوے حالۃ سے اور حال ضعیفہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے بیان کیا وہ اصل میل ہے اس مسلک کی **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حالۃ کو جاوے ہے
جیسے طائر کو جائز ہے اور کیون نہ ہو کہ وہ زیادہ تماسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتھی** یہ کہ حالۃ
سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کو یا **پنچویں** یہ کہ تنظیم حل میں ہے **چھٹی** یہ کہ دو عمروں کا ایک سال
میں بلکہ ایک میں بجالا نا روا ہے **ساتویں** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکھتا ہو تو اسکو روا ہے کہ
حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسلک کی اصل ہے **آٹھویں** یہ کہ کئے کے عمرے کے لیے یہ
روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جاتا ہے اس کے ماتھے میں اس روایت کو سوا اور کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے باہر نکل کر عمرہ نہیں کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے سوا جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور عمرہ مکہ والیوں نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ
اسکی کو حل میں جانا ضروری احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اس میں کوئی باہر جانے کے وجوب پر گزند ولالت نہیں اس
لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ فضا تھا اور اس عمرہ کے عوض میں جو ادھون نے ترک کیا تھا ان لوگوں
کے قول کے موافق جو اسکو واجب کہتے ہیں جیسے ہننے اور پھر کمرہ کی ہے یا زیادت محض مٹی صرف ادن کی

و لجنی کے لیے اسکو قول کے موافق جو اذہم کو قار نہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اور کعبہ دونوں کا فی حق
 جکی تھی رصح بذلک کلہما ابن القیم فی زاد المعاد **عن عائشہ** قالت خرجت مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لیلۃ کان لکمر ججج و لا کمر و ساق لک کثبت بمعنی حدیث منصوصہ مرحبہ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلیٰ کا سفر
 ہوئے نہ ارادہ خاص ججج کا کہتے تھے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصوصہ
 کی جو اوپر گزری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد میں کہ
 مطلق احرام باندھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اور ابن
 کے دو قولوں میں سے ایک تصریح کی ہے انہوں نے اسکی کتاب اختلاف حدیث میں اس کے بعد بفضل قول شافعی
 کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب میں جابجا اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے
 اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہیں کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر تعین نسک کے اور کہ
 اعذار میں ہے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جبکہ ذیل میں ہم فائدہ لکھ رہے ہیں کہ یہی روایت بخاری میں
 بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اس ضمنوں کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ساتھ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تھے نہ عمرہ کا اور کہ آپ کے منتظر تھے کہ حکم الہی صفا اور مروہ کے بیچ
 میں اوترا اور جاوے ہی روایت کی ہے کہ ہم نے عمل کیا جو آپ نے کیا اور آپ نے لبیک بگاری توحید کرنا
 پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگوں نے بھی وہی تلبیہ کہا جو آپ نے کہا غرض ان روایتوں میں کسی نسک
 کی تعین نہیں ہے پہر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتوں میں کوئی بات ایسی مروی نہیں جو اون دو تہن
 کے مخالف ہو جنہیں تعین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معاصر
 نہیں ہو سکتی اور روایات صحیحہ متصل الاسناد کو جو ثبوت تعین کے باب میں مروی ہو چکی ہیں اور طاؤس
 کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن ہے اور اگر صحیح ہی ہو تو جس حکم الہی
 کے آپ منتظر تھے وہ میقات سریشتر آپ کو پہنچا اور آپ کے پاس ایک شمشیر پروردگار عالم کی طریت آیا اور
 اُس نے کہا کہ اُسی مبارک میں نماز ادا کرو اور کھو عمرہ ہے حج میں ملا ہو غرض یہ حکم الہی آپ کو قبل
 احرام کے پہنچ چکا اور آپ قرآن کا احرام باندھ چکے اور طاؤس اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حکم الہی آپ
 پر صفا اور مروہ کے بیچ میں اوترا اور یہ حکم اور ہر اوجس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق میں

اور اتنا (یعنی قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مردہ بجا و تراہے منع حج کا حکم ہے کہ آپ صحابہ کو حکم دیا
 کہ حج کو عمرہ بجا لا کر منہ کر دیں جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور یہ نہیں پر آپ نے فرمایا کہ اگر پہلے سے میں جانتا اپنے کام
 کو جسکو میں آخر میں جانتا تو ہدی ساتھ لانا (یعنی آرزو کی احرام کے کہو لڈالنے کی مگر سبب ہدی لائیکے محبوب
 تھو اور یہ آرزو اس لیے تھی کہ اس میں امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور ان کی سوغفت تھی) اور میں
 آپ نے منع حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے نال کیا تو آپ نے فرمایا وہی کرو جو میں نے تجھے حکم دیا
 ہوں باقی رہا یہ فرمانا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر
 محفوظ ہو تو مطلب اسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہیں تو آپ کے کلام میں مخالفت ہوگی کہ اور روایت
 صحیحہ میں آچکا ہے کہ کچھ لوگوں نے ہم میں حج کا کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور آپ بھی خود احرام
 عمرہ کا باندھا تھا اور یہ جو ام المؤمنین سرمدی ہے کہ ہم لبیک پکارتے نہ حج کا خیال تھا نہ عمرہ کا یہ بھی احرام
 سے پہلے تھا اور یہ اون کو کہیں مروی نہیں کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگوں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے اُمّی روایتیں کہو مگر رد کی جاؤں
 گی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بھی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ انکو صحابہ کا
 لبیک جو بیعت پر ہوا یاد نہ آ اور مردہ نسبت حور تون کے اس سونے یادہ واقف ہیں لگاس کہہو کی ضرورت
 نہیں اسلیو کہ ہماری مان نے خود تصریح کر دی ہے کہ بعض ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھتے تھے اور بعض
 حج کا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپ توحید کا لبیک پکارا تو اس میں نہ الفاظ لبیک کو مروی ہیں نہ
 عدم تعین لکے اور روایات اثبات تعین میں ایک زیادت ہو اور زیادت ثقات کی مقبول ہے لہذا
**عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ
 مَضَافٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَوْحَمَنِي كُلَّ حَلٍّ عَلَيْهِ وَهُوَ عَصْبَانٌ فَقُلْتُ مَنْ لَعَنَ عَبْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنْ أَمْرُكَ النَّاسَ بِأَمْرِ فَإِذَا هُمْ يَذَرُون قَالَ
 لَكُمْ كَأَنَّهُمْ يَذَرُون أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي رَسْتُكَ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
 سَقَطَ إِلَيْكَ مَعِ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحَلَّ كَمَا حَلُّوا ثُمَّ جِئَ امُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ**
 اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے اور میرے پاس
 تشریف لا کر غصہ میں میرے گھر میں نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کو رسول اللہ اوس کو

دفع میں ڈاکے آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتی ہو کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اس میں تردد کر کے
 میں حکم نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہیں اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا
 ہوتا اپنے کام کو جو میں نے بعد جانا تو بدی کو اپنے ساتھ نہ لانا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو حکم غیب
 نہیں) اور یہاں کہ میں خرید لیتا اور ان لوگوں نے جیسا احرام کہو لیا اللہ سے ویسا ہی میں ہی کہوں
ف داتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ کر حکم میں تردد کرنا شیعہ
 ایمان نہیں اور ایمان داری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین میں آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بھی تہ
 کو تو اس کو دل سے ماننا اور اس کو بہتر و افضل جانتا ضرور ہے اور یہ عمل کرنا اولے اور سب سے اوپر
 مضمون ہے اس آیت کا فائدہ رب لا یؤتینہن شیئاً یحکمون فیما یخیر بینہن ثم لایخیر و ان فی القیمہم حجاب
 مما یقضین و لکونہن لایلیما اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہ
 مجتہدوں اور مولویوں اور درویشوں کی باتیں ہیں جن میں احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول مص
 میں جب کاوہ جس احتمال خطا کی الایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جانتا فقیر
 ایمان ہے اور زوال ایمان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور سجدہ سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم
 میں ذرا بھی تردد کرے اس کے لیے بد دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنمی کرے دفع میں ڈاکے رد سیاہ
 کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اس کو منع نہیں فرمایا یہ
 سے مقلدان متعصبین کو کو سنا روا ہوا اور ان کا حال بد حال کہل گیا (نودی) اور اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لا تأسوا علی ما فاتکم من
 داخل نہیں اور نہ اس حدیث میں جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کہو نہ ہے
 اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب کہ دنیا کی نعمتیں فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر
 میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثوں میں اور آیت میں مطابقت ہو گئی **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَجْعَ أَوْ خَمْسٍ مَضْبُوتٍ
 مِنْ زَيْلِ الْحِجَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَدْرِكْ كَرِ الشَّكِّ مِنَ الْحِكْمِ فِي قَوْلِهِ يَكْرَهُ دُونَ
وہی مضمون ہے مگر اس میں حکم راوی کا شک نہ کر نہیں تامل کو ذکر میں **ف**
 غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ میں داخل ہوئے اور فیاوش و

پہونچے اور ٹکنا آپ کا سہم اور پڑ کر گئے ہیں فلا لغودہ اور ذی طوی میں جبکہ آبار الزاہر کہتے ہیں انصار
 کی شب کو اترے اور صبح کی نماز میں ادا کی بہر انصار کے دغ غل کیا اور مکہ کو چلے اور دن میں اعلیٰ
 مکہ سو فیثہ علیا سے جو حجوں کے قریب ہو دغل مکہ ہوئے رشتہ ٹیلا علیا بلند اور اوپر کا حجوں میں پہلے
 حاکم صلی ہے پہریم ایک مقام کا نام ہے اور عمروں میں مکہ کی نیچے کی جانب سے داخل ہوتے تھے اور حج
 میں اوپر کی جانب سے داخل ہوئی اور نیچے کی جانب سے پہر مسجد میں چاشت کی وقت داخل ہوئی اور طبرانی
 نے کہا کہ جب آپ کی نظر بیت السکیط پڑتی تھی دعا کرتے تھے اللہم زد بیتک ہذا تشریفاً و تعظیماً و تکریماً
 و مہابتاً پہر جب مسجد میں آؤ تخیۃ المسجد نہیں پڑھی ہو اسکو کہ مسجد الحرام کی حکیت طواف ہو اور جب اسود
 کے روبرو گئے اسکو استلام کیا راستہ ہاتھ سے یا لکڑی سے چوڑا یا بوسہ دینا یا ہاتھ سے چوڑا کر ہاتھ کو
 یا لکڑی سے چوڑا کر لکڑی کو بوسہ دینا اور حج اسود سے رکن یا کی طواف نہیں بلکہ باب کعبہ کی طواف
 لگتی اور طواف شروع کیا اور ہاتھ نہیں اٹھائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی چہرہ
 نماز کے لیے کہتے ہیں جبکہ عوام الناس سنت کو نہ جانتے والے کرتے ہیں اور یہ امور سب بدعات و منکرات
 میں ہیں (ازاد المعاد) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** اَهْلَتْ بِمَعْرُوفٍ فَقَدْ مَاتَ
 مَرَكَةً وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَتَنَكَّتِ لِلنَّاسِ كُلِّهَا وَقَدْ اَهْلَتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ
 لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفَرِ سَعِدَ لَكَ طَوَافُكَ الْحَجِّ وَعَمْرُوكَ فَاَبَتْ فَبَعَثَ
 بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَعْقَرِيِّ فَاعْمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ تَرْجُمُهُ حَضْرَت عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 عرض فرماتی ہیں کہ انہوں احرام باندھا عمرہ کا اور آمین اور طواف نہیں کیا تھا کہ حالفہ ہو گئیں
 پہر سب مناسک حج کے ادا کیے مجھ کا احرام باندھ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منیٰ ہو کو پہنچ
 کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جاوے گا اور انہوں نے اس بات سے اپنی خوشی
 ظاہر کی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتھ یہ پیچیدہ یا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائیں **ف** اس روایت
 میں تصریح ہو گئی کہ انہوں نے عمرہ چھوڑا نہیں صرف اسکو اعمال میں اسباب حیض کے دیر کی اور
 معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف و عمرہ حج دونوں کے ہو کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ حج کو داخل کرنا
 جائز اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف انکی دلجوئی کے لیے تھا ورنہ طواف دونوں کو کافی تھا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**
يَعْرِفُ فَتَطُفُ بِمَرَكَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَعُكَ طَوَافُكَ

بِالصَّفَا وَالْمَدَنَةِ عَنِ جَدِّكَ مُحَمَّدٍ تَرْجُمَہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حقیقت میں اس وقت
 میں اور طہارت کی انہوں نے (یعنی غسل کیا و قوف کو لیے) عرفہ میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا اصفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے (طواف سوسہ مراد
 ہے) **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا سَوَّلَ اللَّهُ أَيُّ جُجِ النَّاسُ بِأَجْدَرَيْنِ وَأَجْجُ بِأَجْدَرٍ كَأَمْرٍ**
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِعَا إِلَى الْقَنْعِيمِ قَالَتْ مَا رَدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ
فَجَعَلْتُ أَذْكَعُ خِمَارِي أَحْمَرَهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رَجُلًا بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَأَى
مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ مَا هَلَكْتُ بِعَمْرٍو ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْخَصْبَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عمر من کی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہیں اور میں ایک لیکر
 تو آپ (حکمد یا عبد الرحمن کو کہ انکو لے جاؤ تنہا تک اور وہ مجھ پر لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
 اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور میں اپنے اوڑھنی سے اپنی گردن کو لودیتی تھی اور عبد الرحمن اس
 خیال سے کہ بے بردگی کیوں کرتی ہے) میرے پیروں پر تارتے تھے اس ٹہب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارنے
 نہیں اور میں اُن سے کہتی تھی کہ بیان تم کی کو دیکھتے ہیں ہوا یعنی بیان کوئی نہیں ہے اس لیے میرے
 اپنا سر کھول دیا ہے) پھر فرماتی ہیں کہ میں نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر سہم لوٹ کر آئے اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اور آپ حصہ میں تھے **ف** ان روایتوں میں ایک طرح کا
 اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر آنا ایک روایت ہے تو یوں
 مذکور ہوا کہ جب وہ آمین تو حضرت بلندی پر چڑھتے تھے اور یہ اُترتی تھیں دوسرے وہ اُترتی تھے
 اور یہ چڑھتی تھیں اور ایک میں یوں ہے کہ جب وہ آمین تو آپ اپنی منزل میں تھے محصب میں اور
 آپ نے اسکو بعد کہ چکا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک میں یہ ہے کہ جب وہ
 آمین تو انکو حصہ میں پایا (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو) جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق اس
 میں یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر اتوں میں ایک شب انکو عمرہ کی طرف حضرت
 کہا اور فرمادیا کہ ہم یہیں ملین گئے محصب میں اور بعد اُنکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
 افاصلہ سے فارغ ہو جائیں اور حضرت ام المؤمنین آپ سے حب ملین کہ آپ فارغ ہو کر محصب میں

اچھی تھی تھیں اور یہ جو فرمایا ام المؤمنین نے کہ ہر آپ کو حج کا حکم یا اس میں بیان میں تقدیم و تاخیر ہوگی
 ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ فارغ ہو چکے تھے
 طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس میں بھی تصریح ہے کہ حضرت عائشہؓ کو دل خوش کرنے کو تنعیم
 پہنچاتا تھا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونوں کو کافی تھا **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ أَنْ يَرُدَّ عَائِشَةَ فَيُعِمَّهَا مِنَ التَّنْعِيمِ ترجمہ عبد الرحمن
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہی سچے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہا کر
 لے جاوین اور تنعیم سے عمر لے آوین **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَوْمَ مُمْرِدٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسِرَفٍ عَرَكْتُ عَائِشَةَ حَتَّى
إِذَا قَدْ مَنَّا طِفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا نَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا نَحِلُّ
مِنَّا مَرَّ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَوَّاعُنَا النَّسَاءُ وَتَطْيِيبُنَا
بِالطِّيبِ لَيْسْنَا نَبَا وَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عِدَّةٍ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ ثَانِي
أَرْبَعٍ كَحَضَّتْ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحِلِّ وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَكْبُونَ إِلَيَّ أَلَا إِنَّ
فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ أَدَمَ فَأَغْسِلِي شَرَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ وَ
وَقَفْتِ لِمَا وَقَفْتُ حَتَّى إِذَا طَهَرْتُ طَافْتُ بِالْكَعْبَةِ وَالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ
حَجِّكِ وَعَمْرٍ تِلْكَ جَمِيعًا قَالَتْ مَا رَسُوْلُ اللَّهِ إِلَّا أَحَبُّ فِي نَفْسِي إِنَّ لَكُمْ أَطْفًا بِالْبَيْتِ حَتَّى
تُحْجَّتِ قَالَ فَاذْهَبِي بِهَا يَاعَبْدَ اللَّهِ حَتَّى تَعْمِدَ هَامِرَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لِيَكُنَّ الْخُصْبَةُ رَحِمِي
 جابر نے کہا کہ اُسے ہم احرام باندھ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرو میں (شاید اُن کا اور
 بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت توفان تھے) اور آمین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا عمرہ کے احرام کے ساتھ بیات تک کہ جب سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حالتہ ہو گئیں پھر
 جب ہم مکہ میں آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھوٹے آگئے کیا کیا کہ بالکل کہول ڈالے کہسا
 راوی نے کہ پھر ہم پڑ گئے عورتوں کے پاس (یعنی دھڑے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمسار و عرفہ میں چار شب کا فرق باقی تھا پھر ترویہ کے دن (یعنی اٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) احرام باندھا یعنی حج کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاس اور انکو روتے ہوئے پایا پوچھا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہوں نے عرض کی کہ میں حائضہ ہو گئی اور لوگ احرام کھول چکے اور میں نے نہ احرام کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپؐ فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی سب ٹاکیوں پر لکھ دی ہے سو تم غسل کجرو (یعنی احرام کے لیے) اور احرام باندھو حج کا اور انہوں نے وہی کیا اور وقوف کیا وجہوں میں یہاں تک کہ جب طاسر ہوئیں تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مردہ کا اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عمرہ دونوں کا تو اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے دل میں ایک بات باقی ہوئی کہ میں نے طواف نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اے عبد الرحمن ان کو تنعیم میں لے جا کر عمرہ کرا لاؤ اور یہ معاملہ اس شب ہو جب محاسب میں ٹہرے تھے **ف** ان سب روایتوں میں یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف میں تھا مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عروہ نے ادن سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونچھا اور وہ حائضہ تھیں اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ میں پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات میں وقوف کر لیے غسل کیا اور ابھی تک حیض باقی تھا پس ان دونوں روایتوں میں تطبیق ہو گئی پھر اور عروہ نے ادن سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ تھی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بھی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق بھی ٹھہرا کہ عرفہ تک حیض تھا اور عرفات کو وقوف کر لیے غسل کیا اور یوم النحر میں حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد میں اور بھی صحیح ہے قول پھر ترویہ کے دن احرام باندھا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ میں ہوا اور ارادہ حج کا کرے اور مستحب ہے کہ ترویہ کو دن احرام باندھو نہ اس کے لگے سے قول سو تم غسل کرو الخ یعنی غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج و عمرہ دونوں کا اس کے تین مسئلہ نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فارغ تھیں عمرو کو بالکل چھوڑا نہ تھا دوسرے یہ کہ تاریخ کو ایک ہی طواف بھی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اذرا لکھا

نے جن کا شک محض اس پر ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ پاک نہیں رکھتی انہوں نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مردہ کے طواف صحیح کے بعد چاہیے اور طواف سر پہلے نہیں ہو سکتی اس لیے آپ نے ام المؤمنین کو جیسا طواف سر بسبب حیض کے روکا دیا یہی سے سر ہی روکا اور ابتداء سے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہفتہ کا دن تھا صرف میں اور انتہا بھی اس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر میں اہلبی کو عرفہ کو نہ حجۃ الوداع میں جمعہ نہا اور تیسری تاریخ دیحج کو ابتداء سے حیض تھی اور سوین سال میں ہجرت کر یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهُوَ تَوَكَّلِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْيَتِيفِ الرَّحْمِ كَمَا قَبِلَ لَهَا مِنْ حَدِيثِ الْيَتِيفِ جَابِرٌ مِثْلَ حَدِيثِ** لیث کو مروی ہوا (یعنی جو اوپر گزری) مگر اس روایت میں اتنا ہی مضمون ہے جہاں سے حضرت عائشہ کا روئیکا ذکر ہے اور اس کی اوپر کا مضمون مذکور نہیں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَفَعَتْ يَدَيْهَا فِي حَجَّةِ الْيَتِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَتْ يَوْمَئِذٍ وَتَأْتِ الْحَدِيثِ يَتَعَفَى حَدِيثُ الْيَتِيفِ وَتَرَادَفَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هُوَ بَيْتُ الشَّيْءِ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ نَبِيٍّ كَمَا هَلَتْ يَوْمَئِذٍ مِنَ الشَّيْءِ قَالَ مَطَرٌ كَالْأَبْوَالِ بَيِّنٌ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَابِرٌ مِثْلَ رَوَايَتِ كِي كَجَابِرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَجَجِ مِينَ احِرَامِ عَمْرُو كَا بَانْدَا تَهَا اور حدیثِ رَوَا کی مانند حدیثِ لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہو جب ادن سے جناب صدیقہ کچہ فرمائش کرتی تھیں تو آپ مان لیتے تھے (یہ کمال اخلاق تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیوں کی خاطر داری فرماتے تھے اور ان کی فرمائشیں پوری کر دیتے تھے جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خاطر تو سب زیادہ تھی اللہ پاک ادن کا درجہ بلند کرے اعلیٰ علیین میں اور ان سے رہنی ہو اور ہم کو ان کی کفایت بجا کر میں قبول فرماوے آمین یا رب العالمین) غرض یہی ہدایا انکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ**

اور وہ نعم سے عمرہ لائیں مگر جو راوی ہیں انہوں نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تھیں تو وہ یہاں ہی کرتی تھیں جیسا حضرت کر سانبہ حج میں کیا تھا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّمِينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءَ وَالْوِلْدَانَ فَمَا كُنَّا قَدِمْنَا مَكَاتُفَنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَعَكُمْ هَذَا فَيُحِلُّ قَالَ قُلْنَا آتَى الْحِلَّ قَالَ الْحِلُّ لَكُمْ لَمْ يَقُلْ فَاتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَيْسَ اللَّيْلِيَّابُ وَمَسَسْنَا الطَّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقُرْبَةِ أَهْلَكُنَا بِالْحَجِّ وَكَفَّارًا الطَّوَاتُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَحْمِلُهُ أَنْ شَتَّتَكَ فِي الْأَيْلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ سَبْعَةٍ مِثْلًا فِي بَدَنَةٍ تَرْجُمُهُ جَابِرٌ بِنْتُهَا

نخلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھ عورت اور بچہ بھی تھے پھر جب کہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفاء اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کسی سانبہ یہی نہ ہو وہ احرام کھول دالے اور حلال ہو جاوے جسے جابر بھی کہا کیا حلال ہونا اور انہوں نے کہا پورا پھر ہم عورتوں کے پاس آئے (یعنی جماع کیا) اور پکڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کر گئی حکم سے صفاء اور مروہ کی جو پہلے کی تھی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چوٹے نابالغ لڑکے کا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ ان کے بعد ہیں سب قائل ہیں کہ حج اور کما صحیح ہے اور وہ بھی ثواب پاتا ہے اور حج نابالغ کے احکام اور پوجاری ہوتے ہیں مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہیں ہوتا اور جب بالغ ہو تو اس کو حج پھر فرض ہوتا ہے۔

بیشک ملکہ ز اوراہ کی طاقت ہو جسیر اور دن پر فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ میں صریح جمہور علماء کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحتہ خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہیں کہ نہ اس کا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اس میں ثواب ہے اور نہ اس پر احکام حج مرتب ہوتے ہیں اور کہا ہے کہ حج اس کا صرف ہوا سطر ہے کہ اسے مشق ہو اور احکام سبکی اور اس کے مخطورات سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنیٰ نے بچے کے نزدیک بھی صحیح ناوانی ہے اس لیے کہ ہم کہتے

میں کہ اس مشق کرنے اور احکام شریعیہ کی تہذیب بھی اوسکو ثواب ہو یا نہیں اگر ثواب ہو تو ابو حنیفہ کا
 وہ قول باطل ہو گیا جو اوپر کہا تھا کہ اوس میں ثواب نہیں اور اگر فرض کر دو کہ ثواب نہیں ہے تو فعل
 عبث اور لغوی حالانکہ لغو و عبث و شائع نے منع کیا اور مومنوں کی شان لغو و بچنا ہے وَالَّذِينَ
 يَتَّبِعُونَ النَّفْثَ الْمُضْطَرِّضُونَ یعنی مومن وہ ہیں کہ لغو سے کنارہ کرتے ہیں یہ کیوں لائے صحابہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بچوں کو اور کیوں کیا وہ فعل جو بشریعت میں لغو تھا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر
 مسائل ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ادنیٰ کی علم حدیث میں در نہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے
 ممکن نہیں اور یہ طریق قابل ہوئے ہیں ابو حنیفہ کہ بچے کی نماز بھی صحیح نہیں اور اُسکو حکم نماز کا حرف
 تعلیم کے لیے ہے اور اس میں بھی ہماری وہی تقریر ہے جو جج میں ہوئی اور یہی حال ہے اُن کو نزدیک
 تمام عبادتوں کا اور نودی نے کھاتے کہ صواب اور صحیح مذہب اس میں جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس
 نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچہ کو اٹھایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اُسکا حج ہے آپ نے فرمایا
 ہاں پر مخالفت حدیث کہ جو مذہب یا قول یا فعل ہو وہ مردود و مردود و مردود و مردود و مردود و مردود
 و خلاف مرضی معبود ہے اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہمکو سعی کرنا صفا اور مردہ کا اس سے معلوم ہوا
 کہ تارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاصلہ کے بعد کو سعی کی حاضر و نہیں بخلاف متمتع کے کہ اُسکو طواف
 افاصلہ کے پھر دوبارہ سعی ضرور ہے اور یہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک
 ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے اور گویا ایک گائے
 اور ایک اونٹ سات بکریوں کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی میں اور ہدی میں روا
 ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین محدثین کا کہ اُن کے نزدیک اونٹ میں شریک
 ہو سکتے ہیں خواہ وہ الگ الگ رہتے ہوں خواہ ایک گھرمیں ہوں اور خواہ وہ سب مفترض ہوں خواہ
 متغفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سے کرتے ہوں خواہ بعض اُن میں کے گوشت کھانے کی نیت
 کرتے ہوں اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور امام مالک نے
 کہا اگر وہ بیچ و بخور بطور فرض کے ہو سب پر تو شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو روا نہیں اور
 اجماعیہ نے کہا ہے کہ اگر قربت القہی کی نیت ہو تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کو نفع میں
 اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہوں اور اگر بعض اُن میں گوشت کا ارادہ کرتے ہوں

ہوں تو شکر اکت روا نہیں مگر ان سب کی مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم چار پر کوئی
دلیل قائم نہ ہو اور برائت اصلیدہ اذن کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہو جب تک کوئی دلیل معارض
نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی منقول ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
أَمَرَ نَاثِقُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ لَمَّا كُنَّا بِمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَأَهْلَلْنَا
مِنْ أَكْبَحِ قَرَحِمْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَعْنِي صَاحِبِ الْمَدِينَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
وَأَمَّا كَبِ هَمْ مَنَّهُ كَوَاطِلِينَ رَافِعِ أَتْهَوِينَ تَارِيخِ) تو بیک بکاری ہننے ج کی الطبع سے **ف**
الطبع لکن گری زمین کو یہی کہتے ہیں اور یہاں الطبع سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محض کے قریب
ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب ہی ہے کہ احرام حج کا اٹھویر
تاریخ باندہ ہے اور یہی حکم ہے اسکا جو کہ سے حج کو طے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اور
ویحی سے احرام باندہ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ يُطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الْقُعَا وَالْمَدِينَةِ إِلَّا طَوَّافًا أَحَدًا أَوْ فَرْدًا يَتِمُّ مَسْجِدَهُ
بَكَبٍ مَوَافٍ لَأَقُولَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَيْتے تھے کہ طواف نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے اور نہ آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت میں کہ
وہی طواف اول **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار
سے کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اسکو دو سعیان ضرور ہیں اور اسمین صاف صراحت
مذہب شافعی کی کہ جو قارن ہو اسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطاء اور حسن بصری
اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجہون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی طرف
گئے ہیں ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی فوری ہے کہ بہت سے احادیث اس پر دل ہیں اور ایک گروہ نے
ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہیں اور قائل ہیں اس کے
شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہم اور محلی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ مذہب نفوس صریح نبی معصوم کے مخالف ہے اور اس کی

غریب اصناف کی تمت میں ہی آیا اما سر و اما البید اجون **عن** عطاء قال سمعت جابر بن عبد
 رضی اللہ عنہما فی ناس مری قال اهلنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالبحر خالصا وحمدا
 عطاء قال جابر نقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم راہیۃ فمضت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحمل قال عطاء قال حملوا و
 اصبوا النبی قال عطاء و لم یصدم علیہم و لکن احلھن لھن فقلنا لک لکن بیننا و بین عرفة
 الا حشر امرنا ان نفضی الی یسائنا فمات فی عرفة تقطع مذاکیننا الی قال یقول جابر
 رضی اللہ عنہ یدہ کانت انظر الی فلولہ یدہ یجرکھا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم باللہ و احذ فکم و ابرکم و کولوا ہدی لعلکم
 کما تحلون و کولوا استقبلت من امری ما استدرت لکم اسیر العذی فحیووا لعلکم اذ سمعنا
 و اطعنا قال عطاء قال جابر نقدم علی من سعاتیہ فقال یمما اهلک فقال یمما احل بہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحذ و امکت حداما
 قال و اھدی لہ علی ہدیا فقال سراقہ بن مالک بن جعشیم یارسول اللہ اعلنا ہذا
 ام لا ید فقال لا ید ترجمہ عطار نے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص
 تھے کہ انہوں نے کہا لبیک بکارسی ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطار
 نے کہ کہا جابر نے پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو پہلی ویکجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کہوں
 و الیر عطار نے کہا کہ پھر احرام کہو لڑالا اور عورتوں سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم اون کو وجوب
 کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کہوں انکو جائز کر دیا پھر ہم نے کہا کہ اب عرفہ میں پنج ہی دن باقی ہیں کہ
 حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جاوین اس طرح سے کہ ہماری آلتوں
 سے منی نکلے جیسی ہو کہا عطا نے کہ جابر اپنے ہاتھ سوا اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں
 ان کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنی صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کہوںے میں تامل کیا)
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بچہ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم نجبی جان چکے ہو کہ میں تم
 سے زیادہ نیک ہوں اب میرے حکم بجالانے میں کیا مانع ہے (اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی
 تو میں ہی احرام کہو لڑاتا جیسے تم کہوں رہو ہوا اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو
 معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا غرض پھر صحابہ نے احرام کہو لڑالا اور ہم سب آپ کی بات دل سے

اور ان کی عطائے کہا کہ جابر نے کہا کہ پہلے آئے حضرت علیؑ را اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے حضرت نے تمکو بھیجا تھا میں کی طرف اور حقیقت میں یہ وہ ان امیر ہو کر گئی تھی نہ صدقات کی تحصیل کے لیے اور شاید عاملوں نے ان کے سپرد کر دیے ہوں کہ حضرت تک پہنچا دیں ورنہ اموال صدقات نبی مائتھم کو لینا روا نہیں (پھر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے عرض کی کہ جو اہل اہل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی میں نے) لیکر میں ہی کہا کہ جو لیکر حضرت کی ہودہی میری ہے یہ ویسی بات ہوئی جو بنیت امام کی وہ میری (کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور محرم رہو اور حضرت کو لیے ہدی لائے حضرت علیؑ اور سراقہ بن مالک بن جشم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہماری اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ۱۰

فائدہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ سراقہ بن جشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دو سر ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں دو بار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہر کلامار نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کے چار معنی کہے ہیں اول اور اصح معنی یہ ہیں اور جب وہ یہی اس کے قائل ہیں کہ معنی اسکو یہ ہیں کہ عمرہ بجالاناج کے ایام میں جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت میں ایام حج میں عمرہ کرنے کو حرام جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور رہا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرے کو ممنوع جانتے تھے **دوسرے** معنی یہ ہیں کہ قرآن روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال حج میں قیامت تک تیسری تاویل ہے بعض لوگوں کی کہ انہوں نے کہا کہ عمرہ واجب نہیں اور معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور کہا انہوں نے کہ داخل ہونا سکا حج میں یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہو گیا اور حج کی فرضیت فراموش کے وجوب ساقط کر دیا اور یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلائل کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے چوتھی یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہر تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد میں اس قول کو (یعنی چوتھی کو) باحسن وجہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ ادن کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

یہ امر جائز ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے

اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیوں نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسما بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ اور ابوسعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اشعری اور عبد اللہ بن عباس اور سترہ بنت سعید جبنی اور سراقہ بن مالک مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یہی اُن کے روایات صحیحہ حسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جشم کی روایت جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ تھا صحابہ کا اور ان کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرمادیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازب کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو گون پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے میں تامل کرتے تھے اور اس کی بعد کہا کہ یہی مذہب ہر اہل بیت کا اور جبر است ابن عباس کا اور اون کے بارون کا اور ابی موسیٰ اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن بن عسیری قاضی بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شیبہ نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں مگر ایک بات انہوں نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ جہ عہرہ کے قائل ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ اے سلمہ میں تم کو عقل والا جاننا ہوتا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود ہیں اس بارہ میں میں اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکہ چوڑے دون پہر ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے اول یہ کہ یہ منسوخ ہے دوسرے مخصوص بعضا بہ ہر تیسرے بعض روایتیں اس کے معارض ہیں پہر اُن تینوں کے جوابات تویہ دیے ہیں اور بخوبی معنی چہارم کو یعنی جواز فسخ جہ عہرہ کو ثابت کیا ہے اور حق انہی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے (ممن شفاء فلیہ جہ لیسہ ویظہر بین الانصاف الی ذوالمعاذ) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ شَاءَ فَلْيُحْلِلْ لِنَفْسِهِ مَا يَحِلُّ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ» وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ: «يَبُغَا النَّاسُ

سَازِزَہ کَافَا مَوَاطِنَہَا لَمَّا مَرَّ بِہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَابْتُلُوْا بِکَاحِ ہٰذِیْہِ الدِّیْسَکَہِ فَلَکُنْ اَوْفٰی بِرَجُلٍ نَّکَحَ
 اَمْرًا کَا اِلَیْہِ اَجَلٌ اِلَّا کَجَسَدٍ بِالْجَاوِزِ مَرَّجَمَہِ اَبِی نَضْرَہُ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے
 منع کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور میں نے اُسکا ذکر کیا جابر سے تو انہوں نے کہا یہ حدیث نو
 میرے ہاتھ سے لوگوں میں پہیلی ہے اور ہم نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہر حضرت
 عمر خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی اسطرح جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا
 جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ میں اترا ہے تو پورا کر دو تم حج اور عمرہ کو
 اللہ کے واسطہ چھو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ہے اور ہمیشہ کے لیے نکاح اور عورتوں
 کا (یعنی جن سے منع کیا گیا ہے بغیر ایک مدت معین کی شرط پر نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے
 گا ایسا کوئی شخص کہ اوس سے سیعورت سے نکاح کیا ہو گا ایک مدت معین تک تو میں اُسکو ضرور پتہ رہوں
 مَآوِنَہَا حَکْمٌ فَتَنَادَوْا بِہَا اَلَا سَمَاعُہُ قَالَ فَاَلَا یَدْبُوْہَا فَافْصَلُوْا اِحْجَاکُمْ مِّنْ عَمَلِہِمْ
 کَاِنَّہُ اَکْثَرُ لِحَکْمِکُمْ وَاَکْثَرُ لِعَمَلِکُمْ مَرَّجَمَہِ قنادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور
 اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اس لیے کہ اس میں حج بھی پورا ہو اور
 مہتابہ عمرہ بھی پورا ہو یعنی ہر ایک کو الگ الگ سفر میں بجالاؤ) **عَنْ** حَبَابِ بْنِ عَسَدٍ اَنَّہُ قَالَ
 قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ کَبِیْرٌ بِالْحِجَابِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجْعَلَ لِمَنْ مَرَّجَمَہِ جَابِر نے کہا کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور
 ہم لبیک بکارتے تھے حج کی اور حکم کیا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ
 کر ڈالیں **ف** نووی نے کہا مانری ہو منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس منع سے منع کیا ہے وہ کیا
 ہے بعضوں نے کہا مراد اُس سے نسخ کرنا جو حکم ہے عمرہ کی طرف اور کہیں کہا اشہر حج میں مطلق عمرہ بجالانا
 ہے اور پہر اُس سال میں حج بھی کرنا اور یہ اس لیے منع فرمایا کہ غریب دی آئے افراد کی کو وہ افضل ہے
 اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہوں میں تو اے ہے کہ لوگ ایک ہی سفر میں دونوں ناکٹ بجالائیں نہ
 اس نظر سے آپ نے منع فرمایا کہ منع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض
 کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسیٰ کی اس پر دل ہے کہ حضرت عمر نے حج کو نسخ کرنا عمرہ
 کر کے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اس پر مارتے تھے اور صرف منع پر نہیں مارتے تھے اور

اسپر کہ کوئی اشہر حج میں عمرہ بجالاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس خیال سے تھا کہ وہ اور عام
 صحابہ پر خیال کرتے تھے کہ فسخ حج بعرہ یہ خاص تھا اسی سال کو ساتھ جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں کہ جو تمتع اس آیت میں مذکور ہے فَمَنْ
 تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ الْكُلِّیَّةِ اسْتَيْسَرَ مَنِ الْهَضْرَةِ مَسَّ سَعِیْہِ مَرَادُہِ کہ اشہر حج میں عمرہ کرے اور
 حج کے قبل اور پھر اُس سال حج بھی کرے اور تمتع میں قرآن بھی داخل ہو اس لیے کہ اس میں بھی ایک
 قسم کی بر خود ارشعی کہ ایک ہی سفر میں جو اپنے وطن سے نکلا تو دونوں تک بجالا یا اور تمتع میں یہ بھی دخل
 ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے کہو لڑا لے جسکو فسخ حج بعرہ کہتے ہیں (یعنی یہ تینوں معنی اس آیت میں
 ہو سکتے ہیں) تمام ہوا کلام قاصی عیاض کا نو دوسری نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور
 عثمان وغیرہ نے جو منعم فرمایا امتع سے اس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج میں اور پھر اسی
 سال حج بھی کرے اور اس میں سے بھی تحریم اور بطلان مراد نہیں بلکہ ثنی اولیت ہے کہ انہوں نے کہا
 اولیٰ یہ ہے کہ دونوں الگ الگ کر دو اور غرض ترغیب دینا تھی افراد کی اور اب اجماع ہو گیا ہے علماء کا
 کہ افراد اور تمتع اور قرآن بغیر کراہت کو ملتا نابل ردا ہیں اور حجت لاف اسکو افضل میں ہے کہ اولیٰ کون ہے
 اور اور پر اسکی بحث ہو چکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا تمتع نجا کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ
 ایک مدت معین پر نکل کر نماز ہے اور وہ اجتہادے اسلام میں مباح تھا پھر منسوخ ہوا خیر کے دن پھر
 مباح ہوا فتح مکہ میں پھر منسوخ ہوا ایام تمتع میں اور اسکی حرمت اب تک چلی جاتی ہے اور قیامت تک
 چلی جاوے گی اور زمانہ اول میں اس میں کچھ اختلاف تھا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگوں کو نہ
 پہنچی تھی پھر وہ اختلاف مرتفع ہو گیا اور سب اسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح
 میں آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں کہا ہے
 کہ روایت کی عمرش نے فضیل بن عمر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ تمتع
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تمتع سے تو ابن عباس
 نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اب یہ لوگ ہلاک ہوں گے میں تو کہتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اور یہ کہتے ہیں کہ کہا ابو بکر و عمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہیں ہو کہ حضرت پیغمبر
 ہو تمتع کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی ماں سے پوچھو اے چوڑے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر

تو کبھی منع نہیں کیا (یعنی منع حج کا) ابن عباسؓ نے فرمایا اس کی قسم میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز
 نہ آؤ گے جب تک امہ قتالی تم کو عذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول امہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر و عمر نے یوں کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول امہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سو زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن خرم نے
 عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباسؓ رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم
 سے زیادہ جانتے تھے اور ابیہ طح ابوبکر و عمر کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے اور تم سے پہلے
 بہتر تھے اور ان عینوں کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہ تینوں ان سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارا
 کہ اُس میں کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے
 زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ سچی تھیں پھر فروری کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کیا
 کہ انہوں نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے لوگوں نے کہا ابن عباسؓ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سب لوگ
 سے زیادہ جانتے والے ہیں حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن خرم نے کہ اور راویوں نے فضائل اور
 اعلم اور صدق اور اوفیق ہیں عروہ سے انہوں نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے پھر بزرگ کے طریق
 سے روایت کی ابن عباسؓ کے کہ منع کیا رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر و عمر نے اور چہلو حج
 نے اُس سے منع کیا وہ معاویہ میں اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباسؓ کے کہ منع کیا رسول
 امہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے یہاں تک دفات پائی اور حضرت عمرؓ نے اور عثمان رضی اللہ عنہ
 عنہ نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اُس سے منع کیا وہ معاویہ علیہ الرحمۃ ہیں ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث
 ابن عباسؓ کی جو روایت کی جس میں معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اس کو احمد نے مسند میں اور ترمذی
 نے اور حسن کہا ہے اس کو پہر ذکر کی گئیں دو تین حضرت عمرؓ سے حسین مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا
 اگر میں عمر کرتا تو حج کرتا اور منع کرتا اور ثابت کیا اور نگو باسانید معتبرہ مستعدہ پہر ذکر کیا جواب ابیہ
 رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا انہوں نے کہ حضرت عمرؓ نے البتہ کبھی منع نہیں کیا منع سے بلکہ یوں فرمایا کہ پور
 حج تمہارا اور پورہ عمر یہ ہے کہ وہ تو کو الگ الگ بجا لاؤ اور اختیار کیا انہوں نے فضل امہ کو اور سعہ
 کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں جدا جدا سفر کے ساتھ لے کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آوی اور قیہ
 اور منع خاص سے کہ جو ایک ہی سفر میں دو دن کی ادائیگی ہو جاوے یعنی حج اور عمرہ کی فضیلت ہے

اور تقصیر کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور اور فقہانے بھی اور یہ
 وہی افراد ہے جو بجایا لائے ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تھے لوگوں
 کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کریم اللہ وجہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے
 تھے اس آیت کی وائٹو الخ و الخ و الخ کہ تمام ان کا یہ ہے کہ احرام باندھ کر ایک کے لیے اپنے گھر سے
 اور الگ سفر میں بجایا دے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو
 اور پہرہ نہ سوا احرام باندھ کر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینوں سے پیشتر ہوا تو یہ دونوں حج پوری
 ہو کر یا عمرہ کیا اوسنی قبل شہر حج کے اور مکہ میں ٹھہر کر ارادہ اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہوا غرض یہ
 مذہب مختار تھا حضرت عمر کا اور اس میں لوگوں نے غلطیاں کیں کہ انہوں نے منع سے منع کیا ہے اور
 کہنے سمجھا کہ متعہ کو منع کرتے ہیں اور کہنے جانا کہ ترک ادا کی نظر سے منع کرتے ہیں (جیسا نووی کے
 قول میں اور پر گدرا) اور یہ سن کر خیال کیا جسکو نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات
 نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونوں قسم کے حضرت عمر سے اور پر گدز چکر اور کہنے سمجھا کہ اس
 مسئلہ میں ان کے دو قول ہیں جیسے اور مسائل میں ان کے دو قول ہیں اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا
 اور پہرہ روایات جواز کو رجوع سجا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے ان کے منع کو ان کی راہی خیال
 کیا جیسے ردی ہے اسود بن یزید کی کہ میں اور حضرت عمر و فوف میں تھے عرفات کے کہ انہوں نے ایک شخص
 کو دیکھا خوب بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
 کہا نہ ان آپ نے فرمایا کہ محرم کی بھی شکل ہوتی ہے اوس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہولناک ہے اوس نے
 کہا کہ میں متم تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور میں نے نزع ہی احرام باندھا ہے تو یہ سن کر
 حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی متعہ نہ کرے الحدیث اوس سے واضح ہوا کہ یہ ایک راہی نہی ادا کی ابن حزم
 نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کر اپنے سب پیروں سے جماع کیا اور پہرہ چکر
 احرام باندھا اور اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک مطلق پیشتر ہی غرض یہ
 کہ حضرت عمر کی مخالفت بدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے جنس
 اختصار و زیادۃ فلیہ **باب** حَجَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَابِ هَيَّاهُ مِنْ

وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَحْمَةً أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَفَضَلَ عَبْدَهُ وَهَدَاهُ الْأَخْزَابَ وَحَدَّاهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ
 مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَخِيحَتِهِ
 إِذَا صَوَدْنَا مَشُوحًا حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ أَخَذَ
 طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ أَنَّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لِمَ اسْتَوَيْتُ الْهَدْيَ وَ
 جَعَلْتُهَا عُمْرَةً مَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلِّ وَيُجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سِرَافَةُ
 ابْنُ جُعْثَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا بَدِ نَشَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصَابِعُهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلْتُ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَدَ إِلَّا بَدِ قَدِيمٍ عَلَى
 مِثْلِ يَمِينٍ يَبْدُلُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قَاطِمَةً مِمَّنْ حَلَّ وَلَيْسَتْ نِيَابًا صَبِيغًا وَكَهْلًا
 مَا تَكُنَّ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا أَقَالَ فَكَانَ عَلَى يَقُولٍ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْبِرَةً عَلَى قَاطِمَةَ الَّذِي صَنَعْتُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتُ عَنْهُ فَخَبَّرْتَهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقْتُ صَدَقْتُ
 مَاذَا أَقُلْتَ حِينَ فَرَحَنْتُ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بَيْتِ أَهْلٍ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْحُجَّاءِ الَّذِينَ مَعَهُ قَدِيمٍ يَدْعُوْنَ صَوْفَ
 اللَّهِ تَعَالَى مِنْ يَمِينٍ وَالَّذِي أَنَّى يَدْعُو الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ
 كُلُّهُمْ وَفَضَرُوا إِلَّا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّوْبَةِ
 تَوَجَّهُوا إِلَى مِثْلٍ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّحْرَ
 الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْغَيْثَ ثُمَّ مَكَتَ ثَلَاثًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمْرٌ يَقْبُضُ مِنْ
 شَعْرِ تَضَرَّبَ لَهُ بِمِرَّةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ فُرَيْشُ إِلَّا أَنَّهُ دَاخِلُ
 عَيْنِ الشَّعْرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْحَجَا هَلِيَّةٍ فَأَبَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ مَرَبَتْ لَهُ بِمِرَّةٍ فَذَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا عَنَتِ الشَّمْسُ
 أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَجَلَّتْ لَهُ فَنَازِلُ الْوَادِي يُخَاطَبُ النَّاسُ وَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
 حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَعْرِكُمْ هَذَا إِنِّي بَلَدٌ كُمْ هَذَا إِلَّا كُشُوعُ

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدْحِي مَوْضُوعٌ قَدْ مَادَ الْجَاهِلِيَّةُ مَوْضُوعِي إِنْ أَوَّلَهُ دَعِمُ أَصْعُ مِنْ دِمَائِنَا
 دَعِمُ ابْنِ رُبَيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَيْتِ سَعْدٍ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا بَالُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَ
 أَقُولُ رَبًّا أَصْعُ رَبًّا نَارًا رَبًّا عَبَّاسٍ بِنِعْمِ الْمَطْلَبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ نَالِقُوا اللَّهَ فِي الشَّيْءِ فَإِنَّكُمْ
 أَخَذْتُمْ مَوْهَنَ بَابِ مَا نِ الْوَهْنِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَكَلِمَةٍ عَلَيْهِنَّ أَكَايُوطُنَّ فَمِنْكُمْ
 أَحَدٌ أَنْكَرَهُنَّ فَإِنْ فَعَلَنْ ذَلِكَ فَأَخْبِرُوهُنَّ عَنْ رِبَاعِيٍّ وَمُبَرَّجٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رُبُوعٌ بِ
 دِكِّ سَوْتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَاقْدُرْكُمْ فِرْكُمْ مَا لَنْ تَهْلُوا بَعْدَكَ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ
 اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالَ الْوَلَدُ أَتَاكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَيْتَ وَكُفِّتَ فَقَالَ
 يَا صَبِيحَ الشَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيُنْكِحُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 ثُمَّ أَذِنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الطُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءَ إِلَى الْقَهْطَرِ فَجَعَلَ
 حَبْلُ الشَّاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَيْكَةَ فَكُمَزِلَ وَأَقْفَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
 قَلِيلًا حَتَّى غَابَتِ الْقُرْصُ وَارْدَفَ أَسَامَةُ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ شَقَّ الْقَصْوَاءَ الزَّمَامَ حَتَّى أَتَى رَأْسَهَا كَهَيْئَةِ مَرِيكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَيْهَا
 النَّاسُ لِلشَّكِيَّةِ الشَّكِيَّةُ كُلُّهَا أَنْ حَبَلًا مِنَ الْحَبَالِ ارْتَحَى إِلَيْهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى
 الْمَرْدِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
 ثُمَّ انْطَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْدُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْدُ
 بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَدَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْفَيْكَةَ فَدَعَا
 وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَكُمَزِلَ وَأَقْفَا حَتَّى اسْفَرَجَ أَفْدَقَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 وَارْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْسٍ نَحْوَهُ ثُمَّ تَعَالَى عَنْهَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
 لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَ طَعْنُ جَرِيرٍ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يُنْظِرُ الْيَمِينَ
 فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَوَحَلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشَّيْءِ الْآخِرِ
 يُنْظِرُ فَوَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَدَ
 وَجْهَهُ مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ يُنْظِرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْحَبِيرِ فَحَدَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوَسْطَى

ہوا کہ جو آدمی اس کی دل خوشی کی کچھ بات کہنا چاہتی تھی ان میں اور اخلاق اور اندر دنیا اپنے ملاقاتیوں کو
 اور انکو محبت سے جبرأت دینا کہ کچھ پوچھیں اور خوف نہ کریں اسی لیے حضرت جابر نے اون کے سینہ پر ہاتھ
 رکھا پھر فرمایا کہ بچو پانچویں صاحب زادہ صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ میں اندرون جو ان تھا اس سے
 معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کے اور دلجوئی کی یہی تھی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تھے
 اور اور بڑھوں کے ساتھ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضرور نہیں اور یہ خاطر داری سبب ہوگی اون کو
 حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا چھوٹے معلوم ہوا کہ امامت اندھیری کی رودا ہے اور اس کو جائز مومنین اختلاف
 نہیں مگر فضل ہونے میں تین قول ہیں شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندھیری کا اکٹھہ والے سے
 افضل ہے اس لیے کہ اس کی نگاہ کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں بنتا دوسرے یہ کہ اکٹھہ والا
 افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیوں سے خوب پر سکتا ہے تیسری یہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول
 صحیح تر ہے اور یہی مخصوص ہے امام شافعی سے ساتویں یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گونا گونا
 بھی ہو آٹھویں یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گواہ کپڑے بھی موجود ہوں جیسے اگلی ٹیسی جادو ہری
 تھی نویں تباہی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے چہر نماز پڑھائی انہوں نے ہم کو ایسے امامت
 کی اور میں نے کہا کہ خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنی حجۃ الوداع سے) تو
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو
 برس تک مدینہ منورہ میں ہی اور حج نہیں کیا پھر لوگوں میں بکا ر دیا دسویں سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم حج کو جانیا لے میں بچہ جمع ہو گئے مدینہ میں بہت سی لوگ اور سب جلتے تھے کہ پیروی کریں سوا
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ کریں **ف** بکا ر دیا
 تاکہ لوگ طیارہ کریں حج کی اور مناسک اور احکام جو خوب سیکھ لیں اور آپ کی باتیں اور وصیتیں
 خوب یاد کریں اور اور لوگوں کو پہونچاویں اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جاوے
 دسویں۔ اس کے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کر دے کہ انکی
 سواری کے لیے طیارہ ہو جاوے کیا رہو میں معلوم ہوا کہ سب نے گونے انرا مچکا باندھا اسی لیے
 جابر نے کہا کہ یہ غصہ نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر جب آپ نے جو لوگ بدی نہیں کا
 تھے انکو فتح حج جبرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے نال کیا یہاں تک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے غصہ کیا کہ

۹
 یہ بات وہی راوی کا
 ہے جو حدیث میں
 ہے صحیح و درست
 شاہ جابر نے روایت
 کی ہے

میرے ساتھ ہر سی ہے ورنہ میں بھی احرام کہو لڑتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسیٰ نے بھی احرام حج پہنچا کر باندھا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تھا اتنے ح غرض ہم لوگ سب آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں اسما بنت عمیس جن میں اور محمد ابو بکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابھی آپ کو فرمایا کہ غسل کرو اور لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی مسجد میں اور سوار ہوئے قصوا اذنتی پر **ف** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ بارہویں بات یہ ہے کہ مستحب غسل احرام کا اور سعورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی تیرہویں نفاس والی سعورت کو مستحب لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔ چودھویں معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑھی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کہ فعلیہ کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحب کیا قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو پیر کچھ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہو گئی اور جن وقتوں میں منازعہ منع ہے اگر شوقت احرام باندھ تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑھے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑھے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتوں کا پڑھنا کسی ہناز فرض کے بعد مستحب ہے نہیں تو نہیں اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی دو رکعت پڑھی اور بیک پکاری حج و عمرہ دونوں کی اور یہ منازعہ کی فرض تھی اور احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ کہیں ثابت نہیں سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سو بھی غلط ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑھی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں چنانچہ بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں دو پڑھیں کہ ظہر کی تہیں اور قول ابن تیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہوں نے سب ایاتوں میں غور نہیں کیا انہوں نے سمجھا کہ یہ احرام کی تہیں اور قصوا آپ کی اذنتی کا نام تھا ح یہاں تک کہ جب آپ کو میکہ رسید ہی ہوئی بیدار (وہ ایک مقام ہے مثل میلے کی) تو میں نے دیکھا اگلے کی طرف جہان تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تھے اور اپنی داہنی طرف ہی ایسے ہی بیٹھتے اور بائیں طرف ہی ایسے ہی اور پیچھے ہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے

اور آپ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپ کی حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپ کیا وہ ہی ہم نے بھی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادہ اس سے پندرہ ہوا ان مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور دلائل کتاب و سنت اس میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے **وَأَذِّنْ لِلْعَجْلِ الْيَوْمِ نَزَلَ رَجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ** اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ افضل کیا ہے سوا مام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس میں پیر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پہلی بھی کہ اس میں مناسک ادا کرنا آسان ہے اور پہلی بھی کہ اس میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور قبضہ خرچ زیادہ ہوتا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور داذ کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لیے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے سو لہذا ان مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اترتا تھا اس سے ثواب ہو گیا کہ جو عمل اون کی طرف سے روایت ہوا اسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو راوی سے نکالا گیا ہو کہ وہ سہرگز قابل اخذ نہیں نہ وہ دین ہو سکتا ہے **ح** کہ پہر آپ تو حید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا لبیک ہو لا شریک لک تاک اور معنی اس کے اوپر جو چلے ہیں اور لوگوں نے یہی لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہیں یعنی حضرت کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکاری اور آپ نے اون کو روکا نہیں اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جارہے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے تھے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہیں تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے) **ف** یعنی جن صحابہ نے آپ کی لبیک پر کچھ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہیں کیا اس سے ۔ **مستزہوا** ان مسئلہ معلوم ہو گیا کہ لبیک میں زیادتی آپ نے منظوم کی اور یہ جو کہا تو حید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے اون کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ حفظ اوتا ہی لبیک کہنا قبضہ حضرت ثابت ہے تو حید اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا **ح** یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آئے آپ کے ساتھ آپ نے چہرا کن کو (یعنی حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اوچل اوچل کر چوٹے چوٹے ٹوگ رکھ کر شانے اچھا اوچھا کر چلے اور چار بار عادت کو موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی **وَأَن تَحْذَرُوا**

من مقام ابراہیم مصلیٰ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ اور مقام کو اپنے ادبیت اللہ کے بیچ میں کیا
 ہر میریاب کتھرتے اور میں نہیں جانتا کہ اونہوں نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
 کیا ہوگا کہ آپ تو پیر میں دو رکعتیں اور اون میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرؤن پڑھا پھر لوٹ کر
 گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اسکو بوسہ دیا اور نکلا اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے فائدہ اس سے
 لئی مسئلے معلوم ہو چکا ہے اٹھارہ سو ان یہ ہے کہ طواف قدوم میں آپ نے تین بار رمل کیا اور
 بار بار بستہ و متعارف چل کر اس ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُس پر ساری امت کا اتفاق ہے
 اونیسوان یہ کہ طواف سات پیر ہے بیسوان یہ کہ رمل تین پیر و تین اول کے سنت ہے اور
 رمل او چل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پیر کے کو شہوط کہتے ہیں اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
 طواف میں خواہ جگہ ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سواج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس میں رمل سنت
 نہیں اور جلدی چلنا بھی ایک ہی سنت ہے دوسرے طواف میں نہیں اور سہین شافعی کے دو قول مشہور
 ہیں باصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہیں اور یہ صورت
 طواف قدوم اور طواف افاضہ میں ہو سکتی ہے کہ اند و نون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف دواع
 میں نہیں ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم میں خواہ او سکے بعد سعی کا
 راہ ہو یا نہ ہو اور اس طرح طواف عمرہ میں جلدی اسلیو کہ عمرہ میں او سکے بعد کوئی طواف نہیں اور اسی
 وجہ سے اضطباع اور یہ اکیسوان مسئلہ ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈال دے
 در دونوں سر ایک لگے سے ایک پیچے سے لیکر بائیں کندہ ہر پڈال دے اور بائیں کندہ کھلا رہے
 اُس میں ایک بہادری پاٹی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اسی طواف میں سنت ہے جس میں رمل سنت
 ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ فضا میں کہ کہ تشریف لائے تو مشرکان
 نے کہا کہ انکو مدینہ کے پڑ دلا کر دیا اور یہ سست ہو گئی سو آپ نے بارون کو حکم دیا کہ اس طرح
 رات کریں کہ کافروں پر عجب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانوں کے اوپر ظاہر ہو اور بعد
 م حلت دور ہو جائے کے یہی یہ حکم حجہ الوداع میں باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بھلا
 عہ مولفہ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا اب نہ رہا۔ با یکسوان
 مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف کو فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے اگر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت اور شافعیہ کے اس میں تین قول ہیں اول اور سب صحیح اور پکایہ ہے کہ یہ سنت ہیں دوسرا یہ کہ واجب ہیں تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ یقیناً نہیں ہیں اور اگر طواف سنت ہے تو یہ بھی سنت ہیں اور بہر حال اگر کسی نے ان کو نہ پڑھا تو طواف اسکا باطل نہیں ہوتا اور منع نہیں ہے کہ ان کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اور اگر وہ ان جگہ نہ ملے تو حجرین یا سینے حطیم میں پڑھے اور نہیں تو مسجد میں نہیں تو مکہ میں نہیں تو حرم میں اور اگر اپنے وطن میں جا کر پڑھے جب بھی روا ہے اور اگر کسی بار پورا طواف (یعنی سات سات ستوط) کر کے پھر طواف کے لیے دودو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر طواف اولی ہے اور مکروہ نہیں اور اسی کے قائل ہیں مسور بن مخزوم اور عائشہ اور طاؤس اور عطاء اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن خلدون نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہار سے تفسیر کیا ان مسئلہ یہ ہے کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں قل یا اللہ اور دومین قل ہو اللہ احد پڑھنا سنت ہے جو ہمیشہ ان مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوے اور باب الصفا سے نکلے اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہیں ہے اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعی کا پچیسواں مسئلہ یہ ہے کہ اس میں ایسا نہیں ملتا ہو اللہ بزم کو پڑھنا اور قل یا اللہ اور بعد تو مکمل ہوا کہ پہلی رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے اور دوسری میں قل یا اللہ اور اس کے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑھنا روا ہے اگرچہ بعض جبال اس میں تعجب کریں اور بعض روایتوں میں اس کے برعکس بھی آیا ہے جس سے تیسویں مسئلہ میں لکھا ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا کہ طواف قدم میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار پر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدم پیدل تھا اور جن روایتوں میں حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس کے شاید طواف افاصلہ ہو اور ابن خرم نے جو صفا اور مردہ کو طواف میں کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے اور ان کے غلطی ہے حقیقت میں یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ میں واقع ہوا ہے نہ مسجد الحرام الصفا والمردہ میں پھر کہا ہے کہ صفا اور مردہ میں ہر بار بطن وادی یعنی بیچ کے نشیب کی جگہ میں چلنا

اب دو بکر کنبی کٹرے کر دیے ہیں) میں دوڑنا سنوں ہے اور باقی راہ میں کہتے چلنا اور کہا ہے کہ میں اپنے
 استاد شیخ ابن قیمیہ قدس سرہ و مدہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کچھ ابن خرم کی بہول ہو اور یہ بہول ایسی ہو
 ہے جیسے کسی نے کہا ہو کہ حضرت چودہ بار پھر سے صفا اور مردہ کے بچپن اور وہ یہ سمجھا کہ شاید آنے اور جا
 دو دن کو ملا کر ایک سعی کہتے ہیں اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر
 ایسا ہوتا تو صی صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوئی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ نے سے مردہ ختم
 کی اور صفا سے شروع کی **ح** پھر جب صفا کو قریب پہنچ کر وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے
 بیچ میں ہے (تو یہ آیت ہے) **إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ بِشَرِّهِ** یعنی صفا اور مردہ دو دن اس کی نشانیوں
 میں سے ہیں) اور فرمایا آپ نے کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اور آپ صفا
 پر چڑھ کر بیات تک کے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف مومنہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی
 کی (یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سو نہم الاحزاب حد تک (یعنی کوئی معبود
 لائق عبادت کو نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اور اس نے اپنا وعدہ (یعنی دین کے پہلے) لیا
 کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اور اس نے اپنے غلام کی (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
 اور شکست دی اور اس نے اکیلے سب شکرون کم پھر اس کے بعد دعا کی پھر ایسا ہی کہا پھر دعا کی تین بار ایسا ہی
 کیا پھر اترے اور مردہ کی طرف چل بیات تک کہ جب آپ کے قدم میدان کے بیچ میں اترے تو دوڑ کر بیات تک
 کہ جب چڑھ گئے تو پھر ہاتھ چلنے لگے بیات تک کہ مردہ پر پہنچے پھر مردہ پر بیسی کیا جیسے کہ صفا پر
 کیا تھا (یعنی وہ کلمات کہو اور دعا کی قبلہ رخ کٹرے ہو کر بیات تک کہ جب طواف تمام ہوا مردہ پر بیسی
 سات شرط ہو چکے) **ف** اس سے بہت مناسب معلوم ہوئے چنانچہ **تھا بیسیوان** مسئلہ یہ ہو
 کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نائی میں آیا ہے کہ آپ
 نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو میں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور سنا دیا اسکی صحیح ہے
 اور **تھا بیسیوان** مسئلہ یہ ہو کہ صفا اور مردہ پر چڑھنا چاہیے اور اس میں اختلاف ہے
 جمہور شافعیہ نے کہا ہو کہ چڑھنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہو اور اگر کوئی اور سپر نہ چڑھا تو سے صحیح ہو
 گئی ہو فضیلت فوت ہوئی اور جنس بن کویل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی اور صواب دہی
 قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی در زمین اڑیاں لگا کر سے شروع کرے اور مردہ کی در زمین پیر کی

انوکھیاں لگا کر نام کرے کہ سنی ناقص نہ ہو اٹھائیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی
 دی اگر ممکن ہو درنہ غیر اوتیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مند ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات
 چڑھے اور دعا کرے قبل رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر
 اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ اخاب میں تمام قبائل عرب
 مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو ہلکا دیا اور یہ جنگ جسکو خندق کہتے ہیں جو تھے سال ہجرت
 کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقع ہوئی تیسواں یہ کہ وادی کے پچھین دو ٹنا مستحب ہے
 جلدنا حسب عادت اور اس دڑنیکو سے کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بچے میں پہنچے دوڑ کر چلو
 اور اگر کینے اُس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین کا اور امام
 مالکؒ کے کہ ہے کہ جو خوب ندوڑا اور سپرد بارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت یہی ادن سے
 آئی ہے اکتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مردہ پر پہنچ کر ہی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہ
 متفق علیہ مسئلہ ہے۔ بتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہو کہ سے آپ کی مردہ پر تمام ہوئی تو
 صفا سے مردہ پر پہنچنا یہ ایک پیرا ہوا اور وہ ان سے کچھ صفا پر آنا دوسرا پیرا ہے ایسے ہی سنا
 بہیرے چاہیں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف و خلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمارا اختلاف
 کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آجانا یہ ایک پیرا ہوا غرض ایسے ہی سات بہیرے کا جمہور
 کے حساب ہے جو وہ بہیرے ہوتے ہیں ضرور ہے اور کچھ قول ادن کا احمدیث سے مردہ ہو گیا اس لیے کہ
 اس صورت میں بھی صفا پر تمام ہوتی اور ہمیں مذکور ہے کہ مردہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص بنابت
 شافعی اور ابو بکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور
 ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد المعاد میں ادن صاحبون کے قول کو خطا کہا ہے **ح** اولاً
 فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں بدی ساتھ نہ لاتا (اور کبھی میں خرید
 لیتا) اور اپنے اس احرام چکر کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میرے جسک ساتھ بدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
 (یعنی طواف سعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اسکو عمرہ کر لے پھر تیسرا بن مالک بن
 جعفر کھڑے ہو اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے عمرہ کر ڈالتا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے
 یا ہمیشہ کے لیے یہی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور حضرت علی

میری نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا کہ اُن میں مہین جنہوں نے احرام کہہ کر لالا
 اور رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور سر پہ لگا کئے ہوئے ہیں تو حضرت علیؓ نے بُرا مانا تو انہوں نے فرمایا کہ
 میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پہرہ اوی لے کہا کہ حضرت علیؓ عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوں حضرت فاطمہؓ پاس احرام کہولنے کے سبب جو انہوں نے کیا تھا
 پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو جو میں نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی میں نے کہ
 میں نے اُسکو بُرا جانا تو آپؐ نے فرمایا کہ فاطمہؓ نے بیچ کہا بیچ کہا (یعنی میں ہی نے اُنکو احرام کہولنے کا
 حکم دیا ہے) پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو میں نے عرض کی کہ میں نے کھایا امیڑ
 اہل کرنا ہوں اور سکا جبکہ اہل کیا ہے پھر رسولؐ نے تو آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے (اس لیے میں
 نے احرام نہیں کہولا) اب تم بھی احرام نہ کہولو کہا جابرؓ نے کہ پھر وہ اونٹ جمعہ حضرت علیؓ میں سولائے
 تھے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے سب ملکر سو اونٹ ہو گئے کہا جابرؓ نے کہ پھر سب لوگوں
 نے احرام کہول لالا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (کہ وہ محرم
 ہی رہے) **ف** اور مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں
 ہوتا جب تک احرام پاک کی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دیکھتا تب معلوم کر لینا اون کا کام
 نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام جبکہ عمرہ کر کے فسخ کر ڈالتا
 کہ اس میں آسانی اور سہولت ہو مگر اس کے لیے اور آپؐ کی عادت تھی کہ حبسا اختیار دیا جاتا آپؐ کو دو باتوں
 میں تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہو گیا قول اون لوگوں کا جو حج
 کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہر یہی کہ جو فسخ حج بعدہ کے قائل ہیں اور اس کے
 تابعین و مدعی بڑی پیش کرتے ہیں **اول** یہ کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اُس کے جواز و عدم جواز
 میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** فرماتا ہی کافی ہے کہ احتیاط حبس ہوتی
 ترک فسخ میں کہ سنت رسولؐ تقلید میں ہے ظاہر نہ ہوتی اور جب آپؐ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپؐ نے
 قیامت تک کے لیے فرمادیا مگر تہ بن جشم کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک
 سنت میں اور **دوسرا** عند کیا ہے کہ آپؐ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اس لیے دیا کہ معلوم ہو جاوے
 اون لوگوں کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اس لیے کہ جاہلیت کو زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس کے بھی لغو ہے اور اس کا جواب اولیٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذمی قعدہ کے مہینہ میں ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے مہینوں میں ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی حکومت منہ کرتے ہو کیا ضرورت تھی دوسری یہ کہ صحیحین میں روایات متعددہ میں یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے بیقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہو گیا اب منہ کی کیا ضرورت رہی تیسرے یہ کہ آپ نے بخجلی تصریح کر دی اور صاف فرمادیا کہ جس کے پاس بدی نہیں ہے وہ احرام کہولڈ اے اور جس کے ساتھ بدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے یہی ارشاد کیا کہ اگر میں بدی نکالتا تو احرام کہولڈ اے غرض دونوں قسم کے محرموں میں آپ نے فرق کیا تو بخجلی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع منہ نہیں بلکہ بدی کا ساتھ لانا مانع منہ ہے اور تم جو علت منہ کی بیان کرتے ہو (یعنی صاحب کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج میں عمرہ درست ہو) یہ محرم میں بائی جاتی ہے اور یہی نہیں ہے کہ ایک محرم میں بائی جاوے اور دوسرے میں نپائی جائے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدی کفار قہر ایا کہ جولا یا ہے وہ منہ نکالے اور جو نہیں لایا ہے وہ منہ کر دے۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو منہ کا حکم دیا جاتا غرض اس طرح کے گیارہ جواب مانعین منہ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فیہ ہیں (فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنی علم غیب نہونا تیشیوان مسئلہ ہے اس حدیث کا اور جو ان منہ حج چونتیسوان اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا چونتیسوان مسئلہ کہ ضرور ہی سٹوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شریع بات بی بی سے دیکھے تو اس پر عرض کرے اور مانع ہو اگر چہ وہ پیغمبرِ نادی ہو پھر اور ون کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے چونتیسوان مسئلہ یہ کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے چونتیسوان مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ او نہیں نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردوں کو مگر صحابہ نے بیان افضل پر اس لیے عمل نہ کیا کہ اگر منڈا اتے توجہ کے وقت مطلق بال نہ رہتا سیر

یہاں تفصیر پر کفایت کی اور خلق نہ کیا ح پر جب تردید کا دن ہوا (یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی)
تو سب لوگ منہ کو چلے اور حج کی لبیک بکارتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منی میں
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں پھر تہوڑی دیر تھیرے یہاں تک کہ آفتاب
نکل آیا اور حکم فرمایا اپنے اس حنیہ کا جواب لون کا بنا ہوا تھا کہ لگا دیا جاوے نمرہ میں (کہ نام ہے ایک مقام)
کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریشین یقین کرتے تھے کہ آپ شعر الحرام میں وقوف کریں
گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی عادت تھی ایام جاہلیت میں اور آپ وہاں سر آگے بڑھ گئے بیان
تک کہ عوفات پہنچے اور اپنے حنیہ اپنا نمرہ میں لگا پایا اور اس میں ادتری بہا تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا
آپ حکم فرمایا کہ قصواء اور ثنی کسی گئی اور آپ دادی کے بیچ میں پہنچے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا
کہ تمہارا خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینہ کے اندر
اس شہر کے اندر اور ہر چیز نہ مانہ جاہلیت کی رسمیرے دونوں پیرون کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی
ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کو خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو میں اپنے
خون میں سے معاف کیو دیتا ہوں ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتا تھا نبی سقند اور سکو ہندیل
نے قتل کر ڈالا (غرض میں اسکا بدلہ نہیں لیتا) اور سبطرح نہ مانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا
گیا (یعنی کوئی اسوقت کا چڑا سود نہ لے نہ دے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ
دیو ہیں (اور طلب نہیں کرتے) عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ معاف کر دیا گیا
اور تم لوگ اب ڈرو اور سیکو عورتوں پر زیادتی نہ کرو اس لیے کہ انکو تم نے اللہ پاک کی امان میں لیا ہے
اور حلال کیا ہے تم نے اون کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے
بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنی تمہاری گھر میں) جبکہ آتما تم کو ناگوار ہو بہر اگر وہ ایسا
کرین تو انکو ایسا مار دو جو بخت چوٹ نہ لگے (یعنی بڑی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو جس سے صوت
میں فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اور جڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون
کی اور کپڑا اون کا دستہ تھوڑے موافق تمہاری ذمہ ہے اور تمہاری ور میان چھوڑی جاتا ہوں میں
ایسی چیز کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (تمہاری
میں) اور میرا حال بوجہ جاوے گا پھر تم کیا کہو گے تو میں نے حرمین کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک

آپ نے اسد پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پہرہ پہنچا اشارہ کیا اپنی
 آنحضرت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کی طوفان اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طوفان جگمگ
 تھے اور فرماتے تھے یا اسد گواہ رہو یا اسد گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یوں ہی اشارہ کیا پہرہ اذان اور
 تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پہرہ اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے پیر میں کچھ نہیں پڑھا
 (یعنی نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ اٹھ سو ان
 مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھویں تاریخ مناکا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ میں ہو وہ
 آٹھویں تاریخ احرام باندھے اور یہی مذہب ہر امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اذان کے نزدیک
 افضل ہے یہی ہے اسی حدیث کو دوسرا و تالیسواں یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ سے پہلے منا
 نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جا کیا مکر وہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہیں
 اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہو گئے اس سے چالیسواں مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہ
 میں سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے حبس اور راہوں میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے
 اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے
 اکسالیسواں یہ کہ مناسین یہ پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہے حبس حضرت نوٹ پڑھنا بیالیسواں
 یہ کہ منے میں اس شب یعنی نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہیں نہ واجب ہے
 اور اگر کسی نے اسکو چھوڑ دیا تو اس پر دم چوب نہیں ہوتا اور سب پر اجماع ہے تینتالیسواں
 یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو اور عیہ
 سنت ہے باتفاق چوالیسواں یہ کہ نمرہ میں اور ترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات میں
 داخل نہ ہوں جب تک آفتاب ڈل نہ جاوے پہر جب آفتاب ڈل جاوے ڈھلجاوے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں پہر عرفات
 میں داخل ہوں اس لیے نمرہ میں اور ترنا مسنون ہوا پھر جب کاخیمہ ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل
 غسل کریں و قوف عرفات کے لیے پہر جب زوال ہو جاوے امام لوگوں کے ساتھ مسجد ابراہیم میں
 جاوے اور دمان دو چھوٹے چوٹے خطبہ پڑھے اور دوسرا خطبہ بہت چوٹا ہو پہر بعد اسکو ظہر اور
 عصر دونوں کو جمع کر کے ادا کرے پہر نماز سور فارغ ہو کر موقف میں جاوے تینتالیسواں مسئلہ
 یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ میں یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے چنانچہ بیالیسواں خیموں کا

رکھنا روا ہے بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے آدھوا ایک موضع ہے عرفات کے بغل میں اور عرفات میں
 داخل نہیں قولہ قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب بگ
 عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گہروالے ہیں ہم
 حرمے باہر نہ جاویں گے اور مزدلفہ حرم میں ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لغریان و احباب و اصحاب
 قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثم افيضوا من حيث افاض الناس
 یعنی ہر لوگوں کو وہاں سے جہان سے سب لوگ ٹوٹتے ہیں یعنی عرفات سے قولہ یہاں تک کہ حیاتا تباہ ڈھل گیا
 اس کے نتیجہ میں اس مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوٰۃ ظہر و عصر کے خلاف
 سنت ہے قولہ آپ وادی کے بیچ میں پہنچ کر الخ یہ وادی وادی موعنہ ہے جس میں عین کو پیش ہا کو نہ برائے
 کے بعد نون ہے اور عودہ عرفات میں داخل نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علماء کا
 یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ عرفات میں ہے قولہ پہر خطبہ پڑنا الخ اس پر اثر تالیسون
 مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ بیان عقب ہوا امام کو عرفہ کے آدھ یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول
 ہے اور خلاف کیا ہے اس میں مالک نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج میں جا خطبہ سنت ہیں ایک
 تو ساتویں تاریخ و پنج کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے دوسرے یہی جو مذکور ہوا عودہ میں عرفات کے
 دن تیسرے یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ چوتھی کو حج کے دن منے سے جبکہ یوم نفر
 اول کہتے ہیں اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنی بارہویں تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے
 کہا ہے کہ یہ سب جگہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کو دن کہ اس میں دو ہیں اور سبطہ یہاں
 خطبہ بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبہ عرفات کو وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروری حج کے
 تعلیم کرنا ضروری ہے قولہ اور ہتھارے خون اور اموال الخ اس میں بڑی تاکید فرمائی کہ صیبر و عجب
 کو اس دن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک
 دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اس کو اپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا انچا سوان
 مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثالی بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہاں مال و جان کی
 حرمت کی تشبیہ دی قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیروں کے نیچے ہے الخ اس پر مقصود یہ
 ہے کہ ہر منشا اور معاملات ایسے کہ جن میں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جس کا قصاص نہیں

لیا گیا اور سود و وصول نہیں کیا گیا اس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور اس کے
 کا نام محققون نے کہا ہے کہ ایسا ہوتا تھا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضوں نے
 اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گہروں میں گہٹیاں مل جاتی تھا اور بنی سعد اور بنی لیث
 کے بچپن لڑائی ہوئی اور اس کے ایک بچہ لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو ہر
 سے عورتوں پر الخ اس سے بچا سو ان مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور
 محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضروری ہے اور اس بارہ میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ڈرایا ہے آپ
 نے ان کی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور
 امام نووی کی اس بارہ میں ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تم نے ان کے
 ستر کو الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاساک معروف اور تسبیح باحسان اس حکم سے خدا تعالیٰ کے
 ان کے فروج متبر حلال ہوئے ہیں تو اس کا خیال رکھو کہ اتنے تکلیف نہ دو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو
 یا راد اس کی یہ آیت ہے فاتحوا ما طاب لکم من النساء یا مراءو کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے
 بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچہ کو نے لڑا الخ اس سے زنا مرد نہیں کہ اس میں تو جرم ہے یعنی
 تہر اور کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی خیر کے ساتھ تخلیہ نہ کریں یا کسی کو گہر میں آنے نہ دیں جب تک
 کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت
 شوہر کے کسی کو گہر میں آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت زبان کو بائی جاوے خواہ عورت و عادت سے
 اکا و ان یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید
 نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنی اس میں ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی
 تو اس پر (یعنی زوج پر) ادیت ہے اور زوج کے علقہ پر اس کی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال پر کفارہ
 دے یا و ان قولہ رولی ان کی الخ معلوم ہوا کہ خراج عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑے ستود کے موافق
 زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں قرآن و حدیث کی آپ نے
 قرآن کے مشک پر اور فرمایا کہ جب تک اس کو کپڑے نہ ہو گئے گمراہ نہ ہو گئے اور حد بیان کی ہدایت کی اس کے
 مشک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنی اس کو اوامر پر عمل نہ کیا تو اسی سے نہ بچا قصص سے
 عبرت نہ پکڑی خبروں کی تصدیق نہ کی و حدوں کی اسید نہ کہی و عیدوں سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اسکا حال ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے
پھر اسکا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنی بھی نہیں جانتا اور اس بد بخت نفی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہے
کہ بے فائدہ قرآن پڑھنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فائدہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ
ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبہ بین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے ہر مسلمان کو بچا دے۔

چونکہ مسئلہ یون پور سے ہوئے کہ آپ فخر دی کی تم سے سوال ہوگا میرے حال سے یہ خبر دی آپ نے
قیامت کو سوال کرو کہ ہر امت سے ہوگا اور ہر نبی سے اور رو بکاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن
شریف میں اور رو بکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث میں اسی جنس سے ہے کچھ بین مسئلہ
یون پور سے ہوئے کہ آپ اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا امرا الی آخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور سیلیہ و آلہ کے اشارہ حسی کیا اور سکیط اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتار ان جہیت
کا جو قائل ہیں کہ خداوند تعالیٰ سب جگہ ہے یا زعم میں کہ جیسے عرش پر ہے ویسوی فرش پر ہے یا
دعی میں کہ جیسے عالم کے اوپر ہو دیے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو سرور
انبیاء کا تھا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال ہی اس کے موافق نہ ہوتا تو وہ برق کی طرح چمکتے حضرت
سے سوال کرتا اور آپ جواب با صواب میں اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کو قتل و نشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے وفات میں تھا کہ یہی کہ ہے کہ
ہو اس غرض اس حدیث نے اطفال جمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے افعال شذر و نذر واقع ہوئے ہیں ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
نابت ہوا کہ ایک اعرابی بھی اس پر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اس پر کچھ سوال کیا تو اب جو دینی علم
و دینی فہم اس کے خلاف عقیدہ رکھو وہ پلے سرے کا گنوار اور حدود رجم کا کندہ نارا تراش کچھ فہم و تہا
بعض عقیدہ و بد معاش ہے چھ بین مسئلہ یون پور سے ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر اور اس سے
اس پر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز ہے اور مشرک ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہو کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نہ کہ یہ اور یہ مذہب الہی حنیفہ اور بعض اصحاب فاضلی کہ ہے اور اکثر شافعی نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور لوگوں کا قول ہے کہ جو وہیں رہتا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل ہو کم ہے تو اسکو جمع روز نہیں ہو
 جیسے نذر دینہین **ستاؤن** مسئلہ یوں پوری ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازوں کو تو اسکو
 لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی ظہر پہ عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے
 لیے فقط اقامت کہو اور ان کے پیچھین کچھ نہ پڑھے اور اس میں شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے
 ح پھر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ آگے کھڑے ہونے کی جگہ میں پہنچاؤنی
 کا پیٹ کر دیا پھر تون کی طرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف موہنہ کیا اور کھڑی
 رہی یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی
 اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی ہتھکڑی پہنچی ہوئی تھی کہ سر اس کا
 کجاہ کے آگے مورک میں لگ گیا تھا (مورک وہ جگہ ہے جہاں سوار بعض وقت تھک کر اپنا
 پیر جو ٹٹکا ہوا رہتا ہے اس جگہ رکھتا ہے) اور آپ سیدہ اہتہ سے اشارہ کرتے تھے کہ اے
 لوگو! رسان رسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بیٹھ کر چلے
 تو ذرا مہار ڈھیل کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی آخر نہ دلف پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور
 عشا پڑی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو گھنٹہ میں سے اور ان دونوں
 فرضوں کے پیچھین نفل کو نہیں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ لیٹ رہی یہاں تک
 کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کہ رات دن اچکے سوئے پینے اوٹھنے جاگئے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر نفل مبارک کی
 یاد و نیت و حفاظت ہو اللہ تعالیٰ رحمت کے اپنے) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے
 ساتھ پھر قصوا (اونٹنی پہ) سوار ہوئے یہاں تک کہ مضر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف
 موہنہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور
 وہاں ٹھہرے رہی یہاں تک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہاں سے قبل طلوع آفتاب کے
 اور فضل بن عیاض کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور فضل ایک نوجوان اچھو بالین والا گور اچھا خوب
 صورت جوان تھا پھر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتوں کا آیا چلا جاتا تھا کہ ایک ایک اونٹ
 پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جا تھیں تھیں اور فضل ان کے طرف دیکھنے لگے سو رسول اللہ صلی

اہل علیہ وسلم نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور زبان ہو کچ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی
 اور نہ ہی شکر کس غیبی سے ادا کیا اور فضل نے مونہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور پھر دیکھنے لگا (دیان
 لی کمال الطینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر اپنا ہاتھ اور ہر پیر کر اون کے منہ پر رکھ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہ پھیر
 لے پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ بطن محسوس ہونے لگا اور ٹہنی کو ذرا اچھلایا اور بیچ کی راہ لی جو حجرہ کبری
 پر جا سکتی ہے یہاں تک کہ اس حجرہ کے پاس آئے جو درخت کو پاس ہے (اور اس کی وجہ عقوبت کہتے ہیں)
 اور سات لکھریان اس کو مارین ہر لکھری پر اس کا کبر کہتے ہیں لکھریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں اور
 دائرہ باقلا کے برابر ہوں اور دادی کے پیچ سے کٹے ہو کر مارین (کہ منے اور عرفات اور عرفہ
 دامنہ طرف اور مکہ بائیں طرف رہا) پھر ٹھہر کر اٹھ اٹھ اور سر ٹھہراؤٹ اپنی دست مبارک ستر کے
 (قرمان دست و بازویت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ انہوں نے ٹھہر کر اٹھ اٹھ اور شریک کیا اپنے
 ان کو اپنی ہڈی میں پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لیں اور ایک ٹکڑی میں ڈالا اور
 بچا لیا گیا پھر آپؐ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں سے گوشت کھایا اور اس کا شوربا
 پیا پھر سوار ہو کر اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی اور بنی عبدالمطلب
 کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمرہ پر پانی پلا رہے تھے آپؐ فرمایا پانی بہرواے اولاد عبدالمطلب کی
 اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیر کر کے تھے پانی نہ بہرے دین گے تو میں بھی ہتھار اٹھ کر پانی
 بھرتا (یعنی جب آپؐ ہر سنت ہو جانا تو ہر ساری سنت بہرے لگتی اور ان کی سعادت جاتی رہتی)
 پھر ان لوگوں نے ایک دھول آپؐ کو دیا اور آپؐ اوس میں سے پیا **ف** اب مسائل سنو قول پیر
 آئے کہڑے ہونے کی جگہ اٹھاؤن مسئلہ یون پوری ہوئے کہ سبب ہر جب نماز سو فائز ہو تو جلد
 موقف میں آجاوے **ا**ونٹھ یون ہوئے کہ وقوف سواری پر فضل ہے اور اس حدیث سے
 یہی ثابت ہوتا ہے اور اس میں شوافع کے تین قول ہیں کہ اصح اون میں یہی ہے کہ سواری پر فضل
 ہے اور دوسرا یہ کہ سواری کے فضل ہے تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں مگر سواری پر فضل نبی ہے اور
 بے سواری کے تقریر اور فعل تقریرے فضل ہے پس قول اول بہتر ہے **س**ٹھ یون ہوئے کہ ان
 بہر یون کے پاس فضل ہے وقوف کرنا اور وہ پھر نہجے ہوئے ہیں جبل حمت کہ وہ منی اور جبل حمت

زمین عرفات کو بچھین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام میں شہر ہو کہ جبل رحمت پر
چڑھنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ بے ادب کو چڑھنے و قوف صحیح نہیں وہ بیوقوف
ہیں اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولیٰ جاننا صفت کی رحمت ہو بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہو اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم [ؐ] ~~ٹھہ~~ مسئلہ یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کی طرف موڑ کر نا وقوف کے وقت مستحب ہو ~~ٹھہ~~ یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوے اور اُس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پہر اگر کوئی قبل غروب کے
بھی چلا گیا تو وقوف اور حج کو اُسکا پورا ہو گیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا انتخاب کے
طریقہ سے اور اس میں شافعی کے دو قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہو اور دوسرا یہ ہو کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونوں کو جمع کرنا واجب ہو یا نہیں
تو صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہو نہ وقت وقوف کا نہ وہ عرفہ کے دن نہ ادا خمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنی یوم الآخر کی فجر تک غرض جو ہوقت میں وہاں ٹھہر گیا تھوڑی دیر بھی
اُس کا وقوف ہو گیا اور حج اوسکو مل گیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہو امام شافعی اور حنبلیہ علماء
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف نین وقوف صحیح نہیں بلکہ کچھ رات بھی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہیں ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور سپر تمام ہفت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے ادب کو حج صحیح نہیں ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو بچھے پٹھانیا اس سے ~~ٹھہ~~ مسئلہ یون پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا
درست ہو اگر جانور طاقت رکھتا ہو اور نہ باب میں بہت روایتیں آئیں ہیں قولہ سر اور سکا کجا وہ کے
لکے ہو رک میں لگ گیا ہو رک وہ جگہ ہے جو کجا وہ کے آگے ہوتی ہے اور کہیں سوار جب تھک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہیں تو اٹھا کر وہاں رکھ لیتا ہے اور وہاں ایک چڑا لٹکا ہوتا ہے
اور اسے ثابت ہو گیا ایک مسئلہ کہ پورے ہو اس چو ~~ٹھہ~~ مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہو کہ پیدل
کے ساتھ زمی کرے اور ان کے چھین سواری و در اوے نہیں کہ اون میں بھاگڑ پڑے اور کبر پڑ ہو
یا بل چلے پیدل آپ مبارک ہو ہی اور ~~ٹھہ~~ یون پوری ہوئے کہ ثابت ہو کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ زمان سان چلر حلیہ سی چلنے کی حاجت نہیں کہ خلاف سنت ہو ذلہ آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اور سکی مشہور ہے اور عرفات سے تین کو س کے اور منی سے مکہ تین کو س ہے اور وہ حرم میں داخل ہو اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ -
 چہ پیش طحہ یون پورے ہو کہ مشب کو آپ وہاں رہو اور شب کو وہاں رہنا خفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہو اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے -
 طحہ یون پورے ہو کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت کی پڑھی ہو جو ظہر و عصر عرفات میں پڑھی تھی اور یہ مذہب ہو شافعی اور نہ فر کا اور دوسرا مامون کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہو عشا میں اقامت ضرور نہیں سلیو کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں تھی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور اس طحہ مسئلہ یون پورے ہوئے کہ سنت بھی ہے کہ عرفات سے جب لڑے تو مغرب میں دیر کرے اور عشا کے ساتھ ملا کر پڑھے اور یہ جمعہ تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہاں جمعہ تاخیر ضرور ہے اور اس میں اختلاف ہو کہ سبب اسکا کیا ہے اب حنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ سبب اسکا کہ ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل منے کو بھی اور اور لوگوں کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر ہے اور اسی مسافر کو روا ہو کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل ہیں اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر میں کو چھوٹا ہی سفر ہو یہ ضمون ہے نودی کا شرح مسلم میں اور عالمگیری میں ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہیں بخلاف جمع عرفہ کے کہ انہی مصنفین اور نودی نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے عرفات میں یا راہ میں مزدلفہ کے مغرب پڑھ لی اور جمع نہ کی سحہ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہو کہ یہ ثابت نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بہ طور اطاعت انکی واجب ہو امت پر اور یہی مذہب ہو صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشعریہ کا بھی قول ہے اور اصحاب حدیث کا بھی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت میں ادا کی تو بھی روا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کو فیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ جمع کرے اور اس سے پہلے کہ میں روا نہیں اور امام مالک نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہیں مگر جبکہ باجسکی سواری کو کچھ عذر ہو جاوے مگر اسکو بھی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور اس طحہ مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ اندون کے بیچ میں ثابت ہو اگر سنت نہ تھے مگر اس میں اختلاف ہو کہ یہ نہ پڑنا سنت
کا خطر جمع کی یا نہیں اصحاب شافعیہ کو نزدیک صحیح بھی ہے کہ خطر نہیں بلکہ سنت مستحبہ اور بعض
اصحاب شافعیہ نے کہا ہے خطر ہے قولہ اسکے بعد جب ذکر ہے کہ پھر آپ لیٹ رہے اور شتر مسئلہ
یہ کہ پوری ہوئے کہ رات کو دن رہنا واجب ہو یا سنت ہو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو
دن نہ توجہ اور کا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اوپر دوم واجب ہو اور دوسرا قول یہ ہے
کہ اس کی ترک میں گناہ نہیں اور نہ دوم واجب ہوتا ہے مگر دن نہیں نارات کو مستحب ہو اور ایک جماعت
کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور غیر اس کے صحیح ہی نہیں ہوتا جیسے بغیر وقت عرفات کے حج
صحیح نہیں ہوتا اور یہ قول ہو امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور سود
اور شعبی اور یحییٰ اور حسن بصری کا اور اکہم شریون ہوئے کہ مزدلفہ میں نماز سویرے پڑنا چاہیو
صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہیں بہت شریون ہوئے کہ صبح کی نماز میں اذان اور
اقامت دونوں سنون میں اور اس طرح تمام نمازوں میں مسافر کے اور ہمیں بہت حدیثیں ارد ہوئی
ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ہی اذان دلائی جیسے حضرتین دلاتے تھے قولہ پھر چلے
بیاتنگ کہ مشعر الحرام میں آئے اور اس سے کہتے **شتر مسئلہ** یون پورے ہو کہ معلوم ہوا کہ بیان وقت
ہی سواری پر فضل ہے پیدل سے جیسا اور پہی گنہ اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قرنح ہے
اور جباہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور چوتھ **شتر یون پورے**
ہوئے کہ معلوم ہوا بیان ہی وقت کرنا مناسک حج میں داخل ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں مگر
اختلاف اس میں ہے کہ بیان سے کب چلے سو ابن مسعود اور ابن عمر اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جباہیر
علما کا قول ہے کہ بیان اکثر ادا کرتے رہے اور ذکر میں مشغول رہے بیان تک کہ صبح روشن ہو جاوے
جیسے احمد بن حنبل میں ہے اور امام مالک نے کہا کہ بیان سے روشنی ہونے کے قبل چلے دیے تو کہ فضل کے
موت نہ پڑا نہ رکھ دیا اس پر پورے کے کچھ **شتر مسئلہ** یون معلوم ہوا کہ اجنبی محدثوں سے
انکہ بند کرنا چاہیے اور پورے کے کچھ **شتر** مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدر بت رکھ گناہ سے روکنے کی
اپنے ہاتھ سے زور دے اپنے ہاتھ سے اس لیے اپنے ہاتھ رکھ دیا قولہ لعلن محسوس ہوئے محسوس
اس لیے کہتے ہیں کہ قبل اصحاب قبل کا دن رک گیا تھا اور دکنے کو عربی جمع کہتے ہیں قولہ بت

اوشنی گذرا جلا یا اس کے پورے کے مستقر مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا
 جائز ہے اور یہ سنت ہے ہر مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک قبر کے پٹن تک ہو یا ڈھیل پونچے کی مسافت
 تک قول بیچ کی راہ لی اس کے پورے کے **مسئلہ** ۵۸۵ کہ معلوم ہوا اوستے وقت عرفات سے اس سے
 منی میں داخل ہونا سنت ہے اور یاسرہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی
 بات ہے جیسے آپ نے کہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی تعہد میں بھی
 آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے آتے یا استقامین جاؤ اور اوستے غرض یہ سب گویا بطور نفاذ کے ہوا
 قول جبرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے **مسئلہ** ۵۸۶ کہ اس نے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب فرد لغہ
 سے آدمی کو منے میں پہنچ کر پہلے جبرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس کے پہلے کو نہ کرے اور یہ رمی اس کی
 منے میں اوتارنے سے پہلے ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر بھڑاوترے قول اور سات کنکریاں الخ اس
 سے پوری ہوئے **مسئلہ** ۵۸۷ یعنی معلوم ہوا کہ سات کنکریاں مابین دانہ با قلا کے برابر نہ اس سے بڑی
 نہ چوٹے اور اگر اس کو بڑے چوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے
 نزدیک مسرہ اور شتر مال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں ہے بطرح جن چیزوں کو حجر
 نہیں کہتے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزایا رص من سے جو چیز ہو درست ہے اور
 پوری ہوئے اس کے **مسئلہ** ۵۸۸ یعنی معلوم ہوا کہ ہر کنکریے پر تعمیر کہے یعنی اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ
 ایک ایک کنکریے الگ الگ مدی اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن ہادی میں کثیرا ہو جیسو رم اور
 تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کی طرف موہ نہ کر کے کثیرا ہوا اور یوم الخرمین بھی رمی جبرہ
 عقبہ مشرور ہے اور کچھ نہیں اندر سپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اندیہ رمی تک میں داخل ہے باجماع
 مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے ہر کن نہیں ہر اگر کسی نے چوڑی پہنا تک کہ ایام
 رمی کے مکمل گئے تو گنہ گار ہوا اندر ہر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور ناک کے کہا ہے حج فاسد
 ہو گیا اور واجب میں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چوٹہ کافی نہیں ہو تین قول پھر سخن
 کی جگہ میں آئے اس نے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مقبہ ہے کہ آپ کی سوانٹ ہدی بھی
 اور پورے ہوئے بمایسی مسئلہ ۵۸۹ یعنی ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نہایت
 بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے تر اسے **مسئلہ** ۵۹۰

معلوم ہو کہ سب پر جلدی فوج کرنا بدایا اگرچہ بہت ہون اور فوج سب کا یوم النحر میں منسوب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشتہ داروں کو آپ کے ساتھ آئے تھے وہ آپ کی خدمت میں تھے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تھے وہ ان کو فوج کے لیے دیے جو وہ میں سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے تو کہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس پر پورے ہو چور سنی یعنی معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کہا ناست ہو اور چونکہ ہر ایک میں سے کہا ناستکل تھا تو آپ نے ترکیب کی اور اس کی سنت ہونے پر سب علماء کا اتفاق سے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہو بھیجی اسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اس کا مشتبہ نحر کے نصف سے شافعیہ کے نزدیک اور فضل وقت رمی حجرہ عقبہ کے بعد ہر اور فوج بدی اور حلق کے پیچھے اور اس میں دن چڑھتا ہے یوم النحر کا اور ساری دن میں نحر کے جب چاہے بجالادو بلکہ اگر بہت اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا امام شریک سے زیادہ ترکروہ ہے اور آخر وقت اس کا جب تک آدمی زندہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل نہ اضطباع ہے اور اگر کسینہ طواف رطل کی نیت ہو طواف کیا اور طواف افاضہ اس کے منہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہ ہو گیا اور اس میں نضر ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بنیت قضا یا بار اوہ مذرج بجالادے تو وہ حج اسلام کی جگہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس پر پورے ہوئے چھپیا سنی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ باقی بہرنا اور پلانٹری فضیلت ہے کہ آنسو کی آپ نے اس کی مگر اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی حاضرت چہن جا بجانا ہے اور معلوم ہوا اس کے بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہو اس سے شتماسی مسئلہ کہ نابت ہوئی فضیلت زفرم کے پینے کی اور بہت مدائین ہیں بارہ میں آنی میں اور یہ ایک مشہور کنوان ہے بیت اللہ شریف سے اترتیں ہاتھ پر اور وہ مار زفرم سے شتم ہے کہ اب کفر کا کتہہ ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زفرم اور سب بدتر بہت تمام ہوئی شرح احمدیث کہ وہ پتہ مقصد کیا اس کی شرح میں روز بہت فوائد ہیں اس کے وحمد اللہ علیہ التمام

عن جعفر بن محمد قال حدثني إني قال أنبئت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما سأله عن
 نجة رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بفتح جاد بيت خاتمة بن سمعيل و زاد في الحديث
 وكانت العرب يدفع بهم أبو سياره على حمارة غري فلتنا أجاد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 سلم من المزدلفة بالشعر الحرام لم تفتك فمكش أنة سيفه عليه ويكون من كنهه شعر
 فأكبازا لم يفرض له حتى آتت عرفات فنزل ترجمه جعفر بن محمد نے کہا میرا باپ نے مجھ سے بیان
 کیا کہ میں جابر کے پاس گیا اور ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور انہوں نے بیان کیا
 حدیث حبیبہ حاتم بن سمیع نے بیان کی تھی اور اس میں تازہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنی ایام جاہلیت میں)
 کہ ابوسیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو نل جاتا تھا) پھر جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ منہ حرام میں ٹہریں گے اور وہیں
 آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہاں سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض کیا یہاں تک کہ عرفات پہنچے
 (یعنی قریب عرفات) اور وہاں اترے **ف** یعنی قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ میں وقوف کریں
 جیسے وہ بوقوف ایام جاہلیت میں کرتے تھے حضرت اوس بڑے عرفات کے قریب اترے اور بعد زوال
 عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گذرا **عن** جعفر بن محمد عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه
 قال حدثني بذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تحركت ههنا ومضى كها متحسلا
 فالتفتوا في رحالكم ووقف ههنا وعرفت كل ههنا موقفك ووقف ههنا وجمع كل ههنا
 ترجمہ جابر بن محمد سے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہاں سے تھرکیا اور
 منی ساری تھرکی جگہ ہے تو تم اپنے اپنے اترنے کی جگہ میں تھرکو اور میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ سے
 وقوف کی جگہ ہے اور منہ حرام اور مزدلفہ سب وقف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا **ف** یہ
 کہ ال نرمی اور آسانی کے لیے است کو فرما دیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کو موقف اور منہ میں
 وہ بہتر بہاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہوتے **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه
 قال حدثني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أقدم مكة أتى المحجد ناسئدا فشر مشوا على
 بمينهم فمكل لئلا ناستنى أو بعا ترجمہ جابر سے اسی میں یوں مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور بن پہر بن میں رل کیا اور چار میں عادت کو موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اور پر گزرا **عن عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا مالت کان
 قریش ق من ذان دینہا یقفون بالمد لیلۃ و کانوا یؤمنون الخمس و کان سائر العرب
 یقفون بعرفۃ فلما جاءہم اسلام آمن اللہ نذیکہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یناقی عرفات
 فیقف بہا شتر یفیم منہا فذلک قولہ عز وجل شتر افیضوا من حدیث افاض الناس
 ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تھے مژدہ میں
 وقوف کرتے تھے اور اپنی کو خمس نام رکھتے تھے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد
 کا اور کنناہ اور جدیلہ قیس کا اسلو کہ وہ خمس کہتے تھے اپنے دین میں لینے نشہ اور سختی رکھتے
 تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پر جب اسلام آیا اسد پاک نے اپنے نبی و حکم فرمایا
 کہ عرفات میں آدین اور وقوف فرما دین اور وہ میں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا شتر افیضوا
 یعنی لوگو وہ میں سے جہان سے اور لوگ کہتے ہیں **عن ہشام بن ابیہ** قال کان العرب یطوفون
 بالبیئت عرفاۃ الا الخمس والخمس لیس و ما وکلت کائنات ایطوفون عداۃ الا ان
 تعطیہم الخمس ذیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء و کان العرب لیسوا
 من المد لیلۃ و کان الناس کلہم یطوفون عرفات قال ہشام رحمہ اللہ کئی اکی عرفات لیلۃ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الخمس ہم الذین انزل اللہ عز وجل فیہم فخر افیضوا من
 حدیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات کا کان الخمس یفیضون
 من المد لیلۃ یقولون لا فیض الا من الحکم فلما نزلت افیضوا من حدیث افاض
 الناس رجعوا اکی عرفات ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت
 اللہ کا ننگے سحر خمس اور خمس سریش میں اور انکی اولاد و غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جبکہ
 قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد و دوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور
 خمس مژدہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ
 جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ ہے
 کہ جب آیت مذکور اوتری تو سب نجات جانے لگے **عن محمد بن جابر بن مطعم** حدیث عن ابیہ
 جابر بن مطعم قال اشدلت بعیلانی فذہبت اطلبہ فیکم عرفۃ فکانت رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بَعْرَةَ فَعَلَتْ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنْ أَلْحَمْسٍ فَمَا شَأْنُهُ
 هُجْرًا وَكَأَنَّتُمْ تُرْتَضُونَ مِنْ أَلْحَمْسٍ مَرَحِمَةٌ جَبْرِ مَطْعَمُ نَبِيٍّ كَمَا مِيرَايَاكِ اَوْنَتْ كَمَا كُتِبَ اَوْرِيْنَ اَسْكُو
 تَالَا شَ كُوْنُ كَلَا عَرَفَ كَ دُنْ تُوْ كِيَا دِيْ كِيَا مَهْدَن كَ رَسُوْلِ اَسْرَ صِلَى اَسْرَ عَلِيْهِ وَسَلْمُ لُوْ كُوْنُ كَ سَا تَهْ كُتْرَ سُوْ كَ
 اِيْنِ عَرَفَاتِ مِيْنِ تُوْمِيْنِ كَمَا كَا اَسْرَ كِيْ تَسْمُ يُوْ حَمْسُ كَ اَدَمِيْ مِيْنِ اُنْ كُوْ كِيَا هُوَا جَبْرِ مَاتَكِ اَكُوْ رِيْنِ قَرِيْنِ
 تُوْ زُوْلْفَ سُوْ اَكُوْ نِهِيْنِ اَتُوْ تَهْ) اُوْرُ قَرِيْنِ حَمْسُ مِيْنِ شَا رَكِيْ جَاتُوْ تَهْ (جُوْ كُوْ كَ مَزُوْلْفَ سُوْ بَا سَرِ نَجَاتُوْ تَهْ
بَابُ جَوَا زِيْ تَقْلِيْقِ الْاِحْدَامِ وَهُوَ اَنْ تُجِيْرَ بِاِحْدَامٍ كَا اِحْدَامٍ فُلَاكِيْنِ اَيْكُ شَخْصٍ اِيْنِ اَحْرَامِ
 مِيْنِ كَبُوْ كَمَا كَرْدَلَانِ شَخْصٍ كَا اَحْرَامِ هُوْ سِيْرَا هِيْ اَسْرَ كِيْ جَا زُوْ هُوْنِ كَا بِيَانِ **ف** اِيْ جُوْ حَضْرَتِ عَلِيٍّ
 نَبِيٍّ كَمَا تَهَا كُوْ جَوَا اَحْرَامِ رَسُوْلِ اَسْرَ كَا هُوْ دِهِيْ مِيْرَا هِيْ اُوْرَا بِنِ اَسْرَ جَا زُوْ رَكَمَا **عَنْ** اَبِيْ مُوْثُوْ
 رَضُوْ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى سُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْعٌ بِالْبَطْحَا
 فَقَالَ لِيْ كَحَجَّتْ نَعَمْ فَقَالَ بَمَا اَهْلَكْتَ قَالَ قُلْتُ كَبَيْتُكَ بِاَهْلَالٍ كَا اِهْلَالِ النَّسَبِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ هَلْفٌ بِالْبَيْتِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِلٌ قَالَ طُنْتُ
 بِالْبَيْتِ قَبْلَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَنَحَرَ اَنْتَ اَمَّا اَنْتَ مَنِيْعٌ قِيْسٍ فَقُلْتُ رَاْسِيْ شَحْرَا اَهْلَكْتُ بِالْحِجَّةِ
 قَالَ نَكَلْتُ اَفَتِيْ بِمِ الْمَاسِ حَتَّى كَانُ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ
 يَا اَبَا مُوْثُوْ اَوْ يَاعَبْدَ اللَّهِ بَنِيْ قِيْسٍ رُوْدِيْكَ بَعْضُ قُلَيْبٍ يَا نَاثَكِ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ
 اَمِيْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الشُّكِّ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا بَعْثَا النَّاسُ مِنْ كُنَّا اَفْكِيَا هُوْ تَقِيَا فُلَيْبِيْدُ فَاِنْ
 اَمِيْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادُوْكُمْ عَلَيْكُمُ فَيَعُوْ مَا تَكُوْنُوْا قَالَ فَقَدِمْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَكَ كَرْدُ
 ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اَنْ تَاْخُذَ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى فَاِنْ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالْمَأْمُومِ وَاَنْ تَاْخُذَ
 بِسُنَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنْ رَسُوْلُكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَحْلُكُ حَتَّى
 يَكُوْلَ الْهَدْيُ مَحْلُوْهُ مَرَحِمَةُ اَبِيْ مَوْسَى نَبِيٍّ كَمَا مِيْنِ اَيَا رَسُوْلِ اَسْرَ صِلَى اَسْرَ عَلِيْهِ وَسَلْمُ كَسْ اَسْرَ اَوْنَتْ
 بَهْمَا نُوْ مَوْبُوْ بَطْلُوْ كَمَا مِيْنِ اُوْرُ مَجِيْهَ سَ فَرَا يَا كُوْ تَسْنِجُ كِيْ نِيْتِ كِيْ مِيْنِ كَمَا تَبُوْ فَرَا يَا كِيَا اَحْرَامِ بَا نَدَ مَاسِيْنِ
 عَرْضِ كِيْ كِيْنِ كَمَا لِيْ كِيْ بَا نَدَ لِيْ كِيْ سُوْلِ خُدَا صِلَى اَسْرَ عَلِيْهِ وَسَلْمُ كَسْ اَسْرَ فَرَا يَا خُوْبُ كِيَا اَبِ بِيْتِ اَسْرَ كَا
 طَوَاتِ كَرُوْ اُوْرُ صَفَا اُوْرُ مَرُوْهَ كَا اُوْرُ اَحْرَامِ كَهُوْلَدُ اَلُوْ (اَسْرَ لِيْ كَ اُنْ كَسْ سَا تَهْ مَهِيْ تُوْ تَهِيْ هِيْ نِهِيْنِ) اَبُوْرُ
 مِيْنِ طَرَفِ كِيَا بِيْتِ اَسْرَ اُوْرُ صَفَا اُوْرُ مَرُوْهَ كَا اُوْرُ تَسْبِيْلِهِ بَنِيْ قِيْسِ كِيْ اَيْكُ عَوْرَتِ كُوْ بَا سَ اَيَا اُوْرُ سَ سِيْرُ

سر کی جو بین دیکھ دین پر مین حج کی لبیک پکاری اور مین لگوں کو یہی تقو و تیا تھا رکھ جو حج کو آوے بڑھئی
 کے وہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالے پھر یوم النذیر مین حج کا احرام باندھ لے) یہاں تک کہ جب خلافت ہوئی
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا اے ابوموسیٰ یا کہا اے عبداللہ بن
 قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکھو اسلیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین کون سی نبی بات نکالی
 نسک مین تھا اے پیچھے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ خلفا کی بات کہی احداث جانتے تھے اور نو
 پیدا خیال کرتے تھے اور سنت مین داخل نہ جانتے تھے سیوہ سے حضرت عمر نے یہی جماعت تراویح جس
 کو آپ نے مقرر فرمایا تھا فَعَمَّتِ الْبَيْتَ عَظِيمًا هَذِهِ فرمایا اور یہ نہ کہا فَعَمَّتِ الشُّكَّةَ هَذِهِ حالانکہ اصل
 تراویح کی سنت وثابت تھی بلکہ اصل جماعت کی یہی ثابت تھی مگر صرف دوام اور پھر حضرت نے نہیں
 کیا تھا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا تھے سو تغیر کو جو ان کی جانب سے تھا آپ کو پسند نہ آیا کہ اس کو سنت
 میں داخل کر پیچ سجان اللہ کیا ادب تھا صحابہ کو جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم
 ہوا کہ قول صحابی حجت نہیں در نہ خلفاء کے بات کو احداث نہ کہتے) اب ابوموسیٰ نے کہا اے لگو جن کو میں نے
 فتویٰ دیا ہے (یعنی احرام کہولڈالنے کا) تو وہ مائل کریں اسلیے کہ امیر المؤمنین آنے والے ہیں سو تم انکی
 پیروی کرو کہہ رادی نے پھر اے حضرت عمر اور مین نے اون سے ذکر کیا تو اوںہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب
 پر چلیں تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجالانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلیں تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کہولاجب تک قربانی نہ پہنچے لی اپنی جگہ پر **ف** اور
 جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہیں غرض حضرت عمر بن خطاب فرمایاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے فضل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس بڑی نہ ہو
 وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیف فرمایاں اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاکو
 کے طریق سے تھا کہ خواہش آئی یہ تھی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجالا دیں اور
 اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تھے گو وہ خیال کیا ہی ہو کھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم
 سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد
 سے مانند اس کی **عَنْ** ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ قَدْ مَنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مِنْهُمْ بِالْبَطْءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَكْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَكْتُ بِإِهْلَاكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ هَلْ سَفَّتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ بِالصَّفَادِ الْمُرَّةِ ثُمَّ جَلَسْتُ بِالْبَيْتِ
 وَبِالصَّفَادِ الْمُرَّةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَطُفْتُ وَهَكْتُ رَأْسِي قُلْتُ أَفْنَى
 النَّاسِ بِذَلِكَ فَرَأَى مَا رَأَى بَنِي بَكْرِ وَمَا رَأَى عُمَرَ كَانِي لَكُمْ بِالْمُعِيزِ إِذْ جَلَسْتُ نَحْلٌ فَقَالَ
 إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَحَدُكَ آمِنٌ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ الشُّكِّ قُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا
 أَفْئِكَاهُ يَشْكُو فَلَيتَ شَيْءٌ كَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَأَدِمْ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَاثْمُوا لَنَا قَدِيمَ
 قُلْتُ يَا آمِنُ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحَدْتُ فِي شَأْنِ الشُّكِّ قَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ
 اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ دَامَتْ أَلْحُ وَالْعُمَرَةُ لِلَّهِ وَإِنْ نَأْخُذَ بِسُوءِ بَنِيكَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى يَحْضُرَ أَلْحُ بْنُ أَبِي مُوسَى لَمْ يَكُنْ فِي جَنَابِ
 رَسُولِ خُصَا صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ بَسْ أَيْ أَدْرَاقُ كَيْسَ كَيْسَ بَلِي زَيْمِينَ مِنْ أَوْسَطِ بَهْلَاةِ بَوَكَّعِي تَبِي -
 (یعنی وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تم نے میں نے عرض کی جو
 اہلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ نے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا بیت
 اسد اور صفار وہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو اور میں نے طواف کیا دیا یہی پہن ایک عورت کے
 پاس آیا اپنی قوم کے اوسنے میرے سر میں لنگھی کر دی اور میرا سر وہر دیا عرض میں یہی فتویٰ دینے
 لگا لوگوں کو آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر
 فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بطور حرمت کو نہیں تھا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہوں یا منع کو باطل خیال
 کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت میں آتی ہے **عن** ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَنِي إِلَى كَيْسَانَ قَالَ قَوِّ افْقَتْ فِي
 الْعَامِ الَّذِي نَحَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مَوْسَى كَيْفَ قُلْتَ
 حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ كَيْسَانَ إِهْلَاكَ الْكَاهِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 هَلْ سَفَّتَ هَلْ نَأْ قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ لِنُطْفِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَادِ الْمُرَّةِ ثُمَّ ارْجُلَ
 ثُمَّ سَأَلِي الْجَدِيدَ مِنْ بَنِي حَلِيدٍ شُعْبَةَ رَسْمِيَّاتٍ **ابن موسی** وہی خود روئی ہوا اتنی بات دہا
 ہے کہ مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپ نے حج کیا

ابن کا کہہ دیتے تھے مراد اس کو عمرہ فضا سے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ ہی ذیقعدہ میں ہوتا لہذا
 اوپر ہی منع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجسوسی روایت بھی بن حارثی نے اور بن
 خالد نے یعنی ابن الحارثی اور بن سے شعبہ نے اسی اسناد و مثل اسی کی **عن** **سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ** قَالَ
 أَجْمَعَ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَعْثَانِ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ أَوِ الْعُمَرَةِ
 فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا يُؤِيدُ الْأَمْرَ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنْ لَا اسْتَطِيعَ أَنْ أَدْعَكَ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلِيُّ ذَلِكَ
 أَهْلًا بِمَا جَمِعًا **سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ** كَمَا كَرِهَتْ عَلَى وَحُضْرَتِ عُثْمَانَ وَدُونِ عُمَرَ مِنْ رُكُومِ
 ہے ایک مقام کا اجماع ہوئے اور عثمان متع سے منع کرتے تھے (یعنی ایام حج میں کہ وہ منع ہے) تو حضرت
 علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
 منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمیں جو پڑو دو ہمارے حال پر حضرت علی نے فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑ سکتا
 ہر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک بکرا **عن** **ابْنِ ذَرٍّ** قَالَ كَانَتْ
 فِي الْحِجَةِ لَا خَطَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً أَبُو ذَرٍّ نَفَرَ لِيَوْمِ تَبَايَعِ بْنِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے **ف** یہ اثر معارض نہیں ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
 سرا سر شاو کے کہ آپ سرانہ بن جہنم سے فرمادیا کہ منع مہینہ کے لیے جائز ہے **عن** **ابْنِ ذَرٍّ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةٌ يَعْنِي الْمُتَعَةَ فِي الْحِجَةِ أَبُو ذَرٍّ نَفَرَ لِيَوْمِ تَبَايَعِ بْنِ
 ہی لیے خاص تھا **عن** **ابْنِ ذَرٍّ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةٌ يَعْنِي الْمُتَعَةَ
 مُتَعَةُ النَّبَاةِ وَمُتَعَةُ الْحِجَةِ ترجمہ ابو ذر نے کہا دو متعہ ایو میں کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنی
 متعہ عورتوں کا (یعنی ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنی ایام حج
 میں عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کر کے منہ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رہا
 ہے مخالف لصوص محمد بن جہنم **عن** **عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ** قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ
 الْحَكِيمَ وَابْرَاهِيمَ الشَّيْبِي فَقُلْتُ إِنِّي أَهْمُ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمَرَةَ وَالْحِجَةَ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
 الْحَكِيمُ لَكِنْ أَبُولُ لَمْ يَكُنْ لِيُحْتَمَرَنَّ لَكَ قَالَ ثَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
 أَنَّهُ مَرَّ بِابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالزَّبَدَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً وَذَكَرَ

حضرت عبدالرحمن بن ابی السعثار نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ میں جاہتا
 ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سوا برہم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کہی ایسا
 ارادہ نہ کرتے تھے اور قتبہ نے کہا کہ روایت کی ہے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے
 اون سے ان کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ رہنے کو گئے اور ان سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہوں
 نے کہا کہ یہ ہم لوگوں کے واسطے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہیں ہے (یعنی صحابہ کے سوا اور دن
 کو رو انہیں) **ف** اور یہ ابوذر کی رائے اور تجویز ہے اور رادی کی روایت محبت ہے اور راعی
 محبت نہیں اور دلائل جو از نسخ حج بعمرہ ہم اور چوتیسویں مسئلہ کے ذیل میں بیان کر آئے ہیں **عن**
الْقَارِئِ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ
ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَفَأَوْصَى اللَّهُ كَعَالِي عَنْهُ عَنِ الشُّعْبِيِّ فَقَالَ نَعَلْنَا هَا
وَهَذَا أَيُّ مَسْنَدٍ كَأَنَّهُ بِالْعُرْشِ يَنْفَعُ بِيَوْمِ مَكَّةَ فرامی نے روایت کی کہ سعید نے کہا
 روایت کی مجھے سمر دان نے جو فرزند ہیں معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے
 کہ انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے متعہ کیا ہے اور
 معاویہ اس دن کافر تھے کہ گہروں میں **ف** کافر ہونے کے دو معنی ہیں اول یہ کہ عرب کہتا ہے
الْكُفْرُ الرَّجُلُ جب کسی شخص کاؤں میں رہے اس لیے کہ کفر کا دن کو کہتے ہیں غرض اس صورت میں
 مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ کہ میں تھے اور ہم نے متعہ کیا دو سکر معنی یہ ہیں کہ وہ ابھی ایمان نہ
 لائے تھے اور دین جاہلیت پہنچے اور یہی معنی صحیح ہیں کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اس کی اختیار
 کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرہ القضاء ہے جو ساتویں سال ہجرت کو ہوا اور حضرت معاویہ انہوں سال میں
 جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہیں اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتویں ہی
 سال میں ایمان لائے مگر قول اول ان کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرہ القضاء کا
 بعد ہوتے اس میں تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام پر شرف
 ہو چکے تھے (نوی) کہا مسلم نے اور بیان کی ہے یہی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے
 یحییٰ بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور ان کی روایت میں ہے یعنی معاویہ
 اور کہا روایت کی ہے عمرونا قد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہے محمدؐ کو اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سے سلیمانؑ
 اسی اسناد سے مثل ان دونوں روایتوں کی اور سفیان کی روایت میں المنع فی الحج زیادہ ہے یعنی چھ مذکور
 حج کے منع کا تھا **عَنْ مُطَرِّبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَضِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** نے
أَخَذَ ثَلَاثَ يَوْمٍ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمِ يَفْعَلُ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ يَأْخُذُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَّمَ قَدْ أَخَذَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ كُلِّهِمْ تَنْزِيلَ آيَةِ تَنْزِيلِ ذَلِكَ وَكَمْ يَبْتَغِي عَنْهُ حَتَّى
مَضَى لَوْجُهُمْ أَرْتَأَى كُلَّ أَمْرٍ بَعْدَ مَا لَمْ يَأْتِ بِتَرْتَأَى **مُطَرِّبٌ** نے کہا کہ مجھ سے عمران
 برج صیین نے کہا کہ میں تو آج ایک حدیث بیان کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو آج سے اس کا نفع دے گا اور چاہا
 کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے ایک گروہ کو عمرہ کروا دیا عشر ذی الحجہ میں اور پھر اس پر
 کوئی آیت نہ اتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونوں میں عمرہ سے منع فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے
 چلے گئے پھر آپؐ کے بعد جبکہ جو جی چاہے اپنی رائے سے کہا کرے **عَنْ الْجَدِيرِيِّ فِي نَفْسِ الْأَسْكَادِ**
قَالَ ابْنُ حَكِيمٍ فِي رِوَايَةٍ أَرْتَأَى بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهِ مَا شَاءَ يَفْعَلُ حَتَّى يَمُوتَ حَتَّى يَمُوتَ حَتَّى يَمُوتَ
 یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت میں یہ ہے کہ پہلے ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا
 کہہ دیا یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **ف** ان روایتوں سے عمران کا مقصد وہ ہے کہ عمرہ لانا
 ایام حج میں اور اس کو منع کہتے ہیں جائز اور روا ہے اور حضرت عمرؓ پر انہوں کے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے
 سے منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریفؑ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اس کا جواب
 معلوم ہوا اس مقام میں غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمرؓ باوجودیکہ عقیقہ خاص ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اور سند خلافت رشیدہ کے زینت بخش ہیں مگر ان کی رائے یہی حدیث رسول معصومؐ کے
 خلاف ہوئی تو سلف نے اون پر انکار کیا پھر اماموں کی بات جب رسول معصومؐ کی حدیث کو خلاف کو کیا
 نہ قابل انکار و رد و طرد ہوگی اور منع کرنا حضرت عمرؓ کا منع سے اس نظر سے نہ تھا کہ منع روا ہی نہیں بلکہ
 صرف اس خیال سے کہ افراد کو منع پڑ سچ ہے پھر یہی اہل رائے پر انکار کیا اور یہاں برادرانِ احوال
 اعداء و اوصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کو مقابل میں اماموں کی علت و حرمت پیش کی جاتی
 ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے یہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس
عَنْ مُطَرِّبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَضِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخَذَ ثَلَاثَ يَوْمٍ بِالْحَدِيثِ

مراے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا
 بِرَبِّهِمْ وَرَأَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ مِثْلَ النُّجُومِ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
 تَمَّتْكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاكَ يَزِيدُ فِيهِ الْفَلَاحُ قَالَ رَجُلٌ يَنْهَىكَ آتِيَهُ مَا
 شَاءَ تَرْجُمُهُ مِطْرًا مَرَدِي مَعَهُ كَعَمْرَانُ نَعَى اَوْنُ سَعَى كَمَا كَمَا مَعَهُ كَمَا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كے ساتھ اور نہ اوترا اوس میں قرآن (یعنی اس سے نہیں تین) پھر فلان شخص نے اپنی راے سے جو
 چاہا کہہ دیا اور کھسا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجہر حجاج بن نافع نے اون سے عبیدہ
 بن عبد المجید نے اون سے اسماعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطر بن عبد اللہ بن
 حصین نے

تَنْصَحُ آيَةً مُّسْتَعِدَّةً لِّحُجَّةٍ وَلَمْ يَتَّخِذْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً مَّا تَقَالَ رَجُلٌ
 بِرَأْيِهِ بَعْدَ مَا شَاءَ وَهِيَ مَضْمُونٌ بَعْدَ اَوْنٍ مَّا تَقَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدَ مَا تَقَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ
 نے اون سے بھیجے نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو جانی نے اون سے عمران بن حصین نے مثل
 اسی روایت کی مگر تافرق ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم نے یہ (یعنی متعجج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ اور مجھ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا (یعنی میرا) پر
 کی روایت میں حکم کا ذکر تھا دیا اس میں نہیں **بَابُ دُجُوبِ اللَّهِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا**
عَدَّ مَوْلِيَّتَهُ صَوْمًا فَلَا ذِكْرَ أَيَّامٍ فِي الْحُجَّةِ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ جُمُعَةً كَرِهَ جَمْعُ مِثْلِهِ
 قربانی واجب ہے نہیں تو تین روزے ایام حج میں اور سات جب گھر جاوے **عَنْ سَالِمِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَجَّةِ الْوُدَّ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَاهْدَى كَسَا وَمَعَهُ الْهَدْيُ مِنْ بَنِي لُحَيْفَةَ وَبَدَأَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَتَمَّتْ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى كَسَا الْهَدْيَ
وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ كَسَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

عَالِدَ النَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَىٰ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّىٰ يَقْضَىٰ حُجَّهٗ ثُمَّ
 مَرَّ بِكَ مِنْكُمْ أَهْدَىٰ فَلْيُطْفِئْ بِالْبَيْتِ وَالْمَكْرُوهِ وَلْيَقْصُرْ وَلْيَحِلِّ شَعْرَ لِحْيَةٍ بِأَمْرٍ
 لَيْسَ بِحَرِّ جَدِّهِ هَذَا فَلْيُحِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا جَمَعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَمَا
 سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الزُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ
 ثَلَاثَةَ أَطْوَابٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَىٰ أَرْبَعَةَ أَطْوَابٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَىٰ طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ
 عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَافَاتِ بِالصَّفَا وَالْمَدْرُوسَةَ سَبْعَةً
 أَطْوَابٍ ثُمَّ لَحِجَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّىٰ يَقْضَىٰ حُجَّهٗ وَتَحْرَهُ هَذَيْنِ يَوْمَ الْفَيْدِ
 أَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَىٰ فَسَاوِ الْعَدَىٰ مِنَ الثَّلَاثِينَ ثُمَّ جِهَ سَلَمَ بْنَ عَبْدِ السَّمْدِ رَوَيْتُ
 ہے کہ عبد السمد بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج
 میں طاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جائز اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع میں آپ نے
 لبیک بکری کی عمرو کی پہر لبیک بکری کی اور اس طرح لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ متعہ کیا عمرہ کا حج
 کئے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جائز اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے
 پاس قربانی نہ تھی پہر جب آپ مکہ میں پہنچے لوگوں سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز کے نہ حلال نہ ہو
 جس سے حالت احرام میں دور نہ ہو پہر جب تک پہنچے۔ سے فاسخ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ قربت اللہ
 کا طواف کرے اور صفا اور مزدہ میرے لئے کہ اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پہر حج کی لبیک

تَحْلِيلُ

میں آئے تو پہلے پہل حج اسود کو پس دیا پہر تین بار کوہ خود کر خدا داد و چال کر طواف کیا دینے جنہ
 رات پہر تین (اور چار بار چکر طواف کیا) جب عداوت کے موافق چلتے ہیں پہر دو رکعت پہر تین رکعت
 سے فارغ ہوئے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پہر سلام پیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے
 اور صفا اور مزدہ کے پہر تین سات بار طواف کیا اور پہر کسی چیز کو اپنے اور حلال نہیں کیا اور چیزوں
 میں سے جنکو یہ سبب احرام کے اپنے اور حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فائدہ ہو گئے اور قربانی

اپنی وجہ کی یوم النحر یعنی دسویں تاریخ میں اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طوافِ خفاہ کیا بیتِ امہ کا پھر چہرہ
 کو اپنے اوپر حلال کر لیا جبکہ احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے
 بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قولہ متذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت
 کے روسو یہ بھی مقرر ہوا اور یہی لوگوں کے متذکرہ سے یہی مراد ہے کہ پہلے انہوں نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ
 کر کے احرام کہو لٹا لٹا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھ کر یہی لغت کے روسو سے متذکرہ اور قطع ہوا قول اپنے بال
 کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہی مناسک حج میں داخل ہے اور یہی مذہب
 ہے جمہامیر علماء کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جانتا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنی
 منڈانا بالوں کا افضل ہے مگر بیان اپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال شترتہ
 اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی متع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکو
 وجوب کے شروط کتب فقہ میں مذکور ہیں قولہ جبکہ قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزہ اولی
 امین کہ عرفہ سے پیشتر رکھے لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور
 احرام حج کے قبل رکھے تو یہی کافی امین مذہب صحیح کے روسو اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فارغ عمرہ کے کچے
 تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہیں اور اصحاب مالک کا قول یہی ایسا ہی ہے اور ثوری اور
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گزر گئے تو انکی قضا
 شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہیں رکھ سکتا
 بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی سے سات روزہ وہ وطن میں جا کر رکھے اور اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ طوافِ قدم مستحب ہے اور اس میں رمل بھی تین بار اگر ناستحب ہے اور رمل کے معنی
 اس حدیث میں اور پھر حج اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے
 (نوذی شرح مسلم) اور کعبہ اسلام علیہ الرحمۃ کے روایت کی عجیب سے عبد الملک بن شعیب نے ان کے
 ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے
 عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 متع سے (یعنی باعتبار متع لغوی کے) جو حج میں عمرہ ملا کر کیا اور لوگوں کے متع سے میوہ خبر دی جبکہ

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع سے **باب** بَيَانِ أَنَّ الْفَارِسَ لَا يَحْكُلُ إِلَّا فِي
 وَقْتُ حُلِّ الْحَاجِّ الْمُفْتَرِدِ باب اس بیان میں کہ فارسیں احرام نہ کہو لے مگر جبکہ مفرد احرام کہو لے۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَكَمْ حُلٍّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ رَأَيْتُ
كَبِدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَلْدِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَخْتَدَ تَرَجْمَةً عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے
 کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے لوگوں نے اپنا احرام
 کہول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کہولا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں
 کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں مار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کہولوں گا
 جب تک کہ قربانی ذبح نہ کروں کہ اس مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے
 خالد بن مخلد نے اون سے مالک نو اون سے نافع نے اون ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہوں
 نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کہولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ**
حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَكَمْ حُلٍّ مِنْ
عُمْرَتِكَ قَالَ إِنْ قَلَّدْتُ هَلْدِي وَكَبِدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنْ أَلْحِجَّةِ تَرَجْمَةً
 حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام
 نہ کہولوں گا جب تک حج کا احرام نہ کہولوں اور کہا مسلم علیہ السلام نے کہ روایت کی ہے ابو بکر بن ابی شیبہ
 اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی
 کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک نے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ
 کہولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کروں **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِي
حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَوْدَاجَةَ أَنْ يَحْكُلَ
عَامَ حَجَّةِ الْوُاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحْلِيَ فَقَالَ
رَأَيْتُ كَبِدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَلْدِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَخْتَدَ هَذِهِ تَرَجْمَةً عبد اللہ حضرت
 عمر کے تحت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیویوں
 کو کہ احرام کہول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں ترمذی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

جسے احرام کہولنے سے آپؐ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی
 کی گلے میں مار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کہوں گا جس تک اپنی قربانی کو بچ نہ کر لوں **ف** انودی
 نے فرمایا کہ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن
 جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جس تک احرام نہیں کہول سکتا اور ان سے یہ بھی
 معلوم ہوا کہ تلبدید کرنا یعنی بالوں کو کسی لمبیدار چیز سے جبرگوند یا اسی وغیرہ سے جمالینا مستحب ہے اور
 قربانی کے گلے میں مار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونوں باتفاق مسندین ہیں **باب** جواب
 التَّحْلِيلِ بِالْأَصْحَابِ رَجَوًا وَالْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَائِفٍ وَاحِدَةٍ وَسَعَى وَاحِدٍ
 حاجی جو کہیں راہ میں معذور ہو جاوے تو اس کو احرام کہولنے کا اور قرآن کے جائز ہونے کا اور
 قارن کی ایک طوائف اور ایک سعی کافی ہوئے بیان **عَنْ** تَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
 اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَهُمْ مَخْرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِدًا وَقَالَ إِنَّ صِدْقًا دُفِعَ عَنْ الْبَيْتِ صَنَعًا
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاهْلًا بِعُمَرَةَ وَسَارَحَتْ إِذَا أَكْهَرَ عَلَى
 الْبَيْتِ إِذَا انْتَفَتَ إِلَى أَحْصَانِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أَفْهَمَكُمَا أَنَّ ذَا أُوجِبَتْ
 الْحُجَّةُ مَعَ الْعُمَرَةَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا أَحْدَا الْبَيْتَ خَافَ بِهِ سَبْعًا أَوْبَيْنَ الصَّغَا وَالْمَكْرُورَةَ سَبْعًا
 لَمْ يَنْدُخَلْ بِهِنَّ وَرَأَى أَنَّهُ يُجْزِي عَنْهُ هَذَا تَرْجُمَةً نَافِعَةٍ مِنْ رَوَايَتِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
 نَحَلَهُ أَيَّامَ فِتْنَةٍ مِنْ عَمْرِؤِ كُوَادِرْ كَمَا أَلْغَى مِنْ رُوكَا كَمَا بَيْتِ اللَّهِ مِنْهُ تَوَدَّيَا هِيَ كَرِيغَةً جِئَا كَمَا هُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاهِبَهُ مِنْ بَيْتِ عَمْرٍو كَمَا أَحْرَامُ كَرَكَةٍ أَدْرَكْتَهُ بِيَانَتِكَ كَمَا بَيْتِ ابْنِ بَرْدِ
 (جہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک انفر صحابہ نے سنی تھی حجۃ الوداع میں) انہو باروں
 سے کہا کہ حجہ اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سوا ہلال کر سکتے ہیں اگر روکے جاوین تو میں تم کو
 گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر حجہ ہی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہاں تک کہ بیت الہیہ پر
 اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں
 کیا اور اس کی کو کافی سمجھا اور قربانی کی **فَاقْدِرْ** قَدِّمُوا لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاهِبَهُ
 کیا انھ نے حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سال میں کافروں کی شرارت سے روکے گئے تو آپ
 نے احرام کہول ڈالا دیے اسی ہی ہم روکے جا میں گئے تو راہ میں جس احرام کہولڈالیں گے اور اس حدیث

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر مین اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جائے گا مین ثم کو گواہ کرتا ہوں کہ
مین نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا ہر طے پہاٹک کہ قدیس سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ
دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اسد اور صفابروہ کی اور احرام نہ کھولا پہاٹک کہ
حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا **عَنْ** ثَابِتٍ قَالَ ارَادَ ابْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْحَجَّ حَيْثُ نَزَلَ الْحُجَّاجُ بِأَبْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْتَصَلَ الْحَدِيدَ
بِمِثْلِ هَذِهِ الْقَصْفَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَزْجُ مَعَيْنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَعَدَاهُ
طَوَافٌ وَاحِدٌ وَكَهَيْلٌ حَتَّى يَجْلِيَ مِنْهُمَا جَمْعٌ رَحِمَهُ نَافِعٌ هُوَ قِصَّةٌ مَعْنَاهُ مَرَّ خَيْرِ مَنَ بِهِ حَوْكُ عَمِيرِ
بَنِ عَمْرِو بْنِ تَهَبٍ كَهَجَّ وَعَمْرُو جَمْعُ كَرَى اسكو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے پہاٹک کہ دونوں
سے فارغ ہو کر احرام کھولے **عَنْ** ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ارَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزْلِ الْحُجَّاجِ بِأَبْنِ الرَّبِيعِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَهَضُونَ قِتَالًا وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُصَدِّقُوا
قَالَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَهِدْتُكُمْ أَنَّ قَدْ أُوجِبَتْ عُمْرَةٌ شَرَحَ حَرْجٌ حَقٌّ إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ
الْبَيْدِ أَوْ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الْوَاحِدَةِ أَشْهَدُ وَقَالَ ابْنُ دُرَيْمٍ أَشْهَدُكُمْ أَنَّ قَدْ
أُوجِبَتْ حَجَّاتُهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَدَى هَدًى أَشْهَدُ بِشَرِّهِ أَنْ تَطْلُقَ يَهْلُ بِمَعْلُومَةٍ
حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ بِالصَّفَا وَالْمَكْدُونَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحُدْ وَلَمْ
يَجْلِسْ وَلَمْ يَقْصُرْ وَلَمْ يَجْلِسْ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمَ الْخَيْبِ فَخَرَّ وَحَلَقَ وَذَرَى
أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
كَذَلِكَ تَعَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ نَافِعٌ هُوَ قِصَّةٌ مَعْنَاهُ مَرَّ خَيْرِ مَنَ بِهِ حَوْكُ عَمِيرِ
اوپر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ میں گئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے
اور بیت اسد اور صفابروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سرمنڈایا نہ بال کترائے
اور نہ کسی چیز کو حلال کیا مین کو احرام کے سبب حرام کیا تھا پہاٹک کہ آخر کا دن ہوا رینے دسویں
مارچ ذی الحجہ کی اور قربانی کی اور سرمنڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف کافی ہو گیا اور
عبدالہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا امام مسلم

علیہ الرحمۃ اور روایت کی ہے ابو البریع زہرائی اور ابو کمال نے دونوں نے کہا روایت کی ہے حماد نے
 اور کہا سلم نے روایت کی مجید بن زہیر نے جو فرزند بن حرب کہ انہوں نے کہا روایت کی مجید بن سمیع اور
 حماد اور سمیع ان دونوں سے روایت کی ابوب نے ادن بن عمر نے سارہی قصہ جو مذکور ہوا اور بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے مضمون میں کیا جب لوگوں نے ابن عمر سے کہا تھا کہ کہیں لوگ آپ کو
 روکے ہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر روکے ہیں تو میں ہی کرونگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا ہے جسے لیث کی روایت میں اوپر گزر چکا **باب** فی الکفر اذ والقرآن افراد اور قرآن
 کا بیان **عن** ثانی عن ابن عمر عن رسول اللہ تعالیٰ عنہما فری ایتہ یحییٰ قال اھلکنا
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبحرین ثم فری ایتہ بنی عن ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اھل بالبحرین ثم فری ایتہ بنی عن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ انہوں نے کہا ایک بکاری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن
 عمر کی روایت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی ایک بکاری **عن** ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ
 والعمرۃ جمیعاً قال بکر بن محمد بن عبد اللہ بن عمر قال ائی بالبحرین وحده فلیقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بنی عن ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکنک عمرۃ وحقاً ترجمہ انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک بکاری تھے حج اور عمرہ دونوں مکہ نے کہا کہ میں نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہوں نے کہا فقط حج کی
 ایک بکاری بکاری سو میں انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یوں کہتے ہیں انس نے کہا کہ تم لوگ
 سب کو بچ جانتے ہو میں نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک ہے
 عمرہ کی اور حج کی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیعاً بینہما بین
 الحج والعمرۃ قال قال ابن عمر فقال اھلکنا بالبحرین قد رجعت الی انس فاخبرتہ
 ما قال ابن عمر فقال کما کنا صبیاناً مضمون وہی سے **فائدہ**
 تطبیق ان سب امتوں میں ہی سے کہ اول آپ احرام حج مفرد کا باندھا تھا پھر عمرہ ہی طایبہ اور آپ
 فارغ ہو کر اور بھی نہ صبح اور نماز سے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پھر فارغ ہوئے اور
 روایت ابن عمر میں ابتداء احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس میں آخر کا کہ آپ
 فارغ تھے **باب** استحباب طواف القدوم للحاج والعمرة بعد

طواف قدم اور کمر بعد میں کا بیان **عن** زبیرہ قال کُنْتُ جالساً عند ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
عَنْهُمَا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَيُّ صِلَةٍ اَنْ اَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَتِيَ الْمُؤَقِفَ فَقَالَ
نَعَمْ فَقَالَ زَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمُؤَقِفَ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَأْتِيَ الْمُؤَقِفَ يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ اَنْ تَأْخُذَ
اَوْ يَقُولَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِنْ كُنْتَ صَادِقًا تَرَجِّمُهُ دِرْهَمًا كَمَا كُنْتَ تَرَجِّمُهُ
عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے
ابن عمر نے کہا کہ مان اور سنی کہا ابن عباس تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نہ جاوے تب تک طواف
نہ کرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات
میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ**
ابن عمر کے قول سے طواف قدم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں مقوف کرنے کے مشروع
ہے اور یہی قول ہے تمام علما ہوا ابن عباس کے اور سب علماء نے کہا ہے کہ یہ طواف قدم سنت ہے
اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب ثنائیہ اوس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چوڑے تو قربانی دے اور
مستحب بھی ہے کہ سویت ہے اور اس کے چوڑے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسی نے
نہ کیا تو فوت ہو گیا اور بعد وقوف کو اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدم نہ ہوا اور قدم کے معنی آفر
لئے حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف
عرفات کے طواف قدم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف
افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت حب بھی لغو نہیں اور طواف قدم کے بہت نام ہیں
طواف قادم اور طواف درود اور طواف وارد اور طواف نخیث اور عمرہ میں طواف قدم نہیں
بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اسکا کرن سے اگرچہ قدم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو
جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پرچہ واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا
ہو جائیگا نیت بیکار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنی اگر تو ایمان میں سچا
اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہو جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہونے پر عمل کرنا جائز ہے۔

کسی کے قول کی طرف التفات بھی نہ کر ابن عباس یہوں یا او کو والد عباس کیون نہ یہوں اس کے معلوم ہوا کہ
 رسول معصوم کا قول ہونے ہرے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچوں
 کا کام نہیں ہے بلکہ جو بڑے بے ایمانوں کا کام ہے جبکہ رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہیں
 ہے (نودی) **عَنْ** زُبَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمَتْ بِالْحَجِّ
 فَقَالَ وَمَا يَجْمَعُكَ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتَ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْهُ رَأَيْتَهُ قَلِيلًا
 فَتَكْتُمُهُ الدُّنْيَا قَالَ فَأَيُّكُمْ لَمْ تَغْتَنَّهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحْرَمَ بِالْحَجِّ سَوَاطِئَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَكْرُوهِ فَسَدَّ اللَّهُ وَسْطَهُ رَسُولِهِ
 أَحَقُّ أَنْ تُشَاجَّعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا و مرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے
 پوچھا کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور میں حج کا احرام باندھوں تو اوںہوں نے کہا کہ طواف سے
 ٹھک کر کون روکتا ہے اوںہوں نے کہا کہ میں نے فلاں کے فرزند کو دیکھا (یعنی ابن عباس کو) کہ وہ ٹھک
 کر وہ جانتے ہیں اور آپ ان سے زیادہ حمارے پیارے ہیں اور میں انکو دیکھتا ہوں کہ دنیا نے انکو
 غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم میں اور تم میں ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہیں کیا پھر کہا
 ابن عمر نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے حج کا احرام باندھنا اور بیت اللہ کا
 طواف کیا اور صفامر وہ میں سے کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تا بعد اسی کے لیے فلاں کی
 سنت سہ اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسو دنیا نے غافل نہیں
 کیا یہ ان کا زہد اور تقویٰ تھا اور قصر نفس کی راہ سو فرمایا **بَابُ** بَيَانِ أَنَّ الْحُرْمَ بِعُسْرَةٍ
 لَا يَحْتَكِلُ بِالطَّوْافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْحُرْمَ يَنْجِي لَا يَحْتَكِلُ بِطَوَّافٍ الْقُدُومِ وَكَانَ لَكَ
 الْقَادِرُ عَمْرٍ وَاسْمُكَ الْحَاجِّ كَمَا أَنَّ طَوَّافٍ قَدُومٍ سَعْيٍ نَهْنِ كَهْنِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا جَرِيرٍ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُسْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ
 وَلَمْ يَطِفْ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَكْرُوهِ أَيَا فِي أَمْرَاتِهِ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّيْتُ الْمَقَامَ الرَّمْتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّغَا وَالْمَكْرُوهِ سَبْعًا
 بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تَرْتَجِمُهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ كَمَا كُنْتُ نَهْنِ كَهْنِ
 ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ میں نہیں بچھا

مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ حَتَّى أَقْبَلَ شَيْءَ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ
ثُمَّ مَعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَّ مَعَ أَبِي الدُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ
وَأَيْتُ الْمُحَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يَعْلَمُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ فَعَلَّ
ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَفْضُضْهَا بِعُمَرَةَ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا
يَسْكُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْكُونَ وَنَ شَيْءٌ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ
أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَجْعَلُونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أَيْمُونًا خَالِي حِينَ تَقْدِمَانِ لَا
تَبْدَأُ أَنْ يَشْئُرَ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ فَطُومَانِ بِهِ شُحْرٌ لَا تَحِلَّ لَانٍ وَقَدْ أَحْبَبْتُ ابْنِي أَنْهَا
أَقْبَلْتُ هِيَ دَاخَتْهَا وَالزَّيْنِ وَوَلَدَانِ وَوَلَدَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ثُمَّ تَقَدَّمْنَا مَعَهُ
الزُّكُنَ حَلُّوْا وَقَدْ كَذَّبَ فِيهِمَا ذِكْرٌ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ حَمْدُ مُحَمَّدٍ وَجُودُ زَنْدِ بَيْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرَرْتُ
ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں کو اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہ پوچھ دو کہ جو شخص
لبیک بکار کرے حج کی اور طواف کرے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں (یعنی احرام اوس کا کھل گیا
یا نہیں) پھر اگر وہ تم سے کہیں کہ نہیں حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا
محمد نے کہا کہ پھر میں عروہ سے پوچھا تو اونہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی
پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہوں نے فرمایا
بہت برا کہتا ہے وہ پھر عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اُس سے بیان کر دیا (یعنی جواب
عروہ کا) تو اُس نے کھا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اباسی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر ان دونوں نے ایسا کہیں کیا محمد نے کہا میں پھر
عروہ سے پوچھا اور ان سے اُسکا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے میں نے کہا میں اُسکا حال
نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ سیر و پاس کر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اوسکو عراق والا جانتا ہوں
میں نے کہا میں نہیں جانتا (اُس وقت تک شاید ان کو یہی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہوا
تو عروہ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو اسکی خبر دی مجھ کو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ پہلے پہل جواب نہ کر میں داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور استیلا کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سوا امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد کا قول ہے کہ شرط ہے یعنی بغیر وضو طواف صحیح نہیں اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہیں اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباس کا قول بھی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ بنی صعلہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہو اور قول ابن عباس ہے کہ اسے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی ادسپر انکار نہ کرے تو حجت ہو علی الخصوص جب فعل نبی بھی اس پر حال ہو پھر اسکی حجت ہو تو میں کیا مقال ہے (پھر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور انہوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے) یہاں پر جو متن میں لم یکن غیث ہے اور آگے بھی کسی جگہ یہی لفظ آیا ہے اسکو قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرہ یعنی پھر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہیں کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیے ہوں اور حج کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندھے ہوں جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور دلائل اس کے ہم اور بیان کر چکے ہیں اور اس سائل کا بھی مذہب یہی تھا اور نووی نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہیں ہے بلکہ لفظ اور معنی دونوں صحیح ہیں یعنی لم یکن غیرہ تبشید یا ہے یعنی پھر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اسکو بدل نہیں ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قرآن کر دیا ہو پھر عمر نے بھی اسی کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور انکو بھی میں نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اسکو بدل نہیں پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پھر حج کیا میں نے اپنے باپ زبیر کے ساتھ سوائے انہوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اسکو بدل نہیں پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پھر میں نے سب کے اخیر میں جب کو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمر ہیں کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہیں ڈالا اور ابن عمر تو انکے پاس موجود ہیں یہ لوگ ان سے کہیں نہیں پوچھ لیتے اور سب طرح جن لوگ گذر چکے ہیں لنگ جب کہ میں قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہیں کھولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف تہوم سے احرام نہیں کہلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم میں داخل ہو تو پہلے طواف کرے نتیجتاً

المسجد ٹپڑی اور یسب باتین متفق علیہ میں) اور میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ شریفین
 لائیں مکہ میں تو اول بیت اسکا طواف کرتیں اور پھر احرام نہ پہنتیں (یعنی جب تک حج اور عمرہ سے
 فارغ نہ ہو لیتیں) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ امین اور انگلی بہن (یعنی حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اوزبیر اور فلامی نے فلا نے عمرہ لیکر پھر جب حج اسود کو چوا حلال ہو گئیں (یعنی
 بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا چوٹ کہا اس مسئلہ میں) **ف**
 یہ جو کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی کہ وہ امین و اُن کے بہن وغیرہ اور حج اسود کو چوا اور حلال ہو چکا
 اور مراد ان چوٹ والوں سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہیں اس لیے کہ یہ ان دنوں حاکمہ تھیں اور
 انہوں نے طواف و نغزو قوت عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع میں اور اسی طرح جو قول اسما کا اگر
 کی روایت میں آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہیں اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے
 اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان
 لوگوں کا عمرہ تھا جو حج سے فسخ کر کے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہیں کیا کہ قصہ
 انکا مشہور رہتا اور بھیجی ہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ متعیم سے لائیں
 تھیں اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تھا اس نے خطا کی اس لیے کہ حدیث
 میں تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حج اسود کو چوا حلال ہو گئیں اس سے مراد
 نہیں ہے کہ قبل سعی کے حلال ہو گئیں بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حج اسود کو چوا اور طواف اور سعی تمام
 کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہو گئے اور یہ مضمون اس عبارت میں مفید ہے اس لیے
 کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہیں ہوتا اور جب وہ کافر ہے
 کہ طواف کے بعد ہی ضرور ہے اور رادی نے اس قضیہ کو بہ سبب شہرت کے چوڑا دیا اگرچہ
 بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہیں اور سکا قائلین کو اس حدیث سے حجت نہیں ہو سکتی
 اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مقل ہے (نودی) **ع** اَمَّا كَذَلِكَ ابْنُ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَطَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
 هَذِي فَلْيَقُمْ عَلَى أَحَدِ أَمْرَيْنِ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَلْعَلْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي
 لَعَلَّتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذِي لَمْ يَلْعَلْ قَالَتْ فَلَبِستُ ثِيَابِي

كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ الرُّبُوبِ فَقَالَ قَوْمِي مَعِيَ تَقُلْتُ اَتُحِبُّ اَنْ اَتَّبِعَكَ مَرْجُومًا
 اسما ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبی اوی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم احرام باندھ کر نکلو
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کو ساتھ نہ ہو
 وہ احرام کہول ڈالے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو میں نے احرام کہول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی تھی یہ
 اُن کے شوہر تھے سو انہوں نے احرام نہ کہولا اسما کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور
 زبیر کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے کہا تم میرے پاس سے اودھ جاؤ (اسی طرح میں احرام میں ہوں) اور
 یہ احتیاط اور تقویٰ کی بات تھی کہ شاید بی بی کی طرف مائل ہوں اور شہوت سر جو بیڑ چھاڑ دو تو میں
 نے اُن کو کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کوڑوں کی رسیہ انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرو ہو
 کرو رتوں سے کیا ڈرتے ہو **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ
 قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْلَيْنَ بِالْحِجَابِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ
 جُرَيْجٍ عَنِ اَنَسَ قَالَ اَسْرَخْنِي عَنِّي اَسْرَخْنِي عَنِّي فَقُلْتُ اَتُحِبُّ اَنْ اَتَّبِعَكَ عَلَيْكَ
 ترجمہ اسما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں بھی ہے کہ جیسا سا کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئیں
 تو انہوں نے فرمایا تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ تو انہوں نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ میں
 تم پر کوڑوں کی رسیہ **عَنْ** ابْنِ اَلْاَسودِ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا حَدَّثَنِي اَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَلِمًا مَرَّتْ بِالْحِجَابِ تَقُولُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلُ ظَهْرُنَا
 قَلِيلَةُ اَنفَادُ كَانَا فَعَمِدْتُ اَنَا وَاحِدَتِي عَالِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمْ كُلُّنَا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَفْوِ بِالْحِجَابِ قَالَ هَاؤُنْ فِي رِوَايَةٍ
 رَأَى مَوْلَى اَسْمَاءَ وَكَلَّمَ بَيْتَ عَبْدِ اللَّهِ مَرْجُومًا ابْنِ اَلْاَسودِ رَوَاتِ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 نَبَتِ ابْنِ بَكْرٍ كَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ كَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ كَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ كَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ كَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ كَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ
 مکہ میں ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرام کے قریب مکہ کی بلندی کی طرف اور جب جانے والا محض پر
 چڑھتا ہے تو وہ دامن طرف پڑتا ہے (فرامین کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن
 کے ساتھ بیان کرتے تھے اور ہمارے پاس اندرون بوجہ کم تھے اور سوار یاں تھوڑی تھیں

اور قوشہ قلیل تھا (یعنی عرب کی سادگی اور دنیا سوزی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اسر کو چھو (یعنی طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پھر کوچ کا احرام باندھا اور بارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسماء کے مولے نے اور ان کا نام عبداللہ بن ابی **عَنْ مُسْلِمٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ مُتَعَةَ الْخِجِّ فَقَدْ رَخَّصَ فِيهَا نِكَاحُ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعَثَ عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَحَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا مَا دَخَلُوا عَلَيْهَا فَاسْتَلَوْهَا قَالَتْ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا كَمَا إِذَا امْرَأَةٌ خَلَّتْ عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَرَحْمَةُ مُسْلِمٍ قُرَشِيٍّ نَعَى كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَجَّجَ كَيْفَ تَمْنَعُ كَوِجَهَا تَوَاهُونِ** نے اجازت دی اور ابن زبیر اس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ بھہ ابن زبیر کی مان موجود میں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہا انہوں نے کہ پھر ہم اون کے پاس گئے اور انکو دیکھا کہ وہ ایک فرج عورت میں اور نابینا سوا انہوں نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمہاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسْنَادِ قَالَتْ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ مُتَعَةَ الْخِجِّ فَقَالَ شُعْبَةُ قَالَتْ مُسْلِمٌ كَذَبَ لِي مُتَعَةَ الْخِجِّ أَوْ مُتَعَةَ النَّسَاءِ مَرَحْمَةُ شُعْبَةَ ابْنِ سَنَاءٍ سَوِيٍّ هِيَ مَضْمُونَةٌ رَوَيْتُهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ مذکور نہیں اور ابن جعفر نے روایت میں سے کہ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا **ف** مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے انہوں نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے **عَنْ مُسْلِمٍ الْقَشِيرِيِّ يَمْنَعُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعُوا مِنْ أَهْلِ الْأَصْحَابِ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا مِنْ سَائِ الْهَدْيِ مِنْ أَهْلِيهِ رَحَلَ بَيْتَهُمْ نَكَاحَ طَلْعَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** میں نے ابن عباس سے اس سے متعہ سے سنا کہ کہتے تھے

لبیک پکاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپؐ یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ
 کے بعد احرام نہیں پہنایا اور نہ اون لوگوں نے جو قربانی لائے تھے اور باقی لوگوں نے عمرہ کر کے احرام
 پہنایا اور طلحہ بن عبیدہ ان میں تھے جو قربانی لائے تھے سوا انہوں نے احرام نہیں پہنایا اور
 نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشیر نے اون سے محمد بن یونس ابن جعفر نے اون سے
 شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبیدہ اون لوگوں میں تھے جو قربانی نہیں لائے
 تھے اور ایک اور شخص یہی اونہی میں تھے سوان دونوں نے احرام پہنایا **باب جواز التعمیر**
 فی اشهر الحج ج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ**
عنه ما قال کانوا یؤدون اتم العمرة فی اشهر الحج من الجبل فی الارض ویجعلون
 الحکم صفر ویقولون اذ ابرالکس دعنا الکس وانشک صفر حلت العمرة لمراتعهم
 قد مر الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم واهحابه جمیعة اربعة مہلین بالبحر فقاموا
 ان یجعلوها عمرة فتعاکم ذلک عندهم فقالوا یا رسول اللہ انی الحیل قال الحیل
 کے لئے **مرحبہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ جاہلیت میں اپنے
 اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنوں میں عمرہ لائیکور میں کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے
 مہینے کو صفر کر دیا کرتے تھے (یعنی اسلیم کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ دسی الحج محرم
 نوہ گاہبراجاتے اور لوٹ پاٹ کر سکتے اس لیے یہ شرارت مکانی کہ محرم کی جگہ صفر کر کہہ دیا اور
 اور خوب لوٹ پاٹ کی اور حب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اسکا ادب کیا اور یہی نسی ہی جس
 کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹوں کی پیٹھ میں اچھی ہو جادین (یعنی
 جو سفر حج کے سبب لگ گئی ہیں اور زحمتی ہو گئی ہیں) اور استمن ہو جادین کے اونٹوں کے نشان
 قدم مٹ جادین اور صفر کا مہینہ تمام ہو جاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ یارچو تھی ذی الحج کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہو کر وہ اپنے
 انگو حکم فرمایا کہ اس حجر کے احرام کو عمرہ جادین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذر چکا)
 سوچے لوگوں کو بڑی انوکھی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کبے حلال ہوں (یعنی پورے
 پاؤں ہونے کے بعض چیز سے بچتے رہیں) تو آپؐ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنی کسی چیز سے بچنے

کی ضرورت نہیں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا لھج کقدیم لا ربیع مضمین من الحجۃ فیصل النحر وقال لکما فی النحر من شاء ان یجعل ما عنده فیصل النحر عن عبد اللہ بن عباس کہ فرزند فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک بکاری تھی حج کی بہرہ چار تاریخیں گذرین دیجیہ کی اور اپنے صبح کی نماز پڑھی بہرہ نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جب حاجی جا ہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تروت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے ادن سے روح نے اور کہا مسلم علیہ رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے ابی داؤد مبارکی نے ادن سے ابو شہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے ادن سے یحییٰ بن کثیر نے ان سب روایت کی شعبہ ہوا اسی اسناد سے مگر روح اور یحییٰ بن کثیر دونوں نے مجھ سے کھا جیسا کہ نصر نے کھا تھا یعنی اوپر کی روایت میں کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابو شہاب کی روایت میں یہ جو کہ کلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک بکارتے ہوئے اور ادن سب راویوں کی روایت میں یہی معنون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطلی میں پڑھی سو اجنبی کے روایت کے کہ ادس میں اسکا ذکر نہیں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ لا یرویون من النحر وہم یکتون یا لھج فامروہم ان یجعلوا عنہم عبد اللہ بن عباس کہ فرزند فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے باوجود یہی تاریخ دیجیہ کی مکہ میں آئے لبیک بکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ اسکو عمرہ کر ڈالو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلی اللہ علیہ وسلم الصبح یدنی طوی وقدم لا ربیع مضمین من النحر واما أصحابہ ان یجئوا الاحرام ثم یعمروہ الا من کان معہ الھدی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذوی طوی میں (روہ ایک وادی مکہ کے قریب) اور مکہ میں آئے آپ جب تاریخ جو تہی گذر چکی دیجیہ کی اور اپنے بارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالیں مگر حکم نباس قربان ہو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ عمنہ استمعتھا فھن لہ یکن عنده الھدی فیلھل الھل کلہ فان العسرة قد دخلت

فراتحجۃ الی یوم القیمۃ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمر جس سے پہلے نعر
 لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کہول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنوں میں
 روا ہو گیا قیامت تک **فائدہ** روا ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے
 تھے **عن شعبۃ** قال سمعت ابا جمرۃ الضبی قال ثمتت عنانی ناس عن ذلک
 فانکبت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألتہ عن ذلک فامر فی ہاتلہ انطلقت
 الی البیت فتمت کانتی ایت فماری فقال عمرہ متقبکہ کما حج مبرور قال فانکبت
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ناخبرکما الذی رايت فقال اللہ اکبر اللہ اکبر
 سنۃ ابي القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ شعبۃ نے ابو جمرہ ضبی سے سنا کہ انہوں نے
 کہا میں نے متع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے پوچھا
 سو انہوں نے مجھے حکم دیا اور میں بیت کو پاس جا کر سوڑا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا
 اور اُس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی مقبول ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے خواب بیان کیا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت جو ابی القاسم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی (یعنی پہر کیوں نہ قبول ہو) **باب** اشعار البلیات وتقلیدہ عند
 الکاحبہ ام قربانی کی کوٹان چیرنی اور سکو گزین ہار ڈالنے کا بیان **عن**
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطمۃ یذی
 الحلیفۃ شمر دعا یناقیہ کاشعدها فی صفحۃ سنامہا الایمن وسکت اللہم نا
 فکدہا لعلین شمر ذکب راحلتہ فکنا استوت بہ علی البید او اهل یالچ
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظھر کی نماز پڑھی وہی
 الحلیفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنی قربانی کی اور اس کی کوٹان کے اوپر داہنی طرف اشعا
 کیا یعنی ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اس کے گلے میں دو جوتوں کا ہار لٹکا دیا یہ تقلید
 ہوئی) پہر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدار پسیدی کٹری ہوئی تو آپ
 نے لبیک پجاری (یعنی اگرچہ نماز کے بعد ہی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہاں بھی پجاری) **ف**
 یہ کو بچا دیدینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہر پاجائے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکہ کسی کنگو

ایذا ندر اور لوئے نہیں اور کچھ مستحب ہے انہی روایتوں کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو جو بدعت کہا ہے کچھ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہو شاید اُن کو یہ احادیث نہیں پہنچیں اور اسکیواشعار کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اسکو مشلہ کہا ہے وہ قول ہی لغو ہے اس لیے کہ یہ مشلہ نہیں بلکہ مانند فصد و حجابست کی ہے یا مانند ختان اور دغ کے اور اس اشعار کی حکمہ تمام علماء کے سلف و خلف کے نزدیک نہ اپنی جانب سے کو مان فخر کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائین جانب صحی اور اس حدیث میں اُن کا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے شافعی کے اور نزدیک علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اُس کے قائل نہیں ہیں اور شاید انکو یہ احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ میں بائین بہت ہیں اور وہ محبت ہیں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول محبت نہیں اور پھر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنیہ کو اشعار ضرور نہیں ہیں کہ صنیف ہو اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسطرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کو لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعی کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دو چیزوں کا مستحب ہے اور یہی مذہب تمام علماء کا اور اگر تاگا چڑا کچھ اور ڈال دیا تو بھی روا ہے اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور کچھ اونٹنی اوسکی سوا تھی جسکو اشعار کیا تھا اور سوا ہونا ج میں فضل ہو ابیدل چلنے سے کھا مسلم علیہ الرحمۃ اور روایت کی ہے یہی حدیث محمد بن مشن نے اُن سے معاویہ نے اُن سے ہشام اُن کے باپ نے اُن سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے مگر اوس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حبیبہ الخلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا **باب** قَوْلِهِ لَا بَيْنَ عَيْنَيْنِ مَآ هَذَا الْفُتْيَا اَلَّتِي قَدْ تَشَعَّقَتْ اَوْ كَشَعَبَتْ بِالنَّاسِ اَحْلَالُ كے بارہ میں ابن عباس کے فتوے کا بیان **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعَجَبِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْعَجَبِ لِمَ لَا بَيْنَ عَيْنَيْنِ رَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا هَذَا الْفُتْيَا اَلَّتِي قَدْ تَشَعَّقَتْ اَوْ كَشَعَبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ حَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سَنَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْ رَجَعَتْ رَحْمَةُ قَدَرِهِ قَدَرَهُ نَعَمْ قَالَ اَبُو حَسَّانَ اَعَجَبٌ سَنَةُ كَيْفَ كَانَ اَكْبَدَ شَخْصٌ نَعَمْ بَنِي عَجَبٍ كَيْفَ كَانَ

ابن عباسؓ کیا فتویٰ آپ بتی ہیں جس میں لوگ مشغول ہو رہے ہیں یا جس میں وہ لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں
 کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی حاجیوں میں سے اور اس طواف سر طواف قدوم مراوے) سودہ حلال
 ہو گیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہارا رنگ میں خاک بہر جاوے
 (یعنی تمہارا رخلاف ہو تو ہو کرے) **عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْنِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّعَ بِالنَّاسِ مِنْ خَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوْفُ
عُمَرَةَ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّانَ رَغِمَتْ لَهُمْ تَرْجُمَةُ قَتَادَةَ سِرَّ رَوَيْتَ هَـ
 کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ بھیکہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگوں
 میں بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اسکو عمرہ کر ڈالے (یعنی اگرچہ
 احرام حج کا ہووے) تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
 تمہارے ناک میں خاک بہرے **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ**
لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا عَائِرٌ حَاجٌّ وَلَا أَحَلٌّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ
قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَعَلْنَا آلَ الْبَيْتِ أَلِئْتِكُمْ قُلْتُ كَذَلِكَ قَالَ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ
قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَبْلَهُ كَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ
مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ عَطَارَ
 نے کہا کہ ابن عباس فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی پہلے پہل تک کے آتے ہی)
 وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی معتمر ہو) میں نے عطاء سے کہا کہ یہ بات کہاں ہو کہتے
 تھے انہوں نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر جگہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
 تک ہو تو میں نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے انہوں نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل
 اُسکا بیت اللہ سے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل
 مبارک سے نکالتے تھے کہ آپؐ خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع میں **ف**
 نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بھی جب طواف
 کرے بیت اللہ کا تو اسکو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہے سلف ہوں خواہ خلف اسلم کہ تمام علما کا قول یہ ہے

کہ حاجی کچر وطوان قدم حلال نہیں ہوتا بلکہ جینکے وقت عرفات اور رمی جبار اور حلق اور طواف زیارت سے ناسخ نہ ہو وہ محرم
اور تین چیزوں کے بجائے نسیرو دو نو طر حاکم اصل پہلے یعنی پورا کہ سب سے حلال ہو جاوے وہ تینوں میں سے کسی جبرہ عقیدہ اور طواف
اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقت عرفات کو بعد ہوتا ہے اور رمی جبرہ اور حلق اگر کر چکے ہے اور طواف
زیارت نہیں کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت میں ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہیں اس لیے کہ آیت کا
مضمون صرف اتنا ہے کہ قربانی کا محل بیت المقدس ہے یعنی وہاں فحش کچھ ہے یعنی حرم میں ہے اس میں حرم کہو تو کہو کہو ان کا
مطلق ذکر نہیں اور مسئلہ لال آنکھانی صلا علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع میں انچھو باروں کو کہ احرام پہن لے لینا سو
بہی اس لیے کہ انکو مذہب پر ہکو دلائل نہیں اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فسخ کا جو حکم یا وہ اسی سال کے لیے ہمارے خلاصہ تقریر ہے
نودی کی اور ابن تیمیہ کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہو مگر جو بدی لایا ہو جیسا حدیث
میں ہے کہ ہر اور یہ فرمانا نودی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تہی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر
چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نوچیا کہ حکم فسخ جواب دینے میں یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ابدالایا کر لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آچکی ہے غرض خاص کر فسخ کا اسی سال کے ساتھ
جیسا نودی نے لکھا ہے عجیب بات ہے یہ حدیث کے رد میں ابن عباس کا اور ابن تیمیہ کا قوسی معلوم ہوتا ہے کہ جو ہر
کے خلاف ہو اور ابو موسیٰ اشعری کا یہی قول ہے جو ابن عباس کہے کہ وہ بھی ساری اس کے لیے فسخ حجہ بعد کو جا
جانتے ہیں اور ابو موسیٰ اشعری فتویٰ دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت میں خلافت ابو بکر کی اور کچھ ابتدا میں خلافت
عمر کے یہاں تک کہ حضرت عمر اس مانع ہوئے پھر نہوں بل سکتا حکم رسول معصوم کا منع ہر عمر کے اور زاد المؤمنین کہ حجہ
بھی حضرت عمر کا اس منہ سے ثابت ہوا ہے منہ فسخ زیادۃ الاطلاع فیہ حجۃ الیہ **باب** جواز تفسیر فی الحجۃ من
شعیرہ وائتہ لایحییٰ خلقتہ وائتہ لیکون خلقتہ لکون تفسیر عند الکثرۃ بالکثرنا ہی واسم او طلق وجہ نہیں اور
مستحب کہ وہ کو پاس منہ وری با کثر اور **حکم** کاؤس قال قال ابوعباس قال لی معاویہ علیہ السلام انی قد
فصرت من راس الشجر علی اللہ علیہ السلام عند الکثرۃ ثم تفسیر فقلت کہ کہ انکم لہذا الا حجتہ علیک مرجحہ
طاؤس لکھا کہ مجھ سے ابن عباس نے اسے تعالیٰ عنہما نوکر کیا کہ مجھ سے معاویہ لکھا کہ میں تو تھے خبر دے چکا
ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کے بال کترے ہیں مرفوع کے نزدیک ترکی پرکان سر
سومین نے ان کو جو ابد یا کہ یہ تو تمہارے اور مجھ پر **حکم** کاؤس عن ابوعباس یعنی اللہ تعالیٰ
عنہما ان معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکبرۃ قال فصرت عن رسول اللہ

بِجَلِّ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْكَ سَلَامٌ بِمَشْفَقِصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْدَةِ أَوْ رَأَيْتَهُ يُقْطَرُ عَنْهُ بِمَشْفَقِصٍ

وَهُوَ عَلَى الْمَرْدَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ میں نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مردہ کے اوپر

تیر کی بہال سے یا میں نے آپ کو مردہ پر دیکھا کہ آپ بال کتر وار ہے میں تیر کی بہال ہی مردہ پر **ف** اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ بال کتر وانا ہی روا ہے حج و عمرہ میں اگرچہ منڈانا افضل ہے اور قلعہ میں افضل ہے ہر کہ عمرہ

کے بعد کتر وائے حج کے بعد منڈائے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہی معلوم ہو کہ قصر و حلق مردہ

کے پاس ہو عمرہ میں کہ مردہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منیٰ میں

کے اور اگر حرم میں کہیں اور یہی ہو تو طبی و اسے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہوں نے حضرت کے بال

کترے یا کترنے دیکھا عمرہ جبرائیل میں ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ فارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ

الوداع میں آپ نے منیٰ میں حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ

قضا پر بھی معمول نہیں ہو سکتی اس لیے کہ عمرہ قضا سنات میں ہوا ہجرت سے اور اس وقت تک حضرت

معاویہ ایمان نہیں لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھویں سال ہجرت کو ایمان لائے تھے یہی قول مستحضر

اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی

یہ ہوتی اون لوگوں سے کہ حضرت کو حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ فارن تھے جبار وایات متعددہ میں اور پھر

ہر اک آپ ساتھ ہدیٰ نبوی اس لیے آپ نے احرام نہیں کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ مَعَ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرُّ بِالْحَجِّ

إِلَى سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرُّ بِالْحَجِّ

مَعَ أَخَانَا فَلَمَّا مَرَرْنَا بِمَكَّةَ أَمَرْنَا أَنْ تَجْعَلَ كَمَا تَجْعَلُ الْأُمَمُ سَائِلَ الْهَدْيِ فَلَمَّا كَانَ

يَوْمَ التَّوْبَةِ وَرَحْنَا إِلَى سَعِيدٍ أَهْلَكْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے ہر جب کہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں

مگر وہ لوگ جنکو ساتھ فرمایا سے ہر جب آٹھویں تاریخ ہوئی ذی الحجہ کی اور ہم سب منیٰ کو چلے تو ہر ایک

پکاری حج کی (یعنی بیچ میں عمرہ کر کے احرام قبول ڈالتا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک

پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم سے مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہیں کہ آپ سنیں اور

مردوں کو بکارنا سب ملکہ کے نزدیک سب ہر **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَعْدٍ** الْحَدَّثَنِیَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْهُمْ مَا كَانُوا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُذُوا نَصْرُحُ بِالْجِجِ حَرَاكَ الْبُوعِيدِ
 اور جابر دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے جج بکار تے ہوئے **عَنْ**
 ابْنِ نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَا فِي الْقَوْمِ فَقَالَ ابْنُ
 وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْمَتَعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ لَعَلَّنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَمَا كُنَّا نَقُولُ لَهُمَا تَرْجَمُ
 ابی نضرہ نے کہا کہ میں جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونوں
 متعون میں اختلاف کر رہے ہیں (یعنی ایک متعون بن امین اور ایک متعون جج میں) تو جابر نے لکھا کہ ہم نے دونوں
 متعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہیں پھر حضرت عمر نے ان دونوں کو منع فرمایا تو کہنے
 نہیں کیا **ف** منع فرمانا حضرت عمر کا متعجج کو اس اہ سے تھا کہ آپ کے غرض میں ہی کہ افضل یہ
 سے کج اور عمر کو الگ الگ سفر میں بجا لادین کو یہ منع اس نظر سے کہ افضل کو کیوں ترک کرنے ہیں
 اگرچہ متعجج کو بھی جائز جلتے تھے اور متعون کا منع فرمانا اس نظر سے تھا کہ وہ قیامت تک تمام ہو چکا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تھے اسلئے آپ فرما دی
 حرمت کو مشہور کر دیا ہے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدِمُوا الْيَمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَكْتُ قَالَ أَهْلَكْتُ بِأَهْلَالِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَتْ مَعِيَ الْهَدْيُ لَكُنْتُ الْبَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 نے کہا کہ حضرت علی بن سہل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تم نے کیا احرام باندھا اور تم
 نے کہا میں نے یوں لبیک بجا رہی کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہو آپ فرمایا
 کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو میں عمرہ کر کے احرام کہولڈ اتا لیکن اب تم بھی احرام نہ کہوں جیسے
 میں نہ کہوں گا **عَنْ** سَلِيمِ بْنِ خَيْثَانَ وَبَعْدَ الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ خَيْرٌ أَنْ يَفِي دِمَائِهِ بَعْضُ
 كَلَّكْتُ تَرْجَمُ سَلِيمُ سے اسی سند سے بھی مرفوع ہو اگرچہ ہر کی روایت میں کَلَّكْتُ کا لفظ ہے
 لا کَلَّكْتُ کی جگہ پر یعنی دونوں کے ایک ہی ہیں **عَنْ** يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ
 ابْنِ حُمَيْدٍ وَحُمَيْدُ بْنُ سَمْعُوْنَ النَّسَائِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِجَمِيعِ الْكِبَرِ عُمَرَةُ وَحُجَّاءُ الْكِبَرِ وَغَيْرُهُمْ
 سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک بکارس حج اور عمرہ دونوں
 کی **عَنْ** یَحْيَى بْنِ ابْنِ اسحاق وَحُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ لِحُجَّيٍّ سَمِعْتُ اَنْسَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِبَيْتِكَ عُمَرَةُ وَحُجَّاءُ قَالَ حُمَيْدُ
 قَالَ اَنْسَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِبَيْتِكَ بَعُمَرَةُ
تَرْجُحٌ وَهِيَ مَضْمُونٌ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ تَالِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ يَخْبُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُحْلِلَنَّ بَيْنَ مَرْيَمَ
 وَبَنِي إِسْرَءِيلَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيْتَيْنِ تَهْتَمُّمَا تَرْجُحُهُ خُطْبَةُ جَنْبَلَةَ بِنْتِ اسلم سے جن انہوں نے ابو ہریرہ
 سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوس کو ہاتھ میں سے
 کہ البتہ بلا خاک و شبہ عیسیٰ فرزند مریم کے روحاکی کہاٹی میں جبکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک بکارس حج
 حج کی یا عمرہ کی یا قرآن کریں گے اور دونوں کی لبیک بکارس حج کی ایک ہی ساتھ **ف** بقیات کے
 قریب ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما دیں گے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا حکم قیامت تک رہیگا
 اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور نازل ہوں گے اور معلوم ہوا کہ
 اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحب حق ہیں نہ متذہب بمذاسب اہل تقلید یا مقلدون کا وہم باطل
 ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر ذلک باطل **عَنْ** ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَثَلَّةُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَهِيَ مَضْمُونٌ ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر ذلک باطل **عَنْ** ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 نے اون سو ابن و رب نے اون سو یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے خطابہ بن سلمی نے
 اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس
 پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دونوں
 راویوں نے بیان کیا ہے **بَابُ** بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَاهُ يَحْيَى
 بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر وں کا اور اون کے وقت کا **عَنْ** قَتَادَةَ اَنْ اَنْسَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي ذِي
 الْقَعْدَةِ اَلَا لَيْتِي مَعَ حُجَّتِهِ عُمَرَةُ مِنَ الْحَدِيثِ يَتِي أَوْ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ يَتِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ

بیٹے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور میں اُسکے مسواک کی آواز
سن رہا تھا سو میں نے کہا ابو عبد الرحمن (یعنی ابوبکر) عبد اللہ بن عمر کی (کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
میں عمرہ کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ان میں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اے
میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ
کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں اور جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
ہے بخیر ابو عبد الرحمن کو تم سے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپ نے عمرہ
کیا تو ابو عبد الرحمن آپ کے ساتھ تھے اور ابن عمرؓ باپ بیٹی اور نہ مان پڑنا اور چپ ہو رہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ ابْنَةُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جَالِسٌ فِي الْحَجَرَةِ عَالِيَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَالنَّاسُ يَصْلُونَ
الضُّمْحَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَواتِهِمْ فَقَالَ بَدَعَهُ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ عُمَرُ
إِخْذْ لِي مِنْ فَرْجِي فَكُفِّرْهُمَا أَنْ يَكُنَّ بَيْنَهُ وَرُؤُوسِهِ وَوَسْمَعًا اسْتَبَانَ عَالِيَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا فِي الْحَجَرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ لَمْ يَقُولِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ عُمَرُ إِخْذْ لِي مِنْ فَرْجِي
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَلَا هُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ ترجمہ مجاہد روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اور عروہ
دو مسجد نبوی میں گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھ
تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے انہوں
نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور استہام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کئے بدعت ہے)
پھر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں
اور انہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون میں سے رحمتیں ہر سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلا دیں یا
انکو روکیں اور میں نے مسواک کر نیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
کہ وہ حجرے میں تھیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مومنوں کی ماں جو ابو عبد الرحمن کہہ

رجمین ادنیہوں نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں کہ انہوں میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
 ہیں ایک اس وقت میں سے جب میں توجنب عاتکہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت
 کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جو یہ ادن کے ساتھ نہ ہوں اور
 رجب میں آپ کوئی عمرہ نہیں کیا **ف** حاصل ان روایاتوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ میں سال حدیبیہ میں چھٹے سال میں ہجرت کے اور اس عمرے سے
 کافرون نے روکا اور سب نے احرام کو لٹا لٹا کر اس کے کہ طواف وحی فرمادین اور یہ بھی عمروں میں شمار
 کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور میں سن سات ہجری میں اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تھا اور تیسرا ماہ مذکور میں
 سن آٹھ ہجری میں اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اس کا ماہ
 میں ہوا اور اعمال اس کی ذی الحجہ میں ہوئی اور ماہ رجب میں کوئی عمرہ ٹھہر گیا علما نے کہا ہے کہ عبد اللہ
 بن عمر بھول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عاتکہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اونکی بات
 رد فرمائی تو وہ چپ ہوئے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ میں اس لیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے
 کہ وہ ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے چنانچہ اوپر گزر چکا ہے اور بعد ہجرت کو تو آپ نے ایک ہی
 حج کیا اور قبل ہجرت کہ مسلمین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب میں دو ہی آئے ہیں اور زید
 بن ارقم کی روایت میں یہاں انہیں چار جہاد مذکور ہیں اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کو بچپن میں اور
 بعضوں نے ستائیں ہی کہی ہیں اور اس کو سوا اور یہی قول ہیں کہ وہ کتب مناری میں مشہور ہیں اور
 یہ جو جناب عاتکہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کھیری یعنی قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول
 چال ہو اور بعضوں نے اسے عمری کہہ کر جانز کہا ہے اور امام مالک کو نزدیک یہ مکر وہ ہے اس لیے
 کہ اس میں تنظیم ہے غیر اس کی اور شاہد بہت ہو اللہ تعالیٰ سے اس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوٰۃ
 ضعیفہ کو اس نظر سے تھا کہ اس کو لیے اجتماع کرنا اور مساجد میں مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
 بدعت ہو اگرچہ اصل اس کی سنت ہو ثابت ہو اس سے معلوم کہ جس کی اصل ہی ثابت ہو وہ بھی بدعت
 شرعی کے بدل میں سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت میں فرض کا سا اہتمام اور سب میں وہ جگہ
 انتظام اور مکروہات حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات میں داخل
 کر دیتے **باب** کُتِلَ الْعُمْرَةُ فِي مَكَانٍ رَمَضَانَ شَرَفٌ فِي عَمْرِهِ فِي تَفْصِيلِ عَمْرِهِ

عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقولان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا امرأة منكم لا تمسك ستمها ابرح ابن عباس رضي الله تعالى عنه فكنيت اسمها ما منعك ان تجي معنا فالت كذا كذا لا تاخذان فخر احوذ لهما وانها على ناخيه وتركنا ناخيا ننطح عليه قال فاذا احببنا رمضان ناعظمه في كان عمرة فيه تعدل حجة

ترجمہ عطاء نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام ہی لیا مگر میں یہ بول گیا کہ کیوں تم ہمارے ساتھ حج کو نہیں جاتے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس باہنی لانے کے دوہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اس پر ہم باہنی لاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اس کا بھی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اس کا حج کے برابر ہے مگر یہ نہیں کہ حج فرض اور عمرہ سے اور حادے اور اس عورت پر حج فرض تھا کہ اس کے پاس سواری تھی **عن** عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا امرأة منكم لا تمسك ستمها ابرح ابن عباس رضي الله تعالى عنه فالت كذا كذا لا تاخذان فخر احوذ لهما وانها على ناخيه تركنا ناخيا ننطح عليه قال فاذا احببنا رمضان ناعظمه في كان عمرة فيه تعدل حجة

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اس میں ہے کہ اس عورت کو کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پردہ اور اس کا بچہ حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چھوڑا باہنی لاتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے **باب** استنباط دخول مكة من الثنية العليا والخروج من الثنية السفلى

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة من مكة فدخل من طريق المعترس واذا دخل مكة دخل من الثنية العليا فخرج من الثنية السفلى

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرسل کی راہ سے داخل ہوتے (معرسل ایک مقام ہے مدینہ سے چوبیس میل پر) اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی سب سے

کہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شخص سو بھٹکنے والے **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ وَهَبُ بْنُ الْعَلَاءِ الْكَلْبِيُّ بِالْبَطْنَاءِ مَرْجَمٌ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ مَضْمُونٌ مَرْدِيٌّ هُوَ
ایک روایت میں نہر کی پر ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اور پر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک
مقام کا نام ہے) محصب کو بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابلہ مکہ میں اتر جاتے ہیں **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مَكَّةَ
مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا رَوَايَتُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ بِهَا نَوَاسِلَ وَأَوْبَاطَ كَيْطَرٍ وَأَوْبَاطَ نَيْبِجٍ كِي طَرَفِ سِرِّ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الْفَجْرِ مِنْ مَكَّةَ كَمَا إِذَا مِنْ أَعْلَاهَا
مَكَّةَ قَالَ هُنَاكَ فَكَانَ إِنْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كَلْبِيَّمَا دَكَانَ إِنْ أَكْبَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَلْبِيَّ
مَرْجَمٌ جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا رَوَايَتُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ
بِهَا نَوَاسِلَ وَأَوْبَاطَ كَيْطَرٍ هُوَ نَوَاسِلُ كَيْطَرٍ كِي بَنْدِي كَيْطَرٍ هُوَ (کہاں ہمزہ کے ساتھ) اور بدس ایک ٹیلہ
ہے کہ کی بَنْدِي کَيْطَرٍ اور کہہ بغیر مد کے ایک ٹیلہ ہے کہ کے نیچے کَيْطَرٍ (ہنام بے کہا کہ پرے
والد اور دونوں کَيْطَرٍ سو داخل ہوتے تھے اور اکثر کہ کَيْطَرٍ سو داخل ہوتے تھے **بَابُ**
اِسْتِحْبَابِ الْبَيْتِ يَذْنِي طَوْى عَيْنًا إِرَادَةَ دُخُولِ مَكَّةَ وَأَخْذِ نَسَالِ الدُّخُولِهَا وَ
دُخُولِهَا تَهَاكَ ذِي طَوْى مِينَ رَاتٍ كُورِهَا سَوْبِ اور نہا کردن کو مکہ میں جانا **عَنْ** اِبْنِ عَمْرِو
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ يَذْنِي طَوْى حَتَّى
أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى
الطُّلُوعَ قَالَ لِحَبِيبِ بْنِ كَثِيرٍ مَرْجَمٌ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ مَضْمُونٌ مَرْدِيٌّ هُوَ
سلم شب کو ذی طوی میں ہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے کہ سے قریب) صبح کو بوقت تک پہر کہ
میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں
آپ صبح کی نماز پڑھی **عَنْ** ثَارِفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ
إِلَّا بَاتَ يَذْنِي طَوْى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْتَسِلُ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ تَهَادُ أَوْ يَدُ كُورِ عَيْنِ الْمَشْرِقِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ تَعْلَهُ مَرْجَمٌ نَافِعٌ سِرِّ رَوَايَتُهَا أَنَّ ابْنَ عَمْرِو بْنِ نَجَاجَةَ حَبَسَ

ہم فی طوی میں رات کو نہ ہتی پہر جب وہاں صبح ہو جاتی نہاٹے پہر داخل ہوتے دن کو اور نوک کرتے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے **عَنْ** تَارِجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِدَنِي طَوًى وَيُنِي بِدَنِيهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ
 يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةٍ غَلِيظَةٍ
 لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ لَكُمْ ذَلِكَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةٍ غَلِيظَةٍ مَرَجَبِ
 نافع سے روایت ہو کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طوی
 میں اور شب کو وہاں رہتے یہاں تک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس سجدہ میں نہیں سے جو وہاں
 بنی ہے مگر اُس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلے پر **عَنْ** تَارِجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ الْفُرْصَتَيْنِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ
 الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ لَكُمْ لَيْسَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَطْرُقُ الْأَكْمَةَ وَمُصَلَّى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَةِ السُّودَاءِ يَدْعُ مِنْ الْأَكْمَةِ
 عَشْرَ أَدْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّيُ الْمَسْتَقْبِلَ الْفُرْصَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ
 وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نافع کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے موٹھ کیا طرف دونوں ٹیلوں کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اس مسجد
 کو جو وہاں بنی ہے بائیں طرف کر دیتے تھے اوس سجدہ کے جو کنارہ کو پہرے ٹیلے کے اور جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اوس کا لے ٹیلے سے نیچے سے اوس کا لے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ
 لیا اس کے یکم ویش پہر نماز پڑھتے تھے موٹھ کیو ہوئے دونوں ٹیلوں کی طرف اس لئے پہاڑ کے جو
 تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے **اُنْ** ان سب روایتوں سے معلوم
 ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت نہاٹا مستحب ہے اور رات کو ذی طوی میں رہنا حکمِ براہ میں ہے
 ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کر لے اور خافعیہ کے نزدیک بھٹ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو نیم
 لے اور شب کو ذی طوی میں رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور
 بعضوں نے کہا رات دن دونوں ابر سے اور بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ

میں رات کو داخل ہوئے اور بعضوں نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اسْتَحْبَابُ التَّوَلُّبِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَالْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا سونپ ہونا طواف
 اول میں حج کے اور طواف عمرہ میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافِ الْأَوَّلَ حَتَّى ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا
 كَانَ يَسْلُكُ بَطْنِ الْمَسْبِلِ إِذَا حَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدُوعِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا يُفْعَلُ ذَلِكَ نَافِعُ نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
 کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چوٹے چوٹے قدم رکھتے اور چار بار عادت کے موافق
 چلتے اور رہتیا کے آنے کی جگہ میں دھڑکتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ میں اور ابن عمر بھی ایسا ہی
 کرتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 إِذَا حَافَ فِي الْحَجِّ سَوَّ الْعُمْرَةَ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ حَتَّى يَمْشِيَ
 أَرْبَعَةَ ثَمَّ يَصِلُ إِلَى بَيْتِ طُؤُفٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدُوعِ ابْنِ عُمَرَ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
 اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سے کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَهْدِمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَكْمَلَ الْكَفَّ الْأَسْوَدَ
 أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَهْدِمُ يَحْتَبِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چوتے اور پہلو پہل طواف کرتے
 تو تین بار دوڑتے سات پہرہ دن میں سے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجِّ إِلَى الْحَجِّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا
 وہی مضمون ہے **عَنْ** كُرَيْبِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَمَلَ مِنَ الْحَجِّ إِلَى الْحَجِّ
 وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّكَ نَافِعُ نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود و حجر سود
 تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجِّ إِلَى الْحَجِّ الْأَسْوَدَ حَتَّى
 انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ کے بیٹے سے دیا یہی رمل آپ کا مروی ہے **عَنْ**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکع الثلاثۃ احوال
 من الحجۃ الی الحجۃ وہی مضمون سے عن ابی الطغیلا قال قلت لابی جابر بن عبد اللہ
 تعالیٰ عنہ ارایت هذا الزملا بالبیث ثلاثۃ اطواف فی مشی اربعۃ اطواف اسنۃ
 ہو فان قومک یرعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکنوا اقال قلت ما قولک
 صدقوا وکنوا اقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون
 ان محمدا واصحابہ لا یمسکون ان یمسکوا بالبیث من الحذل قال وکانوا یحسدونہ
 فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسکوا الثلاث ویمسکوا اربعۃ قال قلت
 لہ احببتنی عن الطواف بین الصفا والمکروہ راکیبا اسنۃ ہو فان قومک یرعمون انہ سنۃ
 قال صدقوا وکنوا اقال قلت وما قولک صدقوا وکنوا اقال ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا الحمد ہذا الحمد حتی خرج
 العواتق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یضرب الناس بین
 یدیه فکماک من علیہ ذکب والشمی السعی اقصی ترجمہ ابو الطغیلا نے ابن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اسد کے طواف کی اور اس میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا
 سنت ہو اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہو تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹے ہیں میں سچے ہیں
 میں نے کہا اسکا کیا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف
 لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد اور ان کے یار بیت اسد تشریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لاغری
 کے سبب اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کو موافق
 چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت کو کہہ مقصود سمجھا یہ ادن کا جھوٹ تھا باقی
 بات سچ تھی) پھر میں نے کہا ہکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ میں سنی کرنے کے سوار ہو کر وہ
 سنت ہو کہ آپ کے لوگ اسو سنت کہتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ بھی ہیں جھوٹے ہیں میں نے
 کہا اسکا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی
 بیڑ بھاڑ ایسی ہوتی کہ کاری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں یہ محمد ہیں
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

یعنی جو بچہ بغل ہو چلو چلو جیسے امراء دنیا کے وسط پر ہوتی ہے آپ کو لیے نہ ہوتی تھی) پر جب لوگوں کے
 ثبوتی بہتر ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سہی کرنا افضل ہے (یعنی انا جو ٹھہرا ہوا کہ جو چیز بضرورت ہو
 تھی اور سکہ بلا ضرورت سنت کھا باقی بچہ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے) کہا مسلم نے اور روایت
 کی ہم سے محمد بن منشی نے ان سے زید نے اون سے جریری نے اسی ہنادی اسی روایت کو مانند
 اس بن یزید ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہیں کہا کہ وہ آپ کو حسد رکھتے تھے
عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ عَتَابِ بْنِ إِثْمَانَ قَوْمَكَ يَنْعَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَّكُمْ بِمَكَّةَ بِالْبَيْتِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ سَنَةٌ قَالِ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا رَجُمَهُ وَهِيَ مَضْنُونَةٌ
مِنْ بَخْتِ صَارِعٍ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَرَأَيْتَ قَدْ رَأَيْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَفِّ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى
نَاقَةٍ وَقَدْ كُنْتُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْصَحُ كَانُوا لَا يَدْعُونَ عَنْهُ وَلَا يَكْفُرُونَ ترجمہ ابی الطفیل نے
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ مجھ پر بیان کرو ابو الطفیل نے کہا میں نے ہر وہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور
 لوگوں کا ان پر مجرم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مان وھی تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپ کے پاس ہاتھ نہ تھے اور نہ ہاتھ تھے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَحْبَابَهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَنْزِلُ قَالَ الْمُسْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْهِمْ
عَدَا أَقْوَمَ قَدْ وَهَنَتْهُمْ الْحُمَّى وَقَوْمُنَا شِدَّةً فَجَسُّوهُمْ مَائِلَ الْحَبِّ وَأَمَوْهُمْ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَنْزِلُوا تِلَاكَةً أَشْوَاطَ وَمَيُّتُونَ مَا بَيْنَ الْوَكْتَيْنِ الْيَمِينِ الْمُسْرِكِينَ
جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُسْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ نَعْمُ أَنْ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ
أَجَلَدُ مِنْكَ أَنْ أَرَاكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَمْ يَنْفَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ
أَنْ يَرْمُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْرَاءَ عَلَيْهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
 کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بارگاہ میں آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تھا یہ غیر نادر

ہوا و مشرکون نے کہ رکھا کہ کل مہارے پاس ایسے لوگ آدین گے کہ انکو بخار نے صنویف و ناتوان کر رکھا ہے
 اور ٹبی ناتوانی ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھو اور بنی صلیٰ علیہ وسلم نے بارون کو حکم دیا کہ
 تین شوط میں رمل کریں اور ماہین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کو موافق چلیں کہ مشرکون کو
 اٹلی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ ان کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
 یہ تو ایسے کھاتور ہیں کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ (جو) انکو ساتون پہرون میں رمل کا حکم نہیں دیا
 تو اس لیے کہ یہ قہک جاوین گے **ف** ان حدیثوں سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہوا اور معذور رمل کے
 یہی ہیں کہ حلبی حلبی چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا اور کوذا ضرور نہیں کہ اس میں شجاعت اور
 جلاوت اور قوت معلوم ہو اور کچھ عمرہ کے طواف میں اور حج کے بھی ایک طواف میں مسنون ہے
 اور صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف میں ہونا چاہیو جس کے بعد سعی ہو اور پھر اتفاق
 ہے کہ رمل عورتوں کو مسنون نہیں جیسے صفا اور مردہ میں انکو دوڑنا ضرور نہیں صرف عادت کے
 موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ زمانہ ادھر نہیں اور
 بعض اصحاب کا نزدیک ادھر ایک قربانی ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں اور بیتا کی جگہ میں دوڑ کر
 چلنا ضرور ہر دمان دو ستر کہنہ لگا دیے ہیں اون کے بیچ میں دوڑ کر چلے اور جب تین پہیرے طواف
 کے پورے ہو جاوین تو چار بار تہی چکرون میں عادت کے موافق چلے اور یہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
 کی ہے جس میں مذکور ہے کہ ماہین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کو موافق چلیں یہ سابقین سال
 عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع میں آپ نے پورے تین شوط میں رمل کیا پس اب
 یہ روایت حجۃ الوداع کی ناخ ہے اور وہ مسنوخ غرض پورے تین شوط میں رمل
 ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب ہو کہ رمل جناب سول خدا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب تھا کہ کفار پر ناتوان مسلمانوں کی ظاہر
 نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ ہو مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہفتہ
 سنت ہر تین شوط میں اور ہر پہیرے کو طواف کے شوط کہتے ہیں اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب
 ہے کہ ساتون شوط میں رمل سنت ہو اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن مہشون کے نزدیک اگر
 رمل ترک کرنے تو قربانی دے اور انکام کا بھی پہلے یہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا (کل ہذا من الترمذی)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سجد ودل بالکویت لیلوی المشرکین قوتہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کو طواف میں اس لیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپ کی قوت دیکھیں اس لیے ابن عباس نہیں نہ منوں ہو اور یہ انہی کا مذہب ہے **باب** استیغاب استلاہ الزکائن الیما یکن فی الطواف صرف دونوں رکن میانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال لما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکب من البیت الا الزکائن الیما ینین ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے انہی دونوں کی طرف سے کونوں کو بوسہ دینا دیکھا **ف** کعبہ پر چلنے چار کونوں کا اور ستیل لینے لبا رکنا ہے اور دو کونے اوسکو میں کی طرف منسوب ہیں انکو رکنین یا نین کہتے ہیں اور دو کونے شام کی طرف منسوب ہیں انکو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم واقع ہے اُن دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہ یہی طواف میں داخل ہو جاوے اس لیے کہ یہ جگہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنا کے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونوں کونوں میانی کے کہ انکو بوسہ دیتے ہیں ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن میانی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے بنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہیں بخلاف شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کمند رجبہ حاشیہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے **عن** صالح بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ قال لما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد من الزکائن البیت الا الزکائن الا سود والذی یلیہ من نحو دور الجحیمین **س**الم نے اپنے باب سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونوں میں سے رکن اسود (دہی جو ہم رکن میانی اور بلکہ چلے ہیں) اور اسکو باس والے کونے کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہر سلام کرتے تھے **واقبلہ** سلام کے معنی چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں جاہیے اور رکن میانی کو نقطہ چھونا ہی اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیم پر نہیں واقع ہیں یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف انکا چھونا ہی مستحب کہا ہے چنانچہ امام حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور

عمر

ان دونوں کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا

ابو ذر غفیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے چار کونوں میں سے رکن اسود کو چھونا اور بوسہ دینا مستحب فرمایا ہے

رکن میانی

جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابوالثعنا کا یہی ہے کہ چار دن رکون کو چھوڑ کر
 اور قاضی ابوالطیب نے کہا ہے کہ ہر ت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کو نون کو نہ چھوڑے اور کہا ہے
 کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کو نون کو چھوڑے (نوی) **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ
 إِلَّا الْحَجَّزَ وَالْكَتِفَ الْيَمَانِيَّ **عَنْ** مُحَمَّدٍ النَّسَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَا تَرَكْتُكُمْ إِلَّا سَلَامًا هَذَيْنِ الْوَكْتَيْنِ
 الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَّزِيَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فَيُشَدِّدُ
 وَلَا يَحْدِيدُ **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 دَكَّحَ الْحَجَّزَ اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ
 آرام میں (یعنی کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عَنْ** تَلْحَافُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسْتَلَمَا الْحَجَّزَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ
 وَقَالَ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُكَ **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْهُ
 دَكَّحَ الْحَجَّزَ اسود اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے
 نہیں چھوڑا **عَنْ** ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ عَذِيرَ الْوَكْتَيْنِ الْيَمَانِيَّ
 ثُمَّ حَبَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَكَّحَ الْحَجَّزَ اسود اور رکن یمانی کے **بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْسِيمِ**
الْحَجَّزِ إِلَى مَوَدِّي الطَّوَاغِيتِ حج اسود کے ہوسہ کا بیان **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ قَبْلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَجَّزُ ثَمَرٌ قَالَ أَمَّا اللَّهُ
 لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَّزٌ وَكَوَلَا ابْنُ أَبِي رَاسَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
 قَبَّلْتُكَ زَادَكَ رُفْنِي رَأَيْتُهُ عَمْرُوًا وَخَدَّيْنِ يَمِينُهُمَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ
عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُكَ **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْهُ
 دَكَّحَ الْحَجَّزَ اسود اور کہا کہ اسود کا اور کہا کہ اسود کا

قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پیغمبر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا
 ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہوں نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ پر
 کی زید بن اسلم نے اپنے باب اسلم سے **عَنْ** اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ دَخَلَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَبْلَ الْحَجِّ وَقَالَ اِنَّكَ قَبِيْلَكَ وَارَاقَ كَعَلَمِكَ اَنَّكَ حَبَشٌ وَارَاقَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ وَهِيَ مَضْمُون **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
 قَالَ رَأَيْتُ اَلْأَصْلَحَ يَغْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَّ وَيَقُولُ وَاللَّهِ اِنَّكَ
 وَارَاقَ كَعَلَمِكَ اَنَّكَ حَبَشٌ لَا تَهْجُرُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تَكُوْلُ اِنَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَبْلَكَ مَا قَبَلْتُكَ وَفِي وَارَاقَ الْمُقَدِّمِي وَارَاقَ كَعَلَمِكَ اَنَّكَ حَبَشٌ وَارَاقَ اَلْأَصْلَحَ مَرْحَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ
 کہا کہ میں اصلح کو (یعنی جس کے سر پر بال نہ ہوں) انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں
 اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور جاوے اور وہ اس سے پرانا مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہو
 اگرچہ دوسرا شخص برا مانے اور فرماتے تھے مجھ کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تجھ کو بوسہ
 لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پیغمبر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اس قول کو بت
 پرستوں اور گورپرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مرگئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ
 ہماری مراد نیکی اس لیے کہ جب حجر اسود جو ہمیں اللہ سے اسکا بوسہ ہی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جنکا بوسہ
 کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال بپاک کے ساتھ کہ کیونکر جائز ہوگا اور آگے وہی مضمون ہے
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رِئَابَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَّ
 وَيَقُولُ اَلْأَقْبَلُ اَنَّكَ حَبَشٌ وَلَا تَكُوْلُ اِنَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقْبَلُكَ لَمْ أَقْبَلْكَ وَهِيَ مَضْمُون **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبْلَ الْحَجِّ وَالزَّمَنَةَ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَفِيًّا مَرْحَمَةُ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور بٹ گئی
 اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت مجھو جاتے تھے **عَنْ**
 سُفْيَانَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَارَاقَ رَأَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفِيًّا وَارَاقَ

وَالَّذِي تَرْتَجِمُهُ سَفِيَانُ سَ وَهِيَ مَضْمُونٌ مَرُوضِي هُوَ مَكَرَاسُ مِثْلُ بَنِي كَاذِرٍ نَهْنِ **ف** اِنْ دَاوُتْ
 سَ مَعْلُومٌ هُوَا كَسْبِدَه كَرَنَا حَجْرًا سَوْدَ بِرُجُوبٍ **بَابُ** حَوَازِ الطَّوَاثِ عَلَى تَعْيِيرِ رُغْنِي
 وَاسْتِلَاكِ الْحَجْرِ عَجْنٍ وَخَوَّهَ لِلْأَكْبَ اِنْ بِرُطُوفٍ رَوَا هُوَنَا اَوْ جُطْرِي وَغَيْرِهِ سَ حَجْرًا سَوْدَ كِ
 جَهْوَنَ كَا بِيَانِ **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافٍ فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ عَلَى تَعْيِيرِ الْكُنْ مَحْجَنٍ مَرْتَجِمُهُ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَايَتُهُ كَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَ مَحْجَةِ الْوُدَاعِ مِثْلِ اَوْثٍ بِرُسُوَارٍ هُوَا طَوَاثِ
 كِيَا اَوْ حَجْرًا سَوْدَ كُوَا بِنِي جُطْرِي سَ جَهْوَلِيْتُهُ **ف** اَمْجَن اَوْسٍ جُطْرِي كُوَا كَهْتُهُ مِثْلِ كُوَا كَا كِيَا سَ
 مَوْثٍ اِهْوَا هُوَا تَا هُوَا سَوَارِ اَوْثٍ كَا اَوْسٍ سَ كَرِي جُطْرِي جَبْرِ زَمِيْنٍ سَ اَوْهَا لِيْتَا هُوَا اَوْ رَدَّوْكَ سَ
 اَوْثٍ كُوَا كَهْتَا هُوَا اَوْ رَجُومٍ كَ وَفَتْ رَكْنٍ كُوَا كَرُجُوزٍ نَ سَ قُوَا جُطْرِي وَغَيْرِهِ سَ جَهْوَلِيْتُهُ اَوْ رَهْكَوْكَ سَ
 دِيْلَ اَوْ رَا سَمْعِيْثُ سَ مَعْلُومٌ هُوَا كَحْجَةِ الْوُدَاعِ كَهْنَا وَرَسَتْ هُوَا اَوْ رَجُوكُ اُسْكَ مَنَعُ كَهْتُهُ مِثْلِ وَهْ غَطْلٍ
 بِرُيْنِ **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَافَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْبَيْتِ فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ عَلَيَّ رَا حَلَّتْهُ لِيَسْتَلِمَ الْحَجَّ بِمَحْجَبَةٍ اِنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيَشْرُفَ
 وَلِيَسْأَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ جَابِرٌ سَ كَهَا كَطَوَاثِ كِيَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ بَيْتِ اَسْرَ
 حَجَّةِ الْوُدَاعِ مِثْلِ اَوْثٍ اَوْثِيْنِي بِرُ اَوْ حَجْرًا كُوَا بِنِي جُطْرِي سَ جَهْوَلِيْتُهُ تَهْتُهُ تَا كَ لُوْكَ اَبَا كُوَا دِيْكَ مِثْلِ اَوْ رَا بَ
 اَوْ نَجْجُهُ جَوَا دِيْنٍ اَوْ رَا بَ سَ مَاسْكَ اَوْ جَمِيْنٍ اِسْ لِيْ كَ لُوْكَوْنِ نَ اَبَا كُوَا بَيْتِ كَهْمَا اَتَا **عَنْ**
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 حُجَّةِ الْوُدَاعِ عَلَيَّ رَا حَلَّتْهُ بِالْبَيْتِ بِالْضَعْفِ وَالْمُرَّةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيَشْرُفَ وَلِيَسْأَلُوْهُ
 فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ لَمْ يَزَلْ كُرَابُنُ خَشَرَمٍ وَلِيَسْأَلُوْهُ فَقَطَّ مَرْتَجِمُهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَهِيَ مَضْمُونٌ مَرُوضِيْ اَوْ رَا بِنِ خَشَرَمٍ كِيَا رَوَايَتُهُ مِثْلِ وَلِيَسْأَلُوْهُ نَهْنِ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
 تَعَالَى عَنْهَا فَالَتْ كَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى
 بَعْدِهِ لِيَسْتَلِمَ الرُّكْنَ كَدَاهِيْتُهُ اَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ مَرْتَجِمُهُ جَابِرٌ مَكْنِيْهِ مَدِيْقُهُ رَضِيَ
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَ فَرَا بَا كَطَوَاثِ كِيَا نَبِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ مِثْلِ كَعْبَةٍ كُوَا اَوْثِيْنِي
 بِرُ اَوْ رَكْنٍ كُوَا جَهْوَلِيْتُهُ جَاتِيْ اَوْ رَسُوْلِيْ سَوَارِ هُوَا كَ لُوْكَوْنِ كُوَا بِنِي بِاسٍ سَ مَثَانُهُ بِرُ **عَنْ**

اِلَى الطَّغْيَلِ يَقُولُ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُهُ الزُّكُوفَ
 نَحْنُ مَعَهُ وَيَقْبِلُ لِحْجَنَ تَرْجَمَهُ أَبُو الطَّغْيَلِ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَرِهَ كَيْدَهُ طَوَانِ كَرْتَنَ تَبَهِ اور رُكْنِ كُوَابَنِي جِطْرِي سَہِی تَہِ اور جِطْرِي كُو جِہِم لیتے **عَنْ** سَكَنَ
 أَهْلُهَا مَا كُنْتَ تَكُونُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَشْجَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ
 وَدَّرَ النَّاسُ وَأَنْتَ رَأَيْتَهُ كَأَنَّكَ لَطْفُكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ
 يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ هُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ سَلَّمَ لِي شَكَاتِ كِي
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مِيں بِيَارِہُونِ آجَنے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف
 کر لو سوا انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے
 ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردوں
 سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو اذان کے جانور سے اندازہ ہو جائے ان سب روایتوں سے
 ثابت ہوا کہ سوا ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص جاری کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا
 ہے کہ بیا کر طواف درست ہے ساری پر **بَابُ** بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ذِكْرٌ
 لَا يَصِيحُ فِي الْحَجِّ إِلَّا كَيْسَ سَعْيِ صَافٍ اور مردہ کی رکن ہے کہ بے ادس کو حج نہیں ہوتا **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا إِذَا لَطَنَ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطْفُءْ بَيْنَ الصَّفَا
 وَالْمَرْوَةِ حَتَّى يَذَلَّ ذَلِكَ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ إِلَى
 الْخِيَرَةِ قَالَتْ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ أَمْرِي وَلَا عَمْرُؤُكُمْ يَطْفُءُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ
 كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَكُلَّ جَاحٍ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَلِكَ إِذَا
 كَانَ ذَلِكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِعَمَلَيْنِ عَلَى شَطْرِ الْجَبَلِ يُقَالُ
 لَهُمَا إِسَافٌ وَكَائِلَةٌ ثُمَّ يَجْعَلُونَ قِطُوفَاتٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْدِثُونَ فَمَا
 جَاءَ الْأَيْلَامَ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 فَالْتَفَتَ نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ إِلَى الْخِيَرَةِ قَالَتْ فَطَافُوا
 تَرْجَمَهُ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی
 صفا اور مردہ میں سے نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہو نہوں نے فرمایا کیوں میں نے کہا کہ اللہ

قتالی فرماتا ہے کہ صفا اور مردہ اسد پاک کی قدرت کی نشانیوں سے ہیں سو کچھ گناہ نہیں اون میں
 طواف کرنے سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ یوں ہے کچھ پورا نہیں ہوتا کسی کا اور نہ
 عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مردہ کا (یعنی سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہو تو جیسا تم نے جانا
 ہے تو اسد تعالیٰ یوں فرماتا کہ کچھ گناہ نہیں اون میں طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت
 کیونکہ اور کس حال میں اور تری ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت میں دو
 بہت تھو ایک کا نام اساف دوسرے کا ناکہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جانے تھے اور پھر اگر سے
 کرتے تھے صفا اور مردہ پر اور پھر قسم کہاتے تھے پھر یہ اسلام آیا تو مسلمان نے اون میں سعی
 کرنے کو برا جانا (یعنی مشرکوں کی جال سمجھی) تب اسد پاک نے یہ آیت اُماری اسی لیے یوں
 فرمایا کہ صفا اور مردہ شعرا بہ سے ہیں اور ان میں طواف کرنا گناہ نہیں پھر لوگ سعی کرنے
 لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہو اور ترک اسکا روا نہیں) **عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا أَدَى عَلَى جَنَاحَا أَنْ لَا تَطْلُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ
لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ
كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطْلُوفَ بَعْجَانَا أَمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي الْأَنْبِيَاءِ
مِنْ الْأَنْصَادِ كَانُوا إِذَا أَهْلَكُوا أَهْلَكُوا الْمَنَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَطْلُوفُوا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْجَوْا ذِكْرًا ذَلِكَ
لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَى اللَّهَ حُجَّجٌ مِنْكُمْ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
 ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور
 مردہ میں تو میں جانتا ہوں کچھ حج نہیں اونہوں نے فرمایا کیونکہ اسد پاک فرماتا ہے صفا
 اور مردہ اسد کی نشانیوں سے ہیں پھر گناہ نہیں کوئی اگر اس میں طواف کرے تو اونہوں نے فرمایا
 اگر یہ بات ہوتی تو یوں فرماتا اسد پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں اور یہ آیت تو انصاف
 کے لوگوں میں اور تری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناتہ کے نام سے
 ایام جاہلیت میں اور کہتے تھے کہ ہکو صفا اور مردہ میں سے کرنا درست نہیں پھر جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اسد تعالیٰ نے یہ آیت اُماری

سوابِ قلم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہو گا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مردہ کی **ف** اس حدیث
 سے کمالِ علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری مان جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہوں
 نے اس آیت کے مطلب کو کلامِ ہرین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سببِ دل
 سے اس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگوں نے جب اس میں عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض
 ایک شوِ وجہ ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہیں کہ اس میں کچھ عیب
 نہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے خیال کو رد کریں اور وجہ اُس کا جیسا ہو ویسا ہی رہتا ہو
 اسکی مثال ایسی ہے جیسو کوئی عصر کی نماز نہ پڑھا اور غروب آفتاب قریب ہو گیا اور وہ یہ خیال
 کرے کہ غروب کی وقت نماز روا نہیں تو اس سے کہیں گے کہ اس وقت نماز پڑھنے میں کچھ گناہ نہیں
 تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ نماز واجب اور فرض نہ ہی اور یہ جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوا کہ اساف
 و ناملہ دو بت طحور یا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے
 کہ دوسری روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناة کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت
 میں ہے کہ مناة طاغیہ جو مثل میں تھا اسکی لبیک پکارتے تھے اور دیکھ مشہور ہے کہ مناة ایک بت
 تھا جو عمر بن لُحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مثل میں قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا
 ہے اس روایت میں موطاکی اور ازاد و عنان اسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج میں اور ابنِ کلبی
 نے کہا کہ مناة ایک پتھر تھا کہ ذریل اُسے پوجتے تھے قدید میں اور اساف اور ناملہ یہ کہی دریا کے کنارے
 نہیں تھے بلکہ انکی حقیقت یوں مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف میٹا تھا بقا کا اور ناملہ میٹھی تھی
 ذہب کی اور کعبہ کو بت سہل ہی کہتے تھے اور یہ دونو قبیلہ حرم سے تھے اور اُنہوں نے کعبہ کے اندر
 زنا کیا تھا سو اللہ تعالیٰ نے اُنکو مسح کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گئے یا صفا مرد
 پر کہ لوگ اُنکو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور بعضوں نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پھر وہاں سے بدل دیا اور
 ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھ دیا اور دوسرے کو نغزم پر اور بعضوں نے کہا دونوں کو نغزم پر رکھ دیا
 اور اُن کے پاس قربانی کی اور انکی عبادت کا حکم دیا پھر جب کشف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو بچنے طولد یا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنی جیسا حال اساف و ناملہ کا
 ہوا کہ غرض اُنکو لوگوں کی اوسکے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور خانہ کعبہ کا

ادب کریں شیطان نے چند روز میں یہ غرض پہلا کر اپنا مطلب لگا لاکہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرم
 میں ڈال دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ مشرک کی برائی اور مشرکوں کی امانت ظاہر ہو
 جا دی یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلن کا کہ جب لوگ انکی
 زیارات موافق سنت کو چھوڑ دیں اور اُنکے قبور کو دیکھ کر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دیں بلکہ اُن
 کو سجدہ اور نذرین نیازین منتیں چترانے لگیں اور معبود برحق کے بطرح ان کی عبادت کرنے لگیں
 تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اُن گنبدوں کو توڑ ڈالیں اور اُن قبروں کو زمین کے
 برابر کر دیں اُن چلن کو منہدم اور خاک کر دیں اگرچہ ہزاروں مشرک بڑے چلایا کریں اور لاکھوں
 گورپرست غل مجاہد کریں **عَنْ عَدُوَّةِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِمَا نَشَأَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَبَابًا وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا
أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بَشْ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ تَكَانَتْ سُنَّةٌ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاءَ الطَّاعِيَةِ الْيَقِي بِالْمُشْكِلِ
لَا يَكُونُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَارِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا يَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الرَّهْزِيُّ كَذَبْتُ ذَلِكَ لَا بِي نَكِرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ سِبَاكَةَ مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ
إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْمُحَدِّثِينَ مِنْ أُمِّ رُبَا هِلِيَّةٍ وَقَالَ الْخَدُونُ مِنَ الْأَنْصَارِ
إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَارِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ
فِي هَوَاكِيٍّ وَهَوَاكِيٍّ مَرَّحَهُ عَوْدُهُ فِي جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُهَا كَمَا كُنْتُ
 جانتا ہوں کہ جو سعی ذکر سے صفا اور مروہ میں اس سپر کچلنا نہیں اور میں تو پرواہ نہیں کرتا
 اگر نہ سعی کروں اُن میں تو انہوں نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بھائی نبی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سب سہی کی ہے اور یہ سنت ہے (بیان سنت سوم اور واجب ہوا) اور
 حقیقت اسکی یہ ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ جو منانہ بد بخت کا جو شغل میں تھا بیک بکارتا تھا وہ سہی
 دیکرتا تھا صفا مردہ میں پہر چپ اسلام ہوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچا سم لوگوں نے
 تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مردہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں پہر جو حج کرے یا عمرہ لاؤں
 اور سپر گناہ نہیں کہ ادن میں سہی کرے اور اگر وہ بات ہوئی جو تم نے کھی تو یوں فرماتے کہ گناہ نہیں
 اس پر جو سہی ذکرے ادن میں نہ تہری لے کہا کہ میں نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان
 کی تو انہوں نے بہت پسند کی اور انہوں نے کہا کہ علم اس کا نام سے (یعنی جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے اس آیت سہی سمجھا) اور کہا ابو بکر نے کہ میں نے سنا ہے بہت لوگوں سے جو علم رکھتے تھے
 وہ کہتے تھے کہ یہ طواف ذکر کرنے والے صفا اور مردہ میں عرب کے لوگ تھے کہ وہ کہتے تھے کہ ادن
 دو پتھروں کے بیچ میں طواف کرنا جاہلیت کا کام تھا اور دوسرے لوگوں کا قول تھا کہ ہم کو طواف
 بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مردہ میں پہر لے کا حکم نہیں ہوا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اتاری کہ صفا اور مردہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ میں
 بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ انہی دو گروہوں کے واسطے یہ آیت اتری **عَنْ عَدُوَّةَ بْنِ السَّيِّدِ**
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَسَاةَ الْحَدِيثِ بِخَيْرِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَحْجُّ
أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِبِ اللَّهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَالَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ
يَتْرُكَ الطَّوْفَ بِهِمَا مَرَّجِمَةً عَوْدَهُ فِي قَصْرِ رِوَايَتِ كَيْ جَوَابِ بَدَّ كَوْرُ هُوَا اور میں بھی ہے
 کہ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو بیان طواف
 کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِبِ اللَّهِ** حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہر سنت ٹھہرا دیا اس سہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہیں **عَنْ عَدُوَّةَ بْنِ السَّيِّدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**

أَخْبَرْتُمْ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا هُمْ وَعَسَانُ يُهْلُونَ لِمَنَاءَ فَتَعَدَّجُوا أَنَّ
 يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مِنْ أَحَدِ مِلَّةَا كَمْ يَطُفُّ بَيْنَ
 الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ
 اسْأَلُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ أَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ
 الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ كُطِّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ سَلَاكَ
 عَلَيْهِمْ رَحِمَةً عَرَفَهُ مِنْ رَوَايَةِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ
 أَوْ عَسَانُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ
 جَانِبُهُ أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا
 مَرَّةً مِنْ سَعْيٍ نَذَرْتُمْ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا
 سَ بُوْجْجَاتِ اللَّهِ سَلَاكَ نَ فِي آيَةِ تَارِي كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ
 حَجَّ كَرَيْتِ اللَّهِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ
 سَ أَيْكَلِي كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ
 تَكَالَفْتُ قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَكُونُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَكُونَ
 إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
 يَطُوفَ بِهِمَا رَحِمَةً عَرَفَهُ مِنْ رَوَايَةِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَمَا أَنَّ اللَّهَ
 يَهَانُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ
 نَهْنِ هُوَ فِي سَعْيٍ حَبَابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَمَا يَطُوفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا أَصْحَابَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا كَوَافًا وَاحِدًا رَحِمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ
 رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا
 كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ
 مَذْكُورُكَ أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا أَوْ بِي طَرِيقُهُ تَهَا
 فِي السَّحَابِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَلَاكَ مِنْ بَيْتِ مَنَاءَ
 اسْأَلُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ أَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سو حال معلوم ہو گیا اور دعاؤں
 اور وظیفوں اور اشتغال کا جو مشائخین میں درجہ ہیں اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہیں کہ وہ سب عبت
 ہیں اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اس کی تکرار بدعت ہوگی تو جس کے سرے سے اصل ہی ثابت
 نہیں وہ تو بدرجہ اولیٰ بدعت ہوگی اور معلوم ہو کہ شارع نے ہر وظیفہ اور نوافل کی جو تعداد مقرر کر دی
 ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل پر سب اس زیادت محدثہ کو بدعت میں شمار کیا جاتا
 ہے اور یہ بڑے کام کی بات ہے اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اسْتِحْبَابُ اِمَامَةِ
 الْحَاجِّ الثَّانِيَةِ حَتَّى يَشْرَعَ فِيهِ مِنْ جَمْعَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الْحَكَمِ لِسَبِكِ بَكَارِي جَاوِے
 حَبِ تَمَكِّ حِمْرَةِ عَقَبَةِ كِ رَمِي نَدْفَرُو عَمْرُ **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 رَدِّتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدْنَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُدْلِفَةِ اَنَّا نَحْنُ قَبَالَ شَمْرَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ
 الْمَوْصُوْلَةَ كَتَوْصَاءَ وَصُوْءٍ خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ اَمَا لَمْ
 تَرَ كَيْبَ سُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمُدْلِفَةَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَدِّتُ الْفَضْلُ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّاهُ جَمْعٍ قَالَ كَرِيْبٌ فَخَبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَزَلْ يَلِكِي حَتَّى يَكُنْ الْجَمْعُ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے ہرجب آپ بائیں گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ
 کو بیٹھا یا پیشاب کیا اور آگے اور میں نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر تین عمر من
 کی نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نماز تمہارا سر اگے ہے پہر آپ سوار ہو اور مزدلفہ آگے
 اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھ پیچھے بیٹھا یا صبح کو مزدلفہ کی کرب لڑ کہا کہ خبر دی مجھے عبد اللہ
 بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالت اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے
 یہاں تک کہ حمزہ پر پہنچے (یعنی حمزہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر پڑنا
 مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصوں کا بیٹھنا بھی ہوا ہے جب سواری کو طاقت ہو آدھ بزرگوں
 پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف نہیں قولہ میں نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے شخص کے کپڑے

مذہبنا ہی روا ہے مگر عادت نہ کر جو صبر آپ کی عادت تھی اور اُس سہ فرج کہا نماز کا وقت گیا مراد
اس سے نماز مغرب ہو کہ اونہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز میں دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ نماز تمہارے آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ میں پڑھنا شروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ
اپنا بڑا بڑا اگر معلوم ہو کہ کچھ بھول گیا تو یاد دلاوے صبر اسامہ نے خیال کیا تھا کہ حضرت نماز ہو
گئے اور یاد دلائی اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشاء میں جمعہ تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ میں جمع
کرنا ان دونوں نمازوں کا باجماع مسلمین سنت ہو اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے
راہ میں مغرب پڑھ لی تو اعادہ اُس کا واجب ہو اور باقی کا قول ہے کہ اگر تین پڑھ لے تو روا ہے سب کو خلا
سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک بچا رہتا ہے حاجی حبیب تک کہ رمی حجرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربان
کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور جہا میر
علماء صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے اہل ہند و قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عذر کی صبح
تک لبیک کہو پھر جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام
مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عذر کے دن زوال شمس تک لبیک کہو اور جب عذر
عوفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ حبیب تک ہی
حجرہ عقبہ سے فارغ نہو کہی جائے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جہا ابھی ترجمہ ہوا
اور آگے روایات ہیں اس کے مؤید ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَفْضَلَ مِنْ حَجَّهِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذَلُّ بِكَبْتِ حَتَّى دَاخِلَ جَمْعَةِ الْمُقَبِّ **ف** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اوٹنی پہنھا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور رادی سے کہا خبر دی
جہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ خبر دی کہ فضل نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک بچا رہتے رہے
بیا تک کہ رمی کی حجرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اس کا
جواب دیتے ہیں کہ مراد اسے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّهُ قَالَ فِی غَیْثِ عَرَفَةَ رَخَدَاةٌ جَمِيعٌ لِلنَّاسِ حَتَّى تَقُومُوا عَلَیْكُمْ بِالسَّكِیْنَةِ وَهُوَ كَأَنَّ
 نَاقَتَهُ حَتَّى تَخْلُ مَحْشَرًا وَهُوَ مِنْ مَثَلِی قَالَ عَلَیْكُمْ بِحُصْحَى اخذوا الدِّنْیَ فَرَمَحْنِی بِهَا الْجَمْعَةَ وَقَالَ
 لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَلِّمُنِی حَتَّى رَمَحْنِی الْجَمْعَةَ وَحَدَّثَنِیْهُ رُھْمَیْنُ بْنُ
 حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ جُبَیْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِی أَبُو الْأُبَیْنِ بَعْدَ الْأَسْنَادِ
 عَمْرٍاءُ أَنَّهُ لَمَّا بَدَأَ كُفْرُ الْخَلِیْفَةِ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَلِّمُنِی حَتَّى
 رَمَحْنِی الْجَمْعَةَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس جو روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی
 صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اذنیٰ کو روکے ہوئے چلتے تھے یہاں تک
 کہ محسوس میں داخل ہوئی اور محسوس میں ہے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ چپکے سے مارنے کے ٹکڑیاں اٹھانا
 کہ اونچے جمرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک بکارتے رہی یہاں تک
 کہ جمرہ کو ٹکڑی ماری مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی کہ یہی حدیث زہیر بن حرب نے
 اون سے بھیجی ہے اون سے ابن عباس نے اون سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اس میں یہ ذکر نہیں
 کیا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لبیک بکارتے رہی یہاں تک کہ جمرہ کو ٹکڑی ماری اور یہ
 بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنی جب ٹکڑے اٹھانے
 کا حکم دیا تھا) کہ جیسو چپکے سے پکڑ کر آدمی ٹکڑے پہنکتا ہے (یعنی ایسے ٹکڑے اٹھانا) حُكِّنَ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَظَنُّنَا جَمْعَ مَعِیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ
 الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْهَا الْقَامُ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ترجمہ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 کہا کہ عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے اور انکو جنہر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس
 مقام میں لبیک بکارتے تھے **ف** یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گندا اور اس سے
 معلوم ہوا کہ سورہ بقرہ اور سورہ کنا کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ ائمہ تابعین کا اور قول
 عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے انکو جنہر سورہ بقرہ
 اور یہ ہے اس میں سورہ بقرہ کی تخصیص ہے کہ اس میں اکثر مذاہب کے مذکور ہیں **حُكِّنَ**
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ لَمَّا بَدَأَ كُفْرُ الْخَلِیْفَةِ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَلِّمُنِی حَتَّى رَمَحْنِی الْجَمْعَةَ وَقَالَ

عَبْدُ اللَّهِ أَحْيَى النَّاسَ أَمْ هَلَكُوا سَمِعْتُكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ عَلَيْكَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَارِ
 كَلَيْتَكَ اللَّهُمَّ كَلَيْتَكَ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے لبیک بکاری جب مزدلفہ سے کوئی
 تو لوگوں نے کہا کہ شاید یہ کوئی گاؤں کا آدمی سے (یعنی جواب لبیک بکارتا ہے) تو عبد اللہ بن
 مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ یہ بول گئے (یعنی سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہو گئے مین نے خود سنا ہے اگلو
 جنہر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہ مین لبیک بکارتے تھے مسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان
 کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہوں نے روایت کی تھی بن آدم سے اونہوں نے سفیان سے اونہوں
 نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یوسف بن حماد نے اون سے زیادہ
 یعنی بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مرک نے اون سے عبد الرحمن بن یزید نے اور اسود
 بن یزید نے دونوں نے کھا سنا ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ مین کہ سنا میں نے
 اون کو جنہر سورہ بقرہ اُتری ہے کہ اس جگہ مین لبیک بکارتے تھے پھر انہوں نے لبیک بکاری اور
 ہم لوگوں نے جس دن کے ساتھ لبیک بکاری **بَابُ الثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعِينَ فِي الذِّهَابِ**
 مِنْ مِثْقَلِ الْإِسْدِقَاتِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے
 عرفہ کے دن **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدَا نَمَارُحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِثْقَلِ الْإِسْدِقَاتِ وَمِنَّا الْمَلَكُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ
 جب ہم صبح کو چلے گئے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی ہم مین سے لبیک بکارتا تھا
 اور کوئی تکبیر کہتا تھا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدَا نَمَارُحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَفَةَ وَمِنَّا الْمَلَكُ وَمِنَّا الْمَلَكُ کما تَلَحَّنُ فَنَكْبُ قَالَ
 قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَيَجِبُنَا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفہ
 کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا اور کوئی لا الہ الا اللہ اور ہم ان مین سے جو اللہ اکبر کہتے
 تھے مین نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کہتے کیا کرتے دیکھا (سبحان اللہ عافق سنت) آپ موتے مین کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیوں نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ**

کیا نپرسی طرح سے بہر نازکی گمیر ہوئی اور مغرب پڑ ہی بہر ہر ایک کے اپنا اونٹ جہان کا ہٹا ہٹا دیا بہر گمیر
 ہوئی اور عشا پڑ ہی اور ان کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت نہ پڑھی) **عنہ** کریم **عنہ**
 اَبْرَحَ عَابَسَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَافَاتٍ اِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشَّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبَتْ
 عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ انْصَلِّ قَالَ الْمَصْلُ اَمَامَكَ تَرْجُمُوهُ كَرِيحًا كَمَا كَرِهَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
 كَمَا كَرِهَ لَوْ تَرَى رَسُولَ هَذَا صَلَّى اِسْمَعِلِيهِ وَسَلِّمْ عَرَافَاتٍ سَے اور کسی گھاٹیوں میں اور تیرے حاجت کیو سطر
 اور میں نے آپ پر پانی ڈالا یعنی وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھیں گے تو فرمایا کہ نماز کی جگہ
 آگے متباہ رہے ہے (یعنی مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ کی اور پہنچکی سے **عنہ**
 كَرِيحٍ مَوْلَانِ عَابَسَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ اَقَاضَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَافَاتٍ ثَلَاثًا اَتَتْهُ اِلَيْهِ الشَّعْبُ كُلُّ نَبَالٍ وَكَمْ يَقُولُ اُسَامَةُ
 اَرَأَيْتَ اَقَالَ قَدْ عَلِمَ اَمْ لَمْ يَفْتَوْضًا وَضَوْءٌ كَثِيرٌ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ
 قَالَ الصَّلَاةُ اَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ **ترجمہ**
 کریم وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس میں اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اور
 یہ بات زیادہ ہے کہ بہر آپ مزدلفہ میں پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی **عنہ** کریم
 اَنَّهُ سَأَلَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفَتْ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُدْعِي النَّاسَ فِيهِ
 لِلْمَغْرِبِ فَاَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ اَهْرَاقِ الْمَاءَ
 ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوِّ فَتَوَضَّأَ وَضَوْءٌ كَثِيرٌ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ
 اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمَزْدَلِفَةَ فَاتَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَتَاكَ النَّاسُ فَمَنَّا زِلْهُمْ
 وَكَمْ يَجْلُو حَتَّى اَتَامَ الْوُضُوءَ الْاٰخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّوْا مُلْتُ كَيْفَ تَعْلَمُ مَعِينُ
 اصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا دَاخِلًا قُلْتُ اَنَا فِي سَبَاقِ
 قُرَيْنٍ عَلَى رَجُلٍ **ترجمہ** کریم نے اسامہ زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول
 اسمہ صلی اسمہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا حرفہ کی شام کو انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے

جہان لوگ اوثقون کو بٹھاتے ہیں نماز مغرب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
 بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہیں کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور
 بلکا سا وضو کیا پورا تہین (یعنی ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ
 نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہر کچھ آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم نزلہ آئے اور مغرب
 کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کہوے نہیں یہاں تک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے
 نماز عشا بھی پڑھی پھر اونٹ کہو لہ پے میں نے کہا کہ بہر تنے صبح کو کیا کیا انہوں نے کہا کہ فیصل بن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کو ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے راہ سے پیدل چلا
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
أَلَّا تَلْبَسَ النَّبِيُّ يَزُولُهُ إِلَّا مَدَامُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقُ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ
وَضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ تَرْجُمُهُ هِيَ مَضْمُون
 ہے جو اور کئی بار گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گھاٹی میں آپ اوترے جہان امر اوترتے ہیں -
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشَّعْبَ أَخْلَعَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَارِطِ
فَلَمَّا بَجَعَ صَبَبَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ شِمْرَ ابْنِ الْمُزْدَلِفَةِ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا
 بنین المغرب العشاء ترجمہ وہی مضمون ہے مگر اس میں ہے کہ آپ پانچ نے تشریف لے گئے اور
 اسامہ نے چہاگل سے پانی ڈالنا آپ کو وضو فرمایا **عَنْ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
رَدِيفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا ذَاكَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى حِمَا تَرْجُمُهُ ابْنِ جَابِرٍ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور
 اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ نزلہ میں پہنچے **عَنْ** ہشام
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَنِّي
قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَدْفَقَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ

مِنْ عَدْفَةٍ قَالِ كَانَ كَيْفُ الْعَقْبِ فَلَمَّا وَجَدَ فَجَدَهُ نَفْسٌ مَرَحِبَةً شَامِ نِ ابْنِ بَابٍ سَ رُوَيْتِ
 كِي كِلُونِ كَ سَامَنُو كَسِينُ اسَامَتُو بُو جِبَا بَا وَاوَهُونَ لَ نَعُو دُو جِبَا وَاوَرَجَابَ رَسُوْلُ خَدِ اَصْلِي اَسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَّمُ لَ اَكْبَرُ
 اِبْنِي اَوْثَمِي بِرَسُوْلَا كَرِيَا تَمَاعِرَاتِ سُو كَرَسُوْلُ اَسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَّمُ كَبُو مَكْرُ حَلِيْتِ تَحِيَّ اَوْثَمِي كُو كَسِ حَالِ
 لِيَعِ جَالَتِ تَحِيَّ تُو اُوهُونَ لَ كَبَا مِيْثِي حَالِ جَلَاتِ تَحِيَّ بِرَجَبِ ذَا كَبَلِي جَلَبَهْ بَاتِ لَ يِنِي جِهَانِ بِهِيْثِ
 كَمِ سُوْتِي تُو اُوَسِ جَلَبَهْ ذَرَهْ تِيْزُ كَرُوْتِي عَنُ هِشَامُ بِنُ عُمَرُوْةَ بَهْذَا اَلَا سَنَادُ وَذَا اِيْنِي حَدِيْثُ
 حُمَيْدٍ قَالِ هِشَامُ وَالتَّصُّ فَوْقَ الْغَنَقِ هِشَامُ بِنُ عُمَرُوْةَ سُو اَسْمَا دُسُوْهُيْ مَضْمُونِ مَرُوِيْ هُو
 مَكْرُ حَمِيْدِ كِي رُوَا يَتِيْنِ يَ هِ كَ هِشَامُ لَ كَبَا كَ نَفْسُ جُو اَوْثَمِي كِي حَالِ سَ دُو عَنُقِ سَ تَبَزَّ عَنُ
 اَبْنِ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حُجَّةِ الْوُدَّ اِمَامِ الْمَغْرِبِ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْبَوَايُوكَ رُوَا يَتِيْ هُو كُو اُوهُونَ نَزَارُ بِرُجِيْ حَجَرِ
 الْوُدَّ اِمَامِ رَسُوْلِ اَسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَّمُ سَا تَحِيَّ مَغْرِبِ اُوَرَعْنَا مَلَا كَرُ مَزْدَلِفَةٍ مِّنْ عَنُ يَحْيٰى بِنِ سَيِّدِ
 بَهْذَا اَلَا سَنَادُ قَالِ ابْنُ دُرَيْجٍ فِي رُوَا يَتِيْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدٍ اَلْحَلَبِيِّ وَكَانَ اَمِيْنًا اَعْلٰى
 اَلْكُوفَةِ عَلٰى عَقْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ تَحِيَّ سَ اَسْمَا دُسُوْهُيْ مَضْمُونِ مَرُوِيْ هُو اُوَرِ ابْنِ رَمَحُ كَ زَمَرُ
 مِيْنِ يَحِيَّ هِ كُو عَبْدُ اَسْمَ بِنِ زِيْدٍ خَطِيْ جُو رَاوِيْ مِيْنِ وَهُ اَمِيْرُ تَحِيَّ كُو فَ كَ اَبْنِ زُبَيْرِ كَ زَمَانِ مِيْنِ عَنُ
 اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ
 بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا عَبْدُ اَسْمَ بِنُ عُمَرُوْةَ كَبَا كَ رَسُوْلُ اَسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَّمُ لَ مَغْرِبِ اُوَرَعْنَا كِي نَزَارُ
 جَمْعُ كَرِ كَ مَزْدَلِفَةٍ مِّنْ بُو يَحْيٰى عَنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ جَمْعُ
 رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ الْعِشَاءَ بِجَمْعٍ لِّكُنَّ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ
 ثَلَاثَ كَعْلَبَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّيُ بِجَمْعٍ كَذَا لِكَ حَقِّ لِحُوْثِ اللهِ
 مَرَحِبَةً عَبْدُ اَسْمَ بِنُ حَمْرُضِيْ اَسْمَ عَنُ لَ كَبَا كَ جَابَ رَسُوْلُ اَسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَّمُ لَ مَغْرِبِ اُوَرَعْنَا مَلَا
 بِرُجِيْ مَزْدَلِفَةٍ اُوَرَا نِ كَ بِرُجِيْ مِيْنِ اَيَا كَعْلَبَاتِ يَحْيٰى بِنِ اُمِيْنِ بُو يَحْيٰى اُوَرِ مَغْرِبِ كِي تِيْنِ رَكْعَتِ اُوَرَعْنَا كِي دُو
 بِرُجِيْنِ اُوَرِ عَبْدُ اَسْمَ بِنِ اَحْمَدُ عَزْمُوكَ اَلْمُطَبِّحُ بِرُجِيْ سُو عِيْدُ بِنِ جُبَيْرِ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ
 بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ اَيَا قَامَةً وَاحِدَةً ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ
 وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمُونِ ذَلِكَ

ترجمہ سید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا
اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ وَدَقَّاقٍ
صَلُّوا بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ وَدَقَّاقٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ عَيْنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَجَمَعَ
صَلَّى الْمَغْرِبَ كَذَا وَالْعِشَاءَ كَذَلِكَ بِأَقَامَتَيْنِ بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَسَيِّمُوهَا بِمَا تَرْضَوْنَ مِنْ جَوَابِ كَيْسٍ بَارَكُ اللَّهُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفْضَلُ مَا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ حَتَّى اتَّيْنَا جَمْعًا كَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا أَصَلَّى بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَفِئَةَ الْمَكَانِ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا كُنَّا نَعْمُ لَوْ تَعْلَمُونَ... عبد اللہ بن عمر کے ساتھ اور انہی مزدلفہ
میں اور وہ دن مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ یہ طرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ مغرب میں قصر نہیں بلکہ
وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ جہاں جمع ہوں دو نمازین وہاں بیچ میں سنت
پڑھی جاوے **بَابُ اسْتِحْبَابِ يَدَا التَّغْلِيلِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْلِ بِالْمَدِينَةِ**
بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَارَئِيكَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْاَلَمِيقَاتِهَا الْاَصْلَوَتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْغَدَاةَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مَيْقَاتِهَا **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز دو تہوں ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازین ایک مغرب دو عشا
کہ مزدلفہ میں پہلے ملا کر پڑھیں اور اسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی (یعنی معمولی
وقت سے کہ جو وقت روز پڑھا کرتے تھے **عَنْ** الْأَعْمَشِيِّ بْنِ الْأَسَدِ وَدَقَّاقٍ قَبْلَ وَقْتِ مَا تَغْلِيصُ عَنْهُمْ سَيِّئًا وَكَوْنُ
یہی روایت انہیں سے صبح کی نماز سے پہلے پڑھے اندھیرے میں **ف** غرض میرا ارادہ یہ ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھے
بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دونوں سے پہلے پڑھی چنانچہ بخاری میں عبد اللہ بن مسعود مروی ہے
کہ انہوں نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح
کی نماز اسی گھڑی میں پڑھی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام میں نماز اول وقت اور اگر نامستحب ہو
اور عملی انحصار آج کے دن مزدلفہ میں اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا دھونا

بڑے بڑے کام ہیں اور یہی وجہ ہے آج کو دن بہت سویرا اور اگر کسی **باب** اسْتَبْكَائِ تَقْلِيدِمْ دَفْعِ
 الضَّعْفَةِ مِنَ النَّبَاِ وَغَيْرِهِمْ مِنْ مُزْدَلِفَةِ الرِّسَالَةِ فِي اَوَّلِ حِجْرٍ ^{بَلَّ} بِكُلِّ نَحْمَةٍ النَّاسِ ضَعِيفُونَ
 کو اور عورتوں کو مزدلفہ سویرے رونا کرنا مستحب ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** اَللَّهَا
 قَالَتْ اِسْتَاذَنْتُ سُوْدَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُلَّ الْمَزْدَلِفَةَ تَذْفَعُ قَبْلَكَ
 وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَاةً ثَبَلَةً يَقُوْلُ الْفَاسِمُ وَالْثَبَلَةُ الثَّقِيْلَةُ قَالَ فَاَذِنَ لَهَا
 فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَلَسَتْ حَتَّى اَصْبَحَتْ تَذْفَعُ يَدْفَعُ وَلَا اَنْ اَكُوْنَ اِسْتَاذَنْتُ رَسُوْلَ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اِسْتَاذَنْتُهُ سُوْدَةُ فَاَكُوْنَ اَذْفَعُ بِاِيْدِيْهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ
 مَقْرُوْجٍ يَوْمَ تَرَجَمَ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا نَافَرَمَا يَا كُ سُوْدَةَ نَافَرَمَا اِجَازَتِ نَافَرَمَا
 اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ مَزْدَلِفَةِ كِي رَا ت كُو كَرَا ب سِرْ پِلَے مَنَے كُوْط جَا دِيْن اور لوگوں كِي بَهِر بَہَار
 سَ آگَے نَخل جَا دِيْن اور وہ ذَرَا فَرِي بِي بِي تَہِيْن رَا دِي نَے كَہَا كَ پَرَا ب نَے اُنكُو اِجَازَت دِي اور وہ
 رَوَا د ہُو گئی قَبْل رَسُوْل اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَے لُوْٹنے كَے اور سَم لُوگ سَب كُر رَہے بَہَا شَك
 كَ صَبَح كِي جَہَنے اور حَضْرَت كُ سَا تھ لُوْٹے اور اگَر مَن سَہِي اِجَازَت لِي تِي جَنَاب رَسُوْل اللّٰهُ صَدِيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَ حِيْر سُوْدَہ اِجَازَت لِي تِي اور اِكِي اِجَازَت سَ جَلِي جَانِي فَوْجُوب تَہَا اور سَم سَ پَہِر تَہَا جَس
 سَبَك مَن خُوش ہُو رہی تھی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا** قَالَتْ كَانَتْ سُوْدَةُ امْرَاةً
 ضَعْفَةً ثَبَلَةً فَاسْتَاذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَفِيضَ مِنْ حَبِيبِكِ لِي
 فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلْيَكُنِّيْ كُنْتُ اِسْتَاذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اِسْتَاذَنْتُهُ سُوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا لَا تَفِيضُ
 اِلَّا مَعَهُ اَلَا مَآءُ مَرَجٍ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا سَ رَا اِي ت ہُو كَہ او تَہُوْن نَافَرَمَا يَا كُ سُوْدَہ
 بَہِت بَہَارِي ہِي رَم بِي بِي تَہِيْن سُو اُنہُوْن نَے رَسُوْل اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ اِجَازَت لَے لِي كَ مَزْدَلِفَہ سَ
 رَا ت ہِي رَا ت رَوَا د ہُو جَا دِيْن (بَیْنے مَنِي كُو) سُوَا ب اُن كُو اِجَازَت دِي سُو حَضْرَت عَائِشَہ فَرَا نِي تَہِيْن
 كَ كَا تھكے مَن ہِي آ پ سَ اِجَازَت لِي تِي جیسے سُوْدَہ نَے لَے لِي تھی مگر جَنَاب عَائِشَہ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
 عَنْهَا كِي حَا دِ ت تَہِي كَ آ پ مَزْدَلِفَہ سَ اَلَم ہِي كَے سَا تھ لُو نَا كَر تِي تَہِيْن **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ وَدِدْتُ
 اَنْ كُنْتُ اِسْتَاذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اِسْتَاذَنْتُهُ سُوْدَةُ فَاحْتَلَمْتُ

یہی اسبطر لکھ اور وہ ابو عبد الرحمن نو اسے مین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطاء اور ادناعی
 سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مزدلفہ میں رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب یہ سنت نہ مستحب بلکہ
 وہ ایک منزل ہو جس پر اور منزلین میں چاہے وہاں ٹہیرے چاہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے
 اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کتنی ریر ٹہیر نا واجب ہو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت
 رات کو نصف ثانی تک اور ایک قول اُنکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اور اس رات
 با بعد اسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول اُنکا یہ ہے کہ بڑا اگڑا رات کا وہاں کاٹے اور امام مالک
 علیہ الرحمۃ سے تین روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ ساری رات رہی دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ
 کہ حضور اوقات کا اور اس حدیث سے جو بنی خلیفہ حضرت اسامی اور اس زمانہ کی عورتوں کی معقول
 ہونی ہے کہ انہوں نے ابو غلاموں کو فرزند کے برابر رکھا بات چیت میں نہ یہ کہ اون کے ساتھ
 عمارت کی باتیں کریں اور لونڈا چھو کر ابولین کھیا مسلم نے اور روایت کی مجسوس ہی حدیث علی
 بن خفصہ نے اون سے عیسے نے اون کو ابن جریج نے اسی سند سے اور اُن کی روایت میں یہ ہے کہ
 ہمارا فرمایا امیر چوٹے بیٹے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی ابی لی بی صاحبہ کو۔
عن عطاء بن ابي نضال اخبرنا انه دخل على اُم حبيبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَاخْبَرَتْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ثُمَّ حَمَمَ عَطَاءُ ابْنَ نَضَالٍ فِي خَبْرِي كَوْنِهِ
جَمِيبَةً بِاسْمِ كَيْسٍ تَوَدَّ اَنْ يَكُونَ مِنْ بَنِي نَضَالٍ لَمَّا رَأَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ثُمَّ حَمَمَ عَطَاءُ ابْنَ نَضَالٍ فِي خَبْرِي كَوْنِهِ جَمِيبَةً بِاسْمِ كَيْسٍ
تَوَدَّ اَنْ يَكُونَ مِنْ بَنِي نَضَالٍ لَمَّا رَأَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ
بِلَيْلٍ ثُمَّ حَمَمَ عَطَاءُ ابْنَ نَضَالٍ فِي خَبْرِي كَوْنِهِ جَمِيبَةً بِاسْمِ كَيْسٍ تَوَدَّ اَنْ يَكُونَ مِنْ بَنِي
نَضَالٍ لَمَّا رَأَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ثُمَّ حَمَمَ عَطَاءُ
ابْنَ نَضَالٍ فِي خَبْرِي كَوْنِهِ جَمِيبَةً بِاسْمِ كَيْسٍ تَوَدَّ اَنْ يَكُونَ مِنْ بَنِي نَضَالٍ لَمَّا رَأَى اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ثُمَّ حَمَمَ عَطَاءُ ابْنَ نَضَالٍ فِي خَبْرِي كَوْنِهِ
جَمِيبَةً بِاسْمِ كَيْسٍ تَوَدَّ اَنْ يَكُونَ مِنْ بَنِي نَضَالٍ لَمَّا رَأَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ثُمَّ حَمَمَ عَطَاءُ ابْنَ نَضَالٍ فِي خَبْرِي كَوْنِهِ جَمِيبَةً بِاسْمِ كَيْسٍ
 تَوَدَّ اَنْ يَكُونَ مِنْ بَنِي نَضَالٍ لَمَّا رَأَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

مہتہ اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منعیفون کو اسکی اجازت
 دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہاء کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اور مفسرین کے نزدیک اور
 اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب دانتوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور لڑکوں کو اگر رات
 سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بہاڑ سے حاجیوں کے بچہ پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جاویز
 روا ہے **باب** رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةَ عَنْ شِثَارِهِ وَ
 يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ حَجْرَةٌ عَقِبُهَا كَيْفَ بَيَان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
 سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ
 حَصَايَاتٍ يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ بِهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَذَا الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ اللَّهِ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ
 سُورَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی جمرہ کو نکریا
 نالے کے اندر سے مارین اور سات کنکریاں مارین اور ہر کنکری پر اسے اکبر کہتے تھے سو ان سے کہیں
 کہا کہ لوگ تو اوپر سے انکو کنکریاں مارتے ہیں تو عبد اللہ فرمایا کہ قسم ہے اس معبود کی کہ جس کے سوا
 کوئی معبود نہیں کہ یہ مقام رہنے جہان سے مینے مارین مین | اس کے ہے جس سورہ بقرہ اتری ہر
 رہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **عَنْ** الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُجَّاجَ بْنَ يَوْسَافَ يَقُولُ وَهُوَ يَطْلُبُ
 عَلَى الْمَشْرِيقِ الْقُرْآنَ لَمَّا أَتَى جَبْرِيلَ السُّورَةَ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالشُّورَةَ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا التَّائِيَّةَ وَالشُّورَةَ
 الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا آلِ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرَنِي بِقَوْلِهِ فَسَبَّهَ وَقَالَ حَدَّثَنِي
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّه كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَتَى جَمْرَةَ
 الْعَقَبَةِ فَاسْتَبَطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَايَاتٍ يَكُونُ
 مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ بِهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا
 الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ اللَّهِ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ اعمش نے کہا کہ میں نے
 حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ میں کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب کھو کہ جو جبریل علیہ السلام
 نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورہ ہو جس میں بقرہ کا ذکر ہے پھر وہ جس میں نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس میں
 آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر میں ابراہیم ملا اور انکو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور نہ
حجرہ عقبہ پر آئے اور نہ لکے بیچ میں کھڑے ہوئے اور حجرہ کو آگے کیا اور اس کو سات کنکریاں مار دیں نالہ
کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر میں نے اون کو کہا کہ اے ابو عبد اللہ
رکعت میں عبد اللہ بن مسعود کی آلوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ
جگہ اس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ اس کی ہے جس پر سورہ بقرہ اور نری ہے۔

ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہو تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتوں
کی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور تو قیضی ہے یعنی شارع کی طرف سے ہے کہ اس میں کسی
کی راوی کو دخل نہیں اور پھر اس پر اجماع ہے سب لمانوں کا اور اگر ترتیب سورتوں کی مراد ہے تو یہ
ترتیب اماموں اور فاریوں کی رائے سے ہوئی ہے اور شارع کی طرف سے نہیں اور قاضی عیاض نے
کہا ہے کہ بیان جو حجاج نے سورہ نسا کو آل عمران سے پہلو کر کیا تو یہ دلیل سے اس کی کہ ان کو ترتیب
آیات مقصود تھی کہ آیتوں کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کی طرف سے ہو اور عیاض نے جابر اسیم سے یہ بات
بیان کی تو ان کی غرض یہ تھی کہ سورہ بقرہ یا سورہ نسا بقول حجاج کہنا درست نہیں اس پر انہوں نے
رد کیا اور یوں روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورہ بقرہ کو یہ کہنا روا ہوا ہے اور
اس روایت سے معلوم ہوا کہ حجرہ عقبہ کی رمی اس طرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ میں کھڑا ہو حجرہ کے نیچے اور
کہ گواہین طرف رکھ کر اور منی کو داہنی طرف اور حجرہ عقبہ کی طرف موہڑ کرے اور سات کنکریاں مارے
اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے خافعیہ کا اور یہی قول ہے جھوڑ کا اور اس روایت سے
ان جاہلون کی بے وقوفی بھی معلوم ہو گئی جو نماز میں ترتیب سورہ کو واجب جانتے ہیں اور اگر کسی نے
اول رکعت میں پچھلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت میں اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے
کہ یہ نہیں جانتے کہ ترتیب سورتوں کی شارع کی طرف سے نہیں ہے اس ترتیب سے سورتیں نازل ہوئی
ہیں جس ترتیب سے صحیف عثمانی میں موجود ہیں اور دوسری یہ کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور
ہر ایک کی قرات جدا ہے ان میں ترتیب جہ مغزوہ دار و عکر۔ **لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ** **وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ**
وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ **وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ** **وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ**
نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یوں نہ کہ سورہ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسعود کی یعنی

فہی سوایت جو اوپر گزری **عن** عبد الرحمن بن یزید کہ کہ حجۃ مہم عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
 عنہ قال فرمائی الجمرۃ بسبع حصیات وجعل البیت عنکسارہ ومی عن یحییٰ بن خالد
 ہذا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور
 حجرہ کو کنکریان مارین سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو دایمیں طرف اور کہا یہ جگہ اسکی
 ہے جس پر سورۃ بقرہ اتری ہے **عن** شعبۃ یہذا الا سناد غیر ائکہ قال قلت ان الجمرۃ
 العقبة ترجمہ شعبہ اس اسناد کو یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یوں ہے کہ حجرہ عقبہ برآمد
 بانی مضمون وہی ہے **عن** عبد الرحمن بن یزید قال قیل لعبد اللہ ان ناسا یؤمنون
 بالجمرۃ من فتویٰ العقبة قال فرماھا عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنک من بطن الوادی
 ثم قال منھما والذی لا الہ علیہ رماھا الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ۔
مضمون وہی ہے جو اوپر کی بار ترجمہ ہوا **باب** استنباط من جمرۃ العقبة
 یوم النحر را کہ با بیان قولہ صل اللہ علیہ وسلم لیتاخذوا عتی مناسککم
 مستحب ہونا حجرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہو کر اور مناسک سکینہ کا حکم **عن** ابی الزبیر ائہ سیم
 جابر بن زبیر عن اللہ تعالیٰ عنہ یقول راایت رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم یزعمی علی راحلہ
 یوم النحر ویقول لیتاخذوا مناسککم فانی لا ادری کعبۃ لا اجد بعد حجۃ ہذا
 ابی الزبیر نے جابر بن زبیر سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ حجرہ عقبہ کو کنکر
 مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سکینہ کو مجھ سے مناسک انہو حج کے اس
 لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کر دینا یہی مذہب ہو امام شافعی کا کہ جو سوا ہو کر سنے
 میں پہنچے وہ سواری ہی پرے کنکریان مارے اور اگر او ترک مارین تو بھی روا ہے اور جو منی میں پیدل
 آوی او کو پیدل ہی مارنا چاہیے چمک ہے یوم النحر کا اور بعد اس کو دو دن میں ایام تشریق یعنی کیا رہو
 بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع حجرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوا ہو کر مارے اور یا
 ہی سوا رکھ کر چلا جاوے یہی مذہب ہو شافعی اور مالک وغیرہ کا اور احمد اور اسحق کے نزدیک یوم
 النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سلم پیدل ہی مارے
 تھے اور انہو جمیع ہے کہ صراط مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری حجرات پر پڑے **عن**

عن جَعْفَرِ بْنِ حَصِينٍ عَنْ جَدِّهِ اِمَامِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهَا قَوْلَ
 رَجُلٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةَ الْوُدَّ اِيَّ قَدِ اَيَّدَهُ حَصِينٌ رَمَى جَمْرَةَ الْعُقَبِ
 وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَأْسِ اِحْلِيهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَاسْمَاءُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَأْسَ اِحْلِيهِ
 الْاُخْرَى رَأْفَةُ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا لَمْ يَسْمِعْتُهُ يَقُولُ اِنْ اُمِرَ عَلَيْكُمْ
 عَبْدٌ فَحُجَّكُمْ حَسْبُكُمْ قَالَتْ اسْوَدُّ يَقُودُكُمْ يَكْتَابُ اللَّهُ تَعَالَى اِنْ اَسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيعُوا
 تَرْجُمُهُ يَحْيَى نَعْنَى ابْنِ دَاوُدَ اِمَامِ الْحَصِينِ عَنْ سَنَّاكَ وَهُوَ فَرَمَانِي تَهْنِئِينَ كَهَجَّ كَيْفَ يَسْبَحُ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ سَوِيْنِ لَيْلِ اَبٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ
 اَوْرَاقِ سَوَارِ تَهْجَا بِنِي اَوْتَمَنِي بِرَ اَوْرَاقِ سَاحَتْ بِلَالٌ وَرَ اسْمَاءُ تَهْجَا كَ اَبٍ نَوَاقِ اَبٍ اَوْتَمَنِي كِي
 مَهَارِ كِيْطِ كَيْفَ يَسْبَحُ اَوْرَاقِ سَوَارِ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 وَهَجْجِ سَبَبِ سَوَامِ حَصِينِ نَعْنَى كَيْفَ اَبٍ نَوَاقِ اَبٍ اَوْتَمَنِي بِرَ اَوْرَاقِ سَاحَتْ بِلَالٌ وَرَ اسْمَاءُ تَهْجَا
 مَهَارِ اَوْرَاقِ سَوَارِ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 غَلَامِ هُوَ اَوْرَاقِ سَوَارِ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
عن اَوْرَاقِ سَوَارِ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 وَرَ اسْمَاءُ تَهْجَا كَيْفَ يَسْبَحُ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 الْعُقَبِ تَرْجُمُهُ اِمَامِ الْحَصِينِ هُوَ مَضْمُونِ مَرْدِي هُوَ اَوْرَاقِ سَوَارِ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 خَانِ كَاخَالِدِ بْنِ اَبِي زَيْدٍ هُوَ اَوْرَاقِ سَوَارِ اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 اَعُوْرَ نَعْنَى اَبْنَا كِيْطِ اَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 بَارِبِرٍ مَعَ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 رَعْنِي حَصْنِ الْخَدَّيْنِ حَابِرٍ كَيْفَ تَهْجَا كَيْفَ يَسْبَحُ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَتْ حُجَّةُ الْوُدَّ
 حَبْرَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ
 كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ كَوْدِيْهَا كَهَجْرَةِ عَقْبَةٍ

باب بیان وقت استیجاب الترمی - اور وقت کا بیان جس میں رمی مستحب ہے
عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **أَجْمَعُ**
يَوْمَ النُّكْرِ وَأَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ لَآلِئَ النَّكْسِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکر بیان مارین حجرہ کو نخر کے دن پھر دن چڑھ ہے اور بعد کے دنون میں حب آفتاب
فہل گیا ف لوی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسویں تاریخ کو پھر دن چڑھ رہے کرے
اور ایام تشریق میں سے دو دن یعنی گیارہویں بارہویں کو بعد زوال کے اور تیرہویں کو یہی ایسا
صحی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا یہ ہے کہ ان تینوں دنون میں تشریق کے
قبل زوال رمی ردانہیں اور سندان کی بھی حدیث ہے اور طاؤس اور عطاء کا قول ہے کہ ان تینوں
دنون میں نبی قبل زوال ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال
ردا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے
کہ مناسک حج کے چھ سو سیکھ لو پس جو وقت آپ کی ہے وہی اولے ہے اور حجرے تین ہیں اور
مستحب ہے کہ جب حجرہ اولے رمی کر چکے تو تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہو کر اور اسی
طرح دوسری حجرہ کی رمی کے بعد یہی اور تیسری کے بعد چھپے نہ ٹھہرے یہی مروی ہوا ہے صحیح
روایت میں ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری میں اور اس عاصم بن رفیع میں مستحب ہے اور
شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقت اور دعا
کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں مگر توری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہا نا کہ ہلاوے
یا ایک قربانی کرے کہا مسلم نے اور روایت کی ہے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عبسی نے
خبر دی انکو ابن جبر نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تھے
مثل حدیث مذکور کی **باب بیان ان حاکم الجمار سبع نکرین کے عدد کا بیان**
عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **أَجْمَعُ**
فَوْكُورُ الْجِمَارِ ثَبَوُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَكْرُورِ كَوُ وَالطَّوَا كَوُ إِذَا اسْتَجْمَعَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِعْ بِقِي ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے طاق ہیں اور نکر بیان حجرہ کی طاق ہیں اور

سعی صفا اور مردہ کی طاق ہے اور طاق ہے (یعنی بیستینوں سات سات ہیں) اور اس میں
 ضروری کہ جو ڈھیلو کے استیجار کو تو طاق لیسے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے)۔

ف یعنی اگر طہارت جاہر میں ہو جاوے تو یہی ایک اور لے لے کہ طاق ہو جاوے اور بعض
 کتوتوں سفہا نام کے فقہانے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلو کے تین طہارت کیوقت تین بار ٹھونکنے کے تسبیح
 بازرہ یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلوں کا جسم و علمائے کئے نزدیک

مخبر ہو **باب تفحص فی الخلق علی التقصیر وجواز التقصیر کا بلا تفضیل جائز نہ**
 اور طاق کی فضیلت **عن** نافع ان عبد اللہ قال حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلِّقِينَ مَثَلَهُ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپ کے سر
 منڈایا اور بعضوں نے فقط بال کترائے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار دعا کی یا دو بار بہر فرمایا کترائے والوں پر یہی
عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُخَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُخَلِّقِينَ
 قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوں پر لوگوں نے عرض کی کہ کترانیوں
 پر یا رسول اللہ کے تو یہ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے یہ عرض

کی کہ کترانے والوں پر یہی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والوں پر یہی **فائدہ**
 اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج میں ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور

کترانا بھی جائز ہو کہ اون کے لیے یہی ایک بار دعا کی خبر دی کہ ابو اسحاق نے جبکا نام ابیہم
 ہے وہ فرزند نبی محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہیں **مسلم بن حجاج عن**

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلِّقِينَ قَالُوا
 الْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

سَحَّحَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ الْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ وَ هِيَ مَضْمُونٌ مگر
 اس میں سرمنڈانے والوں کو تین بار دعا دی اور کترانے والوں کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
 کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنیٰ نے اون سے عبد الوہاب فر اون سے عبد اللہ نے اسی سند سے اور اس
 حدیث میں یہی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والوں پر یہی **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
 عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سرمنڈانے والوں کی لوگوں
 نے عرض کی کہ کترانے والوں کی پہ فرمایا یا اللہ بخشش کر سرمنڈانے والوں کی پہ عرض کی کہ یا رسول
 اللہ کترانے والوں کی یہی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر سرمنڈانے والوں کی پہ لوگوں نے عرض کی
 کہ کترانے والوں کی آپ نے فرمایا اور کترانے والوں کی یہی کہا مسلم نے اور روایت کی مجسور نے
 اون سے نیز مدینے اون سے روح نے اون سے علائی اون سے ان کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے
 اونہوں نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابو زرہ نے ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور روایت کیا **عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصِينِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيَّ حُجَّةِ الْوُدَّاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ قَالَا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ
مَسَّةً وَاحِدَةً وَ كَرَّمُ يَقُولُ وَ كَرِيمٌ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ صحیح نے اپنے دامی سے روایت کی انہوں
 نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سرمنڈانے والوں کی یحییٰ بن جابر دعا
 کی اور کترانے والوں کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت میں حجۃ الوداع کا لفظ نہیں ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْهُ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ
عَبْدَ اللَّهِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمنڈایا اپنا حجۃ الوداع میں **ف**
 نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ طلق فصل ہے اور بال کترانا رد ہے مگر ابن منذر
 نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ پہلو حج میں منڈانا ضرور ہے اور کترانا نہیں
 اور اگر یہ قول ان کا ثابت ہے تو اجماع اور مخصوص صریح روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور ہمارا مذہب یہی کہ خلق اور تقصیر دونوں مناسک حج و عمرہ سے ہیں اور ایک کن ہر انکار کان میں ہے
 اور یہی قول ہو گا فہ علماء کا اور ادنیٰ درجہ کفایت کا خلق و تقصیر میں شافعی کے نزدیک تین بابل میں
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسف کو نزدیک آدھا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک کمتر
 سر اور امام مالک سے ایک روایت میں سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے فضل ہونے پر سب متفق ہیں
 یا سارے سر کے کمترانا ہو اور عورتوں کے حق میں کمترانا ہی ہے منڈانا نہیں ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
 لیا تو بھی تنک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اس پر کہ خلق ہو خواہ تقصیر بعد
 منکر یا بن مارنے کے ہو اور بعد فوج قربانی کے اگر قربانی اس کے ساتھ صوا اور طواف افاضہ سے قبل ہو
 برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن خلق نہ کرے جب تک طواف وسیع سے
 فارغ نہ ہو یعنی طواف افاضہ سے یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی
 خلق ثابت ہوا ہے **فصل** نزدیکی نے کہا ہے کہ جتنے مقدمہ شرح میں ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
 بن سفیان جو ثاگردہ میں مسلم علیہ الرحمۃ کے اگواس کتاب کے سنو میں تین مقام باقی رہ گئے ہیں
 کہ اول مقام اون میں سے یہ ہر کتاب الحج میں اور یہ جگہ وہی ہے (یعنی جہان ترجمہ میں ابراہیم کا
 ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اس مقام کے اول و آخر پر تبنیہ ہو چکی ہے
 غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر **باب** بَيَانُ أَنَّ السُّنَّةَ
 يَوْمَ النُّحْرِ اَنْ يُزْمِيَ شَحْرُ يَحْمَدُ شَحْرُ يَحْمَدُ وَلَا يَبْدَأُ فِي الْعُلُوِّ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَنْسِ
 النُّحْرِ **باب** اس بیان میں کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پہر نحر پر خلق اور خلق ورامنی طر
 سے شروع کرے **خلق** اَنْتَرِبْنِ مَلَكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَنْ يَمْنَى كَأَنِّي لَجَسْرَةٌ كَمَا هَا شَحْرُ اَنْ مَنَزِلَةً يَمْنَى وَنَحْرُ شَحْرُ قَالَ لِيَلْعَلَّ اَنْ يَحْدُوا
 اَشَارَ الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ شَحْرُ الْاَيْمَنِ شَحْرُ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ ترجمہ انس بن مالک نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منو میں آئے تو پہلے حجرہ عقبہ پر گئے اور منکر یا بن مارین پہر
 اپنے فرمودہ کا پڑھ لیا منو میں اور قربانی کی پہر حجام سے کہا کہ لوا اور شاہ کیا دامنو طرف نیز
 سر کے اور پہر بائیں پہر لوگوں کو دینو شروع کیے منو کے مبارک اپنے **حکم** ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ وَابْنِ لُبَيْبٍ وَابْنُ كُرَيْبٍ كَالْوَحْدَانَا حَقُّصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْأَسْنَادِ
 أَمَّا أَبُو بَكْرِ بْنُ كُرَيْبٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَذَا أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا نَفْسَهُ
 مَشْعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ إِلَى جَانِبِ الْأَيْسَرِ لِحَقِّهِ فَأَعْطَاهُ
 أَمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَآمَنَ فِي رِوَايَتِ ابْنِ كُرَيْبٍ قَبْلَ الْبُشَيْرِ الْأَيْمَنِ
 فَوَزَعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ يَا لَا أَيْسَرَ قَصْنَعٍ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هُمُ
 أَبُو بَكْرٍ فَذَكَرَهُ إِلَى ابْنِ كُرَيْبٍ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ كُرَيْبٍ ابْنِ شَيْبَةَ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ
 قَتِيونَ لَمْ يَكُنْ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ كُرَيْبٍ ابْنِ شَيْبَةَ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ
 سَنُوهُ ابْنِ كُرَيْبٍ ابْنِ شَيْبَةَ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ
 اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اودن لوگوں کو جو قریب تھے آپ سے کہا رادی نے کہ پھر اشارہ کیا
 حجام کو بائیں طرف کے سر کا اور اُس کے بالوں کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلمہ کو عطا فرمایا اور ابوبکر
 کی رِوایت میں ہے کہ وہی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگوں کو پھر بائیں طرف
 اشارہ کیا اور اودن کو بھی ایسا ہی کیا یعنی منڈا یا پھر فرمایا کہ یہاں ابطلحہ میں سو اٹھو دے دیا۔
 عَنِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
 جَمْرَةَ الْعُقَيْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُذَيْنِ فَخَدَّهَا وَاجْتَمَعَ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ نَاسٍ
 فَخَلَّوْشَقَهُ الْأَيْمَنِ فَقَسَمَ لَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَلِيقُ الشَّقُّ الْأَخْدَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي
 طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ أَيَّاهُ السَّنِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَوَاوُضَ كُوْدُجُ كِيَا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سودا وہی
 طرف کا سر منڈا یا اور اودن بالوں کو تقسیم کیا اودن لوگوں میں جراب کے نزدیک ہو پھر فرمایا کہ اب
 دوسری جانب مونڈ دے سو فرمایا کہ ابطلحہ کہاں ہیں وہ بال اٹھو عنایت فرمائے عَنِ ابْنِ مَالِكٍ
 ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَ
 خَدَّ شَقَّهُ وَخَلَّقَ قَاوِلَ الْحَالِ شَقَّهُ الْأَيْمَنِ لِحَقِّهِ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ
 فَأَعْطَاهُ أَيَّاهُ ثُمَّ نَادَاهُ الشَّقُّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ اخْلُقْ لِحَقِّهِ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ
 أَقِيمَهُ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ رَجَعَ هِيَ هَ فِ ان رِوَايَتِ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ ابْنِ مَعِينٍ

سے نکلے دن جب نزلہ سے لوٹ کر منے میں آوین تو چار عمل ضرور میں پہلے ہی حجرہ عقبہ پر قربانی کا
 پنج پہر سر منڈانا یا کرتنا پہر کہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد
 نہیں کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اور پگنڈر گیا اور
 ان چار دن عملوں کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پہر اگر کسی کو اول طہٹ کیا تو یہی روا ہو گیا اُن صحیح
 حدیثوں کے رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آئیگی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی میں آئے تو پہلے
 کہیں درجہ دے بلکہ سواری ہی پر حجرہ عقبہ کی سعی کر کے پہر اپنی منزل میں اترے اور اسی طرح
 مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور فوج منی میں ہو اگر چه حرم میں کہیں بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ دامنہ طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب
 ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف
 سے پہلے منڈائے اور قول اُنکا چونکہ خلاف روایات مذکور ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور بھیہ بھی معلوم
 ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہیں اور انکو رکھنا جائز ہے مگر بند متصل صلوات
 ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں موئے مبارک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اُنکا
 دعویٰ صحیح نہیں بلکہ اُنکی سند متصل تو کیا منقطع ہی بلکہ مفصل نہیں تو یہی تو کیا ضعیف ہی ہے
 طبرانی کے مال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان
 خرد میں تول لینا ہے وَمَا هَذَا إِلَّا ضَلَالٌ بَعِيدٌ اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور اس
 کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع میں صحیح اور مضبوط
 تو یہ ہے کہ یہ عمر بن عبد اللہ عدوی ہیں اور بخاری میں بھی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ عمر بن
 عبد اللہ ہیں اور بعضوں نے کہ وہ خراش بن امتیہ بن ربیعہ کلبی ہیں بعض کاف کہ منسوب ہیں کلیب
 بن بشیر کلبی (نودی) **بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الذَّبْحِ وَالْحَلِيقِ عَلَى الذَّبْحِ**
وَعَلَى الذَّبْحِ تَقْدِيمُ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا سے پہلے فوج اور فوج اور رمی
 سے پہلے طواف کرنے کا بیان **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**
ابْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَّةِ الْوُدَّاعِ مَعِيَ لِلنَّاسِ

مَسَاكُونَهُ كَمَا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَشْعُرُ فَخْرًا قُلْتُ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ أَنْفَجَ وَلَا حَرَجَ
 ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَشْعُرُ فَخْرًا قُلْتُ قَبْلَ أَنْ أَكْرِمَ فَقَالَ أَكْرَمَهُ
 وَكَاحِجَ قَالَ فَمَا سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فُسْحَى قُلْتُ مَوْلَا أُخْرَاكَ قَالَ
 أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبد السمیع مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچنے والی حجۃ الوداع
 میں لوگ آپ سے مسلک پوچھیں سوا ایک شخص آیا اور اس نے عمر بن ابی قحافہ کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا
 اور سرمنڈا لیا قربانی کی سحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی فرج کر لو اور کچھ حج نہیں پہنچا
 آیا اور اس نے عمر بن ابی قحافہ کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا اور قربانی فرج کر لی مری حجر کے پہلے آپ نے فرمایا
 اب مری کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں عمر بن ابی قحافہ کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ
 نہیں اب کر لو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ فَطَفِقَ نَسْئًا لَوْ أَنَّهَا تَقُولُ الْفَائِلُ
مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا كُنْتُ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ الْفَخْرِ فَخَرْتُ قَبْلَ
الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَارِمٌ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ الْخَرِيُّ يَقُولُ
إِنِّي لَمَّا أَشْعُرُ أَنَّ الْفَخْرَ قَبْلَ الْكَلْبِ فَكَلْتُ قَبْلَ أَنْ أَتَخَرَّ يَقُولُ الْخَرُّ وَلَا حَرَجَ
فَمَا سَمِعْتُهُ سَبَّلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرِ مِمَّا يَنْبَغِي لَمْ يَكُنْ وَجْهًا مِنْ تَقْدِيرِهِمْ بَعْضُ الْأُمَمِ
قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهُهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ
 ترجمہ عبد السمیع کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ
 آپ سے مسلک پوچھنے لگے سوا ایک کو کہا کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا کہ مری سحر کے قبل ضرور ہے اور
 میں نے سحر کر لیا مری سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب مری کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے کہا
 کہ میں نے نجانا کہ سحر قبل حلیم کے ہے اور حلیم کر لیا قبل سحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب سحر کر لو اور کچھ
 حج نہیں ہے راوی نے کہا کہ میں نے یہی سنا کہ جس نے اس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جس
 انسان بھول جاتا ہے اور بآگے چھپ کر لیتا ہے اور اس کی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ
 حج نہیں **کھا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اس کی بعقبو لے
 اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

حرم کی کہ میں نے فوج کیا رمی سے پہلے آپؐ فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں اور منیر آیا اور حرم
کی کہ میں نے طواف افاضہ کیا بیت المقدس کی رمی سے پہلے آپؐ فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں اور
نے کہا کہ اس دن حضرتؐ کو جو چیز پوچھی کہ لگے پیچھے ہو گئی آپؐ نے فرمایا اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ كَيْفَ الذَّيْفُ
وَالْحَلَقُ وَالْمَرْحُ وَالْتَّقْدِيمُ وَالْتَّأْخِيرُ فَقَالَ لَا حَسَبَ وَهِيَ مَعْنُونٌ **ف**

خبر کے دن چار کام ہیں اول رمی حجر عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے
کہ یہ چار دن کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہو سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی
یہی روایات ہیں اور ان کا قول ہے کہ اگر کسی نے پلان میں آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو وہ اسے
اسپر مذہب نہیں نہ قربانی ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری
اور یحییٰ اور قتادہ کا قول ہے کہ اسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شافعیہ ابن عباس کا یہی ایسا
ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہیں اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کچھ حرج نہیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہر قربانی وغیرہ
سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپؐ بیان بیان اور تاخیر بیان کی اوس کے وقت سے روا نہیں ہے اور
اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے بخر کر لیا تو اسپر کچھ نہیں اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عادی
اور بھولنے والا اس میں برابر ہے پھر شکر نزدیک قربانی واجب ہر دو پر واجب ہر اور جن کے
نزدیک نہیں تو دونوں پر نہیں اور اتنا فرق ہے کہ قصد کرنے والا خلاف سنت ہو گناہگار ہو تا ہے
اور بھولنے والا نہیں ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپؐ اونٹنی سوار ہو کر کھڑے رہے جیسا عبد اللہ کی
روایت میں اور پند کور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ
کہیں جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھنے کے بعد دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہیں اول
کہ میں کعبہ کے نزدیک ساقون تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا عمرہ میں عودہ کے دن منیر اسنے میں بخر
کے دن چوتھا پھر سے میں ایام تشریق کے دوسرے دن میں اللہ یہ سب ایک ہی ایک خطبہ میں اور بعد
منازکے سوا اس خطبہ کے جو عمرہ میں ہے کہ وہ دو خطبہ ہیں اور قبل صلوات ظہر گھر میں اور بعد نماز
کے بعد دلائل ان کے میں نے احادیث صحیحہ سے شرح مذہب میں بیان کیے ہیں اسبابی کہا نوی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا خَرَجَ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَفَرًا يَكُ مَحْصَبُ مَنِ ارْتَمَا
لَحْجٌ وَاجِبٌ نَهْنِ وَأَرْجَبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَرَّفَ اسْلَمُ دَهَانِ ارْتَمَى مِنْ كَدِّ دَهَانِ سَ
لَحْنَا أَسَانِ تَهَا جِبُ كَمَا سَأَلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَلَا سَأَلْتَهُ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ بِشَامِ سُرَاسِ
أَسَادُ سَوْدِي مَضُونِ مَرْدِي هُوَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانُوا يَنْزِلُونَ
الْأَبْطَحُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَزْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا
لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ
مَنْزِلًا أَسْمَى لِحُدُوجِهِ سَالِمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ارْتَمَى تَبِي زَمْرِي نَفَرًا يَكُ مَحْصَبُ
عَرُودِهِ خَيْرُ مَرْدِي جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَ كَدِّ دَهَانِ نَهْنِ دَهَانِ ارْتَمَى تَبِي
أَوْ فَرَمَاتِي تَبِي كَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْدَهَانِ ارْتَمَى تَبِي تَوَاسِ لَحْجُ دَهَانِ سَ رَوَانِ
مَوْجَانِ كَدِّ سَ تَهَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَسَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
لَيْسَ الْقُصْبِيُّ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلُ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ
عَطَاءُ بْنُ عَسَاةٍ نَفَرًا يَكُ مَحْصَبُ مَنِ ارْتَمَا كَدِّ سَنَتِ وَرَجَبِ نَهْنِ دَهَانِ تَوَاسِ مَنْزِلِ مَوْجَانِ
دَهَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَمَى مَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو دَرَفٍ
لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنْزِلَ الْأَبْطَحُ حِينَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّةً فَجَاءَ فَذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي دِرَاوِيَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِيهِ آيَةُ مُتَّيْبَةٍ قَالَ عَنْ أَبِي دَرَفٍ وَكَانَ عَلَى الْقَتْلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ سَ رَوَاتِ مَوْجَانِ ارْتَمَى مَنِ كَدِّ رَوَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْجَ حَكْمِ نَهْنِ كَمَا تَهَا كَدِّ مَنِ ارْتَمَى مَنِ جِبُ مَنِ سُرُكُلُ مَكْرِ مَنِ آيَا مَرِي
نَفَرًا قَبْرِ دَكَا دَا مَوْجَانِ ارْتَمَى مَنِ رَوَاتِ مَنِ صَالِحِ سَ يُونِ مَوْجَانِ
كَدِّ مَنِ كَمَا سَمِعْتُ مَنِ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ سَ رَوَاتِ مَوْجَانِ ارْتَمَى مَنِ كَدِّ رَوَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْجَ حَكْمِ نَهْنِ كَمَا تَهَا كَدِّ مَنِ ارْتَمَى مَنِ جِبُ مَنِ سُرُكُلُ مَكْرِ مَنِ آيَا مَرِي
نَفَرًا قَبْرِ دَكَا دَا مَوْجَانِ ارْتَمَى مَنِ رَوَاتِ مَنِ صَالِحِ سَ يُونِ مَوْجَانِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَ الْإِنْسَانُ اللَّهُ
عَدَا بِحَيْفَتِ بَنِي كِنَانَةَ حَتَّى تَقَامُوا عَلَى الْكُفْرِ أَبُو سَرِيحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا کا ہے گا
تو خیف بنی کنانہ میں اور تیسکے جہان کافروں نے کفر پر قسم کہا مئی نہیں آپس میں عین ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخصت عنہ نزلون
عند الخیف بنی کنانہ حیث نقاسموا علی الکفر فذلک ان رؤسنا قننی کنا نکرھا لفت
علی بنی ہاشم وبنی المطلب ان لا یناکحواھم ولا یتأخروھم حتی یسئلوا الیھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم یعنی بذلک المصحب ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سنے میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اور تیسکے جہان کافروں نے کفر پر قسم
کہا مئی نہیں اور کیفیت اسکی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کہا مئی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
سے بیٹے اور ان کے قبیلوں سے نہ نکاح کریں نہ خرید و فروخت کریں جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے مصحب (تفصیل اسکی آگے آئیگی انشاء اللہ
تعالیٰ عنہ) ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مکثر لکنا
ان شاکہ اللہ اذ اذاکہ اللہ الخیف حیث نقاسموا علی الکفر ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری
خیف جہان قسم کہا مئی اور انہوں نے بیٹے کافروں نے کفر پر قسم کہ ہم یہ کہ مصحب میں آنا
اس میں اختلاف تھا صحابہ کوئی اسکو منزل اتفاق کہتے تھے اور یہاں آنا مسنون نہ جانتے تھے اور
کوئی اسی فتہ راوی رسول جاکر مستحب ٹھہرتے تھے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جہور کے نزدیک مستحب
ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر دی خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر
اسپر اتفاق ہو کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اسکو سپر کج الزام نہیں اور مستحب ہو کہ وہ ان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشاء پر ہو اور کچھ رات تک ٹھہرے یا ساری رات بنظر اقتدار سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
محبوب اور اطعم اور مصحب اور لعلی اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصحاب نیز
خیف اس زمین کو کہتے ہیں کہ نشیب میں واقع ہو پہاڑ کے دو من میں اور وہاں سے مدینہ منورہ کا
سیدہ راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہاں سے نکلتا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں آئیں گے اسلیو کہ اسجاک کا حکم ہے کہ لا تقولن لیس فی ذلکنا عمل

ذَٰلِكَ خُذْ اِلَّا اَنْ يَّكْفَرَ اللَّهُ بِنَفْسِهِ ذَٰلِكَ كُنْ لَا يَكْفُرُ اَنْ يَّكْفَرَ اللَّهُ بِنَفْسِهِ
 چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ میں تھے آپس میں قسم کھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
 بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکال دیں اسی خفیہ تہی کنائے کی گہائی میں بعد آپس میں ایک
 اقرار نامہ لکھا اور طرح طرح کے لغویات اوس میں تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندھی اور اس
 اقرار نامہ کو کعبہ میں لٹکا دیا اور ہاگ ایک ذبیحہ کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کھا گئی صرف اللہ
 اور رسول کا نام اُس میں نہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور
 آپ نے اپنی چچا ابوطالب کو خبر دی اور وہ اُن کا ذوق کے پس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر ادھون نے
 وہ کاغذ کال کر دیکھا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علمائے فرمایا ہے کہ وہ ان اذنا آپ کا شکر اگہی
 کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بجالا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب
 اور کافروں کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نذوی نے **باب** فُجُوْبِ الْمَيْتَةِ بِمَعْنَى كَيْفَ
 اَكْبَاهُ التَّشْرِيقِ فِي تَخْرِصِ فَرْشِكَ كَهَلِ التَّغَايَةِ شَبَّ كَوْرَهْنِ مَنِ مِّنْ اَيَّامِ تَشْرِيقِ
 مِّنْ دَاجِبِ هُوَ وَجْهٌ لُّوْكَ مَكِّ مِّنْ زَمْرٍ پلاتے ہوں اَلْمَوْحَضَتِ ہُوَ عَكْنِ اَنْتُمْ مِّنْ رَّغْوِ اللّٰهِ تَعَالٰی
 عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اسْتَاذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّذْبِیْتَ بِمَكَّةَ کَمَا یَسْتَعِیْ مِنْ اَجَلِ سِقَايَةِ مَا کَاوَنَ لَہٗ عُمَیْرُ السَّعْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ
 اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ رات کو نبی اکرم اثنان میں مکہ میں رہیں اس لیے کہ اون کو زمرم پلانے کی خدمت تھی **عَنْ عُبَيْدِ اللّٰہِ**
ابْنِ عُمَرَ یَعْنِیَ اَنَّ اَلْاَسْتَاذَ مِثْلَہٗ عُبَیْدِ السَّعْدِ اِسْمُ اِسْنَادِ سَوْبِہِی مَعْنُوْنَ ہر دوی ہے **ف**
 اس روایت کو دو مسئلہ معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتوں میں رات کو منی ہی میں رہنا ضرور ہے اور
 اس پر اتفاق ہے علماء کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے امام شافعی کے اس میں دو قول
 ہیں صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالک اور احمد کا یہی ہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور
 اسی کے قائل ہیں ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکو
 مالک پر فرمایا واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ مالک کے لیے قرطانی مستحب کہتا ہے اور اگر
 قدر دان رہنا واجب ہے اس میں بھی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں صحیح

یہ کہ اکثر ائمہ میں رہنا ضروری دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات میں دوسرا مسئلہ یہ کہ جو لوگ زہر
 پلاتے ہیں ان کو شب کو منی میں رہنا ضروری نہیں بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ میں جاویں اور رات کو پلاویں
 اور حوضون میں نہریں کہ پینے والے فراغت سے پہلے اور امام شافعی کے نزدیک یہ اولاد عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جو زہر پلانے والا ہو اسکو رخصت ہے کہ سننے میں زہر اور
 اسطرح جو نیا شخص زہر پلانے کا التزام کرے اسکو بھی رخصت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ رخصت
 خاص آل عباس کہ ہے بعضوں نے کہا خاص عباس کو تھی اور بعضوں نے کہا بنی عباس میں سے بنی ہاشم
 کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہیں اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان میں پہلا ہی قول ہے اور بانی پلانہا
 حق ہے آل عباس کا اسلئے کہ ایام جاہلیت میں یہ خدمت خاص تھی عباس کو اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ انہی کے واسطے ہی قرار دی ہے لہذا **باب** فَنُفِّلَ
 الْفُقَرَاءُ بِالسَّقَايَةِ وَالشُّكَاةُ عَلَى أَهْلِهَا كَأَسْتَحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا جِ مِنْ بَنِي بِلَانِ كِي فَضِيلَةِ
عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ حَتَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَنَا أَعْرَافِي فَقَالَ مَالِي أَرَى بَنِي عَمِّي كُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَبَنَ وَ
 أَنْتُمْ تَسْقُونَ التَّمِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ يَكُمُ أَوْ مِنْ مَجْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَيْلٌ لِلَّهِ تَعَالَى
 عَنْهُمَا الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بَيْنَا حَلَبَةٌ وَلَا جَلٌّ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَحْلَتِهِ
 وَخَلْفَتُهُ أَسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ تَمِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَعَسَلَهُ أَسَامَةُ وَقَالَ
 احْسَنْتُمْ مَا جَمَلْتُمْ كَذَا أَنَا صَنَعُوا فَلَا يُرِيدُ تَمِيذٌ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجِمَهُ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ زُرَّيْنِی نے کہا کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا تمہارے نزدیک کہ
 ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا تمہارے سبب کہ میں تمہاری حجاجی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شربت
 اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب اسے اختیار کیا ہے
 یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل
 وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہی اور انہی پر اور ان کے پیچھے اسارت
 اور آپ بانی مانگا سو ہم ایک پالہ کھجور کے شربت کالائے اور آپ نے پیا اور اس میں زہر بچا دیا اس
 کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اسکو بدلنا نہیں چاہتے جبکہ

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی چکی ہے **تہ** اس حدیث کو فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدنام نہیں چاہتے اس کی ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں کہ پھر سب منجملہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہوا اہل سنت کا اور طریقہ جماعت اصحاب کا اور اس سے رو ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذلک المقصود **باب**

الضَّكَّةُ فِي مَلِكِهِمْ اَلْهَدَايَا وَجُلُومَهَا وَجَلَا لَهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَاءُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا **قربا نیوں** کو گوشت اور کہالین اور جہولین صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب کو اس میں کچھ نہیں دینا کا ذکر اور اس کے لیے ناب کر نیکا جواز **عن** **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عَلَى بَدَنَتِهِ وَأَنْ أَضَدَّ لِحْوَ مَهَا وَجُلُودَهَا وَأَجْلِيهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَاءَ مِنْهَا قَالَ لَحْوَ نَقِطِيَةٍ مِنْ عَيْنِدَا حَضْرَتِ عَلِيٍّ نَبِيِّهِ نَبِيِّهِ

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کی اونٹوں پر کھڑا رہوں اور اُن کا گوشت اور کہالین اور جہولین خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے لے دوں اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس ہو دینگے **عن** **عَنْ** عَبْدِ الْكَلْبِ بْنِ الْجَزْدِيِّ بِهَذَا الْاِسْتِثْنَاءِ مِثْلَهُ وَهِيَ مضمون اس سند سے آیا ہے **عن** **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَزْدِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مضمون مردی ہوا مگر اس میں قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** **عَنْ** عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُولَ عَلَى بَدَنَتِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْتَصِمَ بَدَنَتَهُ كَمَا لِحْوَ مَهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَا لَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطَى فِي جَزَائِهَا مِنْهَا شَيْئًا حَضْرَتِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہ فرمائی کہ اونٹوں پر اور حکم دیا کہ سارے گوشت اور جہولین ان کی خیرات کر دیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہیں دینا **عَنْ** **عَنْ** عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ وَهِيَ مضمون

فا بد مذکا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور
 بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث کی کسی مسألت ثابت ہوئے اوّل معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا
 مستحب ہو دوسرے اوس کے ذبح اور سحر کے لیے کسی کو ناب کرنا درست ہو تیسرے خود بخود ذبح کرنا
 مستحب ہو چوتھی گوشت اور کھال اور جہول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچوین اجرت نصاب
 کی اوس میں سے مذینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت نصاب کی حلال اور درست ہو اور مذہب
 شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر میں نفع
 لینا حلال و قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق
 کا اور ابن منذ ابن عمر اور اسحاق اور احمد و راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اوسکی
 بیج ڈالیں اور اُسکی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثوب نے یہی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور
 اور اسی نے یہی کہا ہے کہ اوس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چیلنی اور سوپ اور تر از و وغیرہ
 خرید لیں اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت خیرات میں کھال دینا روا ہے مگر کچھ ظلاف سنت ہو اور یہ
 قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہو اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جہول ڈالنا ظالم
 اونٹ پر ہے اور سنت ہو اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوٹہ
 چیرنے کے جہول ڈالی جاوے کہ خون بہہ رہے اور کہا ہے کہ قیمت جہول کی یہی اونٹ کی حیثیت
 کے موافق ہو یعنی جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جہول ہی ہو جیسے
 مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم **باب** اجواز الایشترک فی البکد فی قربانی میں شریک
 ہونے کا بیان **عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال **خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَ الْخُدَيْيَةِ الْبَكْدَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَكْدَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کھر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے
 سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے **عمر بن عبد اللہ**
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال **خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَهْلَيْنِ**
بِأُحْمٍ قَامَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَفَرُّكَ فِي الْأَيْلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ
سَبْعَةٍ مِثْلًا فِي سَكَنٍ جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندہ کر نکلا اور آپؐ ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاویں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی ہم میں کھنکھ
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اُشْتُرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 الْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ كُلِّ سَبْعَةٍ فِي بَيْدَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ايَسْتَوِيكَ
 فِي الْبَيْدَةِ مَا يَشْتَرُكَ فِي الْحِجْرِ وَرَقَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنْ الْبُحْدَانِ وَحَضَرَ حَابِرٌ وَحَدَّيْبِيَّةٌ قَالَ
 نَحْنُ نَأْكُلُ مِثْلَ سَبْعِينَ بَيْدَةً اُشْتُرْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَيْدَةٍ جَابِرٌ بَرَّكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ میں سات سات آدمی ایک بدنہ میں ایک شخص نے
 جابر سے کہا کہ کیا بدنہ میں ہی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے جزور میں ہوتے ہیں تو جابر نے کہا
 کہ بدنہ اور جزو نو ایک ہی چیز ہے (یعنی دو تو اونٹ کہتے ہیں) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ میں
 اونہوں نے کہا کہ بخیر! ہم نے شراوت اور ہراوت میں سات آدمی شریک تھے **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا عَنْ حَبِيبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 قَامُوا إِذَا احْلَلْنَا أَنْ نُضَلِّيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مَنَا فِي الْهَدْيَةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ
 يَحْلُلُوا مِنْ حَجَّتِهِمْ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ ثُمَّ حَمَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَيَانَ كَرْتِ تَعَبِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپؐ کے جب ہم احرام کہو لہ الین تو قربانی کر لیں اور چند آدمی ہم میں سے
 ایک کے قربانی میں شریک ہو جاویں اور یہ جب ہوا کہ آپؐ حجۃ الوداع میں جب احرام حج کا عمرہ کر دے کہلا
 دیا تھا **ف** ان حدیثوں سے شراکت قربانی میں ثابت ہوئی اور اس میں علماء کا اختلاف
 مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت ردا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ حجب اور برابر ہے کہ بعض شریکوں
 پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قربانگی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہوں
 غرض سب کی شراکت درست ہو اور دلیل اون کی یہی حدیثیں ہیں اور امام احمد اور حنبلیہ اور داؤد
 ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہر قطیع میں ہو اسے نہ وجیب میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور
 مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہیں مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہیں
 اور اچھٹے فیہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہو کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہیں تو
 نہیں (یعنی کوئی گوشت کھانے کی نیت اور سمین نہ کہتا ہو) اور شراکت بکری میں جائز نہیں ہے
 اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک

ہو سکتی ہیں اور ہر ایک جانور ان میں سے گویا سات بکریوں کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر کسی پر سات قربانی
 ہوں تو ایک اونٹ کرنا اس کو سب کو کافی ہو جاوے گا اور جابر کی اخیر روایت میں معلوم صوا کہ متبع پر بھی
 قربانی واجب ہے اور واجب قربانی میں بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد
 ظاہری وغیرہ کا رد ہو گیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متبع کی قربانی بعد عمرہ کے فوج کر ڈالے
 اور قبل احرام حج کے اور اس میں اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ بعد عمرہ کے فوج کرے **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْعُمُرَةِ فَتَذَنُّجُ الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةِ شَتَرٍ فِيهَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے مروی ہے کہ ہم متبع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک گائے میں سات آدمی شریک
 ہو جاتے تھے **عن** جابر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشة رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما بقدرۃ یوم النحر ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی خحر کے دن **عن**
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عن نسائہ فی حدیث ابن ابی بکر عن عائشہ بقدرۃ فی حجة ترجمہ جابر سے وہی مضمون مروی
 تھا کہ آپ نے اپنی سپہیوں کی طرف اور ابن ابی بکر کی روایت میں حضرت عائشہ کی طرف سے ایک گائے ذبح
 کی اپنے حج میں **باب** استحباب الخیل الاہل قیاماً مع قولہ اونٹ کو کھڑے رکھ کر خحر کرنے
 کا بیان **عن** زیاد بن جبیر ان ابی بکر اتی علی رجل ولہ وھو یخشد بدنتہ بادرکۃ
 فقال ابعثھا قیاماً مع قیدہ شئت ان یتدیک ثم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ زیاد رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر خحر کرتے تو کہا کہ اس کو
 اٹھا لو اور پیر باندہ دو اور خحر کر پست ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ اس**
 معلوم ہوا کہ اونٹ کو باپان پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کھڑا کر کے خحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین بیرون پر کھڑا
 ہو اور بقر اور مکیبی کو نہ ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گلے کے یہی باندہ دینا چاہیے اور ایک دھنا
 کھلا رہے اور یہی مذرب شافعی علیہ الرحمۃ کہ ہے کہ اونٹ کو کھڑے کر کے خحر کرین اور مالک اور احمد اور
 جہود کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دو برابر ہے اور یہ خلافت اہل بیت پر ہذا مرد

باب انصحاب بعث الہدیٰ الی الحرم لئلا یرید الذہاب بنفسہ فاصحاب
 قلیلہم وقیل انقلاید ان باعثہ لایمین محمد ما ولا یحرم علیہ شیئ بسبب ذلک
 قربانی کے حرم میں پہنچنے کا بیان **عمر بن عاتشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعدی من المذنبۃ فاقبل فقلاید ہدیہ ثم لا یجلب ثقیلاً
 یمما یجلب انہم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلہوں کے ڈربٹ لیا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے
 پہن نہ بن کیا کرتے تھے جبے محرم پہن کر کیا کرتا ہے **عمر بن عاتشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت
 ترجمہ ابن شہاب ہر وہی صنون مروی ہوا **عمر بن عاتشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت
 کان انطلق الی اقل فقلاید ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخو ترجمہ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ڈراگے وہی صنون ہے جو اوپر گذر **عمر بن عاتشہ** رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما قتل کنت اقل فقلاید ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یدق ہاتین ثم لا یعزل فینا ولا یترکہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ڈربٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی
 چیز نہ چھوڑتے تھے **عمر بن عاتشہ** قتل فقلاید ہدی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یدق ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث الی البیت اقام بالمذنبۃ
 فما حرم علیہ شیئ کان لہ حلاً ترجمہ وہی صنون ہے **عمر بن عاتشہ** رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث بالہدی فاقبل فقلاید
 یدق ثم لایمسک عن شیئ لایمسک عن الحلال ترجمہ وہی صنون ہے **عمر بن عاتشہ** رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما قالت انا قتلت تلک القلاید من عین کان عند کا ماصبح
 فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلاً لایاتی ما یاتی الحلال من اہلہ وبنات
 ما یاتی الرجل من اہلہ ترجمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ڈربٹ
 میں ان سے جو زنگی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے جگر اور اپنی بی بیوں سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہیں۔
 عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقْبِلُ الْقَلَائِدَ لَهْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهِ شِعْرَ بَعِثَ يَدِي نَحْلًا لَا تَرْجُمُهُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کو دیکھ چکی ہوں کہ مٹی جیسی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے اور آبِ اذکوہ بیجگر پر حلال رہتی تھی۔
 عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا تَنَلْتُ الْقَلَائِدَ لَهْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لَهْدِي ثُمَّ يَبْعَثُ شِعْرَ بَعِثَ يَدِي نَحْلًا لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا
 یَجْتَنِبُ الْمُحَرِّمُ وہی مضمون ہے عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَتَقْلَدُهَا جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةٍ
 اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکر یاں بہمین بیت اللہ کو اور
 اون کے گلہ میں ہار ڈالا عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَقْلِدُ الشَّاةَ فَتَقْلُدُهَا
 بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلالاً لَمْ يَحْدُمْ عَنْهُ شَيْءٌ تَرْجُمُهُ اور بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 معلوم ہوگا عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ لَهْدِي
 هَذِهِ يَأْخُذُ بِهَا عَلَى الْحَاكِ حَتَّى يَخْرُجَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَا وَلَكِنَّهُ
 إِنْ يَأْخُذُ بِهَا قَالَتْ عُمَرُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَا تَنَلْتُ فَلَا يَدُ هَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ يَدِي ثُمَّ
 قَلَدَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ يَدِي ثُمَّ يَبْعَثُ يَدِي ثُمَّ يَبْعَثُ يَدِي ثُمَّ يَبْعَثُ يَدِي
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے جگر اور اپنی بی بیوں سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہیں۔
 کی بی بی نے کہا کہ ابن زید نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جس نے قربانی
 اور سپر حرام ہو چکیں وہ چیزیں جو حرام ہوں میں جب تک کہ قربانی کو چھو نہ ہو اور میں نے قربانی
 روانہ کی ہے سو جو حکم ہو چکے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے کیا کہا
 دیا نہیں ہے میں نے خود بٹے ہیں ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اور آجے اون کے

گلے میں ڈال کر میرے بچے ساتھ قربانی روانہ کر دی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوس کے دیکھنا کہ جو اللہ
 تعالیٰ نے آپ پر حلال کی تھی **عَنْ** مَسْرُودٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 وَهِيَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْحَبَابِ تُصَوِّفُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَقْبَلُ فَلَاحِكٌ هَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَرٍ مَعَا وَمَا يُنْبِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُنْبِكُ عَنْهُ وَالْحَرَمُ حَتَّى يَخْرُجَ هَذَيْنِ
 ترجمہ مسروق نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنا کہ وہ پردی کی آڑ میں
 دیکھتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں بٹا کرتی تھی مار قربانی کے اپنے ہاتھوں سے اور جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو روانہ کر دیتی تھے اور پھر اوس کے دیکھنا کہ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے
 تھے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهِيَ
 مَصْنُونٌ أَسَى سَنَدٍ سُرِّيهِ هُوَ **ف** ان سب دایتوں سے کہی گئی مسئلے معلوم ہو گئے
 قربانی بیچنا حرام میں مستحب ہر دو سرے جو خود نہ جاسکے دوسرے کے ہاتھ روانہ کر دے
 تیسرے قربانی کے گلے میں مار ڈالنا کو مان چیز نامستحب ہر چوتھے مار ڈالنا بکری اور اونٹ
 اور گائے سب میں مستحب ہر پانچویں مار بٹا مستحب ہے چھٹے جو قربانی روانہ کرے محرم
 نہیں ہو تا کافہ علماء کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اسکا قول سبب لغو
 حدیث کے سمجھ نہیں سکتے ساقونین مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مار ڈالنا صرف اونٹ
 اور گائے میں مستحب ہے اور کچھ تخصیص بھی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس میں بکری بھی
 مذکور ہے **اسہوین** اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی
 سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد و عمیرہ میں ہے اور ابن زیاد نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زمانہ نہیں پایا (رفوی) **بَابُ** جَوَازِ رُكُوبِ الْبَكْرِ
 الْمُتَمَكِّدَةِ لِإِحْتِاجِهَا قَرْبَانِي كَيْ لَا يَفُوتَ حُرُوتُ سَوَارِهَا وَهِيَ **عَنْ**
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُسَوِّي
 بَدَنَةً فَقَالَ ارْكُبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكُبْهَا وَيَا بَدَنَةً فَقَالَ
 ابْنُ النَّبَاتِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کہیںچ رہا ہے آپ نے فرمایا اُس پر سوار ہو جا اوس پر عزم کی قربانی

کا ہے پہ فرمایا اس نے پہر ہی عرض کی آپ نے تیسری یاد دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کو وقت اس پر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت
 روا نہیں اور اس طرح سوار ہووے گا کسی تکلیف نہ ہو یعنی جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالک اور ایک
 جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد و اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت ہی روا ہے اور
 اہل ظاہر کا مذہب یہی ہی ہے اور یہ حدیث اہل دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے
 وقت روا ہے **عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَسُودُ بِدَنَةَ**
مُقَلَّدَةَ أَبِي الزِّنَادِ كِي رَوَايَتِ مِينَ هِيَ وَهِيَ مَضْمُونٌ هِيَ اور اس میں ہے کہ اس اونٹ کو کٹے
 میں رہے ہی تھا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا جَعْلٌ يَسُودُ بِدَنَةَ مُقَلَّدَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَا جَعْلٌ يَسُودُ بِدَنَةَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ذَلِكَ أَرْكَبُهَا
وَبَيْنَا جَعْلٌ يَسُودُ بِدَنَةَ يَسُودُ بِدَنَةَ يَسُودُ بِدَنَةَ يَسُودُ بِدَنَةَ يَسُودُ بِدَنَةَ يَسُودُ بِدَنَةَ
 اونٹ کو پہنچ رہا تھا جو اونٹ مقلدہ تھا یعنی اس کو گلو میں ڈر رہا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اس پر سوار ہو لے خرابی ہے تیری اور کسی عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا
 ہے آپ نے پہر فرمایا سوار ہو لے خرابی ہے تیری لطیفہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلدہ ہونا جانور کو
 کا کام ہے اور ضرورت اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانور ورن کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سوار بنا
 میں پس و آئے ہے اون لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کہ مقلد بننا چاہتے ہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُودُ بِدَنَةَ فَقَالَ
أَرْكَبُهَا فَقَالَ لَهَا بَدَنَتُكَ قَالَ أَرْكَبُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَهِيَ مَضْمُونٌ هِيَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُودُ بِدَنَةَ فَقَالَ
أَرْكَبُهَا فَقَالَ لَهَا بَدَنَتُكَ قَالَ أَرْكَبُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَهِيَ مَضْمُونٌ هِيَ
 بمثلہ مضمون نسل روایت سابق ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ**
عَنْهُ مَا سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ يَسُودُ بِدَنَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْكَبُهَا
بِالْمَعْرُوفِ إِذَا الْبَدَنَتُكَ إِلَيْهَا حَتَّى تُخَيَّرَ لَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَهِيَ مَضْمُونٌ هِيَ
 قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہنا وہ سپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ ہو اور جب تہہ ضرورت ہو اور اسواری نہ ملے **عن**
 ابی الدربین قال سألت جابرًا رضى الله تعالى عنه عن كسوة الهدى قال سمعت النبي
 صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف حتى تجد ظهرا وهي مضمون
باب ما يفعل بالهدى اذا عطف في الطريق حب قربان کا جانور راہ میں چل
 نہ سکے تو کیا کرے **عن** موسی بن سلمة الهمداني قال انطلقت أنا وسنان بن سلمة
 مع عمر بن قيس و انطلق سنان مع عبد بن كيسان فها ما رخصت عليه بالطريق فعصى
 بشايعها ان هو ابدعت كيف يأتي بها فقال كثير من البكلاء استخفين
 عن ذلك قال اصحبت فكلما نزلت البطار قال انطلقوا الى ابن عباس رضي الله تعالى
 عنهما ما تحدث اليه قال قد كرهه شأن بك نته فقال على الخبيس سقطت
 بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بيسة عشر بك نته مع رجل وامره فيها قال
 مصلحهم رجع فقال يا رسول الله كيف اصنع بما ابدع علي منها قال اخذها
 ثم اصنع فعليها في دميها ثم اجعلها على صفتها ولا تأكل منها انت ولا احد
 من اهل رقتك ترجمہ موسی بن سلمہ نے کہا میں اور سنان دونوں عمر کے کوچے اور سنان کے
 ساتھ ایک قربانی کا اونٹ تھا کہ اسے کہیں چتر تھے اور وہ راہ میں تھک گیا اور ہمارا حال یہ
 کہ عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اس کو بوند لاؤں گا اور کہنے لگے کہ اگر میں بلکہ ہوں بچاؤ اس کا حکم
 بخوبی دریافت کروں گا پھر اتنے میں پھر دن چڑھا اور ہم بھلا میں اترے اور سنان نے مجھ سے کہا
 کہ ہماری ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر گن غرض ان سے جا کر ذکر کیا
 اور انہوں نے کہنے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ ایک شخص
 کے ساتھ روانہ کیے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی تھک ہو
 تو کیا کروں آپ نے فرمایا کہ اس کو سحر کر دو اور اس کو گھر کی جوتیاں دجو مار میں ٹھکانی ہیں تاکہ معلوم ہو
 کہ یہ قربانی کا طوطا ہے اور سکو خون میں رنگ کر اس کی کوٹان میں چپا یا مار دو اور اس میں نہ تم کھاؤ
 نہ ہمارا کوئی نیستی **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان رسول الله صلى
 الله عليه وسلم لما كان بمكة فبذل حذيفة بن عتبة الكوفي

لَا تُؤْتِيهِمْ تَحِيَّةً إِلَّا أَنْ يُرْجِعُوا صَفَاتِهِمْ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ الْأَوَّلِينَ وَأَمَّا بَعَثْنَا فِي نَبِيِّ رَبِّكَ أَنْ يَبْعَثْ رَسُولًا نُبَعِّثُكَ فِي الْبَنَاتِ وَأَوَّلِيَّ الْبَنَاتِ

(یعنی طواف کر کے) اور حالِ عینہ پر تخفیف ہو گئی (یعنی طواف دوایع معاف ہے) **ف** اس کے معلوم ہوا کہ طواف دوایع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب شافعیہ کا اور اکثر علماء کا اور یہی قول جو حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اسکی ترک سہ کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد سے دو نور و اثین آمین آمین اور حالِ عینہ عورت کو معاف ہے **عَنْ** حَاوِیْسَ قَالَتْ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُتِبَ أَنْ تَصُومَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الْخُرُوجُ عَنِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّمَا لَا نَسْبَلُ لَدَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ هَلْ أَمَرَ هَازِلُ بْنُ لَاحِظٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِهَذَا قَالَتْ قَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَخْتَلِفُ هُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا كَذِبًا صَدَقْتَ **ط** اوس نے کہا کہ میں ابن عباس کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتویٰ دیتے تھے کہ حالِ عینہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طوافِ حضرت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلا فی انصار کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی اسکا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہی سچ کہتے تھے **ف** غرض یہ کہ ضرور نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھو قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ وَ عَمْرُوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِبَيْتِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَذَكَّرَ حَيْضُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فَاضْتُ كَأَنْتِ أَفَاضْتِ وَكَأَنْتِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقِنِي قَرَحِمَةُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَافِيَةً كَوْحِيضٍ أَلْيَا

اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب عائشہؓ میری آپ نے فرمایا تو کوچ کریں۔
عن ابن عباسؓ یہذا الاستاذ قالت طمئت صفيّة بنت حيي رضى الله تعالى عنها
 روي النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بعد ما افاضت طاهرا بيشل حديث
 الحديث مضمون وہی ہے **عن** عائشة رضى الله تعالى عنها انها ذكرت لرسول
 الله صلى الله عليه وسلم ان صفيّة رضى الله تعالى عنها قد حاضت بمعنى حديث
 الأهرية ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كُنَّا
 نَخْشَوْ أَنْ يُخَيَّرَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ قَالَتْ نَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَا وَهِيَ مَضْمُون جواد پر چکا
عن عائشة رضى الله تعالى عنها انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تُخَيِّرُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَائِفَةً مَعَكُمْ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ
 فَاخْرُجْنَ ترجمہ وہی مضمون ہے صفيّة کا **عن** عائشة رضى الله تعالى عنها أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ
 فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا لَحَائِضٌ تَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ
 يَوْمَ الْخَيْفِ قَالَ فَلْتَقِينَ مَعَكُمْ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ
 حائض ہیں آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا جا رہی ہیں عرض کی کہ وہ سحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں
 تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کریں **عن** عائشة رضى الله تعالى عنها قالت لما أراد
 النبي صلى الله عليه وسلم أَنْ يُفِيضَ إِذَا صَفِيَّةُ حَلَّتْ بِابِ خَيْبَةٍ كَتَبَتْ حَرِيَّةً
 فَقَالَ عَقْرِي خَلِّكَ لَهَا يَسْتَأْذِنُ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفْضَتِ يَوْمَ الْخَيْفِ قَالَتْ نَعَمْ
 قَالَ فَأُفِيضِي ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے
 کوچ کا ارادہ کیا صفيّة اپنے حنیفہ کے دروازے پر غلگین اور اس تہن آپ نے فرمایا بائین میں
 مؤذیان کیا ہم کو روکتی ہیں پھر ان سے فرمایا کیا تم سحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہوں نے

عوض کی جی ہان آپ نے فرمایا جو رہنے طواف دو اع معاف **عن** الکاسود عن عائشة رضی اللہ
تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیثنا ان حکم غنیم انہما لا یدن کراہ
کیسبہ حزنینہ مضمون وہی ہے مگر اس میں غمگین اور اس کا لفظ نہیں **ف** ان روایتوں کے معلوم ہوا
کہ طواف دو اع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاصلہ رکن ہے کہ بغیر اس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہیں
ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاصلہ کے تو محرم رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاصلہ
کو طواف زیارت ہی کہنا روا ہے اور ناکٹے کہا ہے کہ مکہ وہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہیں۔

باب استحبای حوّل الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا سورج **عن** ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ هو واسامہ وبلال و
عثمان بن حلفہ الحجیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاعلقوا علیہ شتر مکت
فہما قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نسالت بلالاً حین خرج ما صنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودین عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وتلاکفہ اعمیدہ
ورامہ وکان البیت یؤمید علی ستیر اعمیدہ شتر صلی محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوئے کعبہ میں اور
دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹھہرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب نکل کر کیا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے تو انہوں نے کہا کہ تین کہیں اپنے بائیں کبے اور ایک دائیں اور تین بیچے اور کعبہ کے
اندر ان دونوں جہے کہیں تھے پھر نماز پڑھی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم العتیم فکذل فیما بالکعبۃ وارسل ابن عثمان بن
حلفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاجاز بالیمن فکف الباب شتر قال دخل الشتر صلی
اللہ علیہ وسلم وبلال واسامہ بن زید وعثمان بن حلفہ رضی اللہ عنہم وامر بالکعبۃ
فانقلب فکلبوا زینہ ملیا شتر فکف الباب فقال عبد اللہ کبارک الناس فتکفیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی ایدہ فکلت بلال هل صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بئین العمودین تلاما وجہہ
قال ولقد یئت ان اسالہ کم صلی محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ

اسد علیہ وسلم آئے متوجہ مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں آئے اور عثمان بن طلحہ کے پاس پہنچا اور
 وہ کنبی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو
 حکم دیا کہ بند کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا سو میں سب لوگوں سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے
 باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور انہوں نے کہا
 ہاں میں نے کہا کہ ان انہوں نے کہا کہ دو کہہ دو کہ میں اپنے ہونٹوں کے سامنے اور میں بھول گیا کہ
 بوجھوں کتنی پڑھی **عَنْ** اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاكِبِ الْكَلْبِ سَامَةً بِنْتُ دَاخِي اَنَاخَرِ بْنِ اَلْكَعْبَةِ شَرَّ دَعَا
 عُثْمَانَ بِنَ طَلْحَةَ فَقَالَ اُمْنِي بِالْمِقْلَةِ فَذَهَبَ اِلَى اُمِّهِ نَاكِتٌ اَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ
 لَتُعْطِيَنَّهُ اَوْ يَخْرُجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ نَاكَطَتْهُ اَيَّاهُ كَجَاذِبٍ اِلَى الشَّيْءِ صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ نَفَعَهُ اِلَيْهِ فَقَفَّ اَلْبَابَ فَخَرَّ دَكَّاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ ذَكْوَانَ رَحِمَهُ
 عَبْدُ السَّرِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَعَى كَہَا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال کہ فتح ہوا اسامہ کی اوتھنی
 پر سوار کعبہ کے اگن میں آئے اور اوتھنی کو بٹھا یا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنبی لاؤ وہ اپنی مان کے پاس گئے
 اور انہوں نے ندی پر عثمان نے کہا کہ تم کنبی دیدہ نہیں تو یہ تلوار میری پیٹھ سے باز نہ جاوے گی نبی دی
 اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا
 حماد کی روایت میں **عَنْ** اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلْبَيْتَ دَمْعَةً اَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بِنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَكَاوُوا
 عَلَيْهِمْ اَلْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَكُنْتُ بِأَلَا فَنَقَلْتُ اَيْنَ صَلَّى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمَمَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ عَبْدُ السَّرِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَعَى كَہَا کہ جناب رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ کے
 جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پھر دروازہ کھولا سب کے پہلے میں اندر گیا اور میں بلال
 سے ملا اور کہا کہ کمان نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ دو کہہ دو کہ میں اپنے ہونٹوں کے سامنے اور میں بھول گیا کہ
 بوجھوں کتنی پڑھی **عَنْ** اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْكَعْبَةِ رَقْدًا دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 وَاحْتَفَ عَلَيْهِمُ عُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مِيلًا
 ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ الضُّحَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ
 أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَهُنَا قَالَ وَلَيْسَ بِكَ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى
 تَرَجُمُهُ وَهِيَ مَضْنُونٌ **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَاعْلَقُوا عَلَيْهِمْ نِكَاحًا فَكُنُوا أَكُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ رَجَعَ فَكُنْتُ بِبِلَالٍ
 فَسَأَلْتُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ مَلَأَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ
 الْيَمَانِيَيْنِ تَرَجُمُهُ وَهِيَ مَضْنُونٌ هِيَ پراس میں آتا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑھی آپ نے یہاں دیکھو
 کہ پچھ میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُخْلِفَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَخَرَجَ بِلَالٌ وَأَوْعَمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
 سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنِ بَابِ رَوَيْتُ كِي كَادَهُنَّ نَعَمْ مَن نَعَمْ دِيكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنِهِ مَن كَعَمْ ادر اسامہ اور بلال اور عثمان ہی اور کوئی اور کے ساتھ نہ گیا پھر
 دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر دو یمنی کہیں کے پچھ میں **عَنْ** ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءِ سَمِعْتُ
 بَنِي عَبَّادٍ يَقُولُ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ يَمُورُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَتَوَعَّنُ دُخُولَهُ
 وَلَكِنِّي سَمِعْتُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَانِي نَوَاحِيَهُ كَلِمًا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ مَكْمًا خَرَجَ
 رَكَعَ فِي ثُبُلِ الْبَيْتِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيهَا أَيْ دَوَابِهَا قَالَ
 بَلَى فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ **ابْنُ جَرِيرٍ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَلِمًا لَمْ يَنْسَ أَنْ يَنْسَ

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطار کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر میں نے انکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ میں تو ہر طرف اُس میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی پھر حسبِ نکل و تودو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ بھی قبلہ ہے میں نے اُن کو کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کناروں کا اور کیا حکم ہے اوسکی کوفوں میں نماز کا تو انہوں نے کھاتہ ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے ۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنی قیامت تک اسی کی طرف نماز ہوگی اور بھی مفسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا مفسوخ ہو چکا یا یہ مراد ہے کہ آپؐ کو یا امام کا کھڑ ہونا سکھایا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہوا اور کھڑک کو زون اور کناروں میں نہ کھڑا ہوا اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہ سنون ہو یا یہ طلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکو گردنی ہے

فائدہ اور ان سب دایچوں میں محدثین نے بلال کی روایت سے منکف ہے جس میں کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے منکف نہیں کیا اسلیو کہ بلال نے ایک امرنا مذکور ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے مافی پہ اسلیو اسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز ہے جو ہے حسین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے

اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ میں بہول گیا کہ اُن کو چوچوں کرتی نماز پڑھی یعنی کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکھنے کا سبب یہ یاد یہ ہو کہ یہ اور گوشہ میں ہوں اور عا میں مشغول ہوں اور حضرت سیدہ دور ہوں بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوں اور دروازہ بند ہونے سے اندیشہ

بھی ہو اور نماز آپ کی وہاں ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں بعضوں نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب آکرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل

ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے خاضی اور نوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتیں خیر کی اور دو رکعتیں طواف کی جائز نہیں اور بعض

اہل ظاہر اور اصحاب مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوس میں صحیح نہیں ہے نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہیں اور جب نفل ہوا ہو تو جائز ہے فرض بھی روا ہو پس مذہب جمہور

قوی ہے اور عثمان بن طلحہ کو آپؐ نے کبھی لی اور پھر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارا یہی پاس ہوگی غرض سدا ت کعبہ کی ادنیٰ کے خاندان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

جسے اور جب تک ان میں کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہیں اور آپؐ اندر جانے کے بعد
 کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم طلاق نہ ہو اور آپؐ کا دل مطمئن اور خاطر شکین میں ہے **عن**
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَبَاحَ سِتُّ**
سَوَادٍ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا لَهُمْ دُخِيلٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ میں اور اس میں چہرہ کہیے تھے سو ہر کہیے کے پاس کھڑے
 ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کے باب میں کیونکہ مقبول
 ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھی کعبہ کے اندر سجالات رضی اللہ
 عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے **غرض** بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہیں اور یہ ثانی **عن**
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَاحِيَّةٌ قَوْلِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمَرَ بْنِ قُلْثُمٍ قَالَ لَا
إِسْمَاعِيلُ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سچو پچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کہ کیا داخل ہوئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں اپنے عمرہ کی حالت میں انہوں نے
 فرمایا کہ نہیں **ف** مراد اس سے عمرہ قضاء ہے کہ ساتویں سال ہجرت کے ہو اقبل فتح مکہ کے اور سب
 اور وقت میں نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت کہہ تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اور کوفہ مان سواٹھنے
 نہیں دیتے تھے ہر جس سال کہ فتح ہوا بت نکال دیے گئے اور آپؐ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر
 مٹا دیے گئے **باب** **نَقَضَ الْكَعْبَةَ وَيَأْتِيهَا كَعْبَةُ كَوْتُرُ كَرْنَانِ** کا بیان **عن** عائشہ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ آتَتْهُ عَهْدًا
قَوْمًا بِأَلْكَفَرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَجَعَلْتُهَا عَلَى آسَاسٍ إِذَا هُنَّ كَمَ فَإِنْ قُدِّرَ لَنَا حِلْمٌ بَلَدَتْ
الْبَيْتَ اسْتَفْصَرْتُ وَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 کہا کہ مجھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر منہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں
 کعبہ کو توڑتا اور اسکو اچھڑا دیتا اسلام کی نیو پر بنا دیتا اس لیے کہ قریش نے حب بنایا کعبہ تو چھوڑا
 کر دیا اور میں اس میں ایک دروازہ پیچھے ہی بناتا کہ ہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
 یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے دونوں نے روایت کی ابن نمیر نے انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى قَعْدَةٍ لَوْ أَنَّ قَوْمًا حَدِيثًا عَمْدًا بِشَرِكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَالْوَقْتُ
 بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْفِيًّا وَبَابًا غَمْرِيًّا وَذَرْتُ فِيهَا سِتْمَةً أَذْرِعُ مِنَ
 الْحَجِّ فَإِنْ قَدَرْنَا أَقْصَرَ نَحْنُ حَالِثُ بَنَاتِ الْكَعْبَةِ وَهِيَ سَفِينٌ هِيَ مَكْرَحِيهِ زِيَادَةُ هِيَ كَأَبِ
 نِي فَمَا يَكُنْ مِنْ كَعْبَةٍ كَرَّاكَ زَمِينٍ سِوَاكَ دَرَوَازِي مِلَادِيَا أَوْ دَرَوَازِي رَهْنَا أَيْكَ شَرْقِي كِي
 جَانِبِ دُورِ غَرْبِ كِي طَرَفِ دُورِ جِهَمِ دُورِ جِهَمِ مِي سِوَاكَ زَمِينِ كَعْبِي مِلَادِيَا أَسْلِيهِ كِي قَرِينِ نِي جَانِبِيَا
 تَرْجُو مَكْرُودِيَا عَنْ عَطَايَ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَبِيبُ
 غَزَاةِ أَهْلِ الشَّامِ تَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُونَ أَنْ يُجَبِّجَهُمْ أَوْ يُجَبِّزَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ وَلَمَّا صَدَرَ
 النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَيْتُمْ وَأَعْلَى فِي الْكَعْبَةِ أَنْفَضَهَا ثُمَّ أَيْبَى بِنَاءَهَا ثُمَّ أَصْلَحَ
 مَا وَهِيَ مِنْهَا قَالَ ابْنُ عُكَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقْتُ لَمْ رَأَيْ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهِيَ
 مِنْهَا وَتَدْعُ بَيْتًا اسْكَنَهُ النَّاسُ عَلَى وَاجِبًا اسْكَنَهُ

النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الرَّبِيعِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ
 احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجَدِّدَهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَغْفِرُ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ
 عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَمَا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعُ رَأَيْتُ عَلَى أَنْ يَنْفَضَهَا فَنُفِصَ مَا هِ النَّاسُ
 أَنْ يُنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ لَحْلٌ فَالْحَى مِنْهُ حِجَابَةٌ
 فَمَا لَمْ يَدْرِ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا أَنْفَضُوهُ حَتَّى يَلْعَنُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ
 الرَّبِيعِ أَعْيَدَةً فَسَرَعَ عَلَيْهَا الشُّوْرُ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي سَمِعْتُ
 عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ
 النَّاسَ حَدِيثًا عَمْدًا بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ الثَّقَةِ مَا يُقَوِّمِي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ
 أَنْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحَجِّ خَمْسَ أَذْرِعٍ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَيَبْلُغُونَ جُحُومَ
 مِنْهُ قَالَ فَإِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ مَا نُفَوِّقُ لَكُمُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَتَرَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرِعٍ
 مِنَ الْحَجِّ حَتَّى أَتَى أَسَاطِنُ النَّاسِ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَةً
 عَشَرَ ذِرَاعًا كُلَّمَا نَادَى فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَتَرَادَ فِي طُولِهِ عَشَرَ أَذْرِعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدَهُمَا

يَدْخُلُ مَبْنًى وَالْاَخَرُ يُخْرِجُ مِنْهُ فَمَا قُتِلَ ابْنُ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَتَبَ الْحُجَّاجُ رِوَا
 عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ خَيْرُهُ بِذَلِكَ وَخَيْرُهُ أَنَّ ابْنَ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ وَضَعَ
 الْيَمَانَةَ عَلَى اُسْتِ فَظَهَرَ الْيَمَانَةُ الْعَدُوْلُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اِنَّا لَنَسْتَأْذِنُ
 تَلَطُّعِي مِنَ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي شَيْءٍ اَمَّا مَا زَادَ فِي طَوْلِهِ نَاقِدُهُ وَاَمَّا مَا زَادَ
 فِيهِ مِنَ الْحُجَّاجِ فَوَدَّاهُ الرَّبِيعُ كَثِيرًا وَسَدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَتَقَطَّعَتْ دَعَاؤُهُ اِلَيْهِ سَائِلًا -
 نَزَحَ حَمْبَةُ عَطَايَ كَمَا كَهِبَ حَمْبُ الْيَمَانَةِ كَيْفَ يَزِيدُ بِنِ مَعَاوِيَةَ كَيْفَ زَمَانَةٍ مِنْ جَبَلِ مَكَّةَ مِنْ اَنْ كَرَّمَ شَامَ دَلَّ
 لُزَّيْ تَمَّ اَوْ جَوَّالَ اَوْ اُسْكَادَ هُوَ اَوْ ابْنُ زَيْرٍ لَمْ يَكُنْ شَرِيعَتُ كَوِيَا هِيَ رَمْنُو دَا يَهَانَتُ كَ لُوكِ
 مَوْسَمِ حَجٍّ مِيْنُ جَمْعٍ هُوَ اَوْ ابْنُ زَيْرٍ كَارِ وَهَ تَهَا كَ لُوكُنْ كُوْخَانَةُ كَعْبَةَ وَكَمَا كَرَّ حَرَاتٍ دَلَا دِيْنِ اَوْ نَ كُوْا هِلْ
 شَامَ كِي لُزَّيْ رِيَا دَا لُوكُو تَجْرِبَ كَرِيْنُ كَ اَوْ نَهْرُ كُجَّ حَسِيْتِ دِيْنِ هِيَ يَاهَنِيْنِ بِهَرَبِ لُوكِ اَكَّيْ تَوَا وَاَوْ نَهْرُ نِيْنُ
 كَمَا اَوْ لُوكُو مَشُوْرَه دُوْجَ خَانَةُ مَتَبَرُ كَعْبَةَ كَيْفَ لِيْ كَ مِيْنِ لَسَ تُوْزُ كَرْنِيْ سَرَسَ بِنَاوُنْ يَاجُوْ اَسْرَ
 مِيْنِ بُوْدَا هُوَ كِيَا هِيَ اَوْ سُوْدَرَسَتْ كَرْدُوْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ يَكُنْ كَعْبَةَ اَيْكُ رَايَ
 سُوْجِيْ هِيَ اَوْ مِيْنِ تُوِيْهَ جَاتَا هُوْنُ كَ تَمَّ صَرَفَ جَوَاوُنِ مِيْنِ بُوْدَا هُوَ كِيَا هِيَ اَوْ سُوْجِيْ مَرَسَتْ كَرْدُوْ اَوْ خَانُ
 كَعْبَةَ كُوِيَا هِيَ زَيْنَةُ دُوْجِيَا لُوكُنْ كَ وَفَتْ تَهَا اَوْ رَاوَنِيْ پَهْرُوْنُ كُوْرَمْنُوْ وَجَبْكَ اَوْ بِرُوكُ سَلْمَا
 هُوَ اَمِيْنُ اَوْ جَنَابِ رَسُوْلِ خُذَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوْتٌ هُوَ يَمِيْنُ تَوَا ابْنُ زَيْرٍ لَمْ يَكُنْ كَا كَرْتَمِ مِيْسَ
 كَسِيْكَ كَا كَرْمَلِ جَاوَسَ تَوَا سَكَا دَلْ كَبِيْ نَهَ جَايَ جَبَتْ مَكَّ مِيْنَا نَهَ جَاوَسَ پَهْرَمَتَهَارُ رُوْبَ كَا كَرْمَلِ تَوَا دُوْسَ
 كَبِيْنُ فَتَحَلَّ هِيَ اَوْ سَكَا كِيَا حَالُ هِيَ اَوْ مِيْنِ اَيْسَ رَسَبَ اَسْتَحَارَهَ كَرْتَا هُوْنُ مِيْنِ بَارِ بِهَرَمِ اَرَادَهَ كَرْتَا هُوْنُ اَيْسَ كَامِ
 كَا پَهْرَبِ مِيْنِ بَارِ اَسْتَحَارَهَ هُوَ جَبْكَ تَوَا دُوْنِ كِي رَايَ مِيْنِ اَيَا كَ خَانَةُ مَبَارَكُ كُوْ تُوْزُ كَرْنَا دِيْنِ اَوْ بِرُوكُ خَوْفُ كَرْنِ
 لُكِيْ كَا اَيَا نَهَ هُوَ جَبْ خَفْصُ كَ پَهْلِيْ خَانَةُ كَعْبَةَ كَ اَوْ بِرُوكُ تُوْرُنِيْ كُوْ جَبْ هِيَ اَوْ بِرُوكُ كُوِيْ مَلَايَ اَسْمَانِيْ نَازَلُ نَهَ هُوَا سَ
 مَعْلُوْمُ هُوَا كَا مَلَاكُ اَنْسُ كَهْرُ كَا اَوْ بِرُوكُ هِيَ اَوْ مَقَامُ صَحَابَ كَا يَهِيَ عَقِيْدَهَ تَهَا اَيَا تَشَا كَ كَا اَيْكُ شَخْصُ جَبْ هَاوَا اَسْرَ
 مِيْسَ اَيْكُ تَهْرُ كَرَا دَا پَهْرَبِ لُوكُنْ نَهَ دِيْكَهَا كَا اَوْ بِرُوكُ كُوِيْ مَلَا نَهَ اَوْ تَرِيْ تَوَا اَيْكُ دُوْ سَرُ بِرُوكُ لُكِيْ اَوْ
 خَانَةُ مَبَارَكُ كُوْ دَا كَرْمِيْنِ تَمَّ هُوَ نَچَا دَا اَوْ ابْنُ زَيْرٍ نَهَ چَنْدَ مَسْتُوْنُ كُزَّيْ كَرْنِيْ اَوْ نَ بِرُوكُ دُوْا لَ دَا يَهَ
 اَتَا كَ لُوكِ اَوْ سِيْ بِرُوكُ مَنَازُ تُوْرِيْ هِيَ رَمِيْنُ اَوْ مَقَامُ كَعْبَةَ كُوْ جَانِيْ رَمِيْنُ اَوْ رُوْهَ بِرُوكُ تُوْرِيْ هِيَ
 يَهَا تَشَا كَا دُوْ يُوْنِ اَوْ سُوْجِيْ هُوَ كَبِيْنُ اَوْ ابْنُ زَيْرٍ لَمْ يَكُنْ كَا كَبِيْنُ نَهَ جَنَابِ عَائِشَةُ مَعْدُوْمَةُ سَنَاهِيْ

کہ فرمائی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوں اور میرے پاس اتنا
 خرچ ہی نہیں ہے کہ اسکو بنا سکوں ورنہ میں بائچ کر حطیم کے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اُسکو
 اپنا رہو دیتا کہ لوگ اوس میں سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بنا تاکہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ابن زبیر
 نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ ہی رکھتے ہیں کہ اوس صرف کریں اور لوگوں کا خوف ہی نہیں کہا راوی
 نے کہ پھر ابن الزبیر نے بائچ کر اوس کی دیوار میں زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہاں تک کہ نکلے دہان پر
 ایک چوکہ لوگوں نے اوس خوب دیکھا اور وہ نبی موصی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (پہر اوس نبی پر سے
 دیوار اُٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر حبشہ میں زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا
 رہنے چڑان زیادہ ہو گئی اور لبناں کم نظر آنے لگی (اوساوسکی لبناں میں بیسی دس ذراع زیادہ کیو اور
 اُسکو دور دروازے رکھو کہ ایک میں سے اندر جا دین دوسرے سے باہر آ دین پھر حبیب عبداللہ بن زبیر شہید
 ہوئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو بھی خبر لکھ بھیجی اور کہا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ انہی نبیوں
 پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہیں (یعنی بنائے ابراہیم پر کی) سو عبدالملک نے اُسکو جواب لکھا
 کہ ہم کو ابن زبیر کی کتابت سے کچھ کام نہیں اور تم اپنا کرو کہ جو انہوں نے طول میں زیادہ کر دیا ہے اُسکو
 تو رمنہ دو اور جو حطیم کی طرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور بہر حال اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
 چھو پ دو جو کہ انہوں نے بنایا کہولا ہے غرض حجاج نے اوسکو توڑ کر رہے ادل پر بنا دیا **عَنْ الْحَارِثِ**
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ مَالِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَدَّ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ زَوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا حَبِيبٍ يَفْعَلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ دَفْعِي
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا كَانَ يَرْعُمُ أَنَّ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ
الْحَارِثُ بَلْ أَنَا سَمِعُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكَ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بَنِيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْ لَحَدَّ اللَّهُ عَهْدَهُمْ بِالْأَثَرِ لَأَعَدْتُ
مَا تَرَكْتُ مِنْ أَمْنَةٍ فَإِنْ بَدَأَ الْقَوْمُ مِنْ بَيْتِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمَّيْ كَارِيكَ مَا تَرَكْتُ مِنْهُ فَإِنْ هَا
قَوْمِيَا مِنْ سَبْعِ أَذْرُعٍ هَذَا أَحَدِيَّتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَى عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَايَا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُجَعَلْتُ لَهَا بَابَتَيْنِ مَرُصُوعَتَيْنِ
فِي الْكَارِصِ شَرْفَتَيَا وَعَرَبِيَّتَا وَهَلْ تَذَرِينَ لَمْ كَانَ قَوْمُكَ رَكَعُوا بِأَيْهَا قَالَتْ فَلَمْ لَكَ لَا قَالَ

تَعَزَّزْنَا أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْنَا مَنْ أَدْرَاكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ حَيْكَلَهُ حَوْكُهُ يُرْتَعَنُ
 حَيْكَلُهُ إِذَا كَانَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ نَسْفَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِحَارِثِ بْنِ رَعْوَى اللَّهُ تَعَالَى عَسَى
 أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَكَلَّمْتَ سَاعَةً بِعَصَاةٍ شُحْرُ قَالَ وَدِدْتُ أَنْ يَكُونَ
 وَكَاتَمْتُكَ تَرْجُمُهُ حَارِثُ سَے روایت ہو کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تھے حارث کے عبداللہ کو
 پاس جب عبداللہ کو خلیفہ تھا غرض کہ عبداللہ کو عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابوجہیب یعنی عبداللہ
 بن زبیر جو دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے
 (یعنی حسین بن ابی کعب کا ذکر ہے) تو وہ جھوٹ کہتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں سنا تبار حارث نے کہا کہ نہیں
 بلکہ اصل یہ بات ہے کہ میں نے بھی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبداللہ
 نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چوڑا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک چھوڑا ہوتا تو میں جتنا اونہوں نے
 چھوڑا ویسا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ دیا بنا دین (یعنی جیسا میں چاہتا ہوں)
 میرے بعد تو آؤ میں دکھا دوں جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے سو اپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کو دکھایا کہ وہ فریب سات ماہ کے تھا (یعنی حطیم کی طرف سے) یہ تو عبید اللہ بن عبید کی روایت
 ہوئی اور ولید بن عطاء نے مجھے مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس میں
 دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتے
 ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اوجھا کیوں کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض
 کی کہ میں نہیں جانتی آپ نے فرمایا تمہارے راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جانے کے مگر جس وہ چاہیں
 اور حال اون کا یہ تھا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو
 اوسکو ڈھکیل دیتے کہ گڑبڑ تاہر عبداللہ کے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ
 وہ ایسا فرماتی تھیں انہوں نے کہا ہاں تب وہ اپنی جھڑی سے زمین کریدنے لگا (جب کوئی شرمندہ
 اور شفر ہو جاتا ہے) اور پھر کہا کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ اوسے طرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہاں ہے
 کھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمیں یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو نعیم نے اور کہا مسلم
 نے کہ روایت کی ہے عبد بن حمید نے اون سے عبد الرزاق نے اور اندونون نے روایت کی ابن جریر

میں اسی استاد بن کر کی حدیث کی مانند بنے جاوے گا۔ **عَنْ** لَيْثِ بْنِ زَعَانَكَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَخُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتِلُ اللَّهِ بْنِ السَّرَّاجِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَبْرٌ يَكْنِيهِ عَلَى أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُكَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ كَلَّكَ لَوْ كَلَّحْنَاكَ قَوْمُكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَطْتَ الْبَيْتَ حَتَّى أَنْ يَدَ فِيهِ مِنَ الْحَجَسِ كَلَّكَ قَوْمُكَ فَصَرَفْنَا فِي السَّيَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَرِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَعْلَمُ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّا سَمِعْتُمُ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَخَلَدْتُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِيَهُ مَكَدَكَ لَكُنْتُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الدُّبَيْسِ تَرَجَمَ إِلَى قَرْعَى رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عُرُوفَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَيْتِ اسْمِكَ وَأُرْكَبُهُ لَكَ اللَّهُ تَعَالَى مَا كَرَّمَ

کرے ابن زبیر کو کہ وہ جھوٹ باندھتا تھا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اور کہتا تھا کہ میں نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تمہاری قوم نے دنیا کا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حجر کعبہ کی طرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ فرمائیے کہ میں نے ہی ام المؤمنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرائے کے قبل میں یہ حدیث سنا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکھتا **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تعمیر روانہ رکھی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں ہنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ بانچہ بار طیار ہوا ایک بار فرشتوں نے بنایا پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر قریش نے جاہلیت میں اور یہ تیسری بنا تھی اور کچھ حضرت کریم نے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اس وقت پینتیس برس کی تھی یا پچیس کے اور اس میں جب آپ کی تہمت گری ہے پھر جو تہمتیں بار ابن زبیر نے بنایا اور یا جو تہمتیں حجاج بن یوسف اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہاں دو بار اوتنا ہے یا تین بار اور مارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دوں تو انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میرا آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اُسکو بادشاہوں کا کہلوانا نہ بنا پے اور یہ جو آپ کی روایت میں آیا ہے کہ میں خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اسد تعالیٰ راہ میں اس کے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اسد کی

تو آپ زبیر پر لکھتے ہیں

راہ میں درست ہو مگر نظر مصلحت آپ اس میں دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماویں اور ان
 روایتوں کو معلوم ہوا کہ حطیم سے چہ ذراع بیت اسد کی طرف بیت اسد ہی میں داخل ہو بلا خلاف اور اس
 سے زائد میں اختلاف ہو اور اگر حطیم میں سے چہ ہاتھ بیت اسد سے چوڑ کر طواف کیا تو ادریسین و دوقول
 ہیں ایک تو یہ ہے کہ روایہ حسب ظواہر ان حدیثوں کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اس کی دیوار
 پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہوا جب تک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے
 اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اس کی کوئی دلیل میں جمیع علماء مسلمین کے
 اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف
 کیا اور مکہ میں ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اسکا کافی
 ہو گیا اور جمہور علماء کی سند یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا
 اور فرمایا کہ پھر سے لو مناسب اس پر حجر کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور
 ابن زبیر جب تک دیوار میں اونچی نہیں پہنچ تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے
 کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے متک کیا ہے
 اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنی ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور ان سے کہا تھا
 کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگوں کو بغیر قبلہ کے سمت چوڑ دیکھ پردہ ڈال دو اور جابرنے کہا کہ پردہ
 کی ضرورت نہیں بلکہ زمین کعبہ میں قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین
 کعبہ کی طرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اسکی اونچی ہو یا نہ ہو **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ
قَالَ تَكْرُمُ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخَلُوا الْبَيْتَ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ النُّفُوقُ فَلَمَّا
شَآنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْنِهِ وَوَكَيْتُ عَنْ مَنْ شَأْنُهُ
وَلَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَصَلٍ هُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَأَكَا فِ أَنْ تَكُنْ قُلُوبُهُمْ
لَنَظَرَتْ أَنْ ادْخَلَ الْجِدَارَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ الْزُّوقَ بَابَهُ يَأْكُلُ رُضًى تَرْخِيْمُهُ حَبَابُ عَائِشَةَ رَضِيَ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا دیوار حطیم کی بیت میں
 داخل ہو اپنے فرمایا ان (اسکی ہی) رو ہو گیا مذہب ابی حنیفہ کا اور سب از مو اطواف حطیم کے اندر

کہ اس پر کہ وہ داخل بیت ہو، میں نے پھر عرض کی کہ اس کو بیت امین کیوں نہ داخل کیا آپؐ فرمایا یہ تمہاری
 قوم کی حرکت ہے کہ ان کے پاس خرچ کم ہو گیا بہر میں نے عرض کی کہ دروازہ اس کا کیوں اونچا ہے آپؐ
 فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جس کو جا میں اوسو جانے دین اور جس کو جا میں نہ جانے دین اور اگر
 تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہو تو اب مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ ان کے دل بدل جائیں گے تو میں
 ارادہ کرتا کہ داخل کر دوں دیواروں کو لینے عظیم کی بیت امین اور دروازہ اس کا زمین کو لگا دیتا
 کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سبھی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبد اللہ بن مسعود سے
 نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے کہ انہوں نے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کو اور بیان کیا حدیث اللہ عنہ
 کہ ہم سننے اور اس میں یوں ہے کہ کہا انہوں نے کہ دروازہ اس کا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر پیڑی کے
 اوس پر نہیں جا سکتی اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جاویں
باب **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ زِدِيًّا**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَعَجَلَ الْفَضْلُ
رَفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَعَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْرُخُ رَجُلَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّيْءِ الْأَخْبَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ فَرَضْتَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ
فِي الْحَجِّ أَدْرَكْتَ أَلَسْتَ بِهَا كَيْفًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَبِتَ عَلَى الدَّاحِلَةِ أَنَا حُجُّ عَنْهُ قَالَ
نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا پیوار تھے پیچھے سوا ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور
 وہ پوچھنے لگی اور فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فضل کا مونہہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے غرض اس عورت نے عرض کی کہ اے رسول
 اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا و میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سوار
 پر سوار نہیں ہو سکتی کیا میں اس کی طرف سو حج کروں آپؐ فرمایا کہ ہاں اور یہم ذکر حجۃ الوداع کا
 ہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوتے ہیں ایک سواری پر دو آدمی کا بیٹھنا

رواہے ہے اجنبی عورت کی آواز عند الحاحبت سننا روا ہے **۱** اور اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے **۲**
 مگر امر معروف نہ تہہ سو کرنا کہ آپؐ کا حق سے فضل کا مونہہ بہہ دیا **۳** عاجز مایوس کی طرف سے نیابت
 کے طور پر کرنا درست ہے اور اس طرح میت کی طرف **۴** مرد کی طرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے **۵**
 اور والدین کی خدمت کہ اون کا فرض ادا کرنا یا اون کی طرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
 ہے **۶** واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے حج کر سکتا ہے
 اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا **۷** اور روا ہونا عورت کو حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
 مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کو نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کی طرف سے
 اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج میت کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے درست
 ہے اور اگر سنی کے وصیت یہی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کی طرف سے مگر یہ حدیث ان سب پر حجت
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُحْجُّ الْمَيِّتَ وَلَا تُحْجُّ عَنْهُ
إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُحْجُّ الْمَيِّتَ وَلَا تُحْجُّ عَنْهُ
بَعِثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْجُّ الْمَيِّتَ وَلَا تُحْجُّ عَنْهُ **۸** **۹**
 ختم کی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ہے اور اس پر حج اسے تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے اور
 وہ سواری سے بیٹ پر بٹھائی نہیں بیٹھ سکتا تو آپؐ فرمایا کہ تم اس کی طرف سے حج کرو **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُحْجُّ الْمَيِّتَ وَلَا تُحْجُّ عَنْهُ
أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرَعَتِ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَدِيقًا لَهَا فَقَالَ لَهَا هَذَا
حَجٌّ فَتَوَلَّى وَكَانَ أَحَبُّ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کی کہ آپؐ کو کچھ اونٹوں کے سوار لوگ ملے ردھامین اور آپؐ نے بوجھا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ مسلمان
 آپؐ اور لوگوں نے بوجھا کہ آپؐ کون ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہوں تو ایک عورت نے ایک لڑکے
 کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہن صحیح ہے اور ثواب اس کا اتنا
 ہے (یعنی مان باب کو) **۱۰** اس حدیث سے کسی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
 مسنون ہم لوگوں کا مسلمان ہو اور اس کے سوا جو القاب باب پہیلو ہوئے ہیں جیسے حنفی ثنائی حنبلی قادی
 پس منجملہ بدعات و محدثات ہیں پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کریں اور القاب محدثہ

سے محترم تر ہے دو سر پہم کج چوٹے لڑکے کا صحیح و منقہ ہے اور اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب
 ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ بھیج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی
 سند اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کج اسکا صحیح نہیں اور قول اذن کا خلاف حدیث
 ہے اس لیے مردود و مطرود و مترک ہے اور حدیث کظاف میں جس اسمی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی
 عیاض نے کہا ہے کہ لڑکوں کو حج جائز ہونے میں کسی کا خلاف نہیں مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے
 یہ کہ معلوم ہوا کہ چوٹے لڑکوں کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چوٹے لڑکے نے اگر حج
 کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اس پر حج فرض ہے اس پر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ ان کی طرف علماء
 نے التفات نہیں کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِلْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ الْجُزْءُ وَهِيَ مَضْمُونٌ
 اَنْ امْرَأَةٌ رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِلْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ الْجُزْءُ وَهِيَ مَضْمُونٌ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِلْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ الْجُزْءُ وَهِيَ مَضْمُونٌ
 فِي الْعُسْبِجِ سَارِي عَمْرٍ مِّنْ اَمِيَّا بَارِ فَرَضَ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ كَذِبٌ مِّنْ عَيْدِكُمْ اَلْحُجُّ
 فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلْ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَتْ اَلَا نَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبْتُ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ لَمْ تَقَالَ ذُرُونِي مَا
 تَرَكْتُكُمْ فَاَمَّا هَلَاكَ مَرْكَانَ قَبْلَكُمْ بِكَتْمِ سَوَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى
 اَلنَّبِيِّ اَعْمَحُ كَاذًا اَمْرُكُمْ لِيَسْتَفِي مَا تَوَمَّنْتُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا لَعَنَتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَلَا تَعْنُوا
 حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر
 حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ پیپ ہو رہے اور میں نے تین بار یہی
 عرض کی پھر اپنے فرمایا اگر میں مان کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی
 ہی بات پر چوڑ دو کہ جس پر نہیں تھے چوڑ دوں اس لیے کہ اکثر لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں
 نے اپنے منہوں سے بہت سوال کیا اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب میں تم کو کہی بات
 کا حکم دوں اس میں سے جتنا ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع کروں اس کو چوڑ دو

وَالْيَوْمَ الْآخِرُ تَشَارَفْتُمْ مَسِيرَةً ثَلَاثَ لَيَالٍ اَلَا تَذَكَّرُوْنَ اِسْنِ عِمْرَانِ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں کی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اس پر اگر بچہ پلر دن پر کہ سفر کرے تین رات کا مگر اس کو ساتھ کوئی محرم ہو **ف** ابو داؤد کی روایت ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور برید آوے دن کی مسافت ہو اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہیں مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے ہی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کو کسے آئے فرمایا نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپ نے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا سنا روایت کر دیا اور سب روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جیسے سفر کا نام آوے خواہ ہیئت ہو یا تھوڑا ہے محرم کے زوا نہیں ہے اور یہی مفسرین سے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اس میں مطلق سفر کی نہیں آئی ہے اور سپر اجماع ہے ہمت کا کہ عورت پر جو فرض ہے جب استطاعت ہو تو مرد پر سپر کہ اللہ تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے عَلَيَّ النَّاسِ جِئُوا الْبَيْتَ مِنْ اَشْطَلِ الْكِبَرِ سَبِيلًا مگر اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں ہوا بر صنفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجہ سے کوئی محرم شرط ہے مگر اس وقت کہ مکہ کے اور اُس کے بیچ میں تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین کی ادن کے موافق ہے اور اصحاب رکاب بھی اور یہی حسن بصری اور بخاری اور ابوداؤد سے بھی مروی ہوا ہے اور عطاء اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور ازاعی اور شافعی کی مشہور روایت بھی ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اس کو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور صاحب نشا فعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا خوب ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب تک ایک تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں اور اگر ایک عورت معتبر ہو اس کو علی تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج لقل اور سفر تجارت وغیرہ کو بھی روکا ہے جب کسی عورت تین فقہ ساتھ ہوں اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے اس روایت کو جس میں تین دن کا ذکر ہے اس کو کہ ادن کے یہاں قصر بھی اتنی ہے سفر میں روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متلع کا سد جو اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف

اسی میں اور سب کا مطلب ہم اور بیان کر چکے ہیں اور ایک ہی ہے بغیر مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت
اور سفر کا اطلاق ایک برید سو لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکی شہبازوں کا جواب دندان شکن میں نے
خوب دیا ہے نثر مہذب میں ایسا کہا امام نووی نے نثر صحیح مسلم میں **سُحُنٌ قَرَعَ عَجَبٌ اَبَى سَعِيدٍ**
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا كَاثِبًا عَجَبِيًّا فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَأْثَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لِمَنْ
تَكُ سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تُشْفَدُ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى أَهْلِ الْبَلَدِ لَا تَزُورُ مَسَاجِدَ مُسْجِدِ هَذَا أَوْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَتَسْمَعُهُ يَقُولُ لَا تُكْفَرُ الْمَرَائِدُ كَمَا يُكْفَرُ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا دَمْعًا ذُو حَسَامٍ
مِنْهَا أَوْ ذُو جُحْصَا ترجمہ قرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھ
بہت پسند آئی اور میں نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنی ہے انہوں
نے کہا کہ جو میں نے اون کو سنی ہوئی تو میں کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتا ہوں
بات کی جو آپ کو نہیں سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندھو تم کجاوٹ
کو (یعنی سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد
لقصہ (یعنی بیت المقدس) اور سننا میں نے آپ کے فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن
کا زمانہ میں سے مگر اور کے ساتھ ذو محرم ہو یا اسکا شوہر ہو **ف** اس میں بڑی فضیلت ہے
ان تین مسجدوں کی اس لیے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہیں اور افضل ہیں ان مساجد
سے جو اور لوگوں نے بنائی ہیں اور اگر نذر کسی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہو گئی اور ضرور ہے
اسکو کہ قصد کرے وہاں کاججہ اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دوسرے مسجدیں یعنی مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ
کی اگر نذر کرے تو اس میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ قصد ان کا بھی مستحب ہے
اور واجب نہیں اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور سوا ان کے باقی
حقین مساجد میں ساری دنیا کی نہ انکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر انکی زیارت کی منفعت ہوتی
ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کاذب علماء کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے
جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اسکا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر وقت میں وہاں جا
تے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہود کا یہ ہے کہ اور مسجدوں میں سوا ان تین مسجدوں کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہیں ہوتی اور نہ اوس پر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ میں سے
 قسم اوس پر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدوں کے سوا اور جگہ کے سفر میں جب پر قبور صالحین
 کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو توشیح ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ
 حرام ہے اور سبط اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نودی) مترجم کہتا ہے یہی قول حدیث سے
 مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدوں کے سفر درست نہ ہو اور نہ نذران
 کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالیٰ کے نام مبارک پر بنا کی گئی ہیں اور ان کی طرف جانے کے
 فضائل بھی بے شمار حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے
 ہیں اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور نام کی مساجد کی طرف اندر
 میں جانے والوں کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اور ان میں خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے
 اوس کا صاف رکھنا والا اور جہاں روئے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور
 خانہ خدا کہلاتا ہے پر قبور صالحین وغیرہ کی طرف کیونکہ جائز ہو گا کہ ان کے بچتہ کرنے اور گبنہ
 بنانے والے پر لعن و طعن شروع کی طرف سر مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی نذر
 میں شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد نبی
 کی نذر کے صحیح نہ ہونے میں تمام علما کا اتفاق ہوا اسوا محمد بن سلیم کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی
 نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیاء کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگوں نے اس
 کا خلاف کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل قوی نہیں جیسے امام الحرمین وغیرہ میں علی الخصوص اس
 وقت میں کہ مقابر اولیاء اذان اور اصنام کا حکم پیدا کریں یعنی وہ ان نذر میں مانی جاویں دو نے
 چڑھائے جاویں اور پھر سجدہ کیے جاویں طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اس وقت وہ حکم اذان
 میں ہیں اور نہ مکین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم میں اور وہ مقابر اور جہاں بدوٹھائے
 اور مہندہ کرنے کے قابل ہیں ایسا شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ویتنا یقربہ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنا کیونکہ پوجی جاوے پر جب قبر مبارک مشرکوں کے حق میں
 بت ہو جاوے افعال مشرکیہ کے ارتکاب سے تو بدھو شہید اور منگلو پر کے ساتھ تیرا اعتقاد
 ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی ان مشرکوں کو پرستوں کے عقائد باطلہ سے جہنم نے سفر مقابر کو بچ

سے بڑا کچھ سمجھ لیا ہے اور مشرکوں کی طرح انکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محمد ثنین اور علما اور
محققین نے اور ان کے بدم و حرق کا فتویٰ دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا
دینا اماں بصیحت کا جس میں نافرمانی کی جاتی ہے اسے تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جیسو جلا دیا رسول
اسر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حزار کو اور حنکہ یا اوس کے گروینے کا حالانکہ اوس میں نماز پڑھی جاتی تھی اور
اس کا نام لیا جاتا تھا جب کہ بنا اوسکی حزار کے لیے اور مسلمانوں کے انیادینے کے لیے واقع ہوئی تھی
اور مسلمانوں میں پہوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقوں کے جگہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا
اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنا یا جاوے اس کا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو درجب ہی بیکار
کر دینا اسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اسکو اس وضع
سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد حزار کا تو اب مثلاً بدشکر کہ جنکے مجاور
لوگوں کو بلانے میں کہ اوسن مشاہد کو اسکا شریک ٹھہراوین وہ بدرجہ اولیٰ جلانے اور گرانے کے لائق
ہیں اور انکا معدوم و منہدم کرنا مسجد حزار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہر مقامات متوق و معامی
کا جیسو شراب خانے اور سچند خانے میں اور تمام اماکن میں ارباب سکرات کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک گاؤں پورا جلا دیا کہ جس میں شراب کیتی تھی اور عازلت رویشہ نقعی کا جلا دیا اور اسکا نام
خولیق رکھا اور محل سعد کا سرتاپا جلا دیا جب وہ عیث سے اپنے اس محل میں رہو پش رہے اور ان کی طرف
انتقائے ذکر تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لوگوں کے گہروں کے جلانے کا
جو مجمعہ اور جماعات میں آتے تھے اور ان گہروں کو اپنے صرف عورتوں اور لڑکوں کے خیال سے
نہیں جلا یا کہ وہ بے قصور جل جائیں گے حالانکہ ادنیٰ حضور جماعت واجب نہیں تمام ہوا مضمون
نہ اوالمعاد کا میں کہتا ہوں کہ یہ مفاہر بلند بزرگوں کے اور جنابذ عالیہ صالحوں کے یہ قواسی غرض
کے لیے بنائے گئے ہیں کہ انکی پرستش کی جاوے اور ہی لیے انکی زینت اور ارایش کی لگی ہے
کہ وہ اندامن دون اسہ ٹھہرائے جاوین اور اسوا اس غرض کے وہ ان اور کوئی غرض نہ ہو یہ نہیں سکتی
پس یہ مسجد حزار سے بدرجہا بدتر میں اسلیو کہ جب شارع نے قبروں کے بلند کر سنے اور انہر بنا کر سنے سے
منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی خودمان ممکن نہیں سوا اسے گور پرستی کے اور جن مقامات کے
جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اوس سب میں ایک نزم کا فتن ہوا اوسہر ظلیہ رہند نے او نکو جلا دیا

آئی. بی. سی

Q

پیشین :-

بھڑک کر کہہ کر رہے اور بس الفسق ہے اس کے مکانات کا جلا نا تو اسمہات سے ہو اور اوجب واجب
اور افرس ضروریات سے ہے **عَنْ** قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فَأَعْجَبَنِي وَأَقْنَعَنِي أَنْ تَسَافِرَ الْمَرْأَةُ
مَسِيرَةَ يَوْمٍ مِيلًا وَمَعَهَا ذَوْجُهَا أَوْ ذَوْجُهَا وَمَحْذَرُهَا وَاقْتَصَّ بَاقِي الْحَدِيثِ قَرَعَهُ نَعْمَ كَمَا كَرِهَ
ابن سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتوں کو
سوچ کر پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس کے سفر کرے عورت و دون کا کہ جب
اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا ماتے والا اور بیان کی باقی حدیث **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْذَرٍ **مَرْجَب** وہی جو اوپر گذرا *
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ تَنَوَّقَ ثَلَاثَ
كِيَالٍ إِلَّا وَمَعَ ذِي مَحْذَرٍ **مَرْجَب** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ثَلَاثَةِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْذَرٍ قَتَادَةُ
اسی اسناد وہی مضمون مروی ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا جُلٌّ
ذَوْ حُرْمَةٍ مِنْهَا وَهِيَ مَضْمُونٌ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ شَاوِرُ
مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْذَرٍ وہی نہی سفر بلا محرم مذکور ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ
تَوَمَّنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْكِلِ الْإِمَامُ ذِي مَحْذَرٍ عَلَيْهَا
وہی مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسَافِرُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذَوْ مَحْذَرٍ مِنْهَا وَهِيَ
مَضْمُونٌ **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

وَكَانَ إِلَى رَبِّكَ الْمُنْقَلِبُ الْكَمَلُ نَسَاكَ فِي سَفَرِكَ هَذَا الْبَرَّ وَالْتَّقْوَى وَمِنْ أَعْمَلِ مَا نَعْمَلُ
 الْكَمَلُ هُوَ مَنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَأَخْلَوْعَنَا بَعْدَهُ لِلْكَمَلِ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
 وَالْخَلِيفَةُ فِي الْكَمَلِ الْكَمَلُ إِلَى أَعُوذِيكَ مِنْ عَذَابِ الشَّقَرِ كَاتِبَةُ الْمُنْظَرِ وَسُودِ الْمُنْقَلَبِ
 فِي الْمَالِ وَالْكَهْلِ وَإِذَا سَجَّ قَالَ لَيْسَ وَزَادَ فِيهِمْ أَبُوبُ تَابُوتُ عَابِدٌ وَكَانَ لِيُتِمَّ حَاجَتُكَ
 ثُمَّ حَمِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَ الْأَنْبِيَاءِ وَنَبِيَّ الْأَوْثَانِ بِسُوءِ الْهَيْبَةِ
 جَاءَ كَرَّمَ لَوْ تَمَيَّنَ بَارِئُ الْكَبْرِ فَرَمَاتِ بِهَرَبِ دَعَا بِرَبِّهِ سُبْحَانَكَ يَا لَئِذَا نَبَلَ تَكُنْ بِمَنْزِلِ الْبَاقِ هُوَ يَدُورُ دُكَارُ
 جَبْنِ نَبِيٍّ هَمَارًا دِيلُ كَرَّمَا اسْ جَانُورُ كُوَادِرِ سَمِ اُدُسْ كُو دِيَانَه سَكْتُو تَهْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ
 لَوْ جَانِ دَالِ مِينَ يَا اُدُسَمِ مَانِكْتُمْ مِينَ تَجْهَسُو لَپَنَ اسْ سَفَرِ مِينَ نَبِيٍّ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ
 جَسَ نَوْبَ نَدَكْرَ يَا اُدُسَمِ اُسَانِ كَرْدَ سَمِ اسْ سَفَرِ كُو اُدُرِ اُدُسْ كَ لَسْبَانِ كُو سَمِ شَرِ تَوُورُ اَكْرَدَ بَا اُسَمِ
 تَوْرِ فَيَقُ هَ سَفَرِ مِينَ اُدُرِ تَوَخْلِفُ هَ كَهْرِ مِينَ يَا اُدُسَمِ مِينَ بِنَاهَ نَاكْتُمْ هُونِ تَجْهَسُو سَ سَفَرِ تَخْلِفُ هُونِ اُدُرِ سَمِ
 اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ
 لَوْ كَرَاتَ جَبِ هَبِي مَلِكُ اُدُسْ مِينَ اَتَا زِيَادَه كَتَ اَبُونِ سَ اَخِيَرِ تَكُ لَپَنَ سَمِ لَوْ تَنَ دَالِ مِينَ اُدُرِ تَوْبِ
 كَرْنِيَا لَ خَامِ لَپَنَ رُبْ كُو بُو جَبْنِ دَالِ اُدُرِ سَمِ لَپَنَ تَعْرِيفِ كَرْنِ دَالِ **فَاتَه** اسْ سَمِ لَوْ هُوَا كُ
 جَسَ سَفَرِ كُو جَاوَسَ سَمْتِ هُوَا كُ لَپَنَ دَعَا بِرَبِّهِ تَا كُو اُدُسَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ
 زَوْبَا كَرِ جَبِ مَشْرُكَانِ بَ دِينَ كَلَمَ كُو يَانِ سَمْتِ عَيْنِ كَرْتِ مِينَ كُ جَلْتِ وَتِ اَمَامِ صَامَنِ كِي صَامَنِ
 بُولْتِ مِينَ اُدُرِ اُنْ كَ نَامِ كَا پِيسَارُ دُوبِيَا اَشْرَفِي بَارُورُ بَارُورُ دِيتِ مِينَ يَخْرَانِ بَ دَمِ بَصُورِ مَرْدَمِ
 اَمِينَ سَمْتِ كُو اِيَكِ اَمَامِ كَسْ كَسْ كِي صَامَنِ كَرِينِ كَ مَرُورُ لَ اَكْهُونِ اُدُمِي سَفَرِ كَرْتِ مِينَ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ اُدُرِ سَمِ
 سَ مَشْرُكَانِ كَ سَ سَيَا هَ كَ وَهَ خَبَلِ مِينَ جَبِ اَتَرْتِ كَتُو كَ اسْ خَبَلِ كَ جَبِي بِنَاهَ مِينَ اَتَ سَمِ
 غَيْرِ مَشْرُكَانِ حَايَرِ مِينَ اَتَ مِينَ يَا اُدُرِ دُونِ بَارِ مِينَ نَعُوذُ بَا اُدُسَمِ مِينَ بُولَا رُو بُولَا **عَبْدُ**
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْجِسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذِهِ السَّعَةِ وَكَاتِبَةُ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْبِ وَنَعُوذُ بِالْمُطَلَمِ وَسُودِ
 خَلِّ فِي الْكَهْلِ **عَبْدُ** بن سَمِ جَبْنِ كَمَا كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَ الْأَنْبِيَاءِ وَنَبِيَّ الْأَوْثَانِ بِسُوءِ الْهَيْبَةِ
 تَعَالَى سَ بِنَاهَ مَانِكْتُمْ سَفَرِ كِي مَشَقَّتُونَ سَ اُدُرِ نَعْمِينَ هُوَا كُ لَوْ تَنَ سَ اُدُرِ سَمِ اُدُسْ كَ لَعْبِ بَارِئِ

کیطرف لوٹنے سے اور اہل و مال میں برای دیکھنے سے **ف** بعد برای کیطرف لوٹنا یہ تو
 کو طاعت ہی معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف
 آجانا پناہ اللہ تعالیٰ کی ایسی حالت سے **عَنْ عَاصِمٍ** بِحَدَّثِ الْأَسْنَاءِ وَمِنْكَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ
 عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ حَازِمٍ وَقَالَ يَبْدُ أُمُّ يَا أَهْلَ إِذَا رَجَعَ
 وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ قُتْلِكَ الشَّقِيقِ **عَاصِمٌ** ہے اسی اسناد سے
 وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت میں فی المال والاهل ہے اور محمد بن حازم کی روایت
 میں یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ لفظ ہی اللہ سے آخر تک
 پہنچے یا اس پناہ مانگتا ہوں میں سفر کی مشقتوں سے **بَاب** مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ أَلْحَجَّ
 وَغَيْرِهِ سَفَرٍ وَغَيْرِهِ سے لوٹنے کا بیان **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَتَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوْ الشَّرَايَا أَوْ الْحِجَ إِذَا أَوَى عَلَى ثَلَاثِينَ أَوْ فَرَكَ
 كَبِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ أَيْبُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّكَاحَا مِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ
 عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَكْذَابَ وَحْدَهُ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے
 لشکر دن سے یا چوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج و عمرہ سے توجہ پہنچ جاتے کسی ٹیڈ پر یا اونچی زمین
 لنگر ملی پر تو تین بار لا الہ الا اللہ سے آخر تک پڑھتے بغیر کوئی معبود الا حق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ تعالیٰ کے
 اور کوئی مفرب نہیں اور کا اوسیکی ہے سلطنت اور سیکر لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا
 ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد
 کرنے والے میں سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ پایا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکر دن کو یا کمال
عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ
 أَيْبُونَ فَإِنَّ فِيهِ النَّكْبَيْنِ مَرَّتَيْنِ ترجمہ وہی معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
 ہوا مگر ابوب کی روایت میں تکبیر دو بار مذکور ہے **عَنْ** أَكْبَرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبُو هَلْبَةَ وَصَفِيَّةُ وَرَدِيقَةُ عَلَى نَاقَتِهِ
 حَتَّى إِذَا كُنَّا بِطَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَيْبُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّكَاحَا مِدُونَ فَلَكَ مَرَّةٌ

يَقُولُ ذَلِكَ حَقٌّ قَدْ مَنَّ اللَّهُ بِنِعْمَةِ النَّسَبِ كَمَا كَرَّمَ أَوْرَاقَهُمْ وَأَوْرَاقَهُمْ وَأَوْرَاقَهُمْ
 اور صفیہ آپ کو اونٹنی پر آپ کے بیچے سو ہنر بہا تاکہ کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچو آپ فرماتے مگر آجیون سو
 حادون تک غرض مدینہ تک نہ ہی کہتے چلے آئے **عَنْ** اَتَيْتُ بَنِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَضْمُونٌ فِي **بَابِ** اسْتِخْبَابِ الدُّوَلِ وَمِطَاكِ
 ذِي الْحَلِيفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهَا كَمَرَّ بِهَا بَطْنُ
 الحليفة من اوترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْنِ الَّتِي يَدِي الْحَلِيفَةِ نَصَلَ بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 اَوْتِثُ بِهَا يَأْتِيكَ بِلِي زَيْنِ بْنِ ذِي الْحَلِيفَةِ كَيْفَ اَوْرَاقَهُمْ نَمَازِ اَوَاكِي اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے
عَنْ تَارِغِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَنْبِذُ بِالْبَطْنِ الَّتِي يَدِي الْحَلِيفَةِ
 اَلَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّجُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا نَافِعُ نے کہا ابن عمر اپنا
 اونٹ بٹھائے ذی الحليفة میں بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہی ایسا ہی کیا اور نماز پڑھی ہے **عَنْ** تَارِغِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ
 أَوْ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْنِ الَّتِي يَدِي الْحَلِيفَةِ الَّتِي كَانَ يُخَيِّجُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِعُ نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے باعمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطنی و ذی
 الحليفة میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي مَعْرَسِهِ يَدِي الْحَلِيفَةِ يَقِيلُ لَهُ إِنَّكَ يَبْطَأُ
 مُبَارَكَةٌ **سَالِمُ** نے اپنی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذی
 الحليفة میں اوترے ہوئے تھے کہ آپ کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ فِي
 مَعْرَسِهِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي يَقِيلُ لَكَ يَبْطَأُ مُبَارَكَةٌ قَالَ مُؤْنِي وَ
 قَالَ أَنَاخَ بِسَالِمٍ يَأْتِيكَ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُخَيِّجُ بِهِ يَخْدِي مَعْرَسَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطُنُ الْوَادِي بَيْنَهُ وَ

بَيْنَ الْعَبْدَيْنِ دَسْطَقَاتَيْنِ ذَلِكَ سلم نے اپنی باب عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آغوش میں ذی الخلیفہ میں اترے ہوئے تھے میدان کے بیچ میں سو آپ اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں اور موسیٰ راوی نے کہ ہمارے ساتھ سلم بن عبد اللہ نے اونٹ بٹھائے اور جگہ میں نماز کی جہان عبد اللہ شہادت تھے اور اسکو جانتر اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو لطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ میں وہ مقام واقع ہوا ہے **ف** ان سب حدیثوں کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُن زمانہ بطحائے ذی الخلیفہ میں اگر چہ نماز کا حج میں نہیں ہے مگر ایک نفل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اور سپر اہل مدینہ کا جو برکت ڈھونڈتے ہیں اُنار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیک کہ وہ میدان مبارک اور امام مالک نے بھی اسے مستحب کہا اور وہ نماز ادا کر کے کوہی اور مستحب ہے کہ وہاں سے اگر نہ جاوے جب تک نماز نہ ادا کر لے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو پھر ارہو کہ وقت آجادی اور نماز ادا کرے اور پھر چلے **باب** لَا تُحْجُّ بِالْبَيْتِ مُشْرِكٌ وَلَا يُطَوُّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَكَيْفَ يُكْوَمُ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ سفر کے حج اور طواف پر نہ کی ٹہی اور حج اکبر کے دن کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْعَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي نَهْطِ يَوْمِئِذٍ فِي النَّاسِ يَوْمَ الْغَيْثِ لَا حُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يُطَوُّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ أَبُو نُبَيْحَةَ فَإِنْ كَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمَ الْغَيْثِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ **ابو ہریرہ** نے کہا کہ مجھ کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور حج میں روانہ فرمایا جس میں رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اس جماعت میں کہ جو پکارتے تھے خحر کے دن کہ اس سال سے عبد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا رنگا ہو کہ طواف کرے یا جسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے (ابن شہاب ہری نے کہا کہ عبد الرحمن کے فرزند حمید ہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی خحر کا دن ہے اسی ابو ہریرہ کی حدیث کے سبب ہے **ف** یعنی اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ

بیکرم الحجۃ اکابر کے بھائی پکار دینا ضرور ہے اس کی اور اس کو رسول کی طرف سے تمام لوگوں میں حج اکبر کے دن کہ اس اور رسول بزرگ میں مشرکوں سے اور یہ پکارنا بخر کے دن ہوا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ بخر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کا لالہ نعم میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ حجاب کے دن چپے شیطان علیہ اللعنة نے انگو تیا ہے اور قرآن وحدیث میں کہیں نہیں آیا ہے اور محض خطبہ اور جنوں عوام ذی فنون ہے اور اگر کتب ملاحظہ میاں ہی اس خطبہ میں گرفتار ہیں اور قہلان ہے علما کا حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا بخر کا امام مالک اور شافعی اور جہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اوقاصی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہیں کہ حج اکبر عرفہ ہے انہوں نے استدلال کیا ہے اس کو کہ حدیث میں آیا ہے **لِحَجِّ عَذْفَةٍ** حج عرفہ ہے وہ حج فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نہ کرے موافق ہے اس آیت مبارک کے **لَا تَأْتُوا الْمَشْرِكِينَ فَمَا تُلْقُوا عَلَيْهِمْ أَنْ شَرِكُوا بِهِمْ** یعنی مشرک ناپاک ہیں سوز و دیکھ آئیں مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مرد مسجد حرام سے سارہ حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم میں کسی حال میں روا نہیں بیاتک کہ اگر کسی کا قصد بخر آوے تب بھی حرم سے باہر نہیں آوے اور وہاں سے کسی اور کو بھیج دے کہ اس کا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا یا رہا ہو کر خلیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تھا تو حکم ہے کہ اس کی قبر کو مردہ کو حرم کے باہر لے کر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت میں عرب کا قاعدہ تھا کہ ربہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑوں سے پہنے گناہ کیے ہیں ان سے طواف کیونکر کریں حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے فریاد کیا کہ **بَابُ فَعْلٍ يَوْمَ عَذْفَةٍ** عرفہ کے دن کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ الْمُسَلَّبِ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ فَيَوْعِدَ عَبْدًا مِنَ النَّاسِ يَوْمَ عَذْفَةٍ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو لِيُخْبِرَ بِهِ عَمَّا أَلْفَكَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هُوَ كَلَّا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آزاد کرے اور آزاد کرتا ہو عتبا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر غور کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس آدمی سے جمع ہوئے ہیں **ف**

عبدالرزاق نے اپنی سند میں ابن عمر سے یہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں یوں ہے کہ اسد پاک اور ترنا ہے۔
 آسمان دنیا اور بندوں کا فخر کرنا ہے فرشتوں پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بند ہیں کہ میرے پاس حاضر ہیں
 ہیں پریشان بال اور گرد آلود چہروں سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے
 ہیں حالانکہ مجھے انہوں نے دیکھا نہیں اور کیا حال ہو ان کا اگر مجھے دیکھیں بہرہ فانی حدیث ذکر کی اور
 اس سے اور ترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہیں اور کبریٰ
 اور اسکی پروردگار کو سونپتے ہیں اور نہیں تاویل کرتے اور یہی سلک ہر صحابہ کرام اور تابعین اور
 تمامی سلف صالحین کا **باب فضل الحجۃ والعمرۃ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان -**
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال **العمرۃ**
الی العمرۃ کقارۃ لیلۃ یبیتہا الذی یبزی ویرکب لہ جنداً الی الجنۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا
 ہے بچے گناہوں کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کو سوا اور کچھ نہیں ہے **عن ابن عمر رضی اللہ**
عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **یمنزل حدیثاً لک ابن ابی اسد ابوہریرہ سے**
 وہی روایت مروی ہوئی **عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم **من اثنی ہذا البیت فکفر یذنب ذکراً وکفر یذنب رجلاً کما وکذبتہ امہ** ترجمہ
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گہر میں گیا اور بیوہ
 شہوت رانی کی باتیں نہ کہیں نہ گناہ کیا وہ اباسیر کہ گویا اُسے مان نے ابھی جنار یعنی گناہوں سے
 پاک ہو گیا **عن منصور بن ریحان** الا سنداً و فی حدیثہ **یخرج جمیعاً من حج فکفر یذنب ذکراً وکفر**
یذنب رجلاً ترجمہ منصور بن ریحان مروی ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
 کی باتیں اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما** عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم **یمنزلہ** وہی مضمون ہے **ف حدیث اول ہر سبب است**
 کی ہے چہرہ نے اور شافعی نے کہ عمرہ کو مکرر کرے ایک سال میں بجا لانا مستحب ہے اور ماکتے اور اکثر
 اون کے شاگردوں نے کہا ہے کہ ہر سال میں ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
 اور دوسرے عالموں نے کہا کہ ہر ماہ میں ایک عمرے سے زیادہ نہ لاوے اور جانا چاہیے کہ سال بہر عمرہ

کا وقت ہو مگر جو شخص افعال جو میں مشغول نہ ہو اس کا عمرہ صحیح نہیں جب تک حج سے نارغ نہ ہو اور جو
 حاجی نہیں اس کو عرفہ کے دن ہی عمرہ مکہ نہ نہیں اور یہی حکم ہے عید اضحیٰ اور ایام تشریق کا جو حاجی
 نہ ہو اور اس طرح ساری برس کے دنوں کا غرض کسی دن میں عمرہ مکہ نہ نہیں ہمارے نزدیک اور یہی
 قول ہے امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ میں مکہ لوگتے ہیں اور اجماع
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بائچہ دن مکہ وہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف
 نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ انکی سند کیا ہے اور بے
 دلیل کے کسی کا قول قابل تسلیم نہیں اور عمرہ کے وجوب میں یہی علما کا اختلاف ہے شافعی اور حنبلی
 کا قول ہے کہ واجب ہے اور اس کے قائل ہیں عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاووس اور عطاء اور
 ابن اسباب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے
 کہا ہے کہ سنت ہے اور واجب نہیں اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس میں کسی گناہ کی ملوثی نہ ہو اور
 علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہوں کی طہارت کہی مائل نہ ہو اسد ثنائے ہم سب کو قبولیت
 نصیب کی جیسے توفیق حج عنایت فرمائی **باب** نَزُولِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوَكُّفِهِ
 دُورِهَا حَاجِيُونَ كَے اترنے کا مکہ میں اور اوس کی گہر دن کے وارث ہونے کا بیان **عَنْ**
 اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَزُولُ فِي دَارِكَ
 بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَزُولُ لَنَا عُقِيلُ امِنْ كُتَابِمْ اَوْ دُورِ وَكَانَ عُقِيلُ وَكَانَ ابْنُ طَالِبٍ هُوَ طَالِبُ
 وَكَانَ يَزُولُ جَعْفَرًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَنَا مِمَّنْ كَانُوا مُبْلِيَيْنِ وَكَانَ عُقِيلُ وَطَالِبُ كَانِيَيْنِ تَرْجَمَهُ
 اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ میں کیا اپنے گہر میں اترے
 تو آپ نے فرمایا کہ پہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چھوڑا ہے اور حقیقت
 اوسکی یہ تھی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابوطالب کے اور جعفر اور علی کو انکی ورثہ میں
 کچھ نہ ملا اس لیے کہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے **فَتَأْصِلُ**
 عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر میں اتریں گے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس میں
 آپ کی سکونت تھی اس لیے کہ اصل میں نودہ گہر ابوطالب کا تھا اس لیے کہ وہی شغل تھا آپ کی پڑائش
 کے اور ابوطالب بڑے بیٹے تھے عبدالمطلب کو اور عبدالمطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلو وارث

نئے زیادہ مکہ میں رہیں اور اس کثافیہ سے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت
 میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنؤ والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت
 کرے سو روز خروج کے اور روز دخول کے قیودہ یقین نہیں اور حکم مسافر میں ہو اور حضنتین مسافر کی
 سب اسکو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ يَقُولُ لِمَا سَأَلَهُ**
مَا سَمِعْتُمْ فِي سَكَنِي مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ الْمَلَاءَ
أَقَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ فَصَادٍ ثَلَاثًا وَهِيَ مَضْمُونٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ
يَسْأَلُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَمْكُنُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ
بَعْدَ الصَّدْرِ وَهِيَ مَضْمُونٌ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَكَتُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ فَصَادٍ ثَلَاثًا وَحَدَّثَنِي
حُجَّاجُ بْنُ الْمُعَاوِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْأُسَاذُ
مِثْلَهُ وَهِيَ مَضْمُونٌ دُونَ سَنَدٍ سَمِعْتُ سَمْعَانَ بْنَ مَرْكَوْرٍ هَذَا **بَابُ** **تَحْرِيمِ صَيْدِ سَكَّةَ وَغَيْرِهِ**
مَنْ فِي غَارٍ وَغَيْرِهِ كَا حَرَامٌ عَنْ أَبِي عَتَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ لَا يَحْدُ وَلَا يَكُنْ جِهَادٌ وَبَيْتُهُ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ
فَاغْتَرِبُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْمَلِكَ حَكَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ كُلِّ السُّوَابِدَ
الْأَرْضِ فَصَوَحَّاهُمْ جُزْأَهُمُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْعَقِيمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ بَيْنَهُ وَلَا حَرْبٌ بَيْنَهُ
وَلَوْ يَحِلُّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَصَوَحَّاهُمْ جُزْأَهُمُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْعَقِيمَةِ لَا يُفْضَلُ شَوْكُهُ
وَلَا يُفَرَّ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يَحْتَلِكُ أَحَدُهَا فَقَالَ الْمُبَاسُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا أَكْثَرُ خَيْرِنَا إِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلِيُوَفِّقَهُمْ فَقَالَ لَا الْإِنْخِصَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّجَ بَابَ دَنٍ مَكَّةَ فَتَحَهُمْ وَأَجْرُ
بِهِ كَمَا كِي هَجْرَتِ نَهْنِ هِي مَكَّةَ وَدَرْنِيتِ بَانِي هِي وَدَرِبِ كَمُ حَكَامِ جِهَادِ كَو بِلَا مَيْنِ تَوْنَحْلُو وَدَرِ جِلُو وَدَرِ فَرَايَا
كَدِشْخَرِ بِلَا هِي كَو بَيْنِكَ اسْتَقَالِي فِي اسْكُوَادِ بِي كَجَلِهْ قَرَارِ دِيَا سَهْ جِسْ دَن سَيَ آسْمَانِ زَمِينِ بَنِيَا

مے غرض وہ اس کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہ ٹھہرایا گیا ہے قیامت تک اگر کسی کو اس میں
قتال روا نہیں ہوا چھ سے پیشتر اور مجھے بھی ایک ن کی صورت ایک گھری اجازت ہوئی تھی (یعنی
ٹرائی کی) اور وہ پھر وہی اسی حرام ہو گیا اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اس کا نہ
ادکھاڑا جاوے اور نہ اس کا شکار ہوگا یا جاوے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جاوے مگر وہ اس کا
جاوے کو بچھوئی (کہ جس کی ہوا اس کو دیدے) اور نہ اس کی سری گھاس ادکھاڑی جاوے سو عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنی اس کی اجازت دیجیو) کہ وہ ساروں لہاروں کے کام آتی
ہے اور اس کے گھیرنے جلتے ہیں آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنی اس کو ٹوڑنے کاٹنے کی اجازت ہو۔

ف علمائے کبار نے لکھا ہے کہ ہجرت دار حریجے دار اسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث
کی تاویل میں دو قول ہیں اول یہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی اس لیے کہ وہ دارالاسلام
ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حریجے ہوتی ہے اور اس میں پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ بھی دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح
مکہ کے تھا وہ ثواب اب نہیں رہا کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَسْتَوِي مَنْكُمُ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
قَبِلُوا الْفَتْحَ وَقَالُوا أَلَمْ يَكُنْ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ ظَعْنٌ یعنی جس نے بعد فتح مکہ جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ ادن کے برابر نہیں ہیں جنہوں نے
قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے نیز تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے
اعمال صالحہ بجالاؤ کہ اس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو
ادب کی جگہ مقرر کیا ہے جس دن سو آسمان وزمین بنایا ہے یعنی اس حرمت کو اس سیدن سے ہے مگر وہ پچھ
ہو گئی تھی پھر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اس لیے کہ اگے مسلمین مروی ہو اسے کہ ابراہیم علیہ السلام
نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنی میں دونوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات بابک ثابت ہوئی
کہ قتال کفر حرام ہے چنانچہ ابو الحسن اور دوسری نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ خصائص حرم میں ہے
کہ وہاں کے لوگوں سے ٹرائی مذکور ہو بہر اگر سلطان عادل صاحب عدل وہاں کے لوگ بغاوت
کریں تو ان کو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کریں نہ جنگ کی جاوے اور جہاد فقہانے کہا ہے کہ اگر
وہ اپنے نبی سے باز نہ آویں اور احکام شرع جو موافق عدل ہوں قبول نہ کریں تو البتہ ان سے ٹرائی
کی جاوے اس لیے کہ باغیوں سے لڑنا بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں ہے اور یہی قول فریق جواب ہو

دوسرے تفسیر کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث میں کتب امام سے اور قتال مروزی نے صحاح
 شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ میں تو ہم کو اس سے لڑنا ہی روا
 ہیں جب تک وہ مکہ میں ہوں اور یہ قول قتال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں اور مجتہدین قتال ان
 احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مراد ان حدیثوں کی جو تحریر قتال میں وارد ہوئی ہیں یہ ہے کہ جب تک
 بغیر قتال کے کام نہ کھلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے
 تو پھر وہ ہے مجتہدین اور شہر دن کے قتال وہ ان بطور روا ہے **عَنْ** تَمَّصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
 بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَالَ بَكَلُ الْقِتَالِ الْقِتْلُ وَقَالَ يَنْقُطُ
 لُقُطَتُهُ الْإِمْرُ عَرَفَتْهَا تَرْجُمَةُ مَضْرُوبَةٍ هِيَ مَضْمُونُ مَرْوِي سَاحِرٍ وَاسْمُ مِينِ بْنِ ذَكْوَانَ مِمَّنْ كَرِهَ
 كَمَا اسْتَأْنَدَ فِي مِثْلِهِ لِقَوْلِهِمْ فِي مِثْلِهِ مِثْلُهُ هِيَ **عَنْ** أَبِي شُرَيْحَةَ الْعَدَوِيِّ
 أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ تَهَوَّيْتُمُ الْبُعُوثَ الْمَكِّيَّةَ إِذْ دَنَى إِلَيْنَا الْأَمِيرُ أَحْمَدُ بْنُ
 قُتَيْبَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوِّ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا فَاذْنًا
 قُلْتُ وَابْتَصَرْتُ عَيْنًا لَمْ أَجِدْ كَلِمَةً إِلَّا أَنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَافْتِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَلَكًا
 حَرَّمَ اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا
 دَمًا وَلَا يَصْنِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
 فَقَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ
 لِفِيئَتِهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَا بِرَاقِدَتْ عَادَتُ حُرْمَتِهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلَيْسَ بِلَاغٍ
 الشَّاهِدُ الْعَائِبُ يَقِيلُ لِأَخِي شُرَيْحَةَ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ
 يَا أَبَا شُرَيْحَةَ إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا قَاسِيًا أَبَدًا وَلَا تَأْخُذُ بِخُبْرِي تَرْجُمَةُ ابْنِ شَرَحٍ
 عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا جو قتال وہ لشکر دن کو روکے تاہم مکہ کے اوپر اپنے عبدالسبزر
 زیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجھ سے اسے ہیر کہ میں ایک حدیث بیان کروں کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر
 فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانوں نے سنی اور دل
 نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اسکی حمد و ثنا
 کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے نہیں جاکم سو کسی شخص کو روانہ نہیں جواسے

پہلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہا ہو اور نہ یہ حلال ہے کہ اس میں کوئی درخت
 کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند و قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے
 اپنے رسول کو اجازت دی اور اس کی اور تکمیل اجازت نہیں دی اور مجھ پر ہی دن میں ایک گھنٹہ کے لیے اجازت
 دی اور پھر اس کی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور صرف وہ ہے کہ جو حاضر ہو غائبوں کو بہر
 حدیث پہنچا دے لوگوں نے ابو بکر سے کہا کہ پھر عمر نے آپ کو کیا جواب دیا اور انہوں نے فرمایا کہ اس
 نے کہا کہ اے ابو بکر میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں (میں نے ظالم احرام نہ پہن دیا تا نماز کو روک دے
 عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا سداؤ اللہ من ذلک) اور نہ اس کو جو بخون کر کے بہاگا ہو اور
 نہ اس کو جو چوری اور نسا ذکر کر کے بہاگا ہو **ف** قولہ روا نہیں ہے جو اس پر اور پہلے دن پر ایمان
 رکھتا ہو اس سے استدلال کیا ہے اور لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فردوس اسلام کے مخاطب نہیں
 ہیں اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہیں فردوس کے یہی صحیح مخاطب ہیں
 اصول کے اور آپ یہ سلیقہ فرمایا کہ پکارا کہ جو وہی ہے جو معین فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا
 ہو اور یہ مراد نہیں کہ جو مومن ہو وہ مخاطب ہی نہیں قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے
 اس معلوم ہوا کہ مکہ فیض شہر تہرا اور قتال فتح ہوا ہے نہ صلحا اور جو کہتے ہیں صلحا فتح ہوا ہے وہ اس
 تاویل یوں کرتے ہیں کہ مرا فاس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیار ہی سبب
 جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ
 اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ خَمْدٌ لِّلَّهِ دَانِي عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ
 مَكَّةَ الرِّفْدَ رَسُلًا عَلَيْهِ سُلْوَةٌ وَالْمُؤْمِنِينَ وَأَتَاهَا الْفَيْلُ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَأَتَاهَا الْجَلَّةُ
 فِي سَاعَةٍ مِنْ بَيْتِهَا إِلَى الْفَيْلِ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يَفْقِدُ صَيْدُهَا وَلَا يَخْتَلَا شَوْكُهَا
 وَلَا يَحِلُّ سَاقِطُهَا وَلَا يَنْتَدِي وَمَنْ فُحِلَ لَهُ فَيْلٌ فَهُوَ خَيْرُ النَّظَرِينَ إِمَّا أَنْ يُفْدَى
 وَإِمَّا أَنْ يُقَاتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا الْإِذْ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّ
 لَجَعَلَهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْ حَتَّى نَقَامَ أَبُو سَلَمَةَ
 نَجِلٌ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي شَاهِدًا قَالَ الْوَلِيدُ نَقَلْتُ لَكَ لَوْلَا دُرْعِي مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ

اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ لَخُطْبَةٍ أَلْفِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو سَرِيحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اس کی حمد و ثناء پھر فرمایا کہ
 اسے پاک نے اصحابِ فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنوں کو اس کا حاکم بنایا اور اس میں
 نہ کسی کو حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور مجھ سے بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کہی حلال
 نہ ہوگا میرے بعد کسی کو پھر اس کا خاکہ پہنکا یا نہ جاوے اس کا کاٹا توڑا نہ جاوے اس کی ٹہنی گر جی اہل ہاد
 نہ جاوے مگر وہ شخص اٹھاوے جو بتا تاہرے کہ جس کی ہوا سے دیکھ اور جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو
 دو باتوں کا اختیار ہے خواہ مذہب لے لینے خون پیا خواہ قاتل کو قصاص میں مردا ڈالے سو عباس
 رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور
 گھر دن کو اس سے چلتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ لو کہ اس کو اذخر کہا پھر ابو شاہ ایک شخص
 میں کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو لکھ دو آپ نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کو ولید نے کہا کہ
 میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب یا رسول اللہ مجھے لکھ دو ادھون نے کہا یہی خطبہ جو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینے اس کو ابو شاہ نے لکھ لیا کہ ٹہرے نفع کی بات تھی
 اس حدیث کا امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے
 اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور سحاق اور ابو ذر
 کا اور امام مالک نے کہا کہ دلی کو اختیار نہیں مگر قتل کا یا نجش دینے کا اور ویت کا اختیار نہیں مگر
 برصائے قاتل اور کچھ حدیث کے خلاف ہے اور ابو شاہ کا ہم نہیں معلوم سو کنیت کو اور آپ نے جو حدیث
 لکھوادی اس سے علم کا لکھنا اور حدیثوں کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہو گیا اور اس
 کا جواز اور یہی روایتوں سے پوچھا جاتا ہے اور اب تو ہمت کا اجماع ہے اگر استحباب پر عین
 اَلْهَدْيَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ اِنْ خُرَاعَةً قَتَلُوا نَجَلًا قَبْلَ نَبِيِّكَ لَكِنَّتَ عَامَّةً
 مَلَكَةً يَقْتُلُ مَنُحَرَّ قَتَلُوهُ فَالْحَيِّينَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِبَ
 رَاحِلَتُهُ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلَ رَسَلْتُ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ اَكَاذِبُكُمْ فَعَلَّ لَا أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا فَعَلَّ سَلَا حِدٍ بَعْدِي اَلَا
 نَسَا عَةً مِنَ التَّجَارِكَا وَانْفَا سَاعَتِي هَذَا مَحَرَّمٌ لَا يَحُطُّ بِهِ كُفَا وَلَا نَعْمَةً

شجر اودھا ولا یلتقط ساقطتها الا نثید ومن قتل له قتیل فهو بخیر الظلمین اما ان یعط
 یغنی الدیة واما ان یقاد اهل القنیل قال فجاء رجل من اهل الیمر یقال له ابو شاه فقال
 کتب لی یارسول الله فقال اکتبوا لابی شاه فقال رجل من قریش الا الاخذ خذ
 فانما نجعلک فی بیوتنا وقبورنا فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الا الاخذ خذ رحمہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والوں نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی سبت جس سال
 کمر فتح ہوا آپ نے ایک قتل کے بدلہ جس کو بنی سبت نے مار ڈالا تھا اور اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
 اور آپ اپنی اہل ذمہ پر سوار ہو کر اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سے اصحاب قنیل کو رد کا اور اپنے
 رسول اور مومنون کو ادب پر حاکم کیا اور وہ مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو
 ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی میں بہرہ دیا ہی مجھ پر ہی حرام
 ہو گیا (یعنی چھپا پہل ہوا) سوا اسکا کائنات ادا کہاڑ اجاوے اور رحمت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
 اٹھائی جاوے مگر تباہی والا اٹھاوے اور جس کا کوئی شخص ملامت اجاوے اسکو دو چیزوں کا اختیار ہے
 خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پہر ایک شخص میں کا آیا کہ اوسو ابشاہ کہتے تھے اور اُس نے کہا یہ
 مجھے لکھ دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یاروں سے فرمایا کہ اُسکو لکھ دو پہر ایک شخص نے فریاد
 میں سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گہروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپ نے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **کاب**
الکحی عن جلیل السلاخ **یمن عن غیر حاجۃ** ہتھیار اٹھانا مکہ میں بے ضرورت منع ہے۔
عن جابر رضی اللہ عنہ **قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لاحدکم**
ان یتحیل یمکۃ السلاخ جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے
 حلال نہیں کسیکو کہ مکہ میں ہتھیار اٹھاوے **ف** یعنی بجا حجت کو اور یہی مذہب و شافعیہ کا
 ہے جہاں ہر کافر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہی محمول ہے اس پر کہ بلا ضرورت نہ اٹھاوے
 اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطاء کا اور حسن بصری نے مطلق ہتھیار باندھنا مکہ کہہا ہے
 نظر ظاہر اسی حدیث کے اور جہود نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا میں
 شرط کیے تھے کہ ہتھیار لا دین گے میان میں اور اٹھانے سے مراد ہتھیار باندھنا ہے **کاد**
حوار دخول مکۃ بغیر الاحکام مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **ع**

[illegible]

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عَامَةٌ سَوْدَاءُ عَمْرٍو بْنِ حَرْثٍ
 اِسْمُ صَاحِبِهَا سَوْدَاءُ قَدْ اُخِطَتْ بِهَا كَيْسٌ كَتَبْتُهُ لَهُ وَلَمْ يَقُلْ اَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ -
 ترجمہ جعفر نے اپنے باپ کی روایت کی کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے
 اوپر اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اس کو دوڑوں کناروں کو اپنے شانوں کے بیچ میں
 لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے **ف** ان روایتوں سے سیاہ کپڑے
 پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا
 حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے **بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِيهَا يَا بَرَكَةَ وَبَيَانَ تَحْدِيدِهَا وَتَحْدِيدِ صَيْدِهَا وَبَيَانَ حُدُودِ حَرَمِهَا -
 مدینہ کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور ان کی تکریم ہو اور حریم کی حدوں کا بیان
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بَرَكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنَّ حَزْمَةَ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ
 مَكَّةَ وَرَأَى دَعْوَتَهُ فِي مَسَاجِدَ وَمَلَأَ هَاجِلًا مَادَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لَأَهْلِ مَكَّةَ
 ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا یعنی
 حرمت اس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اس کی آسمان و زمین کے بننے کے دن
 سے تھی اور اس کو لوگوں کی دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور
 میں نے دعا کی مدینہ کے صانع اور مد کے لیے اُس سے دوحہ برابر جیسو ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے
 لیے **عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ بِهَذَا الْأِسْنَادِ أَنَّ أَحَدَ نِسَاءِ وَهَيْبٍ فَكَرَتْ آيَةَ اللَّهِ وَدَدَتْ**
مِنْهُ دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَمَّا سَيْكَا بَنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ
الْحُكَّارِ فَيُرَوْنَ أَنَّهُمَا مَادَعَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ترجمہ عمر سے
 اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہو اور وہیب کی روایت میں تو درود کی کی مثل یہی ہے کہ میں نے
 دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دوحہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز کی روایت میں یہ ہر

[illegible]

عامر بن سعد نے اپنی باپ کرواہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حرم مقرر کر دیا اور میان
 دو نو میدان کلے پتھروں والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کلٹے دار درخت و مان کا اور نہ مارا جاوے و شکار
 و مان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگوں کے لیے بہتر ہوگا شمشہ اسکو سمجھتے ہیں خطاب ہر اون لوگوں کو جو مدینہ
 چھوڑ کر اور جگہ چلے جائیں یا تمام مسلمانوں کو اور نہیں چھوڑنا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالیٰ اوس سے بہتر کوئی
 آدمی اوس میں ہیجہ بنا ہے اور نہیں صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بہوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر
 میں اسکا شفیق یا گواہ ہوتا ہوں قیامت کو دن **ف** ان حدیثوں سے استدلال کیا ہے ایک
 جب محکم مدینہ کے حرم ہونے پر اور و مان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
 ہے امام شافعی اور امام مالک اور اوس کے موافقین کا ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کا خلاف کیا ہے سبب
 قلت علم حدیث کو اور احتیاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یا یا عمر رضی اللہ عنہما نقل النبی سے اور غیر
 ایک چڑیا ہے کہ کسی صحابی کے پاس مٹی آئے اوس سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ اس حدیث ہی استدلال
 اوس کا محض لنگڑا اور پایہ جو بین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثوں کے پکڑی گئی ہو
 چڑیا حرام نہ ہو اہود و سکریہ احتمال ہے کہ اسکو کل مدینہ سے بیٹے حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور کچھ
 احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اسلیو کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل میں سے جو شکار پکڑ کر حرم
 میں لا دین اوسکا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور کچھ اصل مذہب کا
 بھی محض بے اہل اور ضعیف و سست ہے اور جب حدیث غیر میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہیں خصوصاً
 ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے رو برو جس میں صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
 مذہب مالک اور شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ میں اور اوس کے درخت اکھاڑنے میں صنان نہیں ہے اگرچہ
 حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس میں بھی جزا واجب ہوتی ہے جسے حرم کہ صید
 وقطع اشجار میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
 چہرین لیا جاوے یعنی جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیو کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
 میں جب کو سلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی حیاض نے کہا کہ بعد مہاج کے کوئی ایس کا
 قائل نہیں ہوا سوا امام شافعی کے کہ اوس کا قول قدیم ہی ہے اور قاضی حیاض نے ذکر کیا ہے
 کہ مدینہ والوں کے لیے یہ جو فرمایا کہ میں شفیق ہوں گا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والوں کے

لیے گا وہوں کا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہو گا اور اس میں مزید فضیلت اور زیادہ خصوصیت مکمل مدینہ
 والوں کے لیے جیسے آپ شہداء احد کے لیے فرمایا کہ میں اوں لوگوں پر گواہ ہوں اور اس سے فضیلت ثابت
 ہوئی مدینہ کی اور بزرگی مکملی وہاں کی سکونت کی اسہ تعالیٰ اس غلوہ حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب
 مخلصین کے وہاں سکونت اور موت عنایت فرما دے آمین یا رب العالمین **عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ**
بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ رَوَى عَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ يُرِيدُ اَحَدُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ لِيُؤْتِيَ الْاَسْكَ
اَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ رَدُّ ذَنْبِ الرَّصَاصِ اَوْ ذَنْبِ الْمَلِكِ فِي الْمَلِكِ ترجمہ عامر نے وہی روایت
 بیان کی اور ابن نمبر نے اس میں زیادہ کیا کہ آپ فرمایا نہیں ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھ
 برائی کا مگر اسہ تعالیٰ اس کو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ میں یا نیک گل جاتا ہے پانی
 میں **عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا مَكِّيًّا رَأَى الْقَعْرَةَ بِالْعَقِيْقَةِ كَوَجَدَ عَبْدًا يَقَطُّعُ شَجَرًا اَوْ**
يُحْطِطُ لِكَسْبِهِ فَاَتَتْهُ رَجْعَةً سَعْدًا حَاوَاهُ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَفُّوا اَنْ يَزِدُّوْهُ عِلًّا لَمْ يُوْحَرَا اَنْ
عَلَيْهِمْ مَّا اَعْتَدَ مِنْ عِلٍّ لَمْ يُوْحَرَا فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ اَنْ اُرْدَ شَيْئًا نَفْلَكُنِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ اَنْ يَزِدُّوْهُ عَلَيْهِمْ ترجمہ عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیقہ
 میں تھا راہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک سخت کاٹ رہا ہے باجے توڑ رہا ہے سوا دس کو کپڑے لے
 چہیں لیے اور اس کو گھر والے آئے اور انہوں نے کہا آپ وہ اس کو پیر دیجیے یا میں کو عنایت بھیجیں انہوں
 نے فرمایا کہ اس کی پناہ اس سے کہ میں وہ چیز پیر دوں جو مجھے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہر گز نہ پیرا انہوں نے سامان اسکا **ف** خرمن ان سب عادیف صحیحہ
 متواتر معنی سے مجبوری معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم دیباہی ہے جیسو حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ بھی
 احادیث پہنچی سوائے ان کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جبکہ مجبوری اوں کے آواز میں کان ہٹو تاک
 چکیں اوں کا معلوم نہیں کیا حال ہو گا کہ یہ سبب تعصب اور تعصب فی التعلید کے امام ہی کے قول
 مردود کو لیے جاتے ہیں امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ روکر دیا سنت صحیحہ صریحہ کچھ کہ جسے
 میں پر کسی صحابی روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہاں کا شکار حرام ہے اور دعویٰ کیا کہ یہ اصول
 کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک نقابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ فرمایا اے

ابوعبیرہ کیا حال ہو تغیر کا اور بڑے عجیب بات ہو یا اسد وہ کون سا اصول ہو جو ان سن صحیحہ کا مقابل
 ہو سکے حالانکہ سنت عظیم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابوعبیرہ کو ان روایتوں کے رد میں جو شہرت اور
 تصریح میں بدرجہا اس کے زیادہ تھیں روکیا جاتا اور ہم تو اسد پاک کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ رد کرین
 رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث
 ابی عمیرہ میں جارحانہ ہو سکتے ہیں کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے ادل یہ کہ احادیث تحریر مدینہ سے
 مقدم ہو اور ان حدیثوں نے اس کو منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ ان سے متاخر ہو اور ان حدیثوں کو منسوخ
 کر دیا تیسری یہ کہ تغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور بجز حرم میں لائی گئی تھی جیسے اکثر شکاری جانوروں
 میں ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہیں چوتھے یہ کہ خاص اس ٹکے کے لیے اجازت دی
 گئی دوسروں کو نہیں جیسے ابی بردہ کو عنانی کی فرمایا کی اجازت دی گئی غرض ان چاروں احتمالات
 کی وجہ سے یہ حدیث تغیر متناہی ہوئی اور ان انصوص ہر سید کے رد کے قابل نہ رہی جو صراحتہ بلا اشتباہ
 دلالت کرتی ہیں جمع ہونے پر مدینہ کے کذا فی روح اللہ تہذیب اور انام نووی نے فرمایا ہے کہ عثمان
 واجب ہونا اس شخص پر جو بتے توڑتا آیا درخت کا ٹٹا ہے مدینہ کو یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور حدیث
 سدی ہی پہنچتا ہوتا ہو اور حدیث کا کوئی معارض نہیں اور نہ اس کی کیفیت میں دو چیزیں ایک تو یہ کہ وہ نہ کاٹا جاوے مارا
 اور وہ درخت یا گھاس جو کاٹی ہے اسی کی ضمانت اور سپرائی ہے یعنی قیمت اس کی لازم ہوتی ہے
 اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس شخص کے انشا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوے اور
 اس پر دو قول ہیں اول یہ کہ فقط کپڑے اس کو چین بے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اس کا
 سب مان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی فانی لے لیتا ہے کہ اس میں گھٹا
 اور ہتیار اور نقد اس کا سب اخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سلب کا ہے جس سے
 سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَللّٰهُ يَكْفِيْكُمْ لَوْنِيْ هَلْخَرْتُ رَدِّقُ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَعْنٰی اَلْعَمْسُ لَوْ اَخْلَا مَا مِنْ عَمَلٍ اَنْ يَكْفِيْكُمْ لَوْنِيْ
فَخَرَجَ فِيْ اَنْجُوْ هَلْخَرْتُ رَدِّقُ فَاَنْدَاةُ تَكُنْتُ اَعْلَمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
كَذَكَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتَّى اَدَّ بَدَا لَهٗ اَحَدٌ قَالَ هَذَا اَجْبَلُ مِنْ اَنْ يَكْفِيْكُمْ لَوْنِيْ
اَشْرَفَ عَلَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْزِمْ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَقَّ مَدِيْنَتِنَا وَابْرَأْ اَهْلَهَا

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ الْأَمْشَرِ بَارِكْ لَكُمْ فِي مُدَّتِهِمْ وَصَاعِهِمْ
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا
کہ ایک ٹکا ڈھونڈو جو ہماری خدمت کرے سو ابو طلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر بیچے بٹھا کر اور میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا جب آپ اُترتے تھے اور بچھرا سے باتوں میں کہا کہ پھر آپ تشریف
لے جاتے یہاں تک کہ جب کوہ احد آپ کو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اس کو دوست
رکھتے ہیں بھری مدینہ کے قریب آؤ تو فرمایا کہ یا اللہ میں حرام کرتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان
کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا کہ کوہ احد برکت دیں انکو اون کے مدار و صاع میں کہا امام مسلم
علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اور یحییٰ بن یوسف نے اور ابو عمرو
بن ابی عمرو نے اور انس نے انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر
گذری مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا میں حرام نہیں کرتا ہوں درمیان دونوں کا بے بہرہ دن
میدانوں کے بیچ میں **عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا لَكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةِ قَالَ تَعَمَّرَ مَا بَيْنَ كَدَّالَى كَذَا فَمَنْ أَحَدَتْ فِيهَا حَدَّثَنَا قَالَ قُلْتُ
قَالَ فِي هَذِهِ شِدِيدَةٌ مَنْ أَحَدَتْ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
اجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَرْفًا وَكَهْدَلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي
عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حرم نہیں لایا مدینہ کو فلان فلان مقام سے فلان تک سو جو اس میں کوئی نئی بات نکلا
یعنی گناہ کی تو وہ سب لعنت ہو اللہ تعالیٰ کے اور فرشتوں اور لوگوں کی نہ قبول کرے گا اس سے
قبائست دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا علیہ دی کسی نئی گناہ کی بات کو۔
عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ تَعَمَّرَ هِيَ حَرَامٌ لَا تَجْتَمِلُ أَحَدًا مِمَّنْ كَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم نہیں لایا
ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاوے گا ورنہ اس کا اور جو ایسا کرے اس پر اللہ

اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا كَسَبُوا بِكَ لَعْنُكُمْ فِي مَا عَصَوْكُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدَّةِ حَيَاتِهِمْ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے اور ان کو رہنے میں مدد دے اور ان کے ماں باپ میں اور برکت دے اور ان کے صلح میں اور برکت دے اور ان کے مدین میں **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفًا مِائَةً مِنَ الْبَرَكَاتِ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ مدینہ میں گھر سے دو گنی برکت دے **عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ نَعِمَ أَنْ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْدُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ حَبِيفَةٌ مَعْلُومَةٌ فِي تَرْوَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَكْثَرُ الْأَهْلِ وَأَقْسَى مِنَ الْجَدِاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ السَّيْفُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ مُحَرَّمٌ مَا بَيْنَ عَيْنِ الْوُشْوِشِ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ قِتَّةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا وَذُمَّهُ الْمُسْلِمِينَ وَحَدَّثَ يَسْعَى بِهَا أَوْ نَاهَهُمْ وَمَنْ أَذَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ ابْنَتِهِ إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا وَحَدَّثَ حَدِيثًا إِلَى بَيْتِكُمْ وَرُحْنٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعَى بِهَا أَذَى نَاهَهُمْ لَمْ يَنْكُرُوا مَا بَعْدَهُ وَلَكِنَّ فِي حَدِيثَيْهِمَا مَعْلُومَةٌ فِي تَرْوَابِ سَيْفِهِ إِبْرَاهِيمُ نے اپنے باپ خور وایت کی کہ خطبہ بڑا مہر علی بن ابیطالب نے اور فرمایا کہ جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنی اہل بیت کو) پاس (کوئی) اور چیز ہے سو ان کا پاس اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لکھا ہوا تھا اہل بیت کی تمہارے بیان میں تو اس نے جستجو کیا اور اس صحیفہ میں ان دونوں کے عمر بن رہنے ذکر کے متعلق (اور کچھ زعمون کا بیان تھا) رہنے اور ان کے قصاص اور دیتوں کا بیان اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرمت ہے غیر اور دور کے ہجر میں سوجو شخص کہ کوئی نئی بات نہ لائے اس جگہ یا جگہ دوسری نئی بات نہ لائے دالے**

کہو اور سب لعنت ہے اسد تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اسد تعالیٰ اس کوئی فرض
 نہ سنت اور امان دینا سب مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے اور نہ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
 اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھہرایا یا اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کا غلام
 اپنے کو قرار دیا اس پر اسد تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا
 اس سے اسد تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابو بکر و
 زہیر کی تو وہیں تک ہر جگہ کہ اور نہ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونوں کی
 روایت میں یہ ذکر نہیں کہ صحیفہ توار کے میان میں لٹکا ہوا تھا **عَنْ اَبِي خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**
فَحَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ اِلَّا اَخْبَرَهُ وَادَّادَنِي الْحَدِيثَ فَمَنْ اَخْبَرَهُ مُسْلِمًا
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَرْفٌ
لَا عَدْلٌ وَلَا كَيْسٌ فِي حَدِيثِهِمَا مِمَّنْ اَعْطَى الْعَبْرَانِيَّةَ وَلَكِنَّ فِي رِوَايَتِهِ وَكَيْسٌ ذِكْرُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَعْمَشُ نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریم کی روایت کیا جو ابی معاویہ سے
 مروی ہے اختر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اس پر لعنت ہے اسد تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی
 نہ قبول کرے گا اسد تعالیٰ اس کے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور ان کی حدیثوں میں یہ
 مضمون نہیں ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بناوے اور وکیع کی روایت میں قیامت
 کا دن مذکور نہیں **عَنْ اَبِي خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَا سَنَاذُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَيْسٌ**
اَلَا قَوْلُهُ مَنْ قَوْلَ غَيْرِ مَوْلَاهُ وَذَكَرَ اللّٰعْنَةَ لَهُ اَعْمَشُ نے اسی اسناد سے یہی مضمون
 مروی ہے مثل حدیث ابن مسعود کی گما دس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ جو تولے بناوے
 اپنے مولیٰ کے سوا اور دن کو اور نہ اس پر لعنت کا **فَاذْكُرْ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
 خطبہ میں فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہیں انہی اس میں روک دیا غم
 باطل کو زافضیوں اور بشیعوں کے اور چہرہ ٹا کر دیا ان کے اس قول کو جو کہتے ہیں کہ حضرت علی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنی قریظہ نے بہت سی وصیتیں کیں نہیں اور اسرار علوم اور قوام
 دین اور غوامض مغربیت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اوجک سوا اور کوئی انہیں مطلع نہیں ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ
 اور خیالات فاسد میں اور انکی کوئی اصل نہیں اور ان دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا کہنا علم کا اور کچھ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے غیر اور
 ثور کے بچ میں ثور کا لفظ غالباً بیان غلط ہے راوی سے بہول ہو گئی اس لیے کہ جبل ثور کو
 مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے غیر اور احد کے بچ میں چنانچہ مازری اور بعض علمائے
 اسپر ہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح
 مدینہ میں اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا کہ در میان دو کالے پتھر
 والے میدانوں کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس
 روایت میں جو وارد ہوا کہ حد اوسکی در میان دونوں پہاڑوں کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے
 اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ اُن سے اعلیٰ تک جو مسلمان کسی کا فر
 کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانوں کی پناہ میں آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہیں کہ اب اس کو ایذا دے اور
 یہی مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت پہی کسی کا فر کو امان
 دے تو امان دینا اسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد
 کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو سولا ٹھہرانا اور وعید ہے اس میں اون لوگوں کو جو
 اپنی ذات بدل دیتے ہیں یعنی شیخ سے سید ہو جاتے ہیں یا دوسروں کا غلام اپنے کو غلط سلطہ تہیرا
 لیتے ہیں مثلاً نام رکھ لیتے ہیں غلام محمد الدین یا غلام علی یا غلام نبی قولہ اور جس نے پناہ توڑی
 کسی مسلمان کی یعنی ایک مسلمان نے کسی کا فر کو پناہ دی اب جو اس کو ایذا دے اوس نے پناہ توڑی اور
 وہ موذی ملعون ہے **عَنْ لَيْثٍ عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
الْمَدُونِيَّةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدًّا كَأَوَّلَى مُحَدِّثًا تَعْلِيْقُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلِكِ كَرِوَالْمَنَاسِرِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَدَلٌ وَلَا صِرَافٌ **الْبُيْهَقِيُّ**
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رباعیت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوس میں کسی
 گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہ دے اوس پر اسکی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو
 اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ سَعْدٍ**

الْأَسْوَءُ مِنْكُمْ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزَادَ وَفِعْمُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يُسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ
 فَمَنْ أَخَذَ مَسِيلًا فَتَكَلَّمَ لِمَنْهُ اللَّهُ وَالْمَلَكُ فِي النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ عَدْلٌ وَلَا حَرْفٌ ترجمہ اعمش سے یہی مضمون برسی ہے اور اس میں قیامت کا لفظ
 نہیں اور مضمون ناپہ دینے اور ٹوڑنے کا زیادہ ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوِ رَأَيْتُ الظُّبَا تَرْتَفِعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا حَرَامٌ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں جبرما دیکھوں تو
 یہی نہ ڈراؤں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونوں کالے تہرون والے
 سید ان کے بیچ میں حرم ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَكَّمَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَأَبِي الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَوُودَ حَدَّثَ الظُّبَا مَا بَيْنَ
 لَأَبَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ أُنْثَى عَشْرٍ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَبُو هُرَيْرَةَ نے کہا کہ نبی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونوں کالے تہرون والے سید ان کے کہ جو مدینہ
 کے مشرق اور مغرب کی طرف واقع ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی ہرن کو
 پاؤں جو ان کے بیچ میں جبرما ہو تو کہی نہ ڈراؤں اور نہ ہنگاؤں اوسکو اور آپ نے بارہ میل کو مدینہ کے
 گرد اگر درمنہ مقرر کر دیا **ف** رمنہ اس میں کہتے ہیں جس میں حکام و امرا حکم کر دیتے ہیں
 کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالیٰ کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانوروں
 کے جو وہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
 أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي
 مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَلَاتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدَّتِنَا اللَّهُمَّ ارْحَمْ أَرْهَامَهُ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَإِنَّكَ دَعَاكَ
 لَكَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِبَيْتِكَ مَا تَعَالَى لَكَ عَزْمٌ مَعَهُ قَالَ فَتَرِيدُونَهُ
 اصْغَرَ وَلَيْدٍ لَهُ لَيْعُطِيهِ ذَلِكَ الْعَمْرُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں کی عادت
 تھی کہ جب نیا کوئی پہل دیکھتے تھے پھر تیرے فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ حب اسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اے برکت دی ہمارے پہلوں میں اور برکت دی ہمارے
 ٹھہر میں اور برکت دی ہمارے صاع میں اور برکت دے سچا کہ میں یا اے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 میرے غلام اور میرے دوست اور میرے نبی تھے اور میں میرا غلام اور نبی ہوں اور ادھون نے دعا کی
 تجھ کو کہ کے لیے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ کو مدینہ کے لیے اس کے برابر جو ادھون نے کہ کے لیے کی
 اور مثل اس کی اور بھی اور کے ساتھ پہر ملاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے کو اپنے اور پہلے اس کے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
يَا كُؤُلُ الْكَلْبِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي رِثْمَارِنَا وَفِي مَدِينَتِنَا وَفِي مَصَاعِنَا
بِرَكَّةٍ مَعَ بَرَكَةِ قَوْمٍ يُطَيِّرُ أَصْعَادَهُمْ بِطَيْرِهِمْ مِنَ الْبُؤْسِ وَالْكَدِّ وَالْبُؤْسِ الرَّيِّحِ
 تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اے
 برکت دی ہمارے ٹھہر میں اور ہمارے پہلوں میں اور ہمارے مدین میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت
 پھر وہ پہل دیدیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اس وقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 وہ پہل سی بلے لاتے تھے کہ آپ کی دعا کے خیر کا ثمرہ پادین اور موجب برکات ہو اور مدد ایک پیر
 اور صاع چار سیر کے قریب اور لین دین خدوں اور محبوب کا انہی سے ہوتا ہے اس لیے ان میں برکت
 کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچوں کا دل خوش کرتا مکارم اخلاق و محبت و خوشنقی کا باعث ہے
عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لَهُ الرَّسُولُ الْكَرِيمُ
سَعِيدُ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ الرَّسُولُ الْكَرِيمُ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَقَلَّ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّبَيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلْ لَزِمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا
مَعَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْنُ أَتَكَ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَنَا مَ بِيَا لِيَا لِيَا فَقَالَ
النَّاسُ وَاللَّهِ مَا خَرَجْنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ
الْيَوْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي يَلْعَنُنِي مِنْ حَدِيثِكَ مَا أَدْرِي
كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي أَحْلَيْتَ بِهِ أَوْدَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَوَانِ فِيكُمْ
لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ لَا مَرَنَ بِنَا فِي رُحْلِ دُشْمٍ لَا أَحِلُّ لَهَا عَقْدَةً حَتَّى أَقْدِمَ الْمَدِينَةَ
وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَرَكَةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَارْتَدَّ عَنْ

لَمْ يَتَّخِذْهَا مَا بَيْنَ مَا زَمِيهَا اِنْ لَا يَعْزَاكَ فَنِيحًا دَمْرًا وَلَا يَحْمِلُ فِيهَا سِكَاةً لِقِتَالٍ وَلَا يَحْطُبُ
 فِيهَا شَجَرَةً اَلَا اَلْعَلِفُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ
 بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
 لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ اَلْبَرَكَاتِ بَرَكَاتَيْنِ وَ اَلَّذِي اَلْفَنِي بِسَيِّدِ مَا مِثَ
 اَلْمَدِيْنَةِ شَيْخُ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا عَلَيَّ يَمْلِكُ اِنْ يَخْرُسَا رَهْطًا حَتَّى تَقْدُمُوا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ
 لِلنَّاسِ اَنْتُمْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ كُنْتُمْ اَلَّذِي اَلْمَدِيْنَةِ قَوْلًا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَوْ كُنْتُمْ بِهِ شَكٌّ
 مِنْ حَتَّى اَنْتُمْ اَضَعْتُمْ اِيحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتَّى اَخْبَسَ عَلَيْنَا بَنُو عَصِيدٍ اَللّٰهُ
 بِنُحْطَفَانَ وَمَا يُعْجِبُكُمْ فَبَلِّغْ ذَلِكَ شَيْخُ ثُمَّ جَمَعَ اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى مَهْرِي لَمْ يَكُنْ لَهُمْ كَوْمٌ بَيْنَهُ
 مِثْنِ اَكْبَارِ مَحْنَتٍ اَوْ شَرِّتٍ فَافْتَدَى كِي بَنِي اَبُو سَعِيدٍ خَدْرِي كَيْ بَاسُ كَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَخِيرِ الْعِيَالِ هُوْنَ اَوْ رَهْطًا سَخِي بَنِي هُوْنَ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَوْ سَرِ مَبْرُكٍ مِثْنِ اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 سَكَبَا اَبَا مَبْرُكٍ مِثْنِ اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 عَشْفَانِ تَكَبُّ اَوْ رَوَانِ كَيْ شَبَّ اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 بِيكَا اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَطْمِيْنَانِ مِثْنِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْمٌ بَنِي تَرَابِ نِي اَوْ جَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 جَانَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ
 اَوْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ سَعِي اَرَادَهُ كَبَا سَكَبَا اَوْ اُنْ سَكَبَا كَيْ مِثْنِ

اوس سے درخت کا چندان نقصان نہیں ہوتا) یا ایدہ برکت دی ہمارے شہر میں یا ایدہ برکت دے ہماری
چو سیری میں یا ایدہ برکت دی ہمارے سیر میں یا ایدہ برکت دی ہماری چو سیری میں یا ایدہ برکت دی ہمارے سیر
میں یا ایدہ برکت دے ہمارے شہر میں یا ایدہ ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں اور دے اور فرما یا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی گھٹائی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہیں ہے
جس پر دو فرشتے نگاہبان نہ ہوں جب تک کہ تم وہاں نہ پہنچو گے (یعنی جب تک وہ نگہبان ہینگو) پھر فرمایا
آپ کو چکر دو اور بچنے کو چک کیا اور مدینہ میں آئے سو ہم قسم کھاتے ہیں اس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم
کہا یا کرتے ہیں یا کہا جسکی قسم کہا می جاتی ہے غرض حماد کو اس میں شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو بچنے ابھی کجاوے اونٹوں پر سے نہیں اوتارے تھے کہ بنو عبد اسد بن عطفان نے
ہم پر ڈاک ڈالا اور اس سے پہلے انکی محبت نہ ہوئی کہ وہاں آسکین بل قصد بق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہاں نگہبان ہیں **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اَللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ مُدِيْنَا وَ
صَلِّعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَاتِ بَرَكَتَيْنِ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا ایدہ برکت دی ہمارے مدین اور ہمارے صناع میں اور ایک برکت
پر دو برکتیں عیناً فرما **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَهُ شَيْعِيْدُ الْخُدْرِيِّ لِيَاكُلِي الْخُبْزَ فَاَسْتَشَدَّ فِيْ
اَلْجِلْدِ مِنْ اَلْبَيْتِ وَشَكَرَ اِلَيْهِ اَسْعَادَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَخَبَرَهُ اَنَّ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جِدِّ الْمَدِيْنَةِ وَلَا وَاعِظًا فَقَالَ لَهُ
وَيَحْكُ لَا اَمْرُكَ بِذَلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْرُ اَحَدٌ عَلٰى لَا وَايَافِيْكَوْرُ الْاَكْبَرُ
لَهُ شَفِيْعًا اَوْ شَيْعِيْدًا يَتَوَمَّ الْعِيْمَةَ اِذَا كَانَ مُسِيْلًا ابو سعید مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتوں میں (یعنی جن دنوں مدینہ طیبہ میں ایک فتنہ شروع
ہوا ہے اور ظالموں نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے) سندہ فرستہ سحری میں اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہیں اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہاں کی گرائی نزع کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہیں آسکتا مدینہ کی محنت اور بیوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا
کہ خیر ابی ہو میرے میں بچے تھوڑے یہاں رہنے کا حکم کرتا ہوں بلکہ میں نے جناب رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ صبر نہیں کرنا ہے کوئی یہاں کی غلبہ فتنوں پر اور پھر

مرجعاً ہے مگر میں اسکا شفع یا گواہ ہوتا ہوں قیامت دن جب وہ مسلمان ہو عجب اے سید محمد بنی اللہ تعالیٰ
 عنہ انکے سیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی محرم ما بین لا بنی للمدینۃ کما حرم
 ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ قال شمر کان ابو سعید یبکی الخندق وقال ابوبکر یجد
 احلنا فیہ الطین فیکفک من یدہ ثم یرسلک ابو سعید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرماتے تھے میں نے حرم مقرر کیا ہے درمیان کالے پتھروں کے میدانوں میں مدینہ کے جیسے حرم
 قرار دیا تھا اب ہم نے یہاں تک کہ ایک ہم میں کا باتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ میں چڑیا اور اسکو جڈا کر دیتا تھا
 پھر جوڑ دیتا تھا عکرم بن حنیف قال اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اری المدینۃ
 فقال انکاحکم امن سہل حنیف کہ بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست
 مبارک مدینہ کی طرف جھکا یا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہ سے عکرم عائشہ رضی اللہ عنہا
 عنہا قالت قد منک المدینۃ وهو یبکی فاشتکى ابوبکر فاشکى بلال فکما دای رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوی اھحابہ قال اللهم حبیب الینا المدینۃ کما
 حبت مکہ اراشد وھججہ وبارک لنا فی صاعھا واملھا وحوّل حمھا اری الخفہ
 عکرم ہشام بن عترة یضن الا سنا ینحوہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہاں دبا تھی اور ابوبکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دست کر دے ہمارا مدینہ کو صبر دوست
 کیا نہا تو نے مکہ کو یا اوس سے پی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والوں کو اور برکت دی ہم کو اور کو
 چوسیری اور سیرین اور اوسکو بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون مروی
 ہے ف جحفہ اون دنوں وطن تھا یہود کا غرض اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافروں
 پر بیماری اور ہلاکت اور حسرت ان کے ساتھ درست ہو اور اس میں دعاے خیر جو ہی مسلمانوں کے ساتھ
 صحت اور زندگی کے لیے اور یہی مذہب ہو کافہ علماء کا کہ بد دعا کافروں پر درست ہو اور قول بعض
 جہلاء صوفیہ کا مقبول انہیں جواباً کہ منع کرتے ہیں اور موافقت کی ہے اون جہلاء متصوفہ نے
 معترض کی کہ وہ بھی ایسی دعا کہ بے فائدہ جانتے ہیں غرض دونوں قول اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس
 حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا بالی چھپتا ہے اوسو بخار چڑھتا

باب الذہبی فی شئنی المدینۃ وفضل الصبر علی لاوائہا وغیرہا مدینہ کی سکونت کی
 فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لاوائہا کنت لہ شفیعا
 أو شہیدا یوم القیمۃ **عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بہو کی پرہیزگار شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن **عن ابن**
عباس رضی اللہ عنہما کہ کان جالساً عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فی الغنۃ فأتیہ مولاہ کہ تسلم علیہ فقالت ائی اردت الخوف یا أبا جہل الرحمن
 اشتد علینا الثمان فقل لعا عبد اللہ انعدنی لکاج فان سمعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول لا یصبر علی لاوائہا وشدتہا الا کنت لہ شفیعا أو شہیدا یوم
 القیمۃ یحسن زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ادن
 کی ایک آزاد باندی آئی اور ادن کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جب کہ کراچی
 دور گذرا) اور اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یعنی عبد اللہ بن عمر کی) ہم ہجرت دن میں اور میرا
 ارادہ کرتی ہوں مدینہ منورہ سے کلن کا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بیٹھے اے نادان اسلو
 کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بہو کی پیاس محنت پر تو میرا
 اسکا شفیع ہو گا (یعنی اگر وہ گنہگار ہے) یا گواہ ہوں گا (یعنی اگر وہ بخیر کار ہے) قیامت کے دن -
عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول من صبر علی لاوائہا وشدتہا کنت لہ شہیدا أو شفیعا یوم القیمۃ یعنی
 المدینۃ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کیا **عن ابن عباس** رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا یصبر علی لاوائہا المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم
 القیمۃ أو شہیدا وہی مضمون ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **عن ابن عباس**
 القرا یقول سمعت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من صبر علی لاوائہا المدینۃ وشدتہا کنت لہ شہیدا أو شفیعا یوم القیمۃ قال

میں آؤ ارزا ان کے ملک میں اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا کاشکے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
 کی کہ میری جان اوس کے ماتہ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس سے
 بہتر دوسرا شخص نہیں بھیجتا مدینہ میں آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی پٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور
 قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ پٹی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو
فاشارہ یہ بات دجال کی بوقت ہوگی کہ حدیث میں آیا ہے کہ دجال حرب مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ
 میں تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالیٰ اوس کے سب سے ہر کا فراور منافق کو نکال دیگا یا ہمیشہ مدینہ میں ایسا
 ہوتا ہو **عمر** **ابن عبد ربہ** **رضی اللہ تعالیٰ عنہ** **یقول** **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **ان مدینۃ**
بکریۃ تاكل القرۃ یقولون یترب فی المدینۃ تنفی الکید خبث الحدید ترجمہ ابو ہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنی ہجرت کا) ایسی قوم
 کی طرف جو سب قریوں کو کھا جاوے گا لوگ اوسے شیرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے اور لوگوں کو ایسا چاہتا
 ہے جیسے پٹی لوہے کی میل چاٹتی ہے **ف**سب قریوں کو کھا جاوے گا یعنی وہیں لشکر اسلام جمع
 ہو کر جبار و نظرف پھیلے گا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بناوے گا یا سب طرف سے اموال غنیمت اوسی میں
 اگر جمع ہونگے اور وہ ان کے لوگوں کے صرف میں آئیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ شیرب دوسرے لوگ کہتے ہیں اور
 شیرب کو آپ نے مکہ وہ جانا اس لیے کہ وہ شرب ہو مشرق ہے اور شرب کے معنی جڑنا اور ملاکت اور مسد نام
 احمد میں ایک روایت آئی ہے کہ اہل مدینہ میں شیرب کہنے کے اور قرآن مجید میں جو شیرب واقع ہوا ہے وہ
 بھی مقولہ کھارنا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بھی جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول نہیں
 غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا کہنا یہ بھی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے
 خلاف ہر جیسے محبت الہی کو شراب اسے تعمیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالیٰ کو معاذ ہر
 عظم یا معشوق یا نبی کو بت نہ سمجھنا جو اکثر شعرا کو زبان زد میں وہ سب مردود اور مذموم ہیں اور
 منجملہ محدثات اور شر امور میں ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عمر** **بن عبد ربہ** **بن سعید** **یضاد** **الاشناد**
وقال کما یقول کیر الحبث وکمرین کیر الحدید صحیحہ میں مضمون مروی ہے مگر
 اوس میں اسے لفظ نہیں **عمر** **جابر بن عبد اللہ** **رضی اللہ تعالیٰ عنہما** **ان اعدائنا بائع**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **کما صاب الاعداء** **وعنک** **بالمدينة** **فانی الشی**

بِسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْلِي بَيْعِي نَابِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّ
 حَاكَةٍ فَقَالَ أَقْلِي بَيْعِي نَابِي شَرِّ حَاكَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْلِي بَيْعِي نَابِي فَخُذْ الْأَعْرَابَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْيَكِينِ تَخُفُّ خَبَرُهَا وَيَكْصُمُ طَبِيعُهَا
 ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی تھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بیعت کی اور شک و شبہ نہ رہا کہ اس نے لگا مدینہ میں بہرہ آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجھ سے اپنی بیعت
 بہرہ لے لو تو آپ نے انکار کیا وہ بہرہ لے آیا اور کہا کہ مجھے اپنی بیعت بہرہ لے آپ نے بہرہ انکار کیا اور وہ بہرہ لے آیا اور
 کہا کہ یا محمد مجھ سے اپنی بیعت بہرہ لے آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بہشتی کے مانند ہے کہ اپنی سیل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف
 کر دیتا ہے **ف** اس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تھی پہلے اس کا اقرار آپ کیوں
 فرماتے **عَنْ سَيِّدِ بْنِ كَبِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
إِنَّهَا طَبِيعَةُ يَكِينِ الْمَدِينَةِ وَرَأَتْهَا تَكْفِي الْخَبَرَ كَمَا تَكْفِي النَّارُ خَبَرَ الْفِتْنَةِ زَيْدُ بْنُ
نَابِتٍ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ اور یہ سیل
 کو دور کرتا ہے جیسا کہ چاندی کی سیل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنی پاکیزہ کہ نجاسات شر
 سے اور نجاسات کفر سے پاک یہ طیبہ پیش و مان حاصل ہے اور طابہ ہی اسی معنی سے فرمایا جیسا کہ آگے
 آتا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَكَّةَ الْمَدِينَةَ طَابَةٌ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ **بَابُ تَحْوِيمِ إِذَا دَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَوُونَ**
وَإِنْ مَنْ أَرَادَ هُمْ بِهِ إِذَا أَبَى اللَّهُ مَدِينَةَ طَبِيعَةِ وَالْوَنَ كِي بَدْخَا هُونِ كِي سَتَبَا نَاسِي عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّظِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدِ الْيَسْوَدَ يَعْنِي الْمَدِينَةَ
إِذَا أَبَى اللَّهُ كَمَا يَدُوبُ الْمَلِكُ فِي الْمَلِكِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَرَّظَ أَنْهَ كَمَا مَنَ كَمَا هِيَ دَبَا هُونِ
 کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوہ اس شہر والوں کی بمالی کا اپنے مدینہ
 کی تہ تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دے گا جیسے نیک پانی میں گہل جاتا ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ كَيْسٍ**

ہو کر لاویا ویکل اچھوڑا لون کو اور جو ادن کا کشتا اگر وہ جانتے ہوئے تو مدینہ طیبہ ادن کے حتمین بہتر ہوتا
ف ان حدیثوں میں چند معجزے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول یہ کہ آپ نے شام اور
 عراق و بین کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدین کے ہاتھ پر یہ مہمانکسج ہوئے اور
 مصداق خلافت رشیدہ ہی لوگ تھے اور مواعید الہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے دوسرے یہ کہ لو
 ان ملکوں میں جاہلین گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جاوین گے اور ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ مفتح
 ہونا ان بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے مین پہ شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے
 اور ان روایتوں کو بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اخبارہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بقرآن المائیں المدینۃ علی خیر ما کان انت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر
 دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دین گے **عن** ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لِلْمَدِينَةِ كَيْتُ مَوَکِبَ اَهْلُهَا عَلٰی خَيْرِ مَا کَانَتْ مِنْ کَلَّةٍ لِّلْعَوَالِ**
یَعْنِی السَّابِغَ وَالطَّيْرَ کَالْمُسْلِمِ اَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بُو عَبْدِ الْمَلِکِ یَدْعُمُ بَرَجْدِیْ
 عَشْرَ سِنَیْنِ کَانَ فِیْ حُجْرِهِ تَرْجَمَہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہاں کے مدینہ کو چھوڑ دین گے اور مدینہ انکو
 لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دین گے کہ وطن ہو جاوے گا ورنہ دون اور پرندوں کا **ف** پیشین
 گوئی بھی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جبکہ نام عبد اللہ
 بن عبد الملک ہو وہ قسیم تھے اور ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی **عن** ابن مسعود
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یُرْوَدُکُمُ الْمَدِیْنَةُ عَلٰی خَيْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَالِ فِیْ یُرْوَدُ عَوَالِ السَّابِغِ وَالطَّيْرِ
 یُخْرَجُ رَاِیْعَانِ مِنْ مَدِیْنَةٍ یُرْوَدُ اَنَّ الْمَدِیْنَةَ یُغْفَقَانِ یُغْفَقُهُمَا لِیَجِدَا اِیْضًا وَحْشًا
 حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَلَاثَیْنِ الْوَدَّاعِ حَوَاحِلَ وَجُوهَهُمَا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے کہا سامین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے اور وہ بہتر
 ہوگا اور نہ بریگا اس میں کوئی مگر ورنہ اندر نیکے پہن تکلیف گے وچو اسے قلیل مزنیہ سے
 ارادہ کرنے ہوں گے مدینہ کا لٹکارتے ہونگے اپنی مکیوں کو اور باوہن گے مدینہ کو ویران بیان تک

کہ جب پہنچیں گے ثقیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر ٹپکے اپنے موندہ کے پہل ف یہ اخیر زمانہ میں ہوگا
 کے قریب کہ جب وہ دونوں ٹیلہ کے پاس پہنچیں گے قیامت آجاوگی اور وہ اخیر میں ہوں گے اور سب کو
 کے جن کا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری میں ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مخبر ہے اور یہ مع
 ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فقہ میں ایسا ہو ہی چکا ہے **باب فضل ما بکرت**
قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم وَمِنْ بَرِّهِ وَفَضْلٍ مَوْجِعٍ مِنْ بَرِّهِ قَبْرِ مَبَارَكٍ اور منبر کے درمیان
 کی موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُنَيْدٍ الْأَمَّازِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْ بَرِِّي رَوْضَةٌ مِثْرَ بَيْضِ الْجَدَّةِ
 عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر
 اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنوں میں سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُنَيْدٍ الْأَمَّازِيِّ**
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ مَنَابِرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِثْرَ بَيْضِ
الْجَدَّةِ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي عَنِ ابْنِ كُنَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْ بَرِِّي رَوْضَةٌ مِثْرَ بَيْضِ الْجَدَّةِ وَفَضْلٌ عَلَى
 ترجمہ البوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر
 اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں سے اور منبر میرے حوض پر ہے **ف**
 اس حدیث کو دو معنی ہو سکتے ہیں کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت میں جلا جاوے گا ثبوت
 کے دن دوسرے یہ کہ دامن عبادت کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے کہ جس نے دامن عبادت کی گویا دھڑل
 جنت ہوا اور بعض روایتوں میں یوں آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت
 کی اور مطلب اس کا یہی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہو اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے
 اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دوسرا دین ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے
 گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکھ دیا جاوے گا
 باسیدان قیامت میں جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **باب فضل الحیدر**
 فضیلت کوہ احد کی **عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
وَجَزَاءُ تَبْوَلٍ وَسَافِرِ الْحَدِيثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ مَدَّ أَدَى الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مُسَدِّدٌ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَسِّرْهُ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَعْلَمْ
 فَخَرَجْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدُكَ وَهُوَ جَبَلٌ يُجَبُّنَا وَنُجَبُّهُ
 ابی حمید نے کہا کہ نخلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس
 میں یہ کہہ کر چلے ہم بہانہ کہ پہنچو وادی قرے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی
 چلنے والا ہوں جب کا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے پیہر کر آوے سو ہم نخل بہانہ کہ
 دیکھو لوگ ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اسکو دوست
 رکھتے ہیں اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُجَبُّنَا وَنُجَبُّهُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم کو
ف معلوم ہوا کہ میں دل میں آپ کی محبت نہ ہو وہ پیہر کے سخت اور بدتر ہے **عَنْ** النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَبَلٌ يُجَبُّنَا وَنُجَبُّهُ **وہی مضمون ہر باب فضیل الصلوٰۃ بمسجدی بمکہ والمدینہ**
مسجد کہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت عَنْ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ
 السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَوَةٍ فِي مَكَائِ
 سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد میں بڑا نمازوں سے اور مسجد دن
 کی افضل ہے سو مسجد الحرام کے سینے کی مسجد کے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَوَةٍ
 فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں بڑا نمازوں سے اور مسجد دن کے افضل ہے
 سو مسجد الحرام کے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول صَلَوَةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَوَةٍ فِي مَسَاجِدِ سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **بَاب**
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنِّي بَارَأَ مِنْ مَسْجِدِهِ أَخْبَرَنَا الْمَسَاجِدُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ

[illegible]

ارادگی خبری تو انہوں نے فرمایا کہ جو تم نے توفیق طیار کیا ہے وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مسجد مبارک میں نماز پڑھو اس لیے کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں
 ایک نماز اس میں ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سوا اور مسجدوں کے سوا مسجد کعبہ کے **باب**
 فضلی المساجد الثلاثة باب تین مسجدوں کی فضیلت میں **عن** اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
 مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَؤُلَاءِ هُمَا سِرِّي هُمَا هُمَا هُمَا هُمَا هُمَا هُمَا هُمَا هُمَا
 دبا دہر جاوین مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد یعنی جو مدینہ میں ہے اور مسجد حرام اور مسجد
 (یعنی بیت المقدس) **عن** الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثَلَاثَةُ مَسَاجِدَ زَهْرِي سے اس اسناد میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندھے نہ وہیں ان
 تین مسجدوں کی طرف **عن** اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّمَانِيَةَ ثَلَاثَةُ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي
 وَمَسْجِدِ اِيلِيَا **ترجمہ** ابو ہریرہ خبر دیتے ہیں کہ جناب رسول مقبل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا (یعنی بیت المقدس)
ف جب کسی خانہ خدا کی طرف سفر درست نہ ہو اسوا ان تین کے تو قبروں کی زیارت کے لیے دست
 ہوگا کہ وہ خانہ عباد میں اور ادھر اسکی سفر ہم خوب کرائے میں جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر
 محرم کے سفر درست نہیں **باب** بَيَانُ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَوِيَ بِهِ
 مسجد کی بنا ہے **عن** اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اَلْحَدِيثَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَاتَّخَذَ مَقَامًا مَقَامًا فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ
 مَسْجِدُكُمْ هَذَا الْمَسْجِدُ الْمَدِينَةُ قَالَ فَقُلْتُ اسْتَحْدِثُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ
ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمن بن ابی سعید خدری گزرے اور

میں نے اون کو کہا کہ آپ نے اپنی والدہ کو گیسو سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون ہے جسکی بنا
 تقویٰ پر ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آپ کی بیویوں کے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
 وہ مسجد کون ہے جسکو اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین
 پر بارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں
 کہ میں نے یہی تمہارے والد سے سنا ہے کہ اسبابی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ**
عَنِ الْمُثَنَّى صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَلَکُمْ یٰذَا النُّعْمَانِ کَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْنِ سَعِیْدٍ
 فَاِذَا سَمِعْتُمْ تَرْجَمَہُ الْوَسْعِیْدِیْنَ وَہِیْ مَرْوِیْ ہِے مگر اس سند میں عبد الرحمن کا ذکر نہیں
 ہے **ف** اس روایت سے صاف کہل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے
 کہ تقویٰ پر بنا کی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور وہو گیا اون مفسرین کا قول جنہوں
 نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آ جاوے
 سامع کو کہ یہی مسجد ہے **بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَا وَفَضْلِ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ** **عَنْ**
 قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے کی اور اسکی زیارت کرنے کا ذکر **عَنْ** **ابْنِ عَمْرٍو**
اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كَانَ یُزُوْرُ قُبَاَ ذَا کَبَا وَمَا شِیْئًا
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے
 مسجد قبا کی سواری پر اور پیادہ بھی **عَنْ** **ابْنِ عَمْرٍو** خَاتَمَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا قَالَا كَانَ
 رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاَ ذَا کَبَا وَمَا شِیْئًا فِیْصَلِّیْہِ
 ثَلَاثَیْنِ قَالَا اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِوَاۃِہِ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو فِیْصَلِّیْہِ رَکْعَتَیْنِ تَرْجَمَہُ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف
 لاتے تھے سواری پر اور پیادہ بھی اور اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے **عَنْ** **ابْنِ عَمْرٍو**
اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كَانَ یَاْتِیْ قُبَاَ ذَا کَبَا وَمَا شِیْئًا تَرْجَمَہُ
 اور پھر گزرا **عَنْ** **ابْنِ عَمْرٍو** خَاتَمَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا عَنِ الشَّیْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 یُحْسِنُ حَدِیْثَ یَحْیٰی الْفَطَّانِ وَہِیْ رَوَاۃُہِ **عَنْ** **ابْنِ عَمْرٍو** رَوَاۃُ رَسُوْلِ اللہِ

